UNIVERSAL
LIBRARY
OU_226592
UNIVERSAL
LIBRARY

TIGHT BINDING BOOK

OUP—730—28-4-81—1,00

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No. ۲۹۷ ۱۵۰ Accession No.

Author ف ای م

Title موضوعات کبیر

This book should be returned on or before the date last marked below

الحمد للہ والصلوٰۃ علی نبیہ کہ کتاب ہدایت نامہ

الموضوعات الکبیر سے مشہور بہ

موضوعات کبیر

از تصنیف

ملا علی قاری

سنہ ۱۰۱۴ھ

حنفی

مترجم اردو

باہتمام شیخ محی الدین تاجر کتب در مطبع صدیقی لاہور مطبوع گردید

فہرستِ مطالبِ کتابِ موضوعاتِ کبیر مترجم

	مطلب
۳	جھوٹی حدیث بیان کرنیوالا دوزخی ہے (یہ بات صحیح حدیثوں سے ثابت ہے
۵	قصے بیان کرنیوالے حدیث کا صحت سقم نہیں بیان کرتے۔
۶	بخاری نے لکھا ہے کہ جو شخص کہے کہ احمد میں آیا ہے کہ ایمان نہ کم ہوتا ہو اور نہ زیادہ اُسکے لئے سخت مار اور لمبی قید ہے
۱۷	فلاں شخص ضعیف اور فلاں قوی فلاں سے حدیث لو اور فلاں سے نہ لو یہ غیبت نہیں ہے
۲۱	زندیقوں نے بارہ ہزار حدیث جھوٹی بنائی ہے
//	ایک زندیق نے چار ہزار حدیث بنائی تھی اوسکو ہرثید نے قتل کا حکم دیا تھا
۲۲	عبدالرحمن واسطی نے حضرت علی کی فضیلت میں ستر حدیثیں بنائی ہیں۔
//	قصہ خوان اور واعظ تفسیر اور روایت اوسکی سے اور حدیث اور اوسکے مراتب سے جاہل ہوتے ہیں
//	قصہ خوانوں کے وعظ سننے سے لوگ بیعقیدہ ہوجاتے ہیں
۲۳	وعظ میں جھوٹی باتیں بیان کرنا آپنے آپ کو زجر کرنا ہے۔
۲۴	قصہ خوان اللہ تعالیٰ کے عذاب کی انتظاری کرتا ہے
۲۶	کبھی حدیث باعتبار لفظ کے موضوع ہوتی ہے اور باعتبار معنے کے صحیح اور کتاب اور سنت کے موافق ہوتی ہے
۲۷	ابی حنیفہ میری اُمت کا چراغ ہے (یہ حدیث) باتفاق محدثین موضوع ہے۔
//	اس امت میں تیس ابدال ہیں ہر ایک مثل ابراہیم خلیل اللہ کی ہے یہ حدیث موضوع ہے
//	ابدال اولیاؤں سے ہیں اس حدیث کے طرق ضعیف ہیں
//	ایک ابدال مرتا ہے اور دوسرا اوسکی جگہ کھڑا ہوجاتا ہے یہ حدیث حسن ہے
۲۸	تہمت کی جگہ سے بچو حضرت عمر کے قول کے معنے ہیں
//	خضر اور الیاس علیہ السلام حج میں ہر سال جمع ہوتے ہیں یہ حدیث ثابت نہیں۔
۲۹	رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ماں باپ کے زندہ ہونے کی حدیث موضوع ہے۔
//	میری اُمت کا اختلاف رحمت ہے بہت ماؤں نے کہا ہے کہ اس حدیث کا کچھ اصل نہیں
۳۰	خصہ پوشیدہ کرو اور نکاح کو مشہور کرو اس حدیث کا کچھ اصل نہیں۔
//	جب اللہ تعالیٰ دنیا کے آسمان کیطرف نزول کا ارادہ کرتا ہے تو اپنے عرش سے بذاتہ اترتا ہے اسکے بیان کرنیوالے دجال ہیں۔
۳۲	جب محبت صادق ہوجاوے تو ستر طعن اوٹ کی گر جاتی ہیں یہ حدیث نہیں ہے۔
//	جب سایہ ڈیڑھ گز سے دوگز بکم ہو تب ظہر کی نماز پڑھو یہ حدیث باطل ہے۔
//	چار چیزیں نہیں سیر ہوتی ہیں چار میں پانی سے اور عورت مرد سے اور آنکھ نظر سے اور عالم علم سے یہ حدیث موضوع ہے۔
۳۳	سردار سب طعاموں کا گوشت ہے پھر چاول
//	سات زمین ہیں اور ہر زمین میں نبی ہے یہ حدیث مردود ہے۔
//	زمین مقدس کسی کو پاک نہیں کرتی لیکن آدمی کو اوسکے عمل پاک کرتے ہیں یہ

	مطلب
۳۳	قول یحییٰ بن سعید کا سوطا امام مالک میں ہے طلب فقہ کی کر وساتھ صدقوں کے یاد اکرنے قرض کے یہ حدیث نہیں دیکھی۔
۳۵	روٹی کی تعظیم کرو اسکے سب طرق ضعیف ہیں
//	گواہوں کی تعظیم کرو یہ حدیث موضوع ہے
//	مٹی کھانا حرام ہے یہ حدیث صحیح نہیں۔
۳۶	ہر سیہ کھانے کی حدیث موضوع ہے۔
//	نیت صاف کرکے جنگل میں سو رہے یہ حدیث نہیں ہے
//	خرید ار کی مدد کرو اس حدیث کا ان لفظوں کے ساتھ کچھ اصل نہیں۔
۳۷	جو عبادت بہتر اور بیماری ہو وہ بہتر ہے اس حدیث کا کچھ اصل نہیں۔
۳۸	جنت میں اکثر بیوقوف لوگ جائینگے یہ حدیث ضعیف ہے
۳۹	اپنے وضو کی تعظیم کرو یہ حدیث موضوع ہے
//	زبانیں خلقت کی خدا کے کلمہ میں اس حدیث کا کچھ اصل نہیں۔
//	حجر اسود کا بوسہ لینا کیوقت جو عام لوگ کہتے ہیں اللھم صل علی نبی تبلک اس حدیث کا کچھ اصل نہیں
۴۰	مجھے آدمیوں کے دلوں کی تفتیش کا حکم نہیں ہوا اس حدیث کا کچھ اصل نہیں۔
//	ہکو کہانیکے وقت چھوٹا لقمہ ڈالنے کا اور بارک کہنیکا حکم ہوا ہے یہ حدیث صحیح نہیں ہے
۴۱	میں علم کا مدینہ ہوں اور علی دروازہ اوسکا ہے یہ حدیث منکر ہے۔
۴۲	میں اسے ہوں اور مومن مجھ سے ہیں یہ حدیث کذب ہے
۴۲	بلال اذان میں شین کی جگہ سین کہتا تھا یہ حدیث حدیث کی کتابوں میں نہیں ہے

صفحہ	مطلب
۴۳	جب عالم اور شاگرد دونو ایک گاؤن پر گذریں تو اللہ تعالے اُس گاؤن کے قبر والوں سے چالیس روز تک عذاب ہلکا کر دیتا ہے۔
〃	چھوٹی عورت کبھی لمبا بچہ جنتی ہے یہ حدیث نہیں ہے۔
〃	بہشت میں حضرت ابراہیم خلیل اللہ اور حضرت ابابکر صدیق کی ڈاہڑی ہوگی یہ حدیث صحیح نہیں ہے
۴۴	خدا تعالے نے فرمایا ہے کہ میں عقل کے برابر کوئی چیز اشرف پیدا نہیں کی یہ حدیث موضوع ہے
〃	اللہ تعالے نے غنیوں کی لذت فقیروں کے طعام میں کی ہے یہ حدیث موضوع ہے
〃	اللہ تعالے نے خانہ کعبہ کو وعدہ کیا ہے کہ اسکا چھ لاکھ آدمی ہر سال میں حج کریں اگر ان سے کچھ کم لوگ ہونگے تو فرشتوں سے پورے ہونگے اس حدیث کا کچھ اصل نہیں۔
۴۵	اللہ تعالے اُس آدمی سے بے کار کو برا جانتا ہے یہ حدیث نہیں ہے
۴۷	میت اپنے گھر میں سات دن تک آدمیوں کو دیکھتی ہے یہ حدیث موضوع ہے
〃	کلاب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پسینہ سے پیدا ہوا ہے یا براق کے پسینہ سے یہ حدیث موضوع ہے۔
۴۹	ایمان عقد بالقلب اور اقرار باللسان اور عمل بالارکان کا نام ہے یہ حدیث موضوع ہے۔
۵۰	صبح کیوقت صدقہ دو اسلئے کہ اسکو بلا رونما نہیں یہ حدیث موضوع ہے
〃	بخیل میری امت کے دوزخی ہیں اس حدیث کا کچھ اصل نہیں۔
〃	بخیل دشمن اللہ کا ہے اگرچہ عابد ہو اس حدیث کا کچھ اصل نہیں

صفحہ	مطلب
۵۱	برکت چھوہٹی رسولی میں اور لمبی سی میں اور چھوٹی نہر میں ہے یہ حدیث باطل ہے
۵۲	جزیرہ اور اوسکی فضائل میں جو حدیثیں ہیں باطل ہیں
۵۴	زمرد کی انگوٹھی پہنو یہ حدیث صحیح نہیں ہوئی
〃	وظیفہ کا تارک ملعون ہے اور صاحب وظیفہ کا ملعون ہے
۵۵	میری اُمت ستر فرقوں پر متفرق ہوگی سب جہنم میں جائینگے مگر زندیق جنت میں جائینگے
۵۵	ہتر فرقوں کی حدیث صحیح ہے
۵۸	جو شخص ہیجڑے سے چالیس سال کو اور اوسنے لاٹھی نہیں مس کیا اوسنے نافرمانی کی اس حدیث کا کچھ اصل نہیں
۶۲	بلی کے ساتھ محبت رکھنا یہ حدیث موضوع ہے
〃	باتیں کرنی مسجد میں نیکیوں کو کھاتی ہیں یہ حدیث نہیں پائی گئی
۶۵	عالم کی مجلس میں حاضر ہونا ہزار رکعت نماز سے افضل ہے یہ حدیث موضوع ہے
〃	الحمد للہ رحمن کی چاہیے اس حدیث کا کچھ اصل نہیں
〃	حضرت علی نے دروازہ خیبر کا اٹھایا اس حدیث کے سب طرق واہی ہیں۔
۷۰	جو اذان کی دعا میں کہا جاتا الدرجۃ الرفیعۃ نے کہا ہے کہ میں اسکو کسی روایت میں نہیں دیکھا
〃	پاکی زمین کی خشک ہونا اوسکا ہے
۷۳	رحمت کرے اللہ سید بہائی خضر پر اگر یہ زندہ البتہ میری زیارت کرتا یہ روایت مرفوع طور پر ثابت نہیں
〃	رحمت کرے اللہ اوس شخص پر جو سیر کے زیارت کرے اور اوسکی اونٹنی کے بال اوسکے ہاتھ میں ہوں
۷۷	بے وقوف مکہ کے بیچ جنت کے ہیں کہا
〃	عسقلانی میں اسپر واقف نہیں ہوا
۷۸	سلام نبی علیہ السلام پر قنوت میں کہا

صفحہ	مطلب
	سخاوت بخل میں اسپر واقف نہیں ہوا۔
۷۸	مسواک آدمی کی فصاحت کو زیادہ کرتی ہے یہ حدیث موضوع ہے
۷۹	عورتوں سے مشورہ کرو اور اوزکی مخالفت کرو یہ حدیث اس بنا سے صحیح نہیں۔
۸۳	صاحب حاجت کا اندھا ہونا اسحدیث کی بنا صحیح نہیں
۸۴	مؤذن ہی الصلوٰۃ خیر من النوم سنکر یہ کہنا صدقت وبررت کہا وہ میرے نہیں ہوسکتا کہ یہ کسکا قول ہے
〃	روٹی چھوٹی کرو اور اوکی تعداد بہت کرو اسمیں برکت دی جائیگی اسناد اسکی واہی ہے
〃	ایک نماز عالم کے پیچھے پڑھنی چار ہزار بار سو چالیس نمازوں کے برابر ہے یہ حدیث باطل ہے
۸۶	جب وعدہ مانگو تو پہلے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجو
〃	نماز دین کا تہم ہے یہ حدیث منکر ہے باطل ہے
۹۴	ماہ رجب غیر مہینوں کی فضیلت کے حدیث موضوع ہے
۹۵	ناخون کٹانے اور اوکی کیفیت میں اور کسی دن کی تعیین کرنی اوکی حقیقت کچھ ثابت نہیں
۹۸	کریم دوست اللہ کا ہے اگرچہ فاسق ہو اور بخیل دشمن اللہ کا ہے اگرچہ عابد ہو اسحدیث کا کچھ اصل نہیں
۱۰۱	ہر بدعت گمراہی ہے مگر بدعت عبادت میں اس حدیث کی سند میں ایک کذاب اور متہم ہے
۱۰۲	پہننا خرقہ صوفیہ کا اور حسن بصری کا علی سے یہ حدیث باطل ہے۔
۱۰۴	زبان اہل جنت کی عربی فارسی ہے یہ حدیث موضوع ہے۔
۱۰۷	سوائے کیلئے حق ہے اگرچہ گھوڑی پر آئے اسحدیث کا کچھ اصل نہیں
۱۱۱	اگر قرنہ ہوتا تو میں آسمانوں کو پیدا نہ کرتا یہ حدیث موضوع ہے

نمبر	مطلب
۱۱۲	جہنم انبیاء کے علم اٹھائیگا یہ حدیث موضوع ہے
۱۱۴	جس شے کو بدھ کے دن کیا جاوے وہ تمام ہوتی ہے اس حدیث کا کچھ اصل نہیں۔
۱۱۷	کوئی ایسی جماعت جمع نہیں ہوتی جسمیں ولی اللہ کا نہ ہو اس حدیث کا کچھ اصل نہیں ہے
//	کوئی شخص بنی نہیں ہوا مگر بعد چالیس سال کے یہ حدیث موضوع ہے
۱۲۰	مریض کی ہائے اوسکی تسبیح ہے یہ حدیث موضوع ہے
//	گردن کا مسح طوق سے امان ہے یہ حدیث موضوع ہے
۱۲۱	آنحضرت کا ابوجہل کو پچھاڑنا اسکا کچھ اصل نہیں
۱۲۲	کلی کرنی اور ناک میں پانی ڈالنا جنبی کے لئے فرض ہے یہ حدیث موضوع ہے
۱۲۳	زنگار کا معلم جب انمیں علم نہ کرے تو قیامت کے دن خطا لوگوں کی ساتھ لکھا جائیگا یہ قول لامحل ہے
۱۲۵	جو شخص علم کی ناحق ذلت کرے اللہ تعالیٰ اسکو قیامت کے دن تمام خلقت کے روبرو ذلیل کریگا
۱۲۶	جو شخص مجھلی کھائے اوسکو دبح کرے یہ حدیث باطل ہے
//	جسکے ہاتھ پر کوئی سلام کرے تو اوسکیلئے جنت واجب ہوگیا
۱۲۷	جسنے ترک نماز کی ایک لقمہ بھر مدد کی گویا اوسنے کل نبیوں کو قتل کیا یہ حدیث موضوع ہے
//	جو شخص حلال جنابت سے غسل کرے اللہ تعالیٰ اسکو سو محل سفید سے پیدا کرے اور اوسکیلئے ہر ایک قطرہ کے بدلے ہزار شہید کا ثواب لکھتا ہے یہ حدیث باطل ہے اوسکو دنیا نے بنایا ہے
//	جسنے تکبیر ایک ایک کلمہ سے کہی وہ ہنسنے نہیں پایا یہ حدیث موضوع ہے۔
//	جو شخص جنے بعد اوسکی جہیل کے کہا ہاں اللہ تعالیٰ ہماری انکی برابر دور کرتا ہے یہ حدیث موضوع ہے

نمبر	مطلب
۱۲۸	جو شخص غصے ہوئی کے ساتھ کہا ئی وہ بھی بخشا جاتا ہے یہ حدیث موضوع ہے
//	جو شخص راضی کیا جاوے اور وہ راضی نہو وہ شیطان ہے
//	جس شخص نے عاشورہ کے دن سر منگایا اوسکی آنکھیں کبھی بیمار نہیں ہوئیں یہ حدیث موضوع ہے
//	جو شخص صاحب بدعت کو ڈانٹے اللہ تعالیٰ اوسکے دل کو اس کو ایمان سے پُر کرتا ہے یہ حدیث موضوع ہے
//	جس شخص کے پاس کچھ ہدیہ بھیجا جاوے اور اوسکو یہ قوم ہو پس وہ اسمین شریک ہیں یہ حدیث موضوع ہے
۱۳۱	جو شخص عورت کو مال کے سبب سے نکاح کرے اللہ تعالیٰ اوسکو سپتال اور جمال اوسکا حرام کر دیتا ہے
//	کہا سنا دینے مین اسپر واقف نہین ہوا۔
//	جو شخص مسجد سن دنیا کی کلام کرے اللہ تعالیٰ اوسکے چالیس برس کے عمل نابود کرتا ہے یہ حدیث موضوع ہے
۱۳۴	جسنے رفع الیدین کیا اوسکی نماز نہین ہوتی یہ حدیث موضوع ہے
//	جسنے عالموں کی زیارت کی تو اوسنے میری زیارت کی الخ اس حدیث کی سند مین حفص کذاب ہے
۱۳۵	جو شخص وضو کے لئے بسم اللہ پڑھے تو ہمیشہ فرشتے اوسکیلئے نیکیان لکھتے رہتے ہین یہان تک کہ اوسکا وضو ٹوٹ جاوے یہ حدیث موضوع ہے
//	جو شخص نماز کیلئے اذان سنے اور کہنیوالے کی مدد کیلئے اور نماز کیلئے اور نماز یوں کی مدد کیلئے تو اللہ تعالیٰ اوسکیلئے دو لاکھ نیکی کا ثواب لکھتا ہے الخ اس حدیث کا کچھ اصل نہیں
//	جو شخص گرمی پر ایک گھڑی صبر کرے تو دوسو برس کا راستہ دوزخ سے دور ہوتا ہے یہ حدیث باطل ہے
۱۳۶	جو شخص مسجد مین جنازہ پڑھے تو اوسکو کچھ نہیں

نمبر	مطلب
//	ملے گا کہا ابن عبد البر نے یہ خطا فاحش ہے
۱۳۶	جسنے متقی کے پیچھے نماز پڑھی گویا اوسنے نبی کے پیچھے نماز پڑھی اس حدیث کا کچھ اصل نہیں
//	جسنے مجھپر درود بھیجا اور میری آل پر نہ بھیجا تو اوسنے ظلم کیا یہ حدیث نہین ملی
//	جسنے خانہ کعبہ کا ہفتہ بہر طواف کیا اور پیچھے مقام دور رکعت کے نماز پڑھی اور پانی زمزم کا پیا تو اوسکے سب گناہ بخشے جاتے ہین خواہ کسقدر ہون کہا سخاوی نے یہ صحیح نہین ہے
۱۳۷	جو شخص عرش مین سات مرتبہ طواف کرے تو اوسکے پچھلے گناہ بخشے جاتے ہین اس حدیث کا کچھ اصل نہیں
//	جو شخص خانہ کعبہ کے گرد سات مرتبہ گرمی کو دنون مین طواف کرے اور اپنا سر منگا کہے الخ یہ حدیث باطل ہے
۱۳۸	جسنے اپنے کو معلوم کیا اوسنے اپنے رب کو معلوم کیا یہ حدیث موضوع ہے۔
۱۳۹	جو شخص حالت غربت مین اللہ تعالیٰ کی ثنا فرماوے اللہ تعالیٰ اوسکو تکلیف مین رکھتا ہے اس حدیث کا کچھ اصل نہین۔
//	جو شخص اپنے بھائی کو ایک آیت کتاب اللہ سے سکھا دے اوسکی گردن کا مالک ہو جاتا ہے یہ حدیث موضوع ہے
//	جو شخص میرے اور میرے آل مین لفظ علی سے فاصلہ لاوے تو اوسپر لعنت ہے یہ باطل ہے اور شیعوں کا افترا ہے
//	جسنے اپنے بھائی کے آگے لوٹا وضو کرنیکے لئے کیا گویا اوسنے گھوڑا آگے کیا یہ حدیث موضوع ہے
۱۴۰	جو شخص سورہ بقرہ پڑھتا ہے اور اسکو فہم کا کچھ نہیں پکارا جاتا تو وہ مظلوم ہے اس حدیث کا کچھ اصل نہیں
//	جو شخص قرآن کو اٹھا پڑھے تو وہ آگ مین الٹا کر کے ڈالا جائیگا یہ حدیث موضوع ہے۔

نمبر	مطلب
۱۴۰	جو شخص فجر مین الم نشرح اور الم ترکیف پڑہے اُسکی آنکھین بیمار نہین ہوتین
〃	جو کوئی آخر جمعہ رمضان مین فرائض قضا کرے تو ستر برس کی عمر تک اوسکی نماز کا بدلہ ہو جاتا ہے یہ قطعًا باطل ہے
۱۴۱	جو شخص رات کے وقت بہت نماز پڑہے وقت اوسکا منہ روشن ہوتا ہے اسکا کچھ اصل نہین -
〃	جو شخص زرد جوتا پہنے اُسکو غم کم ہوتا ہے یہ حدیث موضوع ہے
〃	جو شخص شطرنج سے کھیلے وہ ملعون ہے کہا نووی نے یہ صحیح نہین بلکہ کذب ہے
۱۴۲	جو شخص قبل ظہر کے چار رکعت نہ پڑہیگی نہ کرے اُسکو میری شفاعت نہ پہونچے گی یہ حدیث موضوع ہے -
〃	جس کے پاس صدقہ نہ ہو وہ یہود پر لعنت کرے یہ حدیث صحیح نہین -
〃	جو شخص اپنے عیال پر عاشورہ کے دن فراخی کریگا اللہ تعالے اوسپر تمام برس فراخی کرے گا یہ حدیث صحیح نہین -
۱۴۳	مرد پہلے مرنے سے یہ حدیث ثابت نہیں
〃	مومن فریب کہا جاتا ہے یہ سعید بن جبیر کا کلام ہے -
۱۴۴	آدمی بادشاہون کے دین پر ہین کہا سخاوی نے مین اسکو حدیث نہین جانتا
〃	آدمی سوئی ہوئی ہین جب مرتے ہین بیدار ہو جاتے ہین یہ حضرت علی کا قول ہے
۱۴۵	مشت زنی کرنے والا ملعون ہے اس

نمبر	مطلب
	حدیث کا کچھ اصل نہین -
۱۴۶	میرا وصی اور میرے بہید کی جگہہ اور اہل مین میرا خلیفہ اور بہتر اوس سے جسکو مین خلیفہ اپنے پیچھے بناؤن علی بن ابی طالب ہے یہ حدیث موضوع ہے -
〃	سفید پھول میرے پسینے سے پیدا ہوا ہے الخ یہ حدیث موضوع ہے -
〃	وضو پر وضو کرنا نور علے نور ہے یہ حدیث ضعیف ہے -
〃	حرام زادہ جنت مین داخل نہ ہوگا یہ حدیث باطل ہے
〃	مین بادشاہ عادل کے زمانہ مین پیدا ہوا ہون یہ حدیث باطل ہے
۱۴۷	گدہے کے پیشاب سے کچھ خوف نہین یہ حدیث باطل ہے -
〃	مشتری کے پاس مزہ چکھنے مین کچھ خوف نہین یہ حدیث باطل ہے
۱۴۸	نہ دیکھہ اوسکی طرف جسنے کہا ہے اور دیکھہ جو کچھ اوسنے کہا ہے یہ حضرت علی کا قول ہے -
〃	فاسق کی غیبت نہین یہ حدیث باطل ہے
〃	نہین کوئی جوان مگر علی اور نہین تلوار مگر ذوالفقار اس حدیث کا کچھ اصل نہین -
۱۴۹	دس درم سے کم مہر نہین اسکی سند مین بشر بن عبید ہے اور وہ کذاب ہے
۱۵۰	ولد الزنا جنت مین داخل نہ ہوگا یہ

نمبر	مطلب
	حدیث موضوع ہے -
۱۵۱	جب تو وضو کرے کہہ بسم اللہ والحمد للہ یہ حدیث منکر ہے -
۱۵۲	اے علی جب تو توشہ لے تو پیاز نہ بھول کہا سخاوی نے یہ محض کذب ہے
〃	اے علی جو تیان لوہے کی بنا اور نکلے علم کی طلب مین فنا کر یہ حدیث موضوع ہے
۱۵۳	اے علی کاغذ اور دوات لا الخ یہ حدیث موضوع ہے -
۱۵۴	قوم کی ہدایت وہ کرائے جو سب سے خوب شکل ہو یہ حدیث موضوع ہے -
۱۵۵	بدہ کا دن ہیبت نحس ہے اس کا کچھ اصل نہین
۱۵۶	دن تمہاری روزی کا نحر کا دن ہے
۱۵۷	جو شخص صبح کی اتنی اتنی رکعتین پڑہے ستر نبیون کے برابر ثواب پاتا ہے
۱۵۸	اللہ تعالے نے آسمان کو عاشورہ کے دن پیدا کیا ہے یہ حدیث موضوع ہے
〃	طعام کہا کر پیٹ بھرنے کیلئے پانی نہ پیو الخ یہ حدیث موضوع ہے -
〃	اپنے دسترخوان پر ساگ رکھوا سلئے کہ یہ شیطانون کو بانکتا ہے
۱۶۰	روغن بنفشہ تمام روغنون پر فضیلت رکھتا ہے -
〃	گہنی اور کرفس الیاس اللہ کا طعام ہے موضوع ہے -
〃	ہمیشہ لازم پکڑو کہانا انگور کا سا تہ دیتے کے موضوع ہے -

نمبر	مطلب	نمبر	مطلب	نمبر	مطلب
۱۸۰	لازم پکڑو نمک کو اسلئے کہ اسمین ستر		سو رکعت نماز پڑہے ہر رکعت مین	۲۱۰	مین اور بصرہ اور کوفہ وغیرہ کی سب حدیثین
	درد دون سے شفا ہے۔		قل ہو اللہ احد الخ یہ حدیث موضوع ہے		موضوع ہین۔
۱۸۱	جو شخص سفید مرغ خریدے شیطان اور	۱۹۸	شعبان کی نصف رات مین نماز	۲۱۰	جس حدیث مین وضو کے اعضاؤن کا
	سحر اوسکے نزدیک نہین ہوتا موضوع ہے		پڑہنی کی حدیث موضوع ہے۔		پانی خشک کرنیکا ذکر ہو وہ کوئی صحیح نہین
۱۸۳	جو مسلمان اپنی عورت سے اس نیت سے جماع	۱۹۹	چار چیزون کا چار چیزون سے پیٹ نہین	۲۱۱	اقل مدت حیض کی تین دن تک مقرر
	کرے کہ اگر اوس سے لڑکا پیدا ہو تو نام اوسکا محمد		بہرتا عورت کا مرد سے زنین کا بارش		کرنی اور اکثر دس دن تک باطل ہے
	رکھونگا الخ یہ حدیث موضوع ہے۔		سے الخ یہ حدیث بعض کے نزدیک ضعیف	۲۱۵	جن حدیثون مین حنا اور اوسکی فضیلت
۱۸۸	جب فلان سال ہوگا تو اوسمین یہ ہوگا		ہے اور سفین کے نزدیک موضوع ہے		کا ذکر ہے انمین کوئی حدیث صحیح نہین
	جب فلان مہینہ ہوگا تو اوسمین یہ ہوگا اس مضمون	۲۰۰	حدیث جولاہے اور موچی اور نائی	۲۱۷	حدیثین شطرنج کے مباح ہونے اور اوسکی
	کی سب حدیثین جھوٹی اور افترا ہین۔		اور کسی مباح صنعت کی سب آنحضرت		حرمت کی سب کذب ہین۔
〃	ہر سہ پیٹھ کو قوت دیتا ہے صحیح نہین ہے۔		پر کذب ہے	۲۱۸	نماز مین رکوع اور سجود کے وقت رفع الیدین
	مچھلی کا کہانا تیزی دور کرتا ہے صحیح نہین ہے	۲۰۳	کبوتر رکہنے کے بیان مین۔		کرنے سے منع کرنے کی حدیثین سب کے
〃	کیونکہ آنحضرت سے کہی اولاد کا شکوہ کیا تو اوسکی	۲۰۴	مرغی رکہنے کی کوئی حدیث صحیح نہین		سب باطل ہین انسے کوئی حدیث بھی ثابت نہین
	انڈے اور پیاز کہانے کا امر کیا صحیح نہین ہے	〃	اولاد کی مذمت کی حدیثین سب کذب ہین	۲۲۱	آدمی قیامت کو دن اپنی ماں کے نام سے
〃	مومن مٹہاس کو دوست رکہتا ہے	۲۰۶	عاشورہ کے دن سرمہ لگانا اور زینت		پکارے جاوینگے یہ حدیث باطل ہے۔
	صحیح نہین ہے		کرنی الخ یہ حدیث صحیح نہین ہے۔	〃	رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم راگ پر تشریف
〃	اپنی عورتون کو نفاس کیوقت کہجور	۲۰۷	قرآن کی سورتون کی فضیلت کے بیان		لائے اور کودے جھوٹی حدیث ہے۔
	کہلاؤ صحیح نہین ہے۔		مین جو زمخشری اور سفیان وغیرہ سے حدیثین	〃	اگر کوئی شخص پتھر کے ساتھ یقین درست
۱۸۸	عوج بن عنق کو قد اوسکا تین ہزار		ہین وہ سب زندیقون کی بناوٹ ہین		کرے تو اوسکو وہ نفع دے یہ مشرکون کی
	تین سو تینتیس گز کا تہا الخ موضوع ہے	۲۰۸	حضرت ابوبکر کی فضیلت کے باب مین جو موضوع		بناوٹ ہے جھوٹی حدیث ہے
۱۹۷	یکشنبہ کے دن اور رات کی نماز اور دوشنبہ		حدیثین ہین اونکا بیان۔	۲۲۲	جو شخص اپنے ناخن مخالف نار سے اپنی آنکھون
	کے دن اور رات کی نماز آخر ہفتہ تک یہ	〃	رافضیون نے حضرت علی اور اہل بیت کی		مین بیماری نہ دیکہے گا موضوع ہے۔
	سب حدیثین جھوٹی ہین۔		فضیلت مین تین لاکہ حدیث بنائی ہے	〃	جب کسی کو تم سے اوسکی مان نماز
۱۹۸	جو شخص ایک دن رجب کا روزہ رکہے	۲۰۹	معاویہ کی فضیلت مین آنحضرت صلے اللہ		پڑہتے وقت بلائے تو چاہیئے کہ جواب
	دو رکعت نماز پڑہے الخ یہ حدیث صحیح نہین ہے		علیہ وسلم سے کوئی روایت ثابت نہین		دیوے اور جب باپ بلائے تو نہ بولے
〃	شعبان کی نصف رات مین نماز پڑہنی	〃	ابوحنیفہ اور شافعی کا نام لے کر کذابون نے		موضوع ہے۔
	صحیح نہین ہے۔		اونکے مناقب بنائے ہین۔		تمت
〃	اے علی جو کوئی شعبان کی رات مین	〃	یزید اور ولید اور مروان بن الحکم کی مدت		

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذی انزل القرآن العظیم القدیم - وبینه بالاحادیث لنا بیّنة علی النبی الکریم - بنقل الصحابة والتابعین واتباعهم من ائمة الدین المجتهدین فی الطریق القویم صلی الله وسلم علیه وشرف وکرم لدیه وعظم من انتسب الیه **اما بعد** فیقول خادم الکلام القدیم - وملازم الحدیث القویم علی بن سلطان محمد القاری الراجی عفو ربه البادی -

ان کلام الله محفوظ بفضله وکرمه

سب حمد وسلطی اللہ کے جس نے نازل کیا قرآن بزرگ قدیم کو - اور بیان کیا اوسکو ساتھ احادیث محکمہ کے اوپر نبی بزرگ کے - ساتھ نقل صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین کے اماماں دین مجتہدین سے بیچ راستہ سیدھی کے رحمت ہو اللہ کی اور سلام اوپر اور شرافت اور بخشش نزدیک اوسکے اور عزت ہے اوس شخص کی جو منسوب ہو اوسکی طرف **بعد** حمد اور صلوۃ کے پھر کہتا ہے خادم کلام قدیم کا اور ملازمت کرنیوالا حدیث محکم کا علی بن سلطان محمد قاری امیدوار بخشش رب اپنے پیدا کرنے والے کی کا - کہ کلام اللہ تعالے کی محفوظ ہے ساتھ اوسکے فضل اور کرم کے

عن الخطأ فی نقطه وقلمه فی رسمه - وذلك
لقوله سبحانه (انا نحن نزلنا الذكر وانا له لحافظون)
وقد اقيم بحفظه جمع محافظون مع بعد
العهد عن زمانه عليه السلام الى يومنا
وهو المتجاوز عن الالف من الهجرة الى
مدينة الاسلام لكن الاحاديث المبينة
للاحكام - صارت ظنية عند الانام - لاجل
بعد الايام - فلهذا وقعت احاديث موضوعة
بين العوام لكن العلماء الاعلام - قاموا بحق
القيام - وميزوا بين الصحيح والسقام -
والحسن والضعيف والمرفوع والموقوف
والمقطوع والموضوع - فقد روى الحافظ
ابو نعيم فى الحلية عن ابى هريرة مرفوعا
(ان لله عند كل بدعة كيد بها الاسلام وليا
من اوليائه يذب عن دينه - يدفع ما وضعه
بعض اعدائه ثم ما تواتر عنه عليه السلام معنى
كاد ان يتواتر مبنى ما اخرجه الشيخان والحاكم
عن ابى هريرة رضى الله عنه (من كذب على
متعمدا فليتبوأ مقعده من النار) وفى رواية
لهما وللترمذى والنسائى وابن ماجة والدارقطنى
عن انس انه قال انه ليمنعنى ان احدثكم حديثا
كثيرا ان النبى صلى الله تعالى عليه وسلم قال
(من تعمد على كذبا فليتبوأ مقعده من النار)
ولهم ايضا عن على رضى الله عنه قال قال
النبى صلى الله عليه وسلم (لا تكذبوا
على فانه من كذب على فليلج النار)

خطا سے جو کسی نقطہ اور قلم اور رسم الخط مین واقع ہو - اور یہ بسبب
قول اللہ سبحانہ کے (بیشک ہم نے نازل کیا نصیحت کو اور بیشک
ہم ہی اوسکے نگہبان ہین) اور تحقیق کھڑی ہوئی ہے اوسکے یاد کرنیکے
لئے ایک جماعت حافظون سے باوجود دوری عہد کے آنحضرت کے زمانہ سے
آجدون تک اور یہ دن تجاوز کرنیوالا ہی ہزار سے جس دن سے آنحضرت
نے مدینہ اسلام کی ہجرت کی ہے لیکن وہ حدیثین جو احکام کے بیان
کرنے والی ہین ظلمت کی نزدیک ظنی ہوگئی ہین بسبب دوری زمانہ کے
پس اسی سبب سے احادیث موضوعہ عوام مین مروج ہوگئی ہین لیکن بڑے
بڑے عالمون نے اچھی طرح سے کھڑے ہوکر صحیح اور سقیم اور حسن اور ضعیف
اور مرفوع اور موقوف اور مقطوع اور موضوع مین تمیز کردی ہے
پس حافظ ابونعیم نے حلیہ مین ابو ہریرہ سے مرفوعاً روایت
کی ہے (بے شک اللہ تعالے کے لئے جس سے اسلام مین
فریب ہوتا ہے ولیون مین سے ایک ولی ہے جو اس بدعت
کو دور کردیتا ہے یعنے جو کچھ کسی دشمن نے بنایا ہے اوسکو اٹھا
دیتا ہے - پھر آنحضرت سے یہ معنے بطور تواتر کے ثابت
ہوئی ہین اور قریب ہے کہ الفاظ بھی اوسکے تواتر کو پہونچ
جاوین وہ یہ ہے جسکو شیخان اور حاکم نے ابی ہریرہ رضی
اللہ عنہ سے روایت کیا ہے جو شخص مجھپر دیدہ و دانستہ جھوٹ بولے
پس چاہیئے کہ وہ اپنا ٹھکانا آگ ہی بنائے - اور اون دونوں کی ایک روایت
مین اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارقطنی مین انس سے
ہے کہ اوسنے کہا بے شک مجھے بہت احادیث بیان کرنے سے یہ بات
منع کرتی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص مجھپر جان
بوجھ کر جھوٹ بولے تو چاہیئے کہ وہ اپنا ٹھکانا آگ مین بنائے اور نیز
امیر علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا اوسنے فرمایا نبی
صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھپر جھوٹ نہ بولو اس لئے کہ جو شخص
مجھپر جھوٹ بولے وہ آگ مین داخل ہوگا +

وللشیخین والترمذی عن المغیرة بن شعبة قال سمعت النبی
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول ان کذبا علی لیس ککذب علی احد
من کذب علی فلیتبوأ مقعدہ من النار وللبخاری والدارمی
والنسائی وابن ماجہ والدارقطنی عن عبد اللہ بن الزبیر قال
قلت للزبیر انی لا اسمعک تحدث عن رسول اللہ کما یحدث
فلان وفلان قال اما انی لم افارقہ منذ سمعتہ ولکنی
سمعتہ یقول من کذب علی فلیتبوأ مقعدہ من النار وللدارقطنی
والدارقطنی واللہ ما قال متعمدا وللبخاری متعمدا و
للبخاری والدارقطنی عن سلمة بن الاکوع قال علیہ السلام
من یقل علی مالم اقل فلیتبوأ مقعدہ من النار وللبخاری
والترمذی والدارقطنی والحاکم والدارمی عن ابن
عمر قال علیہ السلام احدثوا عنی ولا تکذبوا علی فمن
کذب علی فلیتبوأ مقعدہ من النار وللبخاری والترمذی
والترمذی وصححہ وابن ماجہ عن ابی سعید قال علیہ
السلام من کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعدہ من النار
ولاحمد والدارمی وابن ماجہ عن ابی قتادہ قال سمعت
علیہ السلام یقول علی ھذا المنبر ایاکم وکثرة الحدیث عنی
فمن قال علی فلا یقولن الا حقا وصدقا ومن قال علی مالم
اقل فلیتبوأ مقعدہ من النار ولابن ماجہ عن ابی سعید
الخدری مرفوعا من کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعدہ من
النار ولمسلم والترمذی والنسائی عن ابی سعید مرفوعا
لا تکتبوا عنی شیئا سوی القرآن فمن کتب عنی شیئا غیر
القرآن فلیمحہ وحدثوا عن بنی اسرائیل ولا حرج
وحدثوا عنی ولا تکذبوا علی فمن کذب علی متعمدا فلیتبوأ
مقعدہ من النار ولابی یعلی والعقیلی والطبرانی فی

اور شیخین اور ترمذی نے مغیرہ بن شعبہ سے روایت کی ہے کہا اور سنا
میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو کہتے بیشک مجھ پر جھوٹ بولنا اور کسی
پر جھوٹ بولنے کی طرح نہیں ہے جو شخص مجھ پر جھوٹ بولے وہ اپنا ٹھکانا
آگ میں بنائے اور بخاری اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارقطنی
نے عبداللہ بن زبیر سے روایت کی کہا کہا میں نے زبیر
کو میں تجھ کو نہیں سنتا کہ فلاں فلاں کی طرح رسول اللہ سے حدیثیں
بیان کرتے ہو کہا اور سنتے تجھ سے کہ میں ہمیشہ ساتھ رہا ہوں آپ کے
ہاں لیکن میں نے سنا آپ کو کہتے جو شخص مجھ پر جھوٹ بولے وہ اپنا
ٹھکانا آگ میں بنائے اور بخاری اور دارقطنی نے روایت کیا ہے
کہ میں نے نہیں سنا آپ کو کہتے جو شخص مجھ پر جھوٹ بولے وہ اپنا
ٹھکانا آگ میں بنائے اور بخاری اور ترمذی اور دارقطنی اور حاکم اور
دارمی نے ابن عمر سے روایت کی کہا رسول اللہ نے حدیث بیان کرو
مجھ سے اور جھوٹ نہ بولو مجھ پر جو شخص جھوٹ بولے وہ اپنا ٹھکانا
آگ میں بنائے اور بخاری اور ترمذی اور ترمذی نے صحیح کہا اور ابن ماجہ نے
ابن مسعود سے روایت کی کہا علیہ السلام نے جو شخص جھوٹ بولے مجھ پر
جان بوجھ کر وہ اپنا ٹھکانا آگ میں بنائے اور احمد اور دارمی
اور ابن ماجہ نے ابو قتادہ سے روایت کی کہا سنا میں نے علیہ السلام کو
فرماتے اس منبر پر کہ بچو تم زیادتی حدیث میں میری سو جو شخص کہے مجھ پر
کچھ تو چاہیئے کہ کہے سچ اور جو شخص کہے مجھ پر جو میں نہیں کہا
پس چاہیئے کہ بنا لے اپنا ٹھکانا آگ میں اور ابن ماجہ
نے ابو سعید خدری سے مرفوع روایت کی ہے جو شخص مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولے وہ اپنا
ٹھکانا آگ میں بنائے اور مسلم اور ترمذی اور نسائی نے ابو سعید سے مرفوع روایت کی ہے کہا
رسول اللہ نے مت لکھو میری حدیث قرآن کے پھر جو کسی نے لکھا ہو سوائے قرآن کے اس چاہیئے
کہ اس کو مٹا دے اور حدیث بیان کرو بنی اسرائیل سے اور کوئی گناہ نہیں ہے اور حدیث
کرو مجھ سے اور جھوٹ نہ بولو پس جو شخص مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولے وہ اپنا
ٹھکانا آگ میں بنائے اور ابی یعلی اور عقیلی اور طبرانی نے میں

الاوسط عن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ مرفوعا
(من کذب علی متعمدا او رد شیئا اھرت بہ فلیتبوأ بیتا فی
جہنم) ولاحمد وابی یعلی عن عمر رضی اللہ عنہ مرفوعا (من
کذب علی فلیتبوأ مقعدہ من النار) ولاحمد والبزار وابی یعلی والدار
قطنی
والحاکم فی المدخل عن عثمان رضی اللہ عنہ انہ کان یقول ما
یمنعنی ان احدث عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان لا اکون
اوعی اصحابہ عنہ ولکنی اشہد لسمعتہ یقول (من قال
علی ما لم اقل فلیتبوأ بیتا فی النار) ولابی یعلی والطبرانی عن طلحۃ
ابن عبید اللہ مرفوعا (من کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعدہ
من النار) وللبزار وابی یعلی والدارقطنی والحاکم
فی المدخل عن سعید بن زید بن عمرو بن نفیل انہ علیہ السلام
قال (ان کذبا علی لیس ککذب علی احد من کذب علی
متعمدا فلیتبوأ مقعدہ من النار) ولاحمد وھناد بن السری
فی الزہد والبزار والطبرانی والحاکم فی المدخل عن ابن عمر
مرفوعا (ان الذی یکذب علی یبنی لہ بیت فی النار) و
لاحمد والحارث بن ابی اسامۃ فی مسندہ والطبرانی عن
معاویۃ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما مرفوعا (من کذب
علی فلیتبوأ مقعدہ من النار) ولاحمد والبزار وابی یعلی
والطبرانی عن خالد بن عرفطۃ مرفوعا من کذب علی متعمدا
ولفظ الدارقطنی من قال علی ما لم اقل فلیتبوأ مقعدہ
من النار ولاحمد والحارث بن ابی اسامۃ والبزار والطبرانی
والحاکم فی المدخل عن یحیی بن میمون الحضرمی ان ابا موسی
الفاقعی سمع عقبۃ بن عامر الجہنی یحدث علی المنبر
عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احادیث فقال ابو موسی ان صاحبکم ھذا لحافظ او ھالک انہ علیہ السلام

اور مجھ سے ابی بکر صدیق سے مرفوع روایت ہے جو کوئی مجھ پر جان بوجھکر
جھوٹ بولے یا رد کرے اس چیز کو کہ جسکا میں ملتزم ہوں پس وہ اپنا گھر آگ
میں بنائے اور احمد و ابی یعلی میں عمر رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت ہے
جو کوئی مجھ پر کذب بولے وہ آگ میں ہے۔ اور احمد و بزار و ابی یعلی و دار قطنی
و حاکم کے مدخل میں عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا کرتے تھے مجھ
حدیث بیان کرنے سے یہ بات منع نہیں کرتی کہ اوسکے اصحابوں سے یاد رکھنے والا نہیں
لیکن میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ کو کہتے سنا ہے جو شخص مجھ پر
جھوٹ کہے وہ اپنا گھر آگ میں بنائے۔ اور ابی یعلی اور طبرانی میں طلحہ
عبید اللہ سے مرفوع روایت ہے جو کوئی مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولے
وہ اپنی جگہ آگ میں بنائے۔ اور بزار اور ابی یعلی اور دار قطنی اور حاکم کی مثل
میں سعید بن زید بن عمرو بن نفیل سے روایت کی ہے کہ آنحضرت علیہ السلام نے
فرمایا ہے جھوٹ بولنا مجھ پر اور کسی پر جھوٹ بولنے کی طرح نہیں جو کوئی مجھ پر جھوٹ
بولے پس وہ اپنی جگہ آگ میں بنائے اور احمد و ہناد بن السری نے زہد میں
اور بزار اور طبرانی اور حاکم نے مدخل میں ابن عمر سے مرفوع روایت کی ہے
جو کوئی مجھ پر جھوٹ بولتا ہے اوسکا گھر آگ میں بنایا جاتا ہے اور احمد اور
حارث بن ابی اسامہ نے اپنی مسند میں اور طبرانی نے معاویہ بن ابی
سفیان سے رضی اللہ عنہما مرفوع روایت کی ہے جو شخص مجھ پر جھوٹ بولے وہ اپنی
جگہ آگ میں بنائے۔ اور احمد اور بزار اور ابی یعلی و طبرانی میں خالد
بن عرفطہ سے مرفوع روایت ہے جو شخص مجھ پر جان بوجھکر جھوٹ
بولے اور دار قطنی کے لفظ یہ ہیں جو شخص کہے مجھ پر جو میں نے نہیں کہا پس وہ اپنی
جگہ آگ میں بنائے۔ اور احمد و حارث بن ابی اسامہ و بزار و طبرانی و حاکم
نے مدخل میں یحیی بن میمون حضرمی سے کہا اوسنے کہ ابو موسی فاقعی نے سنا
عقبہ بن عامر جہنی کو حدیث کرتے منبر پر رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم سے پس کہا ابو موسی نے تحقیق صاحب
تمہارا یہ حافظ ہے یا ہالک ہے تحقیق۔

كان آخر ما عهد الينا ان قال (عليكم بكتاب الله و
ستر جعون الى قوم يحبون الحديث عني فمن قال
علي ما لم اقل فليتبوأ مقعده من النار ومن حفظ شيئا
ليحدث به) ولاحمد و ابي يعلى والطبراني عن عقبة بن عامر
مرفوعا (من كذب علي متعمدا فليتبوأ مقعده من النار)
ولاحمد والبزار والطبراني عن زيد بن ارقم مرفوعا
من كذب علي متعمدا فليتبوأ مقعده من النار) و
لاحمد عن قيس بن عبادة الانصاري مرفوعا (من
ذب علي متعمدا فليتبوأ مضجعا من النار او بنى فيه
بيتا) (مسلم) وللبزار والعقيلي في الضعفاء عن عمران بن حصين
فوعا (من كذب علي فليتبوأ مقعده من النار) وللطبراني
في الاوسط عن عبد الله بن عمرو ان رجلا لبس حلة مثل
حلة النبي صلى الله عليه وسلم ثم اتى اهل بيت من المدينة
فقال انا عليه السلام امرني اي اهل بيت من المدينة شئت
لتطلعت فاعد له بيتا وارسلوا رسولا الى رسول
الله صلى الله عليه وسلم فاخبروه فقال لابي بكر وعمر رضي
الله عنهما (انطلقا اليه فان وجدتماه حيا فاقتلاه ثم
حرقاه بالنار وان وجدتماه قد كفيتماه فحرقاه) فاتياه
فوجداه قد خرج من الليل يبول فلدغته حية اقعى فمات
فحرقاه بالنار ثم رجعا اليه صلى الله عليه وسلم فاخبراه
بامره فقال عليه السلام (من كذب علي متعمدا فليتبوأ مقعده
من النار) ولابن عدي في الكامل عن بريدة قال كان بحير
بني ليث على ميلين من المدينة وكان رجل قد
خطب منهم في الجاهلية فلم يزوجوه فاتاهم وعليه حلة
فقال ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم كساني هذه

آخر عہد رسول اللہ کا ہمارے ساتھ یہ ہے کہ کہا اوسنے لازم پکڑو کتاب اللہ
کو اور قریب ہے کہ تم رجوع کروگے اس قوم کیطرف جو دوست رکھتے ہین مجھسے
حدیث کرنی کو پس جو شخص کہے مجھپر جو مینے نہین کہا وہ اپنا ٹکانا آگ
مین بنائے اور جو شخص کہیہ یاد رکھے پس بیان کرے اور احمد و ابی یعلی و طبرانی عقبہ
بن عامر سے مرفوع روایت ہے جو شخص مجھ پر جان بوجھکر کذب بولے پس اپنا
ٹکانا آگ مین بنائے اور احمد بزار و طبرانی مین زید بن ارقم سے مرفوع روایت ہے
جو کوئی مجھپر جان بوجھکر جھوٹھ بولے پس اپنا ٹکانا آگ مین بنائے - اور احمد
مین قیس بن عبادہ انصاری سے مرفوع روایت ہے جو کوئی مجھپر دیدہ
دانستہ کذب بولی پس اپنی خوابگاہ آگ مین بنائے یا اپنا گھر تنور
مین - اور بزار و عقیلی سے ضعفا مین عمران بن حصین سے مرفوع
روایت ہے جو کوئی مجھپر جھوٹھ بولی پس اپنا ٹکانا آگ مین تلاش
کرے اور طبرانی سے اوسط مین عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کیطرح کپڑے پہنے پہر مدینہ کے ایک گھر مین آیا اور کہا کہ
رسول اللہ نے مجھے امر کیا ہے کہ مدینہ مین جس گھر والون کو دیکھنا چاہون
دیکھہ لون اونہون نے اوسکیواسطے ایک گھر تیار کیا اور ایک آدمی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف بھیجا اور خبر دی فرمایا رسول اللہ نے ابو بکر
و عمر رضی اللہ عنہما کو جاؤ تم اوسکی طرف اگر تم اوسکو زندہ پاؤ تو قتل کرو
پہر اوسکو آگ مین جلا دو اور اگر اوسکو مردہ پاؤ تو تب بھی جلا دو وہ گئے
تو دیکھا کہ وہ بول کرنیکے لیے رات مین نکلا اوسکو ایک زہریلے سانپ نے
کاٹا اور مر رہا اوسکو اونہون نے جلا دیا پہر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر اوسکی خبر
فرمایا علیہ السلام نے جو کوئی جان بوجھکر مجھپر جھوٹھ بولے پس اپنا
ٹکانا آگ مین بنائے اور ابن عدی سے کامل مین بریدہ سے ہے کہا [illegible]
لیث سے ایک قبیلہ مدینہ سے دو میل کے فاصلہ پر رہتا تھا [illegible]
نے جاہلیت مین اونکی طرف منگنی کی تھی اونہون نے نکاح نکیا پھر یہ
پاس کپڑے پہنکر آیا اور کہا کہ یہ لباس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مجھے پہنایا

وامرني ان احكم في اصحابكم وامرني ان لا اطلق ناقة ولا اعقد
قلادة الا بوتر ثم انطلق ناقة راحلته فاخذ خطامها فارسل لقوم الى رسول الله صلى
الله عليه وسلم فقال كذب عدو الله ثم ارسل رجلا فقال
ان وجدته حيا فاضرب عنقه وان وجدته ميتا فحرقه
فوجده قد لدغته افعى فمات فحرقه بالنار فذلك قوله
عليه السلام من كذب علي متعمدا فليتبوأ مقعده من النار
وللطبراني عن عبد الله بن محمد بن الحنفية قال انطلقت
مع ابي الى صهر لنا من اسلم من اصحاب النبي صلى الله تعالى
عليه وسلم فسمعته يقول سمعت رسول الله صلى الله تعالى
عليه وسلم يقول ارحنا بها يا بلال يعني الصلوة قلت سمعت
هذا من رسول الله فغضب وقال بعد ثم انه عليه السلام
بعث رجلا الى حي من احياء العرب فلما اتاهم قال اني عليه
السلام ان احكم في نساءكم ما شئت فقالوا سمعا وطاعة
لامر رسول الله وبعثوا رجلا اليه عليه السلام فقال اني
جئتك فقال ان رسول الله امرني ان احكم في نسائكم فان كان
عن امره فسمعا وطاعة وان كان عن غير ذلك فاخبرني
ان نفعل فغضب عليه السلام وبعث رجلا من الانصار
وقال اذهب فاقتله واحرقه بالنار فانتهى اليه وقد سمع
وفهم فاخذ برقبته ثم احرقه بالنار ثم قال رسول الله
عليه السلام من كذب علي متعمدا فليتبوأ مقعده من النار
وقال انا لا كذب على رسول الله بعد هذا وللطبراني
في الاوسط عن زيد بن ارقم والبراء من عازب دعاء
من كذب علي متعمدا فليتبوأ مقعده من النار و
للطبراني عن ابي موسى الاشعري رضي الله عنه مرفوعا
من كذب علي متعمدا فليتبوأ مقعده من النار

اور امر کیا ہے کہ تمہاری عورتوں اور خونوں میں حکم کروں پھر حل کرنے عورت
کی طرف جاتا تھا تو اسکی گردن میں کچھ نہ کچھ باندھتا اور اوس قوم کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی طرف آدمی بھیجا اور کہا کہ اللہ دشمن نے جھوٹ بولا پھر آنحضرت نے ایک آدمی بھیجا
اور اوسکو کہا کہ اگر تو اوسکو زندہ پائے تو اوسکی گردن مار اگر مردہ پائے تو اوسکو
جلا دے جب پایا تو اوسکو زہریلے سانپ کی کاٹنے سے مردہ پایا پھر اوسکو آگ
جلا دیا اور فرمایا جو کوئی مجھ پر جان بوجھکر جھوٹ باندھے اپنا ٹھکانا آگ میں بنائے
اور طبرانی میں عبد اللہ بن محمد بن حنفیہ سے روایت ہے کہ کہا اوسنی میں اپنے
باپ کے ساتھ طرف سسرال اپنے کی جو قبیلہ اسلم سے صحابی صلی اللہ علیہ وسلم
سے تھا چلا۔ پس میں نے اوسکو سنا کہ کہتا تھا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اے بلال ہمکو نماز سے خوش کر میں نے کہا کیا تو نے یہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ یہ غصہ ہوا اور اوسکو حدیث سنانی لگا
رسول اللہ نے ایک آدمی طرف ایک قبیلہ کی عرب کے قبیلوں سے بھیجا۔ جب
پاس آیا تو کہا کہ مجھکو رسول اللہ نے امر کیا ہے کہ تمہاری عورتوں میں جسطرح چاہوں
حکم کروں۔ اونہوں نے یہ سنا ہنسے اور مانا۔ اتنے میں رسول اللہ کا آنا اونہوں نے
اوس کے باب حضرت صاحب کے طرف کہلا بھیجا۔ کہ تمہارا پاس ایک آدمی ہے
کہ تمہیں رسول اللہ نے امر کیا ہے تمہاری عورتوں میں حکم کرنے کا یہ کلام ہے تو
واپس۔ اگر کسی امر کا تم کو حکم دیا ہے تو میں حکم کروں گا سو میں آپ کو خبر کریں پس
میں نے اوسکو ایک آدمی انصار سے بھیجا اور کہا تو جا اوسکو قتل کر کے آگ میں
جب اوسکی طرف پہنچا تو اوسے زہریلے سانپ نے کاٹا اور مرگیا پھر حکم دیا اوسکو
آگ میں جلا دیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی مجھ پر جان بوجھکر جھوٹ بولے
وہ اپنی ٹھکانہ آگ میں بنائے۔ اور طبرانی میں ابو موسیٰ اشعری سے مرفوع روایت ہے
جو کوئی مجھ پر جان بوجھکر جھوٹ بولے وہ اپنا ٹھکانا آگ میں بنائے

وللطبرانی فی الاوسط عن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ مرفوعا
من کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعدہ من النار) وللطبرانی عن
بن مرۃ الجھنی بھذا اللفظ وکذا الطبرانی فی الصغیر عن بسیط
بن شویط وکذا الطبرانی عن عمار بن یاسر وکذا لہ عن عمرو بن
عبسہ وکذا لہ عن عمرو بن حریث وکذا لہ وللدارمی عن
ابن عباس وکذا لہ عن عتبۃ بن عزوان وکذا لہ وابن عدی
عن العرس بن عمرۃ وکذا لہ وللدارمی عن یعلی بن مرۃ و
کذا لہ وللبزار عن ابی مالک الاشجعی عن ابیہ وسمہ طارق
بن اشیم ولہ ولابی نعیم والاسمٰعیلی فی معجمہ عن سلمان
بن خالد الخزاعی مرفوعا بلفظ (من کذب علی متعمدا
فلیتبوأ بیتا فی النار) وللطبرانی عن عمرو بن دینار ان بنی
صھیب قالوا لصھیب یا ابانا اصحاب النبی یحدثون
عن ابائھم فقال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول
(من کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعدہ من النار) وللطبرانی
بھذا اللفظ عن السائب بن یزید ولہ عن ابی امامۃ الباھلی
بلفظ من کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعدہ من عینہ جھنم
ولہ عن ابی قرصافۃ انہ علیہ السلام قال احدثوا عنی
بما تسمعون ولا یحل لرجل ان یکذب علی فمن کذب
علی دخل علی غیر ما قلت بنی لہ بیت فی جھنم یوقع فیہ
ولہ عن رافع بن خدیج مرفوعا لا تکذبوا علی فانہ لیس
کذب علی کالکذب علی احد ولہ عن اوس بن اوس الثقفی
مرفوعا من کذب علی نبیہ او علی عمیمہ او علی قاری
لم یرح رائحۃ الجنۃ ولہ فی الاوسط عن حذیفۃ
بن الیمان لا تکذبوا علی ان الذی یکذب علی یلجرئ ولہ
فی الاوسط عن ابی خلدۃ قال سمعت میمون الکردی

اور طبرانی کی اوسط میں معاذ بن جبل سے مرفوع روایت ہے جو کوئی مجھ پر جان
بوجھ کر جھوٹ بولے وہ اپنا ٹھکانا آگ میں بنائے اور اسی لفظ سے طبرانی میں عمرو
مرۃ جہنی سے ہے۔ اور ایسا ہی طبرانی کی صغیر میں بسیط بن شویط سے۔ اور ایسا ہی
طبرانی میں عمار بن یاسر سے۔ اور ایسا ہی اسی میں عمرو بن عبسہ سے۔ اور ایسا ہی اسی میں
عمرو بن حریث سے۔ اور ایسا ہی دارمی میں ابن عباس سے۔ اور ایسا ہی اسی میں عتبہ
بن غزوان سے۔ اور ایسا ہی اس میں اور ابن عدی میں عرس بن عمرۃ سے اور ایسا ہی اسی
میں اور دارمی میں یعلی بن مرۃ سے اور ایسا ہی اس
میں بزار میں ابی مالک اشجعی اپنی باپ سے روایت کرتا ہے اور اسکا نام طارق
بن اشیم ہے اور اسی میں اور ابی نعیم میں اور اسمٰعیلی کی معجم میں سلمان بن خالد
خزاعی سے ان لفظوں سے مرفوع روایت ہے جو کوئی جھوٹ بولے مجھ پر جان
بوجھ کر وہ اپنا گھر آگ میں بنائے اور طبرانی میں عمرو بن دینار سے ہے کہ صھیب کے
بیٹوں نے اپنی باپ صھیب سے کہا اے ہمارے باپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمارے باپوں سے
حدیثیں بیان کرتے ہیں (اور تم کچھ بیان نہیں کرتے) اوس نے جواب دیا کہ
میں نے رسول کریم سے یہ سنا ہے جو شخص جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولے وہ اپنا ٹھکانا آگ میں
بنائے اور اسی معنی میں الفاظ سے طبرانی میں سائب بن یزید سے ہے اور اسی لفظ سے امامہ باہلی
سے ان لفظوں سے جو کوئی مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولے اپنی جگہ جہنم میں دوزخ کے بنائے
اور اسی کے قرصافہ سے ہے آپ علیہ السلام نے جو مجھ سے سنے ہو وہ بیان کرو اور کسی کو
کو حلال نہیں کہ مجھ پر جھوٹ بولے جس نے کوئی مجھ پر جھوٹ بولا یا کہے کہ میں نے کہا سو اوسکو
گھر دوزخ میں تیار کیا جاتا ہے وہ اسی کو الا جائیگا اور اسی رافع بن خدیج سے مرفوعا روایت
ہے نہ جھوٹ بولو مجھ پر کیونکہ مجھ پر جھوٹ بولنا اور کسی پر جھوٹ بولنا کیسا نہیں ہے
اور اسی اوس بن اوس ثقفی سے مرفوع روایت ہے جس نے جھوٹ بولا
اپنی نبی پر یا اپنی آنکھ پر یا اپنے باپ پر جنت کی بو نہ سونگھے گا
اور اس سے اوسط میں حذیفہ بن یمان سے مجھ پر جھوٹ بولو مجھ پر جھوٹ
بولنے والا برا ہے دلیل ہے ..... اور اس سے
اوسط میں ابی خلدہ سے ہے اوسنے کہا سنا میں نے میمون کردی سے

وهو عند مالك بن دينار وقال له مالك بن دينار ما
للشيخ لا يحدث عن ابيه فان بالباب قدر الذي عليه السلام
وسمع منه فقال كان ابي لا يحدثنا عنه عليه السلام فخ
ان يزيد او ينقص في الكلام وقال سمعته عليه السلام
يقول (من كذب علي متعمدا فليتبوأ مقعده من النار)
وله عن سعد بن المدخاش عنه عليه السلام (من علم
شيئا فلا يكتمه ومن كذب علي فليتبوأ بيتا في جهنم)
ولابي محمد الرامهرمزي في كتاب المحدث الفاصل عن
مالك بن عتاهية انه عليه السلام عهد الينا في حجة
الوداع فقال (عليكم بالقرآن وستر جعون الى اقوام
يحدثون عني فمن عقل شيئا فليحدث به ومن قال علي ما
لم اقل فليتبوأ بيتا في جهنم) وللطبراني والرامهرمزي عن
رافع بن خديج قال مر علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم
يوما ونحن نتحدث فقال ما تحدثون فقلنا ما سمعنا
منك يا رسول الله قال (تحدثوا وليتبوأ من كذب علي متعمدا
مقعده من جهنم) ولابن سعد والطبراني عن المقنع التميمي قال
اتيت النبي صلى الله عليه وسلم بصدقة ابلنا فامرها فقبضت
فقلت ان فيها ناقتين هدية لك فامر بهذا الهدية
من الصدقة فكنت يا ما واحا ض الناس اذ عليه السلام بعث
خالد بن الوليد الى رفيق مضر لصدقتهم فقلت والله ما
عندا هلنا من مال فاتبته عليه السلام فقلت ان الناس خاضوا
في كذا فوضع النبي عليه السلام يده حتى نظرت الى بياض
ابطيه وقال اللهم لا احل لهم ان يكذبوا علي قال المقنع فلم
احدث بحديث عنه عليه السلام الا حديث نطق به كتاب او
جرت به سنة يكذب عليه حيا فكيف بعد مماته

جس وقت وہ مالک بن دینار کی پاس تھا مالک بن دینار نے اوس کہا کیا ہوا شیخ کو
کہ وہ حدیث اپنی باپ سے بیان نہین کرتا حالانکہ تیری باپ نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم
کو دیکھا ہی اور اوس سے سنا ہی جواب دیا کہ میرا باپ اس حرف سے حدیث بیان کرتا
تھا کہ شاید کوئی لفظ کلام مین زیادہ ہو جائے یا کم اور اوسنے کہا ہی کہ مینے رسول کریم سے
سنا ہی جو کوئی جھوٹھ بولی مجھپر جان بوجھکر وہ اپنی جگہہ آگ مین بنائی - اور اوسمین سعید
بن مدخاش رسول اللہ سے روایت کرتا ہی جو کوئی کچھہ علم جانتا ہی وسکو نہ چھپائے
اور جو مجھپر جھوٹھ بولے وہ اپنا گھر دوزخ مین بنائی - اور ابی محمد الرامہرمزی کی کتاب
محدث فاصل مین مالک بن عتاہیہ سے ہی کہ رسول کریم نے حجۃ الوداع مین ہمسے عہد
کیا ہی اور فرمایا تم لازم پکڑو قرآن کو اور شائی تم ایسی قومونکی طرف رجوع کروگے جو
مجھسے حدیث کرینگے پس جو کوئی یقینا حدیث جانتا ہو سو وہ بیان کرے
اور جو کوئی کہے مجھپر وہ چیز کہ مینے نہین کہی پس وہ اپنا گھر دوزخ مین بنائی
اور طبرانی اور الرامہرمزی مین رفع بن خدیج سے ہی کہا اوسنے ہم ایک دن باتین
کر رہے تھے کہ رسول کریم ہمپر گذرے پس فرمایا کیا باتین کرتے ہو ہمنے عرض
کی کہ جو کچھہ آپسے سنا ہی فرمایا حدیثین بیان کرو اور جو کوئی مجھپر جھوٹھ بولیگا وہ اپنی جگہہ دوزخ مین بنائی - اور ابن سعد اور طبرانی
مین مقنع تمیمی سے ہی کہ مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے صدقہ
کے اونٹ لایا رسول اللہ نے حکم دیا تو قبض کر گئے پھر مینے عرض کی
کہ اسمین دو اونٹنی ہدیہ ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکے
علیحدہ کرنیکا حکم کیا پھر مین کتنے دن ٹھہرا اور آدمی باتین کرنی لگے کہ رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید کو مضر کے غلاموں کی طرف صدقہ لینے کو بھیجا ہی
کہا قسم اللہ کی جو ہمارے پاس مال اتھا سو وہ مین رسول اللہ کے پاس لایا پھر مینے رسول اللہ
کی خدمت مین عرض کی کہ آدمی یہ باتین کرتی ہین رسول اللہ نے حکم کیا سو
دو تہ ہاتھ اوٹھایا یہانتک کہ مینے سفیدی بغلون کی دیکھی اور فرمایا الٰہی مین اوسکی حلال
نہین کرتا کہ وہ مجھپر جھوٹھ بولین مقنع نے کہا مین کوئی حدیث نہین بیان کرتا مگر وہ
جس سے کتاب اللہ ناطق ہو یا سنت جاری رسول اللہ ہو پس کیونکر جھوٹھ بولونگا

للدارقطنی عن رافع بن خدیج قال کنا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجاء رجل فقال یا رسول اللہ ان الناس یحدثون عنک کذا وکذا قال ما قلته ما اقوله الا ان من الشماء ویحکم لا تکذبوا علی فانه لیس کذب علی ککذب علی غیری وللبزار عن ابن عمر مرفوعا (من اقوی الفری الفری ما لم تر ومن اقوی الفری الفری من قال علی ما لم اقل) وللعقیلی فی کتاب الضعفاء عن ابی کبشة الانماری بلفظ (من کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعده من النار) وعن عمرو ان بهذا اللفظ وله والطبرانی فی الاوسط عن ابی رافع (من کذب علی فلیتبوأ مقعده من جهنم) ولابن عساکر فی تاریخه عن واثلة بن اسقع سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یقول ان من اکبر ان یقول الرجل علی ما لم اقل ولابن عدی والحاکم فی المدخل من طریق اخر عن واثلة بن الاسقع مرفوعا (ان من اقوی الفری من قوی ما لم قاله او اری عینیه فی المنام ما لم تر) وللخطیب فی تاریخه عن النعمان بن بشیر ولفظه من کذب علی فلیتبوأ مقعده من النار وللطبرانی عن اسامة بن زید بلفظ من قال علی ما لم اقل فلیتبوأ مقعده من النار) وللحاکم فی المدخل عن جابر بن عبد اللہ اشتد غضب اللہ علی من کذب علی متعمدا وللحاکم فی المدخل عن بهیز بن حکیم عن ابیه عن جده مرفوعا (من کذب علی متعمدا فعلیه لعنة اللہ والملئکة والناس اجمعین لا یقبل منه صرف ولا عدل وللحاکم فی المدخل عن حذیفة (من کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعده من النار) وللحاکم فی المدخل عن عبد اللہ بن الزبیر و من حدث عنی کذبا فلیتبوأ مقعده من النار وللبزار

دارقطنی میں رافع بن خدیج سے ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس تھے ایک آدمی آیا اور کہنے لگا اے رسول خدا تجھسے آدمی ایسی ایسی حدیثیں بیان کرتے ہیں فرمایا میں نے نہیں کہا میں نہیں کہتا مگر وہ جو آسمان سے نازل ہوا اور محکم ہے جھوٹ بولو مجھپر کیونکہ مجھپر جھوٹ بولنا اور دوسرے جھوٹ بولنے کی طرح نہیں اور بزار میں ابن عمر سے مرفوع روایت ہے بڑی سے بڑی افترا اوس چیز کا بیان کرنا ہے کہ تو نے نہیں دیکھی اور بڑی سے بڑا افترا وہ شخص ہے کہ کہے مجھپر جو میں نے نہیں کہا۔ اور عقیلی کی کتاب الضعفا میں ابی کبشہ انماری سے ان لفظوں سے ہے جو کوئی مجھپر جھوٹ بولے وہ اپنا ٹھکانا آگ میں بنائے۔ اور عقیلی میں عمرو سے اونہیں الفاظ سے ہے اور طبرانی کی اوسط میں رافع سے ہے جو کوئی مجھپر کذب بولے وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنائے۔ اور ابن عساکر کی تاریخ میں واثلہ بن اسقع سے سنا میں نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بڑی گناہوں سے ہے کہ کہے آدمی مجھپر وہ چیز کہ میں نے نہیں کہی اور ابن عدی اور حاکم کی مدخل میں دوسرے طریق سے واثلہ بن اسقع سے مرفوع روایت ہے بڑی افترا وہ ہے کہے مجھپر وہ چیز کہ میں نے نہیں کہا اور اپنی آنکھوں کو وہ خواب جو تو نے نہیں دیکھی اور خطیب کے تاریخ میں نعمان بن بشیر سے ان لفظوں سے ہے جس شخص نے مجھپر کذب بولا وہ اپنی جگہ آگ میں بنائے۔ اور طبرانی میں اسامہ بن زید سے ان الفاظ سے ہے جو کوئی مجھپر وہ چیز کہے میں نے نہیں کہا وہ اپنا ٹھکانا آگ میں بنائے۔ اور حاکم کے مدخل میں جابر بن عبد اللہ سے ہے سخت ہے غضب اللہ کا اوس شخص پر جو مجھپر جھوٹ بولے۔ اور حاکم کے مدخل میں بہیز بن حکیم اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے مرفوع روایت کرتا ہے جو شخص جھوٹ بولے جان بوجھکر مجھپر اوسپر اللہ تعالی اور فرشتوں اور آدمیوں سب کے لعنت ہے نہ اوس سے مال قبول ہوگا اور نہ بدلا اور حاکم سے مدخل میں حذیفہ سے ہے جو شخص مجھپر کذب بولے وہ اپنی جگہ آگ میں بنائے۔ اور حاکم کے مدخل میں عبد اللہ بن زبیر سے ان لفظوں سے ہے جو کوئی مجھسے جھوٹی حدیث بیان کرے وہ اپنی جگہ آگ میں بنائے اور بزار

وابن عساکر عن ابی هریرة مرفوعا (ثلاثة لا یحبون ثلاثة
الجنة رجل ادعی الی غیر ابیه وجل کذب علی نبیه و
رجل کذب علی عینیه) ولاحمد وهناد والحاکم وسنه
من ابی هریرة بلفظ من یقول علی ما لم اقل فلیتبوأ مقعده
من النار) وفی لفظ بینانی جهنم ولابن صاعد فی جمله
طرق هذا الحدیث عن سعد بن ابی وقاص ولفظه من
قال علی ما لم اقل فلیتبوأ مقعده من النار) وللخطیب فی
التاریخ عن ابی عبیدة بن الجراح بلفظ (من کذب علی
متعمدا فلیتبوأ مقعده من النار) ولابن عدی عن صهیب
لفظه من کذب علی کلف یوم القیمة ان یعقد بین
شعیرتین ولن یفعل ذلک الذی یمنعنی من الحدیث وکذا للدیلمی
فی الافراد والخطیب فی التاریخ عن سلمان الفارسی وکذا ابن
الجوزی والحافظ یوسف خلیل الدمشقی فی جمعه لطرق
هذا الحدیث عن ابی ذر وکذا لابن سعد عن جده عمر
بن سعید ولابن عدی عن ابی هریرة رضی الله عنه (من
احدث حدیثا او وی محدثا فعلیه لعنة الله والملئکة
والناس اجمعین ومن علی من کذب علی متعمدا) ولابن قانع
فی معجمه عن اسامة بن زید (من تقول علی ما لم اقل
فلیتبوأ مقعده من النار وذلک لسبعة اشیاء دجلا فی حاجة فکذب
علی فی حدیث فرجع وقد افتضح بین الناس ولم یقبل له
الا رض ولله لا یقبل الله منه توبة ولا نفقة له
ولا یرضی الله عنه ولابن الجوزی عن عبد الله بن الزبیر (من
کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعده من النار) ولابن الجوزی
عن جابر عن عبد الله بن الزبیر انه قال یوما لاصحابه
انکم تروون عنا وعن هذا الحدث (من کذب علی متعمدا
فلیتبوأ مقعده من النار) وجل عشق امرأة فطلبها

اور ابن عدی میں ابو ہریرہ سے مرفوع روایت ہے تین آدمی جنت کی بو
نہ سونگھیں گے ایک وہ آدمی جس نے اپنے باپ کے سوا اور باپ کا دعوی کیا دوسرا وہ آدمی جس
نے جھوٹی جھوٹ بولا تیسرا وہ آدمی جس نے اپنی آنکھوں پر جھوٹ باندھا اور احمد و ہناد و حاکم کی
میں ابو ہریرہ سے ان لفظوں کے ساتھ ہے جو کوئی کہے مجھ پر جو میں نے نہیں کہا وہ اپنا ٹھکانا آگ میں بنائے
اور ایک روایت میں گھر بنانا ہے اور ابن صاعد نے اپنی جمع میں اس حدیث
کی طرق سعد بن ابی وقاص سے لایا ہے اور الفاظ اس کی یہ ہیں جو شخص کہے وہ چیز
چیز جو میں نے نہیں کہی وہ اپنی جگہ آگ میں بنا لے اور خطیب کے تاریخ میں ابی عبیدہ
بن جراح سے ان لفظوں سے ہے جو شخص جھوٹ بولے مجھ پر جان بوجھ کر وہ اپنی جگہ
آگ میں بنائے اور ابن عدی میں صہیب سے ان لفظوں سے جو شخص مجھ پر جھوٹ
بولے قیامت کے دن دو جو کی دانہ کی عقدہ کی تکلیف دیا جاوے گا پس یہ
بات مجھ حدیث کرنی منع کرتی ہے۔ اور اسیطرح ابن جوزی اور قطبی کی فراد اور خطیب کے
تاریخ میں سلمان فارسی سے اور اسیطرح ابن جوزی اور حافظ یوسف بن خلیل
دمشقی اپنی جمع میں اس حدیث کے طرق ابو ذر سے اور ابن سعد میں عمر سے
وغیرہ مذکور ہیں اور ابن سعد میں ابو ہریرہ سے ہے جو شخص نیا کام کالے
دین میں یا جگہ دے بدعتی کو اوپر اس کے اور فرشتوں اور سب آدمیوں کی
لعنت ہے۔ اور اوس شخص پر جو مجھ پر جھوٹ بولے جان بوجھ کر اور ابن قانع کے
معجم میں اسامہ بن زید سے ہے جو شخص نائی مجھ پر جو میں نے نہیں کہا وہ اپنی
جگہ آگ میں بنا لے اس حدیث کی بیان کرنی کا یہ سبب ہوا کہ ایک شخص
رسول اللہ نے ایک آدمی کسی کام کو بھیجا اوسنے رسول اللہ پر جھوٹ بولا
پھر رسول اللہ کی اوسپر بددعا کی تو مر گیا اور پیٹ پھٹ گیا اور اوسکو نہیں
قبول کیا ماوردی اور قطبی میں اور ابن جوزی عبد اللہ بن زبیر سے جو کوئی جھوٹ
مجھ پر بولے جو کہ وہ اپنا ٹھکانا آگ میں بنائے اور ابن جوزی دوسرے عبد اللہ بن زبیر
سے نقل کرتا ہے کہ وہ نے ایک دن اپنی دوستوں کو کہا کیا تم جانتے ہو
اس حدیث کی جو شخص مجھ پر جان بوجھ کر وہ اپنی جگہ آگ میں
بنا لے تمامی کیا ہے۔ (ایک مرد ایک عورت پر عاشق ہوا)

الی عمها اساء فقال انی رسول رسول الله بعثنی الیکم لکی اضیف
فی آپکو شفت و کان ینتظر بیوتهم المساء فاتی رجل منهم النبی
علیه السلام فقال ان فلانا اتانا یزعم انک امرته ان یبیت
ای یوتنا نا فقال (کذب یا فلان انطلق معه فان
امکنک الله منه فاضرب عنقه واحرقه بالنار و
ان الا ان کفیته) فجاء ت السماء فصبت فخرجا یتو
فلسعته افعی فمات فلما بلغ ذلک النبی علیه السلام قال
(هو فی النار) ولابن قانع فی معجم الصحابة وابن الجوزی عن
عبد الله بن ابی وفی بلفظ (من کذب علی متعمدا فلیتبوأ
مقعده من النار) وکذا لهما عن یزید بن اسد وکذا للحاکم
عن عفان بن حبیب والجوزی قانی وابن الجوزی عن بسر بن الصحا
ولفظه (من تقول علی ما لم اقل فلیتبوأ ابن عینیه جهنم متعمدا
ولابن حماد وغیره عن عائشة رضی الله عنها بلفظ (من قال علی ما لم اقل
فلیتبوأ مقعده من النار) وللدارقطنی وابن الجوزی
عن ام ایمن ولفظهما (من کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعده
من النار) ولابن الجوزی عن علی ولفظه من کذب
علی رسول الله فلیتمایده مت مجلسه من النار) ولابن
الجوزی عن ابن عباس رضی الله عنهما قال العباس یا رسول
الله لو اتخذنا لک عریشا تکلم الناس فوقه ویسمعون
فقال (لا ازال هکذا یصیبنی غبارهم ویطؤن عقبی
حتی یرحم الله منهم فمن کذب علی فمقعده النار) ولابن
عدی عن شعبة (من کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعده
من النار) وکذا لابن خلیل عن زید بن ثابت وکذا له عن
عن کعب بن قطبة وکذا له عن ابی الدرداء وکذا له
هذا ولابی نعیم عن عبد الله رغب ولابی نعیم عن جابر

رات کی وقت اوس عورت کی اہل کیطرف آیا اور اوسکو کہا کہ مین رسول
اللہ کی طرف سے ہون مجھکو رسول اللہ نے تمہارے پاس بھیجا ہے کہ تمہارے جس گھر مین چاہون تمہان
اور وہ رات کا وقت اوسکے گھر کی تنگی کرتا تھا پس ایک آدمی اونمین سے رسول
اللہ کے طرف آیا اور کہا کہ فلان آدمی ہمپاس آیا ہے اور کہتا ہے کہ اپنے مجھے حکم دیا ہے کہ
تمہارے جس گھر مین چاہون رات گذارون پس فرمایا رسول اللہ نے اوسی جھوٹھا کہا ہے
فلان تجھ اوسکے ساتھ جا اگر تجھ اللہ تعالی اوسکے پکڑنے کی قوت دے تو اوسکی گردن مار
اور اوسکو جلادے اور میرے پاس نہ آنا جب تک اوسکا کام نہ کر لیا پس وہ دل آیا اور
اوسکو جلادی اور میرے پاس نہ آنا جب تک اوسکا کام نہ کر لیا پس وہ دل آیا اور
وہ وضو کر کے لئے نکلا اوسکو سانپ نے کاٹا اور مر گیا جب رسول اللہ کو یہ خبر پہنچی فرمایا کہ
وہ آگ مین ہے اور ابن قانع کی معجم الصحابہ مین اور ابن حبان نے عبد اللہ بن ابی اوفی
سے ان الفاظ سے روایت کیا ہے جو شخص مجھ پر بنا جھوٹھ کہے جھوٹھ بولے وہ اپنی جگہ آگ مین بنائے
اور یسانی نے دو نو یزید بن اسد سے الگ الگ روایت کیا ہے اور ایسا ہی حاکم نے عفان بن حبیب سے اور جوزی
قانی اور ابن جوزی نے ایک دوسرے صحابی ان الفاظ سے روایت کیا ہے جو شخص بنا کر مجھ پر
وہ چیز کہے جو مین نہ کہی ہو اپنی جگہ جہنم مین بنائے اور ابن حماد وغیرہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے ان الفاظ
سے روایت کیا ہے جو شخص میرے اوپر وہ بات کہے جو مین نے نہین کہی ہو وہ اپنی جگہ آگ مین بنائے اور
دارقطنی مین اور ابن جوزی ام ایمن سے اور لفظ ان دونو کی یہ ہین جو شخص جان بوجھکر
مجھ جھوٹھ بولی وہ اپنی جگہ آگ مین بنائے اور ابن جوزی علی سے اور لفظ اوسکے ہین جو
شخص جھوٹھ بولی رسول اللہ پر وہ اپنی جگہ آگ مین بنائے اور ابن جوزی نے
ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے عباس نے کہا یا رسول اللہ
اگر ہم آپکے واسطے منبر بنا دین تا کہ آپ اوسپر لوگونسے کلام کرین لوگ سنین
پس فرمایا مجھ ہمیشہ انکا غبار پہنچتا رہیگا اور میرے پیچھے روندے جینگے تا کہ اللہ تعالی
مجھے اونمین خوش کریگا جو کوئی مجھپر جھوٹھ بولیگا اوسکی جگہ آگ ہے اور ابن
عدی سے جو شخص جھوٹھ بولی مجھپر دیدہ دانستہ اپنی جگہ آگ مین بنائے
اور ایسا ہے ابن خلیل زید بن ثابت سے اور ایسا ہی وہ کعب بن قطبہ سے
اور ایسا ہی وہ والد ابی الشعراء سے اور ایسا ہی اسمین ہے
اور ابی نعیم مین عبد اللہ رغب ہے اور ابی نعیم مین جابر

بن جاسر بلفظ (من قال علی ما لم اقل فلیتبوأ مقعدہ
من النار) تنبیہ قال الحافظ السیوطی روی ھذا
الحدیث اکثر من مائۃ من الصحابۃ وجمع طرقہ الیھم جمع من
اھل النجابۃ وقال ابن الجوزی عن ابی بکر محمد بن احمد
بن عبد الوھاب الاسفرائینی لم یلبس فی الدنیا حدیث
اجتمع علیہ العشرۃ المشھود لھم بالجنۃ غیر ھذا
من کذب علی الی اخرہ قال ابن الجوزی ما وقعت لی فی
روایۃ عبد الرحمن بن عوف الی الان انتھی ومن لطیف
ما یذکر فی ذلک ما رواہ العلامۃ ابو القاسم عبد الرحمن
بن محمد الغوری صاحب التصانیف قال حدثنا ابو بکر احمد بن
محمد بن علی المؤدب حدثنا ابو المظفر محمد بن عبد اللہ
بن الحسام السمرقندی قال سمعت الخضر والیاس یقولان
سمعنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من قال علی ما
لم اقل فلیتبوأ مقعدہ من النار) قال الذھبی ھذا الحدیث
املاہ ابو عمرو بن الصلاح وقال ھذا وقع لنا فی نسخۃ بالخضر
والیاس قال الذھبی ھذہ نسخۃ ما ادری من وضعھا فائدہ
قال شیخ مشائخنا الحافظ جلال الدین السیوطی لا اعلم
شیئا من الکبائر قال احد من اھل السنۃ بتکفیر مرتکبہ
الا الکذب علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فان الشیخ ابا
محمد الجوینی من اصحاب الشافعی وھو والد امام الحرمین قال
ان من تعمد الکذب علیہ علیہ السلام یکفر اخرجہ عنہ
الملۃ وتبعہ علی ذلک طائفۃ منھم الامام ناصر الدین
ابن المنیر من ائمۃ المالکیۃ قلت ویؤیدھا قولہ علیہ السلام
لیس الکذب علی کالکذب علی غیری وکذا امرہ بقتل من
کذب علیہ او بحرقہ بعد موتہ وذلک ان الافتراء علیہ

بن جاسر ان الفاظ سے جو شخص کہے مجھپر وہ چیز جو میں نہیں کہی وہ اپنی جگہ
میں بنالے تنبیہ حافظ سیوطی نے کہا ہے اس حدیث کے ایک سو سے زیادہ صحابیوں
روایت کی ہے اور ایک جماعت اہل نجابت سے سب طرق اسکو جو جمع
تک ہیں جمع کر گئے ہیں اور ابن جوزی نے ابی بکر محمد بن احمد بن عبد الوہاب
اسفرائینی سے نقل کرتا ہے کہ کوئی حدیث دنیا میں نہیں جسپر عشرہ مبشرہ
جمع ہوئے ہوں سوا اس حدیث کی۔ ابن جوزی کہتا ہے کہ میں اب
تک عبد الرحمن بن عوف کی روایت پر واقف نہیں ہوا اور
عجیب لطیفہ جو ہمیں ذکر کیا گیا ہے یہ ہے کہ جسکو علامہ ابو القاسم عبد الرحمن
بن محمد غوری صاحب التصانیف نے روایت کی ہے کہا ہمسے
حدیث کی ہمکو ابو بکر احمد بن محمد بن علی المؤدب نے کہا ہمسے حدیث
کی ہمکو ابو المظفر محمد بن عبد اللہ بن حسام سمرقندی نے کہا ہمسے سنا میں
خضر اور الیاس سے کہ دونو کہتے تھے سنا ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے فرماتے جو شخص کہے مجھپر وہ چیز کہ میں نہیں کہی پس وہ اپنی جگہ
آگ میں بنالے ذہبی کہتا ہے ابو عمرو بن صلاح نے اس حدیث کو کہا ہے
اور کہا ہمسے اسکو نسخہ خضر والیاس میں دیکھا ہے ذہبی کہتا ہے کہ میں
نہیں جانتا کہ کون اسکا بنانے والا ہے فائدہ ہا ہے شیخ ہمارے شیخ حافظ
جلال الدین سیوطی نے کہا ہے میں نہیں جانتا کہ کسی نے اہل سنت سے کہا ہے
مرتکب گناہ کبیرے کا کافر ہو جاتا ہے مگر کذب سے آنحضرت پر کیونکہ
ابو محمد جوینی جو اصحاب شافعی سے ہے اور والد امام الحرمین کا ہے کہا ہے کہ
جو شخص دانستہ رسول اللہ پر جھوٹ بولے وہ کافر ہو جاتا
ہے یعنے اسلام سے خارج ہو جاتا ہے اور ایک گروہ اوسکا
اسپر تابع ہوا ہے۔ انمیں سے امام ناصر الدین ابن منیر امام مالکیہ کے
ہے۔ میں کہتا ہوں ان دونو کو رسول علیہ السلام کا قول تائید
دیتا ہے مجھپر کذب بولنا اور دوسرے کذب بولنے کی طرح نہیں اور اسیطرح رسول اللہ
کا امر کرنا قتل کا اوس شخص کو جو دوسرے پر کذب بولے اور جلانا اوسکا بعد مرنے کے اور اسلیے کہ افترا

روایت کرنا جھوٹ بولنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

علی اللہ فانہ ما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی) و
بقولہ قولہ فی ما تقدم ما اقول الا ما نزل من السماء فاذا کان
کذلک (فمن اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا) وانما یفتری
الذین لا یؤمنون بآیات اللہ ای لا کذب علی اللہ ورسولہ
فان الکذب علی غیرھما لا یخرجہ عن الایمان باجماع
اھل السنۃ والجماعۃ **فصل** اخرج مسلم والترمذی
وصححہ وابن ماجہ عن المغیرۃ بن شعبۃ عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم انہ قال (من حدث عنی حدیثا وھو یری انہ کذب
فھو احد الکاذبین) بزیادۃ صیغۃ الجمع والتثنیۃ وکذا
اخرج مسلم وابن ماجہ عن سمرۃ بن جندب مرفوعا وکذا من
حدث عنی بلفظ (من روی عنی حدیثا وھو یری انہ کذب فھو
احد الکاذبین) ولابن داود وابن ماجہ عن عمر عن انس رضی اللہ عنہ
بلفظ (من کذب علی فلیتبوأ مقعدہ من
النار) ولابن شاہین عن انس رضی اللہ عنہ بلفظ (من
کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعدہ من النار) وللدارقطنی
فی الافراد عن انس رضی اللہ عنہ مرفوعا (والذی نفس
ابی القاسم بیدہ لا یروی عنی احد منکم ما لم اقلہ الا تبوأ مقعدہ
من النار) ولاحمد وابن عدی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما
بلفظ (اتقوا الحدیث عنی الا ما علمتم فانہ من کذب
علی متعمدا فلیتبوأ مقعدہ من النار) وللطبرانی عن ابی امامۃ
ولفظہ من حدث عنی حدیثا کذب بہ متعمدا فلیتبوأ مقعدہ
من النار) قال النووی فی شرح مسلم یحرم روایۃ الحدیث
الموضوع علی من عرف کونہ موضوعا او غلب علی ظنہ
وضعہ فمن روی حدیثا علم وضعہ او غلب علی ظنہ فھو مندرج فی الوعید
قال ولا فرق فی تحریمہ لکذب علیہ علیہ السلام بین ما کان فی

اللہ تعالیٰ پر افترا ہے کیونکہ نہیں بولتا پیغمبر اپنی خواہش سے نہیں بولتا
یہ مگر جو اوسکی طرف وحی ہو اور اوسکی تائید رسول اللہ کا قول جو پہلے گذر چکا کہ
میں نہیں کہتا مگر جو آسمان سے نازل ہو پس جبوقت ایسا ہو پھر کون ہے ظالم اوس
شخص سے جو اللہ تعالیٰ پر کذب بولی در کذب وہ لوگ افترا کرتی ہیں جو آیات اللہ پر
ایمان نہیں لاتے یعنے کذب باللہ اور برسول اللہ پر کیونکہ کذب باسوا اللہ اور رسول کے
ایمان سے خارج نہیں کرتا پر اہل سنت اور جماعت کا اجماع ہے **فصل** مسلم اور
ترمذی اور ابوداؤد اسکو صحیح کہا ہے اور ابن ماجہ میں مغیرہ بن شعبہ نبی صلے اللہ علیہ
وسلم سے روایت کرتا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا جو شخص مجھسے حدیث بیان کرے حالانکہ وہ جانتا
ہو کہ یہ جھوٹ ہے وہ ایک جھوٹوں کا ہے یہ لفظ صیغہ تثنیہ اور جمع سے مروی ہے
اور بسیط مسلم اور ابن ماجہ میں سمرہ بن جندب سے مرفوع روایت ہے اور
ماجہ میں علی کے ان الفاظ سے ہے جو کوئی مجھسے حدیث نقل کرے حالانکہ جانتا ہے کہ یہ
جھوٹ ہے پس وہ ایک جھوٹوں کا ہے اور بزار اور ابن عدی انس سے ان الفاظ سے
بیان کرتی ہیں جو شخص روایت حدیث میں مجھپر کذب بولے وہ اپنی جگہ بہشت آگ
میں بنائے اور ابن شاہین انس سے ان الفاظ سے جو شخص حدیث میں مجھپر کذب بولے
قیامت کی دن ٹھکانے والوں کے ساتھ ہوگا اور دارقطنی انس سے مرفوع نقل کرتا ہے قسم ہے اوس ذات پاک کی کہ نفس ہے القاسم کا
جسکے ہاتھ میں ہے جو شخص میرے کہنے کی برخلاف روایت کرے وہ اپنا ٹھکانا
آگ میں بنائے اور احمد اور ابن عدی ابن عباس سے ان لفظوں سے مجھسے حدیث
کرنے سے بچو مگر جو تم جانو کیونکہ جس شخص نے دیدہ دانستہ مجھپر کذب بولا وہ اپنا ٹھکانا
آگ میں بنائے اور طبرانی ابو امامہ سے اور لفظ اوسکی یہ ہیں جو شخص حدیث بیان کرے
مجھسے جھوٹی حدیث بیان کرے وہ اپنی جگہ آگ میں بنائے۔ امام نووی
شرح صحیح مسلم میں لکھتے ہیں حدیث موضوع کا بیان کرنا اوس شخص
پر حرام ہے جو یقینا جانتا ہو کہ یہ موضوع ہے یا اوسکو غالب ظن اوسکی
وضع کا ہو پس جو کوئی حدیث یقینے موضوع کو یا ظنی موضوع کو بیان کریگا
تو وہ وعید میں داخل ہوگا کہا امام نووی اور حرمت کذب میں جو کہ آنحضرت پر بولا جاوے خواہ

(۱۴) وطن وضع

الاحکام وما لا حکم فیہ کالترغیب فی الترھیب والوعظ
وغیر ذلک من انواع الکلام فکلہ حرام من اکبر الکبائر
واقبح القبایح باجماع المسلمین الذین یعتد بھم فی
الاجماع الی ان قال وقد اجمع اھل الحل والعقد علی
تحریم الکذب علی آحاد الناس فکیف بمن قولہ شرع
وکلامہ وحی والکذب علیہ کذب علیہ تعالی قال عز
(وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی) قال الشافعی
جلال الدین السیوطی اطلق علماء الحدیث علی انہ لا یحل
روایۃ الموضوع فی ای معنی کان الا مقرونا ببیان وضعہ
بخلاف الضعیف فانہ یجوز روایتہ فی غیر الاحکام و
العقائد قال ومن جزم بذلک النووی وابن جماعۃ و
الطیبی والبلقینی والعراقی قلت وقد صرح بہ الحافظ
عصرہ العسقلانی فی شرح نخبۃ وقال الدارقطنی
توعد علیہ السلام بالنار (من کذب علیہ یعد ما مر)
بالتبلیغ عنہ ففی ذلک دلیل علی انہ انما امر ان یبلغ
الصحیح دون السقیم والحق دون الباطل لان یبلغ
عنہ جمیع ما روی عنہ لانہ قال علیہ السلام (کفی بالمرء اثما
ان یحدث بکل ما سمع) اخرجہ مسلم من حدیث ابی ھریرۃ
رضی اللہ عنہ ثم من روی عن النبی علیہ السلام
حدیثا وھو شاک فیہ اصحیح او غیر صحیح یکون کاحد
الکاذبین لقولہ علیہ السلام من حدث عنی حدیثا وھو
یری انہ کذب حیث لم یقل وھو یستیقن انہ کذب و
للتحرز عن مثل ذلک کان الخلفاء الراشدون والصحابۃ
المنتجبون یتقون کثرۃ الحدیث عنہ علیہ السلام وکان
ابوبکر وعریبط الباء من روی لھما حدیثا عنہ علیہ السلام

احکام میں ہو یا غیر احکام میں (مثل ترغیب اور ترہیب اور وعظ وغیرہ کی احکام میں سے
کچھ فرق نہیں ہے پس سب جھوٹ میں بڑے گناہوں اور بڑی قبیح چیزوں سے ہے
اجماع اون مسلمانوں کے جنکا اعتبار اجماع میں ہے یہانتک کہ کہا امام نووی نے
علماء اہل حل اور عقد نے اجماع کیا ہے کہ کسی آدمی پر کذب بولنا جائز نہیں ہے کسی
جائز ہے گا کہ جسکے کلام شرع ہے اور کلام اوسکی وحی ہے اوپر کذب بولنا اللہ تعالی
پر کذب بولنا ہے اور اللہ تعالی نے فرمایا ہے اور نہیں بولتا (پیغمبر) اپنے خواہش
سے نہیں کلام اوسکی مگر وحی جو اوسکی طرف وحی ہوتی ہے اور حافظ جلال الدین
سیوطی نے فرمایا ہے کہ علماء حدیث نے کہا ہے کہ نہیں حلال بیان کرنا روایت
موضوع کا جس معنے میں ہو مگر ہر طرح کہ اوسکا موضوع ہونا بھی بیان کرے
بخلاف ضعیف حدیث کے کہ روایت کرنا اوسکا غیر احکام اور غیر عقائد میں جائز ہے
کہا اوسنے جن شخصوں نے کہ اوپر جزم کیا ہے یہ ہیں امام نووی اور ابن جماعۃ اور
طیبی اور بلقینی اور عراقی میں کہتا ہوں حافظ عسقلانی نے شرح نخبہ میں اوسکے
ساتھ تصریح کی ہے اور امام دارقطنی نے فرمایا ہے کہ آنحضرت نے وعید سنایا ہے
اوس شخص کو جو جھوٹ بولی آپ پر بعد حکم کرنی آنحضرت کے تبلیغ احادیث کا
اوسکو اور اسمیں دلیل ہے اس بات پر کہ آنحضرت سے صحیح حدیثیں پہنچانے کا
ضعیفوں کے اور حق پہونچانے کا سوائے باطل کے نہ یہ کہ جمیع احادیث جو
اسلئے کہ آنحضرت نے فرمایا ہے کافی ہے آدمی کو گناہ کیلئے
کرے جو اوسنے سنا ہے مسلم نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے پھر جو کوئی
روایت بیان کرے جسمیں اوسکو خوف شک ہو صحت مسلم کا تو وہ بیشک
وہ کاذبوں سے ہے اسلئے کہ آنحضرت نے فرمایا ہے جو شخص
بیان کرے حالانکہ وہ اسکو کذب کا ظن کرتا ہو تو ہے آنحضرت
کذب میں نہیں فرمایا یعنی یقین کرتا ہو کذب کا اور اسی پر ہے
اور صحابی برگزیدہ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین بہت حدیثیں بیان
کرنے سے بچتے تھے اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر گواہ طلب
کرتے تھے اس شخص سے جو ایسے حدیث بیان کرے آنحضرت سے

لم یسمعاه عنه باقامة البینة علیه انه فی ذلك و
کان علی یستحلفه علیه وکان بعض المحتاطین من
المحدثین من الصحابة والتابعین کان یقول قریبا
من هذا او نحو هذا او شبیه هذا کل ذلك خوفا من
الزیادة والنقصان او السهو والنسیان وکان من جملة المحتاطین
فی هذا الامر والشان ابو حنیفة النعمان وقد اخبر علیه
السلام بما یقع فی اخر الزمان فی امته من الروایات
الکاذبة والاحادیث الباطلة فحذرهم عن ذلك
خوفا ان یقع هالك هنالك فقال (سیکون فی اخر
الزمان اناس من امتی یحدثونکم بما لم تسمعوا انتم
ولا آباؤکم فایاکم وایاهم) اخرجه مسلم من حدیث
ابی هریرة رضی الله عنه ومن هذا قیل الاسناد من الدین
لانه علیه مدار المجتهدین **فصل** قال الحافظ زین
الدین العراقی فی کتابه المسمی بالباعث علی الخلاص
من حوادث القصاص ثم انهم یعنی القصاص ینقلون
حدیثه علیه السلام من غیر معرفة بالصحیح و
السقیم قال وان اتفق انه نقل حدیثا صحیحا کان
آثما فی ذلك لانه ینقل ما لا علم له به وان صادف
الواقع کان آثما باقدامه علی ما لا یعلم قال وایضا
فلا یحل لاحد من هو بهذا الوصف ان ینقل حدیثا
من الکتب بل ولو من الصحیحین ما لم یقرأه علی من
یعلم ذلك من اهل الحدیث وقد حکی الحافظ ابو بکر
بن خیر اتفق العلماء علی انه لا یصح لمسلم ان یقول
قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم کذا حتی یکون عنده
ذلك القول مرویا ولو

جو انہوں نے نہ سنی ہو اور اسپر اوسکو خوف دلاتی تھی اور حضرت علی اوس
سے قسم لیتے تھے اور بعضے احتیاط والی محدثین صحابہ اور تابعین میں سے جب حدیث
بیان کرتی یہ لفظ فرماتی قریبا من هذا او نحو هذا او شبیه هذا یعنے وہ ان الفاظ
سے تعبیر کرتی اوس کی یا اوسکی مشابہ اور یہ بات اس خوف سے تھی کہ کہیں بیان
میں زیادتی یا نقصان یا سہو اور نسیان نہ ہو اور جو شخص اس امر اور شان
میں احتیاط کرتی تھے اونمیں امام ابو حنیفہ بن نعمان تھی اور رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے کہ آخر زمان میں میری امت
میں احادیث کاذبہ اور روایات باطلہ پھیل جائینگے اور آنحضرت نے
ڈرایا کہ مت کوئی ایسے امر میں ہلاک ہو جاوے پس فرمایا آخر زمانہ
میں میری امت میں ایسی قومیں ہونگی کہ حدیثیں بیان کرینگے جو تمنے
سنی ہونگی اور نہ تمہارے باپوں نے اونسے پس تم اونسے پرہیز رہو اسی
کی ہے اور اسواسطے کہا گیا ہے کہ اسناد دین سے ہے اسلئے کہ اسپر مدار
مجتہدین کا ہے **فصل** اور حافظ زین الدین عراقی نے اپنی کتاب
میں جسکا نام باعث علی الخلاص من حوادث القصاص ہے فرمایا ہے
پھر وہ قصہ بیان کرنے والی حدیث پیغمبر علیہ السلام کے سوای موضوعات
مقرر اور صحت کے بیان کر دیتے ہیں کہا حافظ نے اگر اتفاقا صحیح
حدیث بھی اوسنے نقل کر دی تو اوسپر بھی گنہگار رہیگا کیونکہ اوسنے
نقل کیا اوسچیز کو جسکو جانتا نہ تھا اگرچہ واقع کے مطابق ہے ہو گیا
تو بھی گنہگار رہیگا بسبب اقدام اوسکے اوسچیز پر جسکو جانتا نہ تھا کہا
حافظ نے دو شخص کہ ایسا ہو اوسکو حدیث بیان کرنی کتاب سے
بھی جائز نہیں بلکہ اگرچہ صحیحین ہوں جب تک اہل حدیث سے
جو یہ جانتے ہوں پڑھ نہ لے - اور حافظ ابو بکر بن خیر نے حکایت
کی ہے کہ علماء نے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ کسی مسلمان
کو یہ کہنا درست نہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
یوں فرمایا ہے جب تک اوسکے پاس کوئی روایت موجود نہ ہو اگرچہ

ولو علی قول وجوہ الروایات لقولہ علیہ السلام (من کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعدہ من النار) وفی بعض الروایات من کذب علی مطلقا من غیر تقیید

فصل قال الجوزقانی بسندہ الی ابی العباس السراج یقول شہدت محمد بن اسمعیل البخاری ودفع الیہ کتاب صن ابن کرام یسألہ عن احادیث منہا حدیث الزہری عن سالم عن ابیہ مرفوعا الایمان لا یزید ولا ینقص فکتب محمد بن اسمعیل البخاری علی ظہر کتابہ من حدثک بہذا استوجب الضرب الشدید والحبس الطویل وردہ الذہبی فی المیزان وفی المیزان ایضا قال ابو داؤد سمعت یحیی بن معین یقول فی سوید الانباری ہو جلال الدم وقال الحاکم انکر علی سوید حدیثا فیمن عشق وعف وکتم وقال یحیی بن معین لما ذکر لہ ہذا الحدیث لو کان لی فرس ورمح غزوت سویدا وفی المیزان ایضا قیل لابن عتیبۃ روی سعلی بن ہلال عن ابن ابی نجیح عن مجاہد عن عبد اللہ قال التقمع من اخلاق الانبیاء فقال ابن عتیبۃ ان کان المعلی یحدث بہذا الحدیث عن ابن ابی نجیح ما احرجہ ان یضرب عنقہ واخرج العقیلی عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ علیہ السلام اذا اطلع علی احد من اہل بیتہ کذب بکذبۃ لم یزل معرضا عنہ حتی یحدث اللہ توبتہ واخرج الضیا انہ علیہ السلام ابطل شہادۃ رجل فی کذبۃ قالہ معرلا ادری ما تلک الکذبۃ اکذب علی اللہ ام کذب علی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم **فصل** قال الدارقطنی

ایک طریقہ سے ہو کیونکہ نبی علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ جو شخص مجھ پر جھوٹ بولے وہ اپنی جگہ آگ میں بنائے۔ اور بعض روایتوں میں یوں ہے۔ جو شخص مجھ پر جھوٹ بولے سو سے اقید متعمدا وغیرہ کی **فصل** جوزقانی نے سند ابی العباس سراج تک بیان کر کے کہا ہے کہا اوس نے میں محمد بن اسمعیل بخاری کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اوسوقت اونکی پاس ایک کتاب ابن کرام کی طرف سے آئی تھی جسمیں اوسنے چند حدیثیں پوچھی تہیں ایک اونسی حدیث جو زہری سالم سے اور سالم اپنے باپ سے مرفوع روایت کرتا ہے ایمان کی اور زیادتی قبول نہیں کرتا پس محمد بن اسمعیل بخاری نے اوس کتاب کے پیٹھ پر لکھدیا کہ جو شخص یہ حدیث بیان کرے میں اوسکیلئے سخت مار اور لمبی قید واجب کہتا ہوں۔ ذہبی میزان میں یہ قصہ لایا ہے اور یہ بھی میزان میں ہے کہ ابو داؤد نے یحیی بن معین سے سنا کہ کہتا تھا سوید انباری کا خون حلال ہے اور کہا حاکم نے میں سوید کی حدیث کا انکار کرتا ہوں اوس شخص کے حق میں کہ عاشق ہوا اور بچا اور چھپایا یحیی ابن معین کے جب پاس یہ حدیث ذکر کی گئی فرمایا اگر میرے پاس گھوڑا اور نیزہ ہوتا تو میں سوید کیساتھ جنگ کرتا۔ اور یہ بھی میزان میں ہے ابن عتیبہ سے کہا گیا معلی بن ہلال ابن ابی نجیح سے اوسنے مجاہد سے اوسنے عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ اوسنے کہا تقمع اخلاق انبیاء سے ہے پس ابن عتیبہ نے فرمایا اگر معلی یہ حدیث ابن ابی نجیح سے بیان کرتا ہے تو میں اوسکی قتل میں کچھ حجت نہیں کرتا۔ اور عقیلی نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی اہل بیت پر جھوٹ کا ظن کرتے (کہ مثلاً فلان آدمی نے جھوٹ بولا ہے) تو اوس سے اعراض کرتے تاکہ اللہ تعالی اوسکے توبہ اوتارتا اور عقیلی نے یہ بھی روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کی گواہی اوسکے جھوٹ کی سبب باطل کر دی میں نہیں جانتا کہ کیا اوسنے اللہ تعالی پر جھوٹ بولا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر **فصل** کہا امام دارقطنی

فان توهم متوهم ان المتكلم فيمن يروي حديثا
مردودا غيبة له يقال له ليس هذا كما توهمت في ذلك
ان اجماع اهل العلم على ان هذا واجب وديانة للدين ونصيحة
للمسلمين وقد حدثنا القاضي احمد بن كامل حدثنا
ابو سعيد الطروي حدثنا ابو بكر بن خلاد قال قلت
ليحيى بن سعيد القطان أما تخشى ان يكون هؤلاء
الذين تركت حديثهم خصماء لك عند الله تعالى
فقال لان يكون هؤلاء خصماء احب الي من ان يكون النبي
عليه السلام خصمي يقول لم تذب لكن ذب عن حديثي
قال واذا كان الشاهد بالزور في حق بسير تافه
حقير يجب كشف حاله فالكاذب على رسول الله
احق واولى لان الشاهد اذا كذب في شهادته لم
كذبه الشهود عليه والكاذب على رسول الله يحل
الحرام ويحرم الحلال ويتبوأ مقعده من النار فكيف
لا يجوز الوقيعة فيمن قد تبوأ مقعده من النار بكذبه
على النبي المختار وروي عن سفيان الثوري انه
كان يقول فلان ضعيف وفلان قوي وفلان خذ
عنه وكان لا يرى ذلك غيبة قال وسئل مالك و
سعد وابن عيينة عن الرجل لا يكون يدلك في
الحديث فقالوا جميعا بين امره قال وقيل لشعبة هذا
الذي تكلم في الناس ليس هو غيبة فقال يا احمق
هذا دين وتركه محاباة قال وقد قال محمد بن بندار
الجرجاني لاحمد بن حنبل انه اشتد على ان اقول فلان
ضعيف وفلان كذاب فقال احمد اذا سكت انت
فكيف يعرف الجاهل الصحيح من السقيم وروى عن سفيان

اگر کوئی شخص یہ شک کرے کہ جو شخص حدیث مردود بیان کرے اوسکیطرف
کلام کرنی غیبت ہے تو اوسکو یون جواب دینا چاہیے کہ یہ شک باطل ہے کیونکہ
اہل علم نے اسبات پر اجماع کیا ہے کہ یہ کام رعایت دین اور خیر خواہی مسلمانون
کیلئے واجب ہے اور تحقیق حدیث سے ہمکو قاضی احمد بن کامل نے اوسکو ابو سعید
نے اوسکو ابو بکر بن خلاد نے کہا ابو بکر بن خلاد نے یحیی بن سعید قطان
سے کہا کیا تو خوف نہین کرتا اون شخصون سے جنکی تو حدیث چھوڑ
دیتا ہے کہ اللہ تعالی کے نزدیک تیری مخاصم ہونگے کہا اوسنے اونکا مخاصم
ہونا میرے نزدیک بہتر ہے اسسے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم میرے
مخاصم ہون اور کہین کہ یہ میری حدیث سے تو نے کذب کیون نہ دور کیا۔ کہا
اوسنے اور جب تھوڑی شئی بی قدر پر جھوٹی گواہ ہون تو اونکا حال ظاہر کرنا
واجب ہے پس جو شخص رسول اللہ پر جھوٹھ بولیگا تو اوسکا کشف حال بطریق
اولی واجب ہوگا کیونکہ گواہ جب اپنی گواہی مین جھوٹھ بولے تو اوسکا کذب اوس
سے تجاوز نہین کرتا اور کاذب جو رسول اللہ پر جھوٹھ حلال کو حرام اور حرام
کو حلال کر دیتا ہے اور اپنی جگہہ آگ مین بناتا ہے پس کیونکر یہ شخص کا
حال جو اپنی جگہہ آگ مین اسبب کذب بولنے کے نبی علیہ السلام پر بنا پر کا
ہو ظاہر کرنا جائز ہوگا۔ پھر سفیان ثوری سے مروی ہے کہ وہ کہا کرتے
تھے فلان (شخص) ضعیف ہے اور فلان قوی اور فلان سے حدیث لو اور فلان
نہ لو اور اسکو غیبت نہ جانتا تھا۔ کہا اوسنے امام مالک اور سعد اور ابن عیینہ
سے ایک آدمی کا سوال ہوا جو حدیث مین قوت نہ رکھتا تھا پس سب نے
سائل سے کہا کہ اوسکا احوال بیان کر۔ کہا اوسنے شعبہ سے پوچھا گیا
کہ جو تو لوگون مین کلام کرتا ہے کیا یہ غیبت نہین پس کہا اوسنے اے احمق
یہ دین ہے اور چھوڑنا موجب خوف کا ہے۔ کہا اوسنے محمد بن بندار جرجانی
نے احمد بن حنبل سے کہا میں اپنے نفس پر یہ بات کہنی سخت دشوار جانتا
ہون کہ فلان ضعیف ہے اور فلان جھوٹھا ہے پس امام احمد نے کہا جب تو چپ رہیگا
تو جاہل کیونکر سقیم کو صحیح سے پہچانے گا۔ اور روایت کی گئی ہے کہ سفیان

الثوری هو برجل فقال کذاب والله لولا انه لا یحل
لی ان اسکت لسکت وعن الشافعی اذا علم الرجل من محدث
الکذب لم یسعه السکوت علیه ولا یکون ذلک غیبة
فان مثل العلماء کالنقاد فلا یسع الناقد فی دینه ان
لا یبین الزیوف من غیره وکان شعبة بن الحجاج یقول
تعالوا نغتاب فی دین الله وکذا روی عن ابن عیینة فی
المیزان قال ابن حبان سمعت جعفر بن ابان المکی یملی
بمکة حدثنا محمد بن رمح حدثنا اللیث عن نافع
عن ابن عمر مرفوعا من سر المؤمن فقد سرنی
(من سرنی فقد سر الله) الحدیث وبه یا دیوم القیمة این
الله فیقوم سئوال المساجد فقلت یا شیخ اتق الله و
لا تکذب علی رسول الله فقال لست ایاک حدثت انما
تحسدونی لاستاد فلما اراد الله حتی حلفت ان لا احدث بمثله
بحال خوفته بالسلطان مع جماعة فصح ان
الله صلی احمد بن حنبل ویحیی بن معین فی مسجد
الرصافة فقام بین ایدیهم قاص فقال حدثنا احمد بن
حنبل ویحیی بن معین قالا حدثنا عبد الرزاق عن
معمر قتادة عن انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من
قال لا اله الا الله خلق الله تعالی من کل کلمة منها طیرا
منقاره من ذهب وریشه من مرجان واعطی قصبه نحو اربعین
عشرین فرسخا فجعل احمد بن حنبل ینظر الی یحیی ویحیی
ینظر الی احمد فقال له انت حدثته بهذا فقال والله ما
سمعت بهذا الا الساعة فلما فرغ من قصصه اخذ
القطیعة ثم قعد ینظر بقیتها قال له یحیی بن معین
بیده تعال فجاستوهما لنوال فقال له یحیی بن حنبل

تو وہی ایک آدمی پر گذری پس فرمایا قسم اللہ کی یہ کذاب ہے اگر مجھ
کو منع نہ ہوتا تو میں چپ کرتا۔ اور امام شافعی سے ہے جب کوئی شخص کسی
محدث میں جھوٹ معلوم کرے تو اوسکو اوسپر چپ کرنا جائز نہیں اور یہ غیبت نہ ہوگا
اسلئے کہ علماء پر کہنے والے کی طرح ہیں پس نہ چاہئے کسی شخص اپنے دین میں پرکھنے والا
اوسکو گنجایش نہیں کہ روی کو کھرے سے بیان نہ کرے۔ اور شعبہ بن حجاج
کہتے تھے آؤ دین اللہ میں غیبت کریں اور ایسا ہی ابن عیینہ سے مروی ہے
اور میزان میں ہے کہا ابن حبان نے مجھ سے جعفر بن ابان مصری کو مکہ میں
یہ پڑھتے سنا حدیث کی ہمکو محمد بن رمح نے خبر دی اوسنے کہا حدیث کی ہمکو
لیث نے نافع سے اوسنے ابن عمر سے مرفوع بیان کی ہے جسنے مومن کو خوش
کیا اوسنے مجھکو خوش کیا اور جسنے مجھکو خوش کیا اوسنے اللہ تعالیٰ کو خوش کیا الحدیث
اور اوسی سند سے کہتا تھا قیامت کے دن آواز کیا جائیگا کہاں ہیں اللہ کے دشمن
سوائے مسجدوں کی کہڑی ہونگے میں نے کہا اے شیخ اللہ سے ڈر اور رسول اللہ پر جھوٹ نہ کہہ
اوسنے کہا نہیں تو مجھسے حدیث بیان کی ہے تم میرے استاد کیلئے میرا حسد کرتے ہو میں نے اوسکے
ساتھ نہ کی یہانتک کہ اوسنے قسم کی کہ میں یہ حدیث بیان کرونگا
جبکہ میں اوسکو اوسکے ساتھیوں کو بادشاہ کا خوف دلایا **فصل** روایت کی ہے
کہ امام احمد بن حنبل اور یحیی بن معین نے مسجد رصافہ میں کہڑے ہوکر ایک قصہ
بیان کرنیوالے کو سنا وہ کہتا تھا حدیث کی ہمکو احمد بن حنبل اور یحیی بن معین نے
عبد الرزاق سے اوسنے معمر اور اوسنے قتادہ سے اوسنے انس سے کہا انس نے فرمایا رسول
صلے اللہ علیہ وسلم جو شخص کہے لا الہ الا اللہ تو اللہ تعالیٰ اوسکے ہر ایک کلمہ سے جانور
پیدا کرتا ہے جسکی چونچ اوسکی سونے اور اوسکی گلیوں کی لکڑی اور اوسکے پر موتی کے
ہیں تو ان کے بیان کرنے پس امام احمد بن حنبل یحیی کیطرف دیکھنے لگے اور کہا تو نے
اوسکو یہ حدیث بیان کرتے سنا کہا اوسنے قسم اللہ کی میں نہیں یہ حدیث مگر اس ساعت میں
وہ اپنے قصہ سے فارغ ہوا اور پیسے لیلئے اور بیٹھکر باقی پیسوں کی انتظار
کرنے لگا تو یحیی بن معین نے ہاتھ سے اوسکو بلایا وہ بخشش کا
گمان کرکے آیا یحیی نے کہا تجھکو یہ حدیث کس نے بیان کی

هذا الحديث فقال احمد بن حنبل و يحيى بن معين فقال
انا يحيى بن معين وهذا احمد بن حنبل ما سمعنا بهذا
قط في حديث رسول الله صلى الله عليه وسلم فان كان
لابد والكذب فعلى غيرنا فقال له انت يحيى بن معين قال
نعم قال لم ازل اسمع ان يحيى بن معين احمق محققة
الا الساعة فقال له يحيى كيف علمت اني احمق قال لانك
ليس في الدنيا يحيى بن معين و احمد بن حنبل غيرهما
كتبت عن سبعين عشرا احمد بن حنبل و يحيى بن معين
فوضع احمد كفه على وجهه وقال دعه يقوم فقام
كالمستهزئ بهما وعن الطرطوشي لما دخل سليمان بن
مهران الاعمش البصرة نظر الى قاص يقص في المسجد فقال
حدثنا الاعمش عن ابي سفيان عن ابي وائل فتوسط
الاعمش الحلقة وجعل ينتف شعر ابطه فقال له القاص
يا شيخ الا تستحي نحن في علم وانت تفعل مثل هذا فقال
الاعمش الذي انا فيه خير من الذي انت فيه قال كيف
قال لاني في سنة وانت في كذب انا الاعمش وما حدثتك
مما تقول شيئا وقال الذهبي في الميزان قال جعفر بن
الحجاج الموصلي قدم علينا محمد بن عبد الله الاسدي
بموصل وحدث باحاديث مناكير فاجتمع جماعة من
الشيوخ وصرنا اليه لننكر عليه فاذا هو في خلق من
العامة فلما ابصر بنا من بعيد علم اننا جئنا لننكر
فقال حدثنا قتيبة عن ابن لهيعة عن ابي الزبير عن
عن جابر انه عليه السلام قال القرآن كلام الله غير
مخلوق فلم نجسر ان نقدم عليه خوفا من العامة و
رجعنا وعن الشعبي قال دخلت في مسجد اصلي فاذا الى

کہا اوسنے احمد بن حنبل اور یحیٰی بن معین نے کہا یحیٰی نی مین ہون یحیٰی
بن معین اور یہ احمد بن حنبل ہمنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
حدیثون مین یہ حدیث کبھی نہین سنی اگر تو نے ضرور جھوٹھ ہی بولنا ہے
تو ہمارے غیر پر بولنا پھر اوسنے کہا تو یحیٰی بن معین ہے کہا اوسنے ہان یہ کہا
اوسنے مین ہمیشہ سے سنتا تہا کہ یحیٰی بن معین احمق ہے لیکن اب
یقین ہو گیا پس یحیٰی نی اوسکو کہا تو نے کسطرح معلوم کیا کہ مین احمق ہون
اوسنے کہا دنیا مین سوائے تم دونون کے اور کسی کا نام یحیٰی بن معین اور احمد
حنبل نہین مینے یہ حدیث ستر احمد بن حنبل اور یحیٰی بن معین سے لکہی ہے
پھر امام احمد نی آستین اپنی منہ پر رکہی اور کہا یحیٰی کو چہوڑ اسکو جانے دو پس
اٹھکا کرتی ہوئے چلا اور ترطوشی سے ہے جب سلیمان ابن مہران یعنی اعمش
بصرہ مین داخل ہوا تو اوسنے دیکہا کہ ایک شخص مسجد مین قصہ بیان کر رہا ہے
اگر کہا اوسنے حدیث کی ہمکو اعمش نے ابی اسحٰق سے اوسنے ابی وائل سے الخ
پس اعمش بیچ حلقہ کی بیٹھ کر بغلونکے بال اوکہیڑنے شروع کیے تب قصہ
خوان نے اعمش سے کہا اے شیخ کیا تو شرم نہین کرتا کہ ہم علم کی باتین کر رہے
ہین اور تو ایسا کرتا ہے اعمش نے کہا جسکام مین مین مشغول ہون وہ تجہ سے اوس سے
کہ جسمین تو ہے اوسنے کہا کسطرح کہا اعمش نے اسلیے کہ مین سنت مین مشغول
ہون اور تو جھوٹھ مین کیونکہ مین اعمش ہون مینے تیرے پاس کچھ بھی حدیث بیان
نہین کی اور امام ذہبی میزان مین لکھتے ہین جعفر بن حجاج موصلی کہتے ہین کہ ہمارے پاس
محمد بن عبد اللہ اسدی موصل مین آیا اور منکر حدیثین بیان کرتا تہا ایک جماعت شیوخ
کی جمع ہوئے اور ہم سب مکر اوسکے طرف چلے تاکہ اوسپر اوسکے حدیثون کا انکار کرین جاکر
دیکہا تو عام آدمیون مین بیٹہا ہے جب اوسنے ہمکو دور سے آتی دیکہا تو معلوم کر گیا کہ ہمکو
پر انکار کرنیکے لیے آئے ہین تب اوسنے یہ حدیث شروع کی حدثنا کی ہمکو قتیبہ نے
ابن لہیعہ اوسنے ابی الزبیر اوسنے جابر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین قرآن اللہ
کی کلام ہے مخلوق نہین پس ہم اوسکے پاس آنے کی سبب سے ہوئے اور ہیبت ہمکو دلیری نہ کر سکے اور
واپس چلے گئے اور شعبی سے ہے کہ مین ایک مسجد مین نماز پڑہنے کیلیے داخل ہوا

جبهي عظيم الغيبة فدلطمت به فقمت فقال حدثني فلان عن فلان عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله خلق صورين لهما كل سرور نفخ في الصور ونفخ الله فيه فقال شيخ هذا كذب سمعت عمرا وانا معه حدثت عمرا ولا اخذ من الخطاب الا ما شاء الله وانما هي نفخة واحدة في الصور ونفخ الله فيه فقال الش

ذلك فاصبحوا واذا القرطاس على القبر وفيه صدق
الحسن والحسين وصدق رسول الله عليه السلام قال و
العجب من هذا الذي بلغت به الوقاحة الى ان يصنف مثل
هذا وما كفاه حتى عرضه على كتاب الفقهاء فكتبوا عليه
تصويب هذا تصنيفه وقال ابن عقيل احد بعض الوعاظ
يقول الله يا موسى من تريد قال اخي هرون يا عيسى من تريد
قال عمي حمزة يا نوح من تريد قال ابي يا يعقوب من
تريد قال يوسف قال الكاتب يعني ابن من يريد
احد احدا فسكت الكاتب وقال بارك الله فيك
ثم ان الفقيه القاري وصل المجلس وصعد
وقرأ ذلك القرطاس وصدق ما فيه فقام
السائل وقال اما العلم وحسن العلم في بعض الناس
ان قاصا لبغداد مع ما هو عليه من قلة العلم
اعد له مجلس وبلغ من مقامه ما بلغ فاما ان يجامع
على هذا الكلام هجام بن هرير الطبري
فاحتمل ان الفقيه القاري في بعض الليالي
بعد ان صلى العشاء جلس فقرأ عليه
بعض اصحابه اجازة فكتب عليه فصل
في العقيقة بعث الى حماد بن زيد يقول وضعت
الزنادقة على رسول الله عليه السلام الف حديث
فقال ابن عدي باسناده الى جعفر بن سليمان قال
سمعت مالك يقول اقرأ على من الزنادقة
وضع اربعمائة حديث فحدث بها في الناس ثم اخرج ابن
عساكر عن الشافعي انه جيء اليه بزنديق فامر بقتله
فقال يا امير المؤمنين ابن لك عن اربعة آلاف حديث

جب صبح ہوئی تو لوگوں نے دیکھا کہ قاری کی قبر پر پارہ اور اوس پر یہ لکھا ہوا تھا کہ حسن
اور حسین نے سچ کہا اور رسول اللہ صلعم نے سچ فرمایا ہے سوال صلعم نے اور بڑا تعجب ہے اس شخص سے کہ اپنی
اس رسالہ کو تصنیف کی طرف دوڑایا ہے اور پھر اپنی تصنیف کی یہاں
تک نوبت پہنچائی کہ فقہا کے آگے پیش کی اور انہوں نے اوس تصنیف پر اپنی تصویب
لکھ دی ابن عقیل نے کہا ہے اور کہا ابن عقیل نے کہ بعض واعظ یہ بیان
کرتا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ سے پوچھا کہ تو کس کو چاہتا ہے وہ کہتا ہے کہ بھائی ہارون
کو اللہ نے کہا عیسیٰ تو کس کو چاہتا ہے وہ کہتا ہے کہ چچا حمزہ کو اللہ نے کہا نوح تو کس کو چاہتا ہے
وہ کہتا ہے کہ باپ کو اللہ نے کہا یعقوب تو کس کو چاہتا ہے وہ کہتا ہے کہ یوسف کو
کاتب نے کہا اللہ تجھ پر برکت کرے یہ کس کا بیٹا ہے اوس نے کہا ہجام کا بیٹا ہے
یہ سن کر مجلس میں ہنسی پڑی اور قاری مجلس سے اٹھ کر چلا گیا
اس قصہ سے معلوم ہوا کہ بعض لوگوں کی بیوقوفی کی وجہ سے ان کے
ہاتھ میں کچھ علم آ جاتا ہے اور وہ اوس کے سبب سے بڑے بڑے
مرتبوں کو پہنچ جاتے ہیں کیونکہ ہجام کا بیٹا ہونا اوس کے علم کے
منافی نہیں ہے اور نہ اوس کے علم کی وجہ سے اوس کا ہجام ہونا
ظاہر ہوا ایک شخص نے بیان کیا کہ ایک قصہ خوان بغداد میں تھا اور اوس کی
مجلس بہت بڑی ہوتی تھی (اور لوگ اوس کی مجلس کو مقام مقام کہتے تھے)
کیا کہا جائے کہ اوس کے ساتھ عوام کا یہ اعتقاد ہو گیا تھا کہ اوس کے پیچھے نماز
پڑھنی جائز نہیں ہے ابو عبداللہ محمد بن جریر طبری
کہتا ہے کہ ایک روز اوس نے اپنی کتاب میں بیان کیا اور اوس نے دروازہ کے
کھولنے کا حکم دیا اور اوس کی کتاب میں بیان کیا تھا کہ
کہا پاک ہے وہ ذات کہ جسکا کوئی انیس نہیں اور نہ کوئی اوسکے عرش پر
والا ہے سوا عوام الناس بخارا کی چھت کے اور اوسکا سر پہیروں سے رجم کیا تاکہ
پتھر ان پر گریں اور انکو غم زدہ کر دیا اور اوسکو ثالث کہا **فصل عقیقے کے بیان میں**
اس بیان کی کہا ہے کہ کہا حماد بن زید نے وضع کیا
زنادقہ نے رسول اللہ علیہ السلام پر تیرہ ہزار حدیث موضوع
ہے اور ابن عدی نے جعفر بن سلیمان کے بیان کی کہا ہے کہا اوس نے
میں نے مالک سے سنا ہے کہا تھا ایک زندیق نے میرے پاس قرار کیا ہے کہ میں نے چار سو حدیث
بنائی ہے اور وہ لوگوں میں پھیل گئی ہیں اور ابن عساکر نے ربیع بن
نقل کیا ہے کہ اوسکو پاس ایک زندیق لایا گیا اوس نے اوسکے قتل کا حکم دیا
اوس نے کہا اے امیر المومنین تو کیا کریگا چار ہزار حدیث کو

وصنعها فيكم احرم فيها الحلال واحل فيه الحرام صا
قال النبي عليه السلام منها حرفا فقال الرشيد اين انت
يا زنديق عن عبد الله بن المبارك وابن اسحق العوار
يغفلانه فيخرجانه حرفا حرفا وفي كتاب العقيلي عن علي
بن عبد الرحمن الواسطي انه قال عند موته وضعت في
فضل علي سبعين حديثا واخرج الخطيب عن الربيع بن
خيثم ان من الحديث حديثا له ضوء كضوء النهار تعرفه
وان من الحديث حديثا له ظلمة كظلمة الليل تنكره

فصل ولما كان اكثر القصاص والوعاظ جاهلين
بالتفسير ورواياته وبالحديث ومراتبه ورد لا يقص
الناس الا امير او مأمور او معلم رواه ابن ماجة بسند
صحيح عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ولابي داود
بسند جيد عن عوف بن مالك بلفظ مختال الدل
هراء وللطبراني عن عبادة بن الصامت بلفظ متكلف
ورواه الطبراني عن جناب بن الارت مرفوعا ان اسرائيل
هلكوا لما قصوا قال الزين العراقي ومن آفات القصاص
ان يحدث اكثير من العوام بما لا يبلغه العقول وافهام
فهلعوا في الاعتقاد السيئة هذا لو كان صحيحا فكيف
اذا كان باطلا وقد قال ابن مسعود ما انت محدث قوما
حديثا لا تبلغه عقولهم الا كان لبعضهم فتنة رواه
مسلم في مقدمة صحيحه قلت ومن آفاتهم ان يدخل
عليهم العجب والغرور في سائر الامور فروى الامام
احمد بسند صحيح عن الحارث بن معاوية انه ركب
الى عمر بن الخطاب فسأله عن القصص قال ما شئت
الا ان تموت يا امير المؤمنين قال اني قوية قال احشى عليك ان تقص

احوال واعظین کا

عمر رضی اللہ عنہ قصہ خوانوں کا سخت دشمن تھا

قصہ خوانوں کا سخت دشمن تھا

بن سکتے ہیں

ہو جاتے ہیں

جنکو بدعتی بنایا ہے اور جن حلال کو حرام اور حرام کو حلال کر دیا ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کا ایک حرف بھی نہیں رشید نے اوسکو جواب دیا تو عبد اللہ بن مبارک
اور ابن اسحق عوار کے خبر نہیں کہ نہتا کہ وہ دونوں ہر ایک کو ایک ایک حرف کر کے
علیحدہ کر دینگے۔ اور عقیلی کی کتاب میں علی بن عبد الرحمن الواسطی سے ہے کہ
اوسنے موت کے وقت کہا کہ میں علی کی فضیلت میں ستر حدیثیں بنائی ہیں
اور خطیب نے ربیع بن خیثم سے نقل کیا ہے کہ بعض حدیثیں جنکی روشنی دن
کیسی روشنی ہے تو پہچانتا ہے اور بعض حدیثیں جنکا اندھیرا رات جیسا
اندھیرا ہے تو انکار کرتا ہے **فصل** اور جب کہ بہت قصہ خوان اور واعظ
تفسیر روایت و حدیث اور اوسکی مراتب سے جاہل ہوتے ہیں اس لئے
دار و مدار ہے کہ آدمی سپرد قصہ نہیں بیان کرتا مگر امیر یا جسکو حکم ہوا ہو یا کار
ابن ماجہ نے سند صحیح عمرو بن شعیب سے اوسنے باپ سے اوسنے دادا سے روایت کی
ہے اور ابو داؤد میں جید سند کیساتھ عوف بن مالک سے مرا اوسکے بدلے لفظ
مختال کا ہے (معنے دونوں کے ایک ہیں) اور طبرانی میں عبادہ بن صامت
سے لفظ متکلف ہے (یعنے تکلف سے باتیں بنانے والا) اور طبرانی نے جناب
بن ارت سے مرفوعا روایت کی ہے کہ بنی اسرائیل بسبب قصہ خوانی کے ہلاک ہوئے
کہا زین عراقی نے قصہ خوانوں کی آفتوں سے یہ ایک آفت ہے کہ عوام الناس
کو ایسی حدیثیں سناتے ہیں جنکو عقل اور فہم نہیں پہونچتا اس سبب سے
اوسکی اعتقاد بری ہو جاتے ہیں جب صحیح حدیث کی بیان کرنے سے یہ آفت
ہے تو باطل کا کیا حال ہے اور ابن مسعود کہا ہے تو کسی قوم کو ایسی
حدیث سنائی کہ جسکو عقل نہ پہونچ سکے تو بعضوں کے لئے وہ فتنہ ہو سکتی
اسکو امام مسلم نے مقدمہ صحیح میں بیان کیا ہے میں کہتا ہوں بعض آفتیں
آفتوں سے ہے کہ اوسکو دل میں خود پسندی اور غرور تمام کا موں میں ہو جاتا ہے
امام احمد نے سند صحیح حارث بن معاویہ سے روایت بیان کی ہے کہ حارث عمر بن خطاب کے پاس گیا
ہو کر گیا اور اوسنے قصہ خوانی کی بابت پوچھا اور نہوں نے کہا تو کیا ارادہ کرتا ہے کہا میں ارادہ کرتا
ہوں کہ آپکو قول کیطرف انتہا کروں کہا عمر نے میں تجھپر یہ خوف کرتا ہوں تو جب قصہ کریگا

فترتفع فی نفسك ثم تقص فترتفع فی نفسك حتی
تخیل لك انك فوقهم بمنزلة الثریا فیضعك الله
تحت اقدامهم یوم القیمة بقدر ذلك ورواه الطبرانی
بسند جید عن عمرو بن دینار ان تمیما الداری
استاذن عمر فی القصص فابی ان یاذن له ثم استاذنه
فقال ان شئت واشار بیده الذبح قال العراقی فانظر
توقف عمر فی اذنه فی حق رجل من الصحابة الذین
کل واحد منهم عدل لمؤمن واین مثل تمیم فی
التابعین ومن بعدهم واخرج ابن عساکر عن بکیر
ان تمیما الداری استاذن عمر فی القصص فقال له عمر
اتدری انك تزید للذبح ما یوءمنك ان ترفع نفسك حتی
تبلغ السماء ثم یضعك الله واخرج ابن عساکر عن جید
بن عبد الرحمن ان تمیما الداری استاذن عمر فی القصص
سنین فابی ان یاذن له فاستاذنه فی یوم واحد فلما
اکثر علیه قال لعلك ما تقول قال اقرأ علیهم القرآن وآمرهم
بالخیر وانهاهم عن الشر قال عمر ذلك الذبح ثم قال
عظ قبل ان اخرج فی الجمعة وکان یفعل ذلك یوما
واحدا فی الجمعة واخرج ابن عساکر عن ابی سهل بن مالك
عن ابیه عن تمیم الداری انه استاذن عمر فی القصص
فاذن له ثم مر علیه بعد فضربه بالدرة قلت ولعله زاد
علی جلوسه المرة ورواه ابن ماجه بسند حسن عن ابن
عمر قال لم یکن القصص فی زمن رسول الله علیه السلام
ولا زمن ابی بکر ولا زمن عمر وکذا رواه احمد والطبرانی عن
السائب بن یزید ورواه الطبرانی من طریق مجاهد
وهذا عن العبادلة ای عبد الله بن عمر وعبد الله بن

تیرا نفس بلند ہوگا پھر قصہ کریگا پھر بلند ہوگا یہانتک کہ تو خیال کریگا کہ تو ان
ثریا کیطرح انکے اوپر ہوں پس اللہ تعالی تجھکو اسی قدر کمینوں قیامت کے
روز انکی قدموں کے نیچے رکھیگا اور طبرانی نے باسند جید عمرو بن دینار سے
روایت کی ہے کہ تمیم داری نے حضرت عمر سے وعظ کی بابت اذن مانگا اذن دینے
فی اذن نہ دیا پھر اذن مانگا کہا عمر نے اگر تو ذبح ہونا چاہتا ہے (تو خیر) اور اپنے
سے گردن کی طرف اشارہ کیا عراقی کہتا ہے خیال کر کہ حضرت عمر نے صحابی
مرکو وعظ کا اذن نہ دیا حالانکہ ہر ایک صحابی تمیم سے عادل اور امین ہے اور
کہاں ہے کوئی مثل تمیم کے تابعین میں اور انکے پیچھے والوں میں۔ اور ابن عساکر نے
بکیر سے روایت کی ہے کہ تمیم داری نے حضرت عمر سے وعظ کہنے کا حکم مانگا اوسکو
حضرت عمر نے کہا کیا تو ارادہ ذبح ہونے کا رکھتا ہے تیری نفس کا بلند ہونا تجھے
بے غم نہیں کرتا کہ تو آسمان تک پہونچے پھر تجھے اللہ تعالی گرا دیگا اور ابن عساکر
نے جید بن عبد الرحمن سے روایت کی ہے کہ تمیم داری حضرت عمر سے کئی
سال تک وعظ کی بابت اذن مانگتا رہا اور وہ انکار کرتے رہے تا کہ ایک
روز اوسنے اذن مانگا جب اوسنے بہت دفعہ کہا تو حضرت عمر نے کہا تو کیا
کہتا ہے کہا لوگوں سنے میں اونپر قرآن پڑھونگا اور اونکو نیکی کا حکم کرونگا اور بری
کاموں سے منع کرونگا کہا عمر نے یہ ذبح ہونا ہے پھر وعظ کر جمعہ کی روز سے پہلے
پس جمعہ کی روز کیا کرتا تھا اور ابن عساکر ابی سہل بن مالک سے وہ اپنے
باپ سے تمیم داری سے روایت کی ہے کہ تمیم داری نے حضرت عمر سے
وعظ کی بابت حکم مانگا اوسکو حکم دیا پھر ایک روز اوپر گذرے تو اوسکو
درہ سے مارا میں کہتا ہوں شاید اوسنے مجلس مقرر پر زیادتی کی ہو
اور ابن ماجہ نے سند حسن سے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ نہیں
تھے وعظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اور نہ ابو بکر کے زمانہ
میں اور نہ عمر کے زمانہ میں اور ایسے ہی احمد اور طبرانی نے
سائب بن یزید سے روایت کی ہے۔ اور طبرانی نے مجاہد
سے یعنے عبد اللہ بن عمر اور عبد اللہ بن +

عباس و عبد الله بن الزبير و عبد الله بن عمرو قالوا قال
رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم (القاص ينظر المقت)
فهذا اخبار عن الغيب فيعد من المعجزات وخرق العادات
واخرج احمد في الزهد عن ابي المليح قال ذكر ميمون القصاص
فقال لا يعظ القاص ثلاثا اما ان يسمن قوله بما
يغير دينه واما ان يعجب بنفسه واما ان يأمر بما
لا يفعل فلهذا قال عليه السلام (القاص ينظر المقت)
ثم من جملة الآفات في مجلس القاص ما اخرج الرويا
في كتاب العلم وابو نعيم في الحلية عن ابي قلابة قال
ما اتاك بطائل العلم الا القصاص سنة فلا يتعلق منه
بشيء واخرج ابو نعيم عن سعيد بن عاصم قال كان
قاص يجلس قريبا من مسجد محمد بن الواسع فقال
يوما وهو يوبخ جلساءه مالي اري القلوب لا تخشع
ومالي اري العيون لا تدمع ومالي اري الجلود لا تقشعر
فقال محمد بن واسع يا عبد الله ما ارى الذي تروم اقوالا
من قلبك اي انك اذا خرج من القلب وقع على
القلب واخرج الروزي في كتاب العلم وابو نعيم عن
الاعمش قال سمعت ابراهيم النخعي يقول ما احد
يجتني بقصصه وجه الله غير ابراهيم ولقد دنت
القلت صنه كفاتا له عليه وآله واخرج ابو نعيم عن
ابراهيم النخعي قال من جلس لعباس اليه فلا تجالسه
اليه واخرج ابو نعيم في الحلية عن الزهري قال اذا
طال المجلس كان للشيطان فيه نصيب واخرج ابن
المبارك عن عقبة بن مسلم قال احدث مع الرجل
والرجلين والثلاثة والاربعة واذا عظمت الحلقة

عباس اور عبد اللہ بن زبیر اور عبد اللہ بن عمرو کہا انہوں نے فرمایا ہی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (قصہ خوان اللہ کی عذاب کی انتظاری
کرتا ہی) یہ خبر ہی غیب سے پس معجزات اور خرق عادات سے شمار کی جائیگی اور اور
احمد زہد میں ابی المیلح سے نقل کرتا ہی کہا اوسنے ذکر کیا میمون نے قصہ خوانو نکا
کہ قصہ خوان تین باتون سے خالی نہیں کرتا یا تو اپنی بات کو خراب کرتا ہی طرح کرکے
دین پر تہمت کرتا ہی یا اپنے نفس کو پسند کرتا ہی یا امر کرتا ہی اوسکا خود نہیں کرتا
اسی لیے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی (قصہ خوان اللہ کے غضب کے
انتظار کرتا ہی) پھر اون آفتون سے جو قصہ خوانون کے مجلسون میں ہوتی ہین ایک
ہے جسکو مروزی کتاب العلم میں اور ابو نعیم حلیہ میں لیے قلابہ کی روایت کی ہے کہا
اوسنے نہیں آتی علم کو مگر قصہ خوان اگر کوئی شخص کسی قصہ خوان کے ایک
سال تک صحبت کرے تو کچھ نہ حاصل کریگا ابو نعیم نے سعید بن عاصم
سے نقل کیا ہی کہ ایک واعظ مسجد محمد بن واسع کی قریب بیٹھتا تھا ایک دن
تعجب کرکے اپنے ہم نشینون کو کہنے لگا کیا ہوا ہے کہ دیکھتا ہون
دلون کو نرمی نہیں اور آنکھین روتی نہین چہرے نہیں کہ ڈرتے ہون
محمد بن واسع نے کہا اے عبد اللہ تم نے کوئی کلمہ تیری زبان سے نکلتی نہیں کہ
یعنی فصیحت اگر تیری زبان سے نکلتی تو دلون پر گرتی اور مروزی نے کتاب العلم
اور ابو نعیم اعمش سے نقل کیا ہی کہا اوسنے [illegible]
کہتے کوئی شخص سنے ابراہیم کو [illegible]
کرتا باوجود اوسکے [illegible]
اور ابو نعیم نے حلیہ میں [illegible] نقل کیا ہے [illegible]
سب مجلس جس میں لغو ہو تو اوس میں شیطان کا حصہ ہوتا ہے
اور ابن مبارک عقبہ بن مسلم سے نقل کرتا ہے بات کرتا ہے
آدمی یا دو یا تین یا چار کی ساتھ ہے پس جب [illegible]

فانصت واستمع واخرج المروزی عن سالم ابن
عبد اللہ بن عمر کان یلقی خارجا من المسجد فیقول ما اخرجنی
الا الموت فاصکوھذا واخرج ایضا عن مجاھد جاء
رجل قاص فجلس قریبا من ابن عمر فقال لہ قم فانی لا
یقوم فارسل الی صنا الشرط وارسل الیہ شرطیا فاقا
وروی عن الحسن ان القصص بدعۃ وان رفع الصوت
بالدعاء لبدعۃ وان مد الایدی بالدعاء لبدعۃ وان
اجتماع الرجال والنساء لبدعۃ ومن اللطائف انہ
کان فی مسجد الکوفۃ قاص یقال لہ زرعۃ فاراد ت
ام ابی حنیفۃ ان تستفتیہ فی شیء فاتاھا ابو حنیفۃ
رحمہ اللہ فلما بصرت بہ قالت ما اقبل الا مایۃ ولد زرعۃ
القاص فجاء بھا ابو حنیفۃ رحمہ اللہ الی زرعۃ فقال
ھذہ امی تستفتیک فی کذا وکذا فقال انت اعلم منی
وافقہ فافتھا انت فقال ابو حنیفۃ قد افتیتھا بکذا
وکذا فقال زرعۃ القول کما قال ابو حنیفۃ فرضیت
ورجعت واخرج ابن عدی عن الحسین الکرابیسی قال
کان ببغداد قاص یقال لہ ابو مرحوم القاص یجتمع
الناس الیہ فقال یوما سلونی عن التفسیر فی تفسیر
القرآن فقام رجل من وراء الدار الزین فقال یا با
مرحوم اصلحک اللہ فقال اطعنہ یا ابن الفاعلۃ
فقال لہ رجل دعاک ثم تقول لہ مثل ھذہ المقالۃ
فقال نعم الم تسمع قول اللہ تعالیٰ (ان الذین ینادونک
من وراء الحجرات اکثرھم لا یعقلون) فقال ماذا
تقول فی المزابنۃ والمحاقلۃ خلق الثیاب عن السمک
والمزابنۃ ان تبیع احمال السمک رطبا **فصل**

تو چپ رہ یا لوگوں کو بلا کندہ کر اور مروی ہے سالم سے نقل کیا ہے کہ عبد اللہ
عمر مسجد سے نکلتے تو کہتے کہ مجھ کو مسجد ہی تمہارے اس قصہ گو نے
نکالا ہے اور اوس نے مجاہد سے بھی نقل کیا ہے کہ ایک قصہ گو ان یا بعد
عبد اللہ ابن عمر کے پاس بیٹھا عبد اللہ نے کہا اٹھ اور اوس نے انکار
انکار کیا پھر اوس نے حاکم کے طرف آدمی بھیجا اوس نے سپاہی بھیجا کہ اوسکو نکالے
اور حسن بصری سے روایت ہے قصہ خوانی بدعت ہے اور دعا میں آواز کرنا
بدعت ہے اور لبنی ہاتھ کرنی بدعت ہیں اور عورتوں اور مردوں کا جمع ہونا بدعت
ہے اور لطیفہ ہے کہ مسجد کوفہ میں ایک قصہ گو تھا اوسکا نام زرعہ تھا اس ماں نے
ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے پاس ارادہ کیا کہ کسی امر دین میں اوسکو پوچھے اوسکا نام صاحب نے
فتوی دیا اوسنے قبول کیا اور کہنے لگی میں نہیں قبول کرتی مگر جو
کہے گا پس امام صاحب اپنی مامی صاحبہ کو لیکر زرعہ کی پاس آئے اور کہا
کہ یہ میری ماں ہے تجھسے فلانی مسئلہ دین میں پوچھتی ہیں پس اوسنے
کہا آپ مجھسے زیادہ عالم اور زیادہ فقیہ ہو آپ فتوی دیجئے امام صاحب نے
فرمایا میں نے اوسکو اسطرح فتوی دیدیا ہے تو زرعہ نے کہا اسیطرح ہے جس
طرح امام صاحب نے فرمایا ہے پھر وہ راضی ہو گئی اور ابن عدی نے حسین کرابیسی
سے نقل کیا ہے کہ بغداد میں ایک قصہ گو تھا جسکا نام ابو مرحوم تھا اوسکی
پاس لوگ جمع ہوتے تھے ایک روز اوسنے کہا مجھسے تفسیر پوچھو اور تفسیر کے
تفسیر میں ایک آدمی نے کھڑے ہو کے پوچھا سو کہا اور کہا یا ابا مرحوم اللہ
تیرا حال بھلا کرے تو اپنے تئیں مسلمان کہتا ہے اور تو اوسکو حرام زادہ کہکر طعن دیتا ہے
کسی نے تجھسے تو تجھے دعا دی ہے اور تو اوسکو کہتا ہے
کہا ہاں تو نے نہیں سنا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے (تحقیق یہ
لوگ تجھکو حجروں کے پیچھے سے پکارتے ہیں اوسمیں اکثر اونکے بے وقوف
ہیں) پھر کہا اوس نے تو مزابنہ اور محاقلہ کے بیچنے کیا کہتا ہے
محاقلہ یہ ہے کہ دلالوں کے ہاتھ ایک کھیت پکے ہوئے کا بیچے اور مزابنہ
مسلمان کو برا کہے (غرض کہ وہ لفظوں کے معنی سے غافل ہے

ولما رأيت جماعة من الحفاظ للسنة جمعوا الاحاديث
المشتهرة على الالسنة وبينوا الصحيح والحسن و
الضعيف وميزوا الموقوف والمرفوع والموضوع بالفاظ
الحسنة سنحّ بالبال الفاتر اختصار تلك الدفاتر
بالاقتصار على ما قيل فيه انه لا اصل له او موضوع باصله
ليكون سببا للضبط على احسن مصنوع في فصله فان
الاحاديث الثابتة لا تحد ولا تحصى ولا يمكن ان
جمعها يستقصى ثم ما اختلفوا في انه موضوع تركت
ذكره الحذر من الخطا لاحتمال ان يكون موضوعا من
طريق وصحيحا من وجه آخر فان هذا كله بحسب ما
يظهر للمحدثين من حيث نظرهم الى الاسناد ولا
فالمطمع للقطع في مقام الاسناد لتجويز العقل ان
يكون الصحيح في نفس الامر ضعيفا او موضوعا و
الموضوع صحيحا او مرفوعا الا الحديث المتواتر فانه افاد
العلم اليقيني يكون مقطوعا ولذا قال الزركشي في
قولنا لم يصح وقولنا موضوع بون بين فان الوضع
اثبات الكذب في قولنا لم يصح انما هو اخبار عن عدم
الثبوت ولا يلزم منه اثبات العدم والله سبحانه
اعلم ثم اعلم انه قد يكون الحديث موضوعا بحسب
المبنى وان كان صحيحا مطابقا للكتاب والسنة بحسب
المعنى واسئل الله التوفيق على دلالة التحقيق وهو
الهادي الى سواء الطريق وها انا اذكر الاحاديث
على ترتيب حروف الهجا من الافعال والحروف و
الاسما حرف الهمزة - حديث اخر الطب
الكي كلام وليس بحديث قاله ابن الديبع اليماني

فصل جب میں نے جماعت حافظان سنت کو دیکھا کہ انہوں نے حدیثیں جو زبانوں
مشہور ہیں جمع کی ہیں اور انہوں نے بیان کر دیا صحیح اور حسن اور ضعیف کو
اور علیحدہ کر دیا موقوف اور مرفوع اور موضوع کو اچھی طرح سے تو میرے دل
میں گذرا کہ ان دفتروں کو مختصر کروں اس طرح سے کہ جو لوگوں نے انکے
حق میں کہا ہے وہی لفظ لکھوں جس سے اوسکا کہنا اصل نہیں یا اصل
اوسکا موضوع ہے تاکہ اچھی طرح سے اپنے فصل میں سب اوسکی ضبط کا
ہو کیونکہ احادیث ثابتہ اتنی ہیں کہ اونکا شمار نہیں ہو سکتا اور اونکا جمع کرنا
ممکن معلوم نہیں ہوتا پھر جس حدیث کی موضوع ہونے میں اختلاف ہے اوسکو
میں نے ترک کر دیا ہے اس خوف سے کہ شاید ایک طریقہ سے موضوع ہو اور دوسرے
طریقہ سے صحیح ہو کیونکہ یہ کل بات محدثین کو اسناد میں نظر کرنے کے ظاہر
ہے اور اگر اسناد کی طرف خیال کیا جائے تو کوئی شئے اسناد کی مقام میں یقین
کا فائدہ نہیں دیتی کیونکہ عقل جائز رکھتا ہے کہ جو حدیث نفس الامر میں
صحیح ہو ضعیف اور موضوع ہو جاوے اور موضوع مرفوع صحیح ہو جاوے
مگر حدیث متواتر کہ یہ یقینی علم کے فائدہ میں یقینی ہے اسی واسطے زرکشی
نے کہا ہے کہ ہماری ان دو قولوں میں فرق ظاہر ہے یہ حدیث
صحیح نہیں ہوئے اور یہ حدیث موضوع ہے کیونکہ موضوع میں کذب کا
ثابت کر دینا ہے اور عدم صحت میں اوسکے ثبوت ہونے کی خبر دینی ہے
اور اس سے اثبات عدم کا لازم نہیں آتا اور اللہ تعالیٰ کا بہت جاننے والا ہے
جاننا چاہیئے کہ کبھی حدیث باعتبار ہونے کی موضوع ہوتی ہے اور باعتبار معنے
کے صحیح اور موافق واسطے کتاب اور سنت کے اور میں اللہ سے توفیق کا سوال
کرتا ہوں کہ مجھے تحقیق پر دلالت کرے وہی ہدایت کرنیوالا ہے سیدھے
راستہ کی طرف اور میں حدیثوں کو ترتیب حروف ہجا پر
ذکر کرتا ہوں خواہ افعال ہوں یا حروف یا اسما۔ حرف
الهمزة - حديث آخر طب کا داغ لگانا ہے
یہ کلام ہے حدیث نہیں - یہ ابن دیبع یمانی +

تلمیذ السخاوی فی مختصر مقاصدہ والمشہور کما قال
العسقلانی فی امثالۃ العرب اخر الدواء الکی **حدیث**
آیۃ من کتاب اللہ خیر من محمد وآلہ قال العسقلانی
لم اقف علیہ **حدیث** الانبیاء قادۃ والفقہاء سادۃ
ومجالستہم زیادۃ موضوع علاما فی الخلاصۃ **حدیث**
ابو حنیفۃ سراج امتی موضوع باتفاق المحدثین +
حدیث ابی اللہ ان یصحح کتابہ قال السخاوی لا اعرفہ
حدیث الابدال من الاولیاء لہ طرق عن انس
مرفوعا بالفاظ مختلفۃ کلہا ضعیفۃ ذکرہ ابن الدبیع
عن ابن الصلاح اقوی ما رویناہ فی الابدال قولہ علیہ
بالشام یکون الابدال واما الاوتاد والنجباء فقد ذکر
بعض مشائخ الطریقۃ ولا یثبت ذلک قلت قال
الزرکشی فی مسند احمد حدیث عیاذہ بن الصامت
مرفوعا الابدال فی ہذہ الامۃ ثلاثون مثل ابراہیم
خلیل الرحمن کلما مات رجل ابدل اللہ مکانہ رجلا وہو
حسن ولہ شاہد من حدیث ابن مسعود وفی الحلیۃ قال
السیوطی ولہ شواہد کثیرۃ بینتہا فی التعقبات علی
الموضوعات ثم افردتہا بتالیف مستقل **حدیث**
اتخذوا عند الفقراء ایادی فان لہم دولۃ یوم القیمۃ
فاذا کان یوم القیمۃ نادی منادٍ سیروا الی الفقراء
فیعتذر الیہم کما یعتذر احدکم الی اخیہ فی الدنیا
قال العسقلانی لا اصل لہ وقال السخاوی بعد ایراد
احادیث بمعناہ وکل ہذا باطل وسبق الحکم بذلک
للذہبی وابن تیمیۃ وغیرہما ذکرہ ابن الدبیع قلت
قال شیخ مشائخنا الحافظ جلال الدین السیوطی

شاگرد سخاوی نے اپنے مختصر مقاصد میں کہا ہے اور مشہور یہ ہے جیسا کہ
عسقلانی کہا ہے عرب کی امثال ہے آخر دوا داغ کا داغ ہے **حدیث**
ایک آیۃ کلام اللہ سے بہتر ہے محمد سے اور اوسکی آل سے کہا عسقلانی
میں اسپر واقف نہیں ہوا **حدیث** انبیا پہنچنے والی ہیں اور فقیہ
سردار ہیں اور اونکی مجلس علم زیادہ کرتی ہے خلاصہ میں ہے کہ یہ
موضوع ہے **حدیث** ابو حنیفہ میری امت کا چراغ ہے باتفاق محدثین
موضوع ہے **حدیث** اللہ کا یہ انکار کیا اللہ نے مگر کہ اپنی کتاب کو صحیح کریگا کہا سخاوی
نے میں اسکو نہیں پہچانتا **حدیث** ابدال اولیا اوں سے ہیں بہت طرق سے
انس سے مرفوعا مروی ہے سب کے سب ضعیف ہیں اوسکو ابن دبیع نے ذکر کیا
ہے اور ابن صلاح سے ہے قوی تر طریقوں سے جو ابدال کی باب میں بیان کئے
ہیں علی کا قول ہے کہ شام میں ابدال ہوتے ہیں ولکن اوب اور نجیب اور نقیب
بعض مشائخ طریقہ نے اونکو طرق بیان کئے ہیں اور اونسے ثابت کوئی نہیں ہیں
کہتا ہوں زرکشی نے کہا ہے کہ مسند امام احمد میں عیادہ بن صامت سے مرفوع
روایت ہے اس امت میں تیس ابدال ہیں ہر ایک مثل ابراہیم خلیل اللہ
کے جب ایک مرتا ہے تو اللہ تعالی اوسکی جگہ دوسرا کو کر دیتا ہے یہ
حدیث حسن ہے ابن مسعود کی حدیث جو حلیہ میں ہے اوسکی شاہد ہے امام سیوطی
نے کہا ہے اوسکی بہت شاہد ہیں میں نے تعقبات علی الموضوعات میں بیان کئے
ہیں پھر میں نے ایک رسالہ اس باب میں مستقل لکھا ہے **حدیث**
کیڑو تم فقیروں کے نزدیک نیکیاں کیونکہ اونکی لئے قیامت کے دن دولت ہی
پس جب قیامت کا دن ہوگا آواز کریگا آواز کرنیوالا کہ فقیروں کی طرف چلو پس
ہر ایک اونکی طرف عذر کریگا جیسا کہ ہر ایک تم میں سے دنیا میں اپنے بھائی کی طرف عذر
کرتا ہے کہا عسقلانی نے اوسکا کچھ اصل نہیں سخاوی نے بعد اوسکے جو حادیث کی
جو اوسکے معنی میں ہیں کہا ہے یہ سب باطل ہیں ابن دبیع نے ذکر کیا ہے کہ
ذہبی اور ابن تیمیہ اس باب میں ایسا ہی حکم کرنے میں سبقت لئے گئے ہیں
میں کہتا ہوں ہمارے مشائخ میں شیخ حافظ جلال الدین سیوطی نے فرمایا ہے

روی ابو نعیم فی الحلیۃ عن ابی موسی صدر الحدیث وھو اتخذوا عند الفقراء ایادی فان لھم دولۃ یوم القیمۃ **حدیث** اتقوا البرد فانہ قتل اخاکم ابا الدرداء قال السخاوی لا اصل لہ فان کان واردا فیحتاج الی تاویل فان ابا الدرداء عاش بعدہ علیہ السلام دھرا قال المنوفی ویمکن تاویلہ فانہ علیہ السلام عبر عن المضارع بالماضی لتحقق وقوعہ باخبار الصادق **حدیث** اتقوا العاھات قال السخاوی لم اقف علیہ بھذا اللفظ **حدیث** اتقوا مواضع التھم ھو بمعنی قول عمر من سلک مسالک التھم اتھم رواہ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن عمر موقوفا بلفظ من اقام نفسہ مقام التھم فلا یلومن من اساء الظن بہ **حدیث** اتق شر من احسنت الیہ قال السخاوی ولا اعرفہ وینبغی ان یکون من کلام بعض السلف وفی المجالسۃ للدینوری عن علی رضی اللہ تعالی عنہ موقوفا الکریم یلین اذا استعطف واللئیم یقسو اذا الطف **حدیث** احذوا صفر الوجوہ فانہ ان لم یکن من علۃ وسھر فانہ من غل فی قلوبھم للمسلمین اورده الدیلمی فی مسندہ عن ابن عباس قال العسقلانی لم اقف لہ علی اصل وان ذکرہ ابن القیم فی الطب النبوی لہ فذلک بغیر سند **حدیث** اجتماع الخضر والیاس علیھما السلام فی الموسم کل عام قال الحافظ العسقلانی لا یثبت فیہ شیء اقول لعلہ اراد بہ عدم الصحۃ والا فقد اخرج العقیلی والدارقطنی فی الافراد وابن عساکر عن ابن عباس عن النبی علیہ السلام قال یلتقی الخضر والیاس کل عام فی الموسم فیحلق کل واحد منھما

ابتدا اس حدیث کا ابو نعیم نے حلیہ میں ابو موسی سے اسطرح بیان کیا ہی اور اون لوگوں نے فقیروں کے پاس نعمتیں پکڑی ہیں کیونکہ اونکا غلبہ ہے قیامت کے روز **حدیث** بچو سردی سے کیونکہ اوس نے تمہارے بھائی ابا الدرداء کو قتل کیا ہی کہا سخاوی نے اسکا کچھ اصل نہیں اگر یہ آنحضرت سے ثابت ہوتی تو تب بھی تاویل کے حاجت تھی کیونکہ ابا الدرداء آنحضرت کے بعد بہت زمانہ زندہ رہا منوفی کہا ہی اسکی تاویل اسطرح ہوسکتی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے زمانہ ماضی کو مضارع سے بیان کیا ہی کیونکہ اخبار آنحضرت وقوع ہونا یقینی الثبوت ہے **حدیث** بچو آفتوں سے کہا سخاوی نے میں ان لفظوں سے اسپر واقف نہیں ہوا **حدیث** تہمت کی جگہ سے بچو یہ حضرت عمر کے قول کی معنے ہیں وہ یہ ہے جو شخص تہمت کی راستہ پر چلیگا متہم ہوگا خرائطی نے مکارم الاخلاق میں عمر سے موقوفا ان لفظوں کے ساتھ روایت کیا ہی جس شخص نے اپنے نفس کو مقام تہمت میں کھڑا کیا پس ملامت کرے اوسکو جس نے اوسکو تہمت میں برا ظن کیا ہی **حدیث** بچو اوسکے شر سے جسکی طرف تو نے نیکی کی ہی کہا سخاوی نے میں اسکو نہیں پہچانتا اور بعض سلف کی کلام سے مشابہ ہی اور مجالسۃ دینوری میں حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے موقوف روایت ہی کریم نرم ہوتا ہی جب اوسکی طرف کوئی نیکی کرے اور بخیل سخت ہوتا ہی جب نیکی کرے **حدیث** زرد منہ والوں سے خوف کرو کیونکہ یہ زرد روئی اور بیداری سے نہیں ہے بلکہ اس لئے ہی کہ انکے دلوں میں مسلمانوں کی طرف غل ہی دیلمی اسکو اپنی مسند میں ابن عباس سے لایا ہی کہا عسقلانی نے میں اسکی اصل پر واقف نہیں ہوا اگرچہ ابن قیم نے اسکو طب نبوی میں ذکر کیا ہی وہ بغیر سند کے **حدیث** خضر اور الیاس علیہم السلام حج میں ہر سال جمع ہوتے ہیں حافظ عسقلانی نے کہا ہی اسمیں کوئی شی ثابت نہیں ہے میں کہتا ہوں شاید اس کا اس قول سے عدم صحت کا ارادہ ہوگا یعنے اس باب میں کوئی صحیح حدیث نہیں) ورنہ عقیلی اور دارقطنی نے افراد میں اور ابن عساکر نے ابن عباس سے اوسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی ملتے ہیں خضر اور الیاس ہر سال حج میں پس ہر ایک

رأس صاحبه وتيفرقان عن هؤلاء الكلمات بسم الله ما
شاء الله لا يسوق الخير الا الله ما شاء الله لا يصرف السوء
الا الله ما شاء الله ما كان من نعمة فمن الله ما شاء الله
لا حول ولا قوة الا بالله الحديث ذكره السيوطي **حديث**
اجتمعوا وارفعوا ايديكم فاجتمعنا وارفعنا ايدينا
ثم قال اللهم اغفر للعلمين ثلاثا كيلا يذهب القرآن
واعز العلماء كيلا يذهب الدين موضوع وكذا اللهم
اغفر للمسلمين واطل اعمارهم وبارك لهم في كسبهم موضوع
كذا في اللآلي **حديث** احياء ابويه عليه السلام موضوع
كما قال ابن دحية وقد وضعت في هذه المسئلة رسالة
مستقلة **حديث** اختلاف امتي رحمة زعم كثير من
الائمة انه لا اصل له لكن ذكره القرطبي في غريب الحديث
مستطردا واشعر بان له اصلا عنده وقال السيوطي اخرج
نصر المقدسي في الحجة والبيهقي في الرسالة الاشعرية
بغير سند واورده الحليمي والقاضي حسين وامام الحرمين
وغيرهم ولعله خرج في بعض كتب الحفاظ التي لم تصل
الينا والله اعلم انتهى وقال الزركشي اخرجه نصر المقدسي
في كتاب الحجة مرفوعا والبيهقي في المدخل عن القاسم
بن محمد قوله وعن عمر بن عبد العزيز قال قال ما سرني
لو ان اصحاب محمد لم يختلفوا لانهم لو لم يختلفوا لم
يكن رخصة قال السيوطي وهذا يدل على ان المراد اختلافهم
في الاحكام وقيل المراد اختلافهم في الحروف والصنائع
ذكره جماعة فسبحان من اقام العباد فيما اراد وفي مسند
الفردوس من طريق جويبر عن الضحاك عن ابن عباس رفعه
اختلاف اصحابي لكم رحمة وذكر ابن سعيد في طبقاته عن

آپس میں سبقت کرتا ہے اور یہ کلمات کہکر جدا ہوتی ہیں میں شروع کرتا ہوں ساتھ
نام اللہ کے جو اللہ چاہے نیکی نہیں لاتا مگر اللہ چاہے اور نہیں پھیرتا برائی کو مگر اللہ جسقدر
وہ چاہے جس قدر نعمتیں ہیں اللہ سے ہیں نہیں پھیرتا نکالتا اور نہیں قوت
طرف نیکی مگر ساتھ مدد اللہ تعالیٰ کی اس حدیث کو سیوطی نے ذکر کیا ہے
حدیث جمع ہو جیو اور اٹھاؤ ہاتھ اوٹھائے ہم جمع ہوئے اور اٹھائے ہاتھ اوٹھائے ہیں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر دعا فرمائی یا اللہ بخش دے مسلمانوں کو
تاکہ قرآن مجید رفع ہو جائے اور علماؤں کو عزت دے تاکہ دین رفع ہو جائے موضوع ہے
اور یہ بھی موضوع ہے یا اللہ بخش مسلمانوں کو اور لمبی کر اونکی عمریں لمبی کر اور اونکی کسب میں
برکت دے ایسا ہی آلی میں ہے **حدیث** سوال اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ماں
باپ کا زندہ ہونا موضوع ہے جیسا کہ ابن دحیہ نے کہا ہے اور میں اسباب میں مستقل
رسالہ لکھا ہے **حدیث** میری امت کا اختلاف رحمت ہے بہت لوگوں نے
کہا ہے کہ اسکا کچھ اصل نہیں لیکن قرطبی نے اسکو غریب حدیث میں شمار کیا ہے
اور کہا کہ اسکا کچھ اصل ہے اور کہا سیوطی نے نصر مقدسی نے اسکو حجت میں لایا ہے
اور بیہقی نے رسالہ اشعریہ میں بغیر سند کے لایا ہے اور حلیمی اور قاضی حسین
اور امام الحرمین وغیرہ نے اسکو لائے ہیں شاید بعض کتب حفاظ میں اسکی سند
ہو گی جو ہم کو نہیں ملی اور اللہ بہت جاننے والا ہے انتہی کہا زرکشی
نے نصر مقدسی نے کتاب الحجت میں مرفوع اور بیہقی مدخل میں قاسم بن
محمد کا قول لایا ہے عمر بن عبد العزیز سے ہے کہا اوس نے مجھے کوئی
شے خوش نہ لگتی اگر اصحاب محمد کے اختلاف نہ کرتے کیونکہ اگر وہ
اختلاف نہ کرتے رخصت نہ ہوتی کہا سیوطی نے یہ قول اسپر دلالت کرتا
ہے کہ مراد اختلاف سے اختلاف فی الاحکام ہے اور بعضوں نے کہا ہے
مراد اس سے اختلاف حروف اور صنائع ہے اسکو جماعت نے ذکر کیا ہے پس پاک
ہے وہ ذات جس نے اپنے بندوں کو قائم رکھا ہے جسپر اسکا ارادہ ہے اور مسند
فردوس میں جویبر سے بوسیلہ ضحاک اوسنے ابن عباس سے مرفوعاً روایت
کی ہے میرے اصحاب کا اختلاف تمہارے لئے رحمت ہے اور ابن سعید نے اپنے طبقات میں

القاسم بن محمد فاذا کان اختلاف اصحاب محمد رحمة
للناس قلت ومفهومه ان اختلاف غیرهذه الامة
رحمة ونقمة ومما یؤید معنی وان اختلف مبنی حدیث
لا یجتمع امتی علی ضلالة رواه ابن ابی عاصم فی السنة
من حدیث انس رواه الترمذی من حدیث ابن عمر بلفظ
لا یجمع الله هذه الامة علی ضلالة ابدا وفی مستدرک
الحاکم عن ابن عباس رفعه لا یجمع الله هذه الامة
علی ضلالة ویداالله مع الجماعة رواه احمد فی مسنده
والطبرانی فی الکبیر عن ابی نضرة الغفاری مرفوعا فی
حدیث فیه سالت ربی ان لا یجتمع امتی علی ضلالة فاعطانیها
حدیث اخروهن من حیث اخرهن الله یعنی
الغسل فی الهدایة حدیث مشهور قال ابن الهمام لا یثبت
رفعه فضلا عن شهرته والصحیح انه موقوف علی
ابن مسعود **حدیث** اخفوا الختان واعلنوا النکاح
قال السخاوی لا اصل للاول وقد وردت احادیث
تشهد للاعلان بالختان **حدیث** اذا اردت ان
اخرب الدنیا بدأت ببیتی فخربته ثم اخرب الدنیا قال
العراقی فی تخریج الاحیاء لا اصل له **حدیث** اذا اراد
الله ان ینزل الی سماء الدنیا نزل عن عرشه بذاته
محدثه دجال **حدیث** اذا اکلتم فاغسلوا ترجمه
السخاوی ولم یتکلم علیه قال ابن الربیع رساوی صحیح البخاری
من شربه علیه السلام فضلة من اللبن وکذا سلت
القصعة فی الصحیح یرده قلت لکن یوافقه حدیث
لا خیر فی طعام ولا شراب لیس له سیلان وحدیث اذا شرب
فاسئروا ذکرها عیاض وابن الاثیر الثانی والبیع بالثا

قاسم بن محمد سے ذکر کیا ہے کہا اور سے اختلاف اصحاب محمد کا آدمیوں
کے لئے رحمت تہا میں کہتا ہوں مفہوم اسکا یہ ہے کہ اختلاف غیر اس
امت کا رحمت اور موجب غنا ہے اور اسکی یہ حدیث باعتبار معنی کے
تائید کرتی ہے اگرچہ مبنی میں مختلف ہے میری امت گمراہی پر جمع نہ ہوگی
ابن ابی عاصم نے سنت میں انس سے روایت کی ہے اور ترمذی ابن عمر
سے ان لفظوں سے لا یجمع الله هذه الامة علی ضلالة ابدا نہ جمع کریگا اللہ تعالی گمراہی پر امت محمد کو
حاکم میں ابن عباس سے مرفوع روایت ہے نہ جمع کریگا اللہ تعالی اس امت کو
گمراہی پر اور ہاتہ اللہ کا جماعت کے ساتھ ہے روایت کیا احمد نے مسند میں
اور طبرانی کبیر میں ابی نضرہ غفاری سے مرفوعاً بڑی حدیث میں ہے کہ میں نے
سوال کیا اپنے رب سے کہ میری امت گمراہی پر جمع نہ ہو پس اللہ نے
میرا سوال قبول کیا ہے **حدیث** پیچھے کرو عورتوں کو جہاں سے
اللہ نے پیچھے کیا ہے ہدایہ میں ہے کہ یہ حدیث مشہور ہے کہا ابن ہمام نے
اسکا مرفوع ہونا ثابت نہیں چہ جائیکہ مشہور ہو صحیح یہ ہے کہ ابن
مسعود پر موقوف ہے **حدیث** ختنہ پوشیدہ کرو اور نکاح کو مشہور کرو
کہا سخاوی نے پہلے کا کچہ اصل نہیں ہے بلکہ بعض حدیثیں ہیں جو ختنہ کی اعلان
کے شاہد ہیں **حدیث** جب میں ارادہ کرتا ہوں کہ دنیا کو خراب کروں
تو اپنے گہر کو شروع ہوتا ہوں پس خراب کرتا ہوں اپنے گہر کو پہر خراب کرتا ہوں
دنیا کو کہا عراقی نے تخریج الاحیا میں اسکا کچہ اصل نہیں **حدیث** جب
جب اللہ تعالی آسمان دنیا کی طرف نزول کا ارادہ کرتا ہے تو اپنے عرش سے
بذاتہ تا اخر اسکے بیان کرنے میں احوال میں حدیث جب تم کہاؤ تو کچہ فضلہ
سخاوی نے اسکو بیان کیا اور اسپر کچہ کلام نہ کی کہا ابن ربیع نے جو صحیح بخاری
میں آنحضرت کا دودہ کا پس ماندہ پینا اور پیالہ کا چاٹنا ثابت ہے اسکو
رد کرتا ہے میں کہتا ہوں لیکن یہ حدیث اسکی موافقت کرتی ہے
کہ اوس طعام اور پانی میں جسکا جوٹہا نہ ہو برکت نہیں اسکے موافق ہے
پانی پیو تو جوٹہا پڑو عیاض نے اسکو ذکر کیا اور ابن اثیر نے کہا اور ابن

يجوز استنقاؤه والافضل ابقاؤه بقدر ما ينتفع به
غيره والا فالافضل انقاؤه كما يقال بقوا او نقوا
حديث اذا جئت يا معاذ ارض الخصيب يعني
من اليمن فصر له فان فيها الحور العين قال السمعاني
لا اعرفه وقال المناوي بل الحكم عليه بالوضع ظاهر
حديث اذا جلس المتعلم بين يدي العالم فتح الله
عليه سبعين بابا من الرحمة ولا يقوم من عنده
الا كيوم ولدته امه واعطاه الله بكل حرف ثواب ستين
شهيدا وكتب الله بكل خطوة عبادة سنة موضوع كما
في الذيل **حديث** اذا حضر العشاء والعشاء
فابدؤا بالعشاء قال العراقي لا اصل له وفي كتب الحديث
بهذا اللفظ واصل الحديث في المتفق عليه بلفظ اذا
وضع العشاء واقيمت الصلوة فابدؤا بالعشاء وقال
السيوطي ووهم من عزاه للمصنف ابن ابي شيبة و
سبق به العسقلاني في فتح الباري حيث قال لفظ ابن
ابي شيبة وحضر ت الصلوة كما اخرجه في مسنده لا
انه في المصنف بلفظ حضر العشاء كما توهم **حديث**
اذا ذكر الصالحون فحيهلا بعمر ذكره عياض في الاكمال
من قول ابن مسعود وكذا القرطبي وابن الاثير وظاهر
كلام العراقي في الذخيرة في باب الاذان انه حديث
لعله اراد به حديثا موقوفا **حديث** اذا
رايت القاري يلوذ بالسلطان فاعلم انه لص واذا
رايته يلوذ بالاغنياء فاعلم انه مراء واياك ان تخدع
ويقال يرده مظلمة ويدفع عن مظلوم فان هذه
خدعة ابليس لعنه الله هما الفراء سلما من قول النور

مطابقت ہوسکتی ہے برتن کا صاف کرنا جائز ہے اور کچھ باقی چھوڑنا افضل
ہے اوس قدر کہ اوس سے دوسرا آدمی نفع اوٹھا سکے ورنہ افضل صاف کرنا ہی جیسا کہ کہا
گیا ہی باقی چھوڑو یا صاف کرو **حديث** اے معاذ جب تو یمن کی زمین شکریزہ کو آئے
تو جلدی کر کیونکہ وہین حور عین کشادہ چشم والی ہین کہا سخاوی نے مین اوسکو نہین
پہچانتا اور کہا سیوطی نے وضع کا اوسپر حکم کرنا ظاہر ہے **حديث** جب شاگرد
اوستاد کی روبرو بیٹھتا ہی تو اللہ تعالے اوسپر ستر رحمت کی کھولتا
ہے اور جب اوس سے کھڑا ہوتا ہی تو ایسا ہوتا ہی جیسا اوسکو ان نے آج جنا ہی اور
اللہ تعالی اوسکو ہر ایک حرف کی بدلے ساٹھ شہید کا ثواب دیتا ہی اور ہر ایک
حدیث کے بدلی ایک برس کی عبادت کا ثواب لکھدیتا ہی یہ حدیث موضوع ہی
جیسا کہ ذیل مین ہے **حديث** جب نماز عشا اور کھانا حاضر ہو جاوین تو
پہلے کھانا کھاؤ کہا عراقی نے کتب حدیث مین ان لفظون سے اسکا اصل نہین
ہے اور بخاری مسلم مین اسکا اصل ان لفظون سے ہی جب کھانا رکھا جاوے اور نماز
کھڑی ہو جاوے تو پہلے کھانا کھاؤ۔ کہا سیوطی نے جس شخص نے اسکو مصنف
ابن ابی شیبہ کے طرف منسوب کیا ہی وہم کیا ہی اور عسقلانی نے اسکے ساتھ
سبقت کی ہے جیسا کہ فتح الباری مین اوسنے کہا ہی لفظ ابن ابی شیبہ کے
یہ ہین اور حاضر ہو نماز جیسا کہ لوسنے اپنی مسند مین نقل کیا ہے یہ الفاظ اوسکے
مین نہین حاضر ہو کھانا۔ جیسا کہ بعضون نے توہم کیا ہی **حديث** جب نیکو
کار کیا جاوے نو عمر کی طرف آیعنے اونکا ذکر بھی کر۔ عیاض نے اکمال مین
قول ابن مسعود کا بیان کیا ہی اور ایسا ہی قرطبی اور ابن الاثیر نے بیان کیا
اور ظاہر کلام عراقی کی ذخیرہ مین باب الاذان یہ ہی کہ یہ حدیث ہے شاید اوسکا
حدیث سے حدیث موقوف کا ارادہ ہوگا **حديث** جب تو قاری کو
دیکھے کہ وہ سلطان سے پناہ پکڑتا ہی یعنی جان کہ وہ چور ہی اور جب تو اوسکو غنیا
سے پس جان کہ وہ ریاکار ہی اور بچ فریب کہا نیسے اور کہا جاتا
ہے کہ ظلم کو رد کرتا ہے اور مظلوم سے دفع کرتا ہے پس تحقیق
یہ شیطان کا فریب ہے اسکو قاریون نے سیکھ لیا ہی یہ قول نوری کا

وكذا قوله اني لا لقى الرجل ابغضه فيقول لى كيف اصبحت فيلزمنى له قلبى فكيف بمن اكل ثريدهم وطئ بساطهم ومن ثم ورد اللهم لا تجعل الفاجر عندى نعمة يرعاها قلبى وقيل ما اقبح ان يطلب العالم فيقال هو بباب الامير وقد قيل بئس الفقير على باب الامير ونعم الامير ببابه الفقير **حديث** اذا قمت الصلوة سقطت شروط الادب قال ابن الدبيع ليس بحديث قلت بل هو من كلام الجنيد كما فى الرسالة القشيرية بلفظ سقط شروطها ويقال سقط الادب **حديث** اذا صليتم على فموا اى ادخلوا الانبياء معى وآلى واصحابى قال السخاوى لم اقف عليه بهذا اللفظ **حديث** اذا كان الغيث ذراعا ونصفا الى ذراعين فصلوا ثم باطل **حديث** اذا كبر ولدك ولم يزد بهذا اللفظ وهو معنى خبر اورده الطبرانى فى الاوسط وابو نعيم والدارقطنى مرفوعا الولد سبع سنين سيد وله سبع سنين اخ ووزير فان رضيت مكانته والا فاضرب على جنبه فقد اعذرت فيما بينك وبينه وسنده ضعيف **حديث** اذا كتب احدكم فلا يكتب عليه بلى فان اسم شيطان ولكن يكتب عليه لله موضوع كما فى اللآلى **حديث** اذا كنت على الماء فلا تتخل بالماء قال السخاوى لم اقف عليه **حديث** اذا وقع الذباب فى آنا احدكم فامقلوه صحيح واما قامقلوه ثم القلوه فصنوع وموضوع على ما فى المغرب **حديث** اربع لا يشبعن من اربع ارض من مطر وانثى من ذكر وعين من نظر وعالم من علم موضوع كما ذكره ابن الجوزى قال السخاوى

اور ایسا ہی یہ قول اوسکا مین ایسے آدمی کو ملتا ہون جسکو مین دشمن جانتا ہون پس مجھکو کہتا ہی کسطرح تو نی صبح کی تو میرا دل نرم ہو جاتا ہی پس کسطرح حال ہی اوس شخص کا جو اوسکا شریک کھاتا ہی اور اوسکی بچھاونے پر لیٹے اسیواسطے یہ بات وارد ہوئی ہے یا اللہ نیکو فاجر کیلیے سیر کیا پس نعمت کی رعایت کرے اوسکی دل میرا اور کہا گیا ہی کیسی ہے قبیح بات ہی کہ طلب کیا جائے عالم کو اور وہ امیر کے دروازہ پر ہو اور کہا گیا ہی برا ہی فقیر دروازہ امیر پر اور اچھا ہے امیر دروازہ فقیر پر **حدیث** جب محبت صادق ہو جاتی ہے تو شرطین ادب کے گر جاتے ہین کہا ابن دبیع نے یہ حدیث نہین مین کہتا ہون بلکہ یہ جنید کے کلام سے ہے جیسا کہ رسالہ قشیریہ مین ان لفظون سے ہے اوسکے ادب کے شرطین گر جاتی ہین اور کہا جاتا ہے ادب گر جاتا ہی **حدیث** جب تم مجھپر درود بھیجو پس عام کرو یعنی دوسرے نبیاؤ کو میرے آل اور اصحاب کو میرے ساتھ بھی داخل کرو۔ کہا سخاوی نے مین ان لفظون کے ساتھ پر واقف نہین ہوا **حدیث** جب یہ ڈیرہ گز تک ہو تو ظہر کو نماز پڑھو باطل ہے **حدیث** جب بڑا ہو بیٹا تیرا تو اوسکو بیٹا بنا۔ ان لفظون سے نہین ہے لیکن یہ معنے اوس حدیث کے ہین جو طبرانی اوسط مین لایا ہی اور ابو نعیم اور دارقطنی مرفوع لائے ہین لڑکا سات برس کا سردار اور امیر ہے اور سات برس کا غلام اور امیر اور سات برس کا بھائی اور وزیر اگر تو اوسکی مرتبہ پر راضی ہو تو بہتر ہے ورنہ اوسکے طمانچہ مار تو اوسکی عذر کو جو درمیان تیری اور اوسکی ہے پہونچ گیا ہی **حدیث** جب لکھو کوئی تم مین سے تو اوسمیں بسم اللہ کا لفظ نہ لکھے کیونکہ یہ شیطان کا اسم ہے لیکن لکھے باسمہ اللہ لکھے۔ موضوع ہے جیسا کہ لآلی مین ہے **حدیث** جب تجھ پانی پر ہو تو پانی کے ساتھ بخل مت کر۔ کہا سخاوی نے مین اوسپر واقف نہین ہوا **حدیث** جب کبھی کسی کے برتن مین گرے تو اوسکو غوطہ دو۔ صحیح ہے لیکن غوطہ دو پھر نکالو یہ الفاظ موضوع ہین جیسا کہ مغرب مین ہے **حدیث** چار چیزین نہین پوری ہوتین چار سے زمین پانی سے اور عورت مرد سے اور آنکھ نظر سے اور عالم علم سے موضوع ہے۔ جیسا کہ ابن جوزی نے ذکر کیا ہی کہا سخاوی نے

وذکرہ الحاکم فی تاریخ نیسابور وابو نعیم فی الحلیۃ من حدیث سلیمان التیمی عن محمد بن الفضل ابن عطیۃ اتہم بالوضع والکذب قال الزرکشی ورواہ ابن عدی من حدیث عائشۃ وقال منکر وقال المنوفی الاشبہ انہ کلام الحکماء **حدیث** الارض لیس بثابت ذکرہ ابن الدبیع قلت قد اخرج ابو نعیم فی الطب النبوی عن علی مرفوعا سید طعام الدنیا اللحم ثم الارز وکذا رواہ الدیلمی **حدیث** الارض فی البحر کالاصطبل فی البر لم یوجد لہ اصل **حدیث** الارضون سبع فی کل ارض نبی کنبیکم یروی عن ابن عباس قال ابن کثیر بعد عزوہ لابن جریر وھو محمول ان صح نقلہ ای عن ابن عباس رضی اللہ عنہما انہ اخذہ من الاسرائیلیات وذلک فی امثالہ اذا لم یصح سندہ الی معصوم فھو مردود وعلی قائلہ **حدیث** الارض المقدسۃ لا تقدس احدا انما یقدس الانسان عملہ اورردہ مالک فی الموطا عن یحیی بن سعید ان ابا الدرداء کتب الی سلمان ان ھلم الی الارض المقدسۃ فکتب الیہ سلمان ان الارض الخ وذکرہ وھو موقوف وقد انقطع وقد ذکر ابن الملک فی شرح خطبۃ المشارق کان والدی یقولہ حاکیا عن مشائخہ ان من دفن بمکۃ ولم یکن لا یقابہا ینقلہ الملائکۃ الی لحد قریب ولکنی لم اجد فیہ روایۃ **حدیث** استفتحوا بالصدقات وبقضاء الدین یدر علی الانسۃ ولم ارہ بھذا اللفظ ذکرہ ابن الدبیع **حدیث** اسجد للقرد فی زمانہ رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ عن طاوس قال کان

حاکم کے تاریخ نیسابور میں اور ابو نعیم نے حلیہ میں حدیث سلیمان تیمی سے محمد بن فضل بن عطیہ سے ذکر کیا ہی کہ یہ وضع اور کذب سے متہم ہے کہا زرکشی نے اور اسکو ابن عدی نے حدیث عائشہ سے روایت کیا ہی اور کہا اسکو منکر اور کہا منوفی نے یہ حکماء کی کلام سے مشابہ ہی **حدیث** چاول کے ثابت نہیں ہی اسکو ابن دبیع نے ذکر کیا ہی میں کہتا ہوں ابو نعیم نے طب نبوی میں علی سے مرفوع روایت کی ہے دنیا کے طعاموں کا سردار گوشت ہی بعد اوسکی چاول اور ایسا ہی دیلمی نے ذکر کیا ہی **حدیث** زمین پانی میں مثل طویلہ کے ہی خشکے میں۔ اسکا اصل نہیں پایا گیا **حدیث** سات زمین ہیں ہر زمین میں نبی ہے مثل نبی تمہارے کے۔ ابن عباس سے مروی ہے کہا ابن کثیر نے بعد اسکے نسبت کرنیکے ابن جریر کیطرف اگر یہ نقل ابن عباس سے ثابت ہو جائی تو اسپر محمول ہے کہ اوس نے اسرائیلیوں سے لی ہو اور یہ اور مثل اسکے اگر سند انکی آنحضرت تک صحیح نہو تو اوسکے قائل پر مردود ہیں **حدیث** زمین مقدس کسیکو پاک نہیں کرتی لیکن آدمی کو اسکے عمل پاک کرتے ہیں۔ مالک نے موطا میں یحیی بن سعید سے روایت کی ہے کہ ابا الدرداء نے سلمان کی طرف لکھا کہ تو زمین مقدس کی طرف چلا آ۔ پس سلمان نے اوسکی طرف لکھا کہ زمین الخ اور ذکر کیا اوسنے باوجودیکہ یہ موقوف ہی منقطع بھی ہے۔ اور ابن ملک نے مشارق کے خطبہ کی شرح میں ذکر کیا ہی کہ میرا والد بعض مشائخوں سے حکایت کرتا تہا جو شخص مکہ میں دفن کیا جاوی اور اسکے لائق نہو اسکو فرشتے اوٹھا دیتے ہیں لیکن میںنے اسمیں کوئی روایت نہیں دیکہی **حدیث** طلب فتح کی کرو ساتھ صدقوں کے یا ادا کرنے قرض کے۔ یہ حدیث زبانوں پر پھرتی ہے اور میںنے اسکو ان لفظوں سے نہیں دیکہا ذکر کیا اسکو ابن دبیع نے **حدیث** سجدہ کر سردار کے لئے اسکے زمانہ میں ابو نعیم نے حلیہ میں طاؤس سے روایت کی کہا

حدیث نے کہ ارض کی مردود

يقال فذكره انتهى اورده السيوطي **حديث** اسمع
ياجارة قاله الحجاج لانس حين شكا منه اماشلے
ومثلك كمثل الذى قال اياك اعنى واسمعى ياجارة
حديث اشهد انى رسول الله قال الرافعي المنقول
انه كان يقول فى تشهده اشهد انى رسول الله قال
العسقلانى فى تخليص تخريجه ولا اصل لذلك بهذا
الفاظ التشهد متواترة عنه فانه كان يقول اشهد
ان محمدا رسول الله وان محمدا عبده ورسوله واما
فى غير التشهد فقد ورد فى حديث سلمة بن الاكوع
لما خفت ازواد القوم فذكر الحديث ثم قال اشهد
ان لا اله الا الله وانى رسول الله وكذا حين بشره
جابر بوفاء دين ابيه وبالفضل لبركة دعائه قال
اشهد انى رسول الله **حديث** اكرام الميت دفنه قال
السخاوى لم اقف عليه مرفوعا وانما اخرجه ابن
ابى الدنيا من جهة ايوب السختيانى قال كان يقال من
كرامة الميت على اهله تجهيله الى حفرته وبشهد له
حديث اسرعوا بالجنازة قال وقد عقد البيهقى بابا
لاستحباب تعجيل تجهيز الميت اذا بان موته واورد فيه
ما رواه الطبرانى بسنده مرفوعا لا ينبغى لجيفة مسلم
ان تحبس بين ظهرانى اهله الحديث والطبرانى
من حديث ابن عمر مرفوعا اذا مات احدكم فلا
تحبسوا واسرعوا به الى قبره وفى لفظ من مات فى
بكرة فلا يقيلن الا فى قبره ومن مات عشية فلا
يبيتن الا فى قبره ثم قال السخاوى واهل مكة فى غفلة
عن هذا فانهم غالبا يجيئون بميتهم بعيدا الظهر

کہا جاتا تھا پس اسی اسکو ذکر کیا انتہی اسکو سیوطی لایا ہے **حدیث**
سن تو ان ہمسائے والی محاج نی انس سے کہا ہی جب اوس نے اسسے
شکایت کی میرے مثال د تیری مثال اوس شخص کیطرح ہی کہ کہا اوسنے تمسے
مراد کہتا ہون اوسن تو اے ہمسائے **حدیث** مین گواہی دیتا ہون کہ مین رسول اللہ
کا ہون کہا رافعی نے منقول ہے یہ کہ آنحضرت اپنی تشہد کہتے تھے مین گواہی
دیتا ہون کہ مین رسول اللہ کا ہون کہا عسقلانی تخلیص مین کہ اسکا اصل نہین ہے بلکہ
الفاظ تشہد کی آنحضرت سے بطور تواتر کی ثابت ہین پس آنحضرت کہتے تھے
گواہی دیتا ہون کہ محمد رسول اللہ کا ہی اور تحقیق محمد اوسکا بندہ ہے اور رسول
اوسکا ہی لیکن غیر تشہد مین حدیث سلمہ بن اکوع مین وارد ہوا ہے جب
قوم کی خوراک کم ہوئے بعد سے حدیث کی بیان کیا مین گواہی دیتا
ہون کہ سوا اللہ کے کوئی لائق عبادت کی نہین ہے اور مین رسول اللہ کا ہون
اور ایسا ہی جب جابر نی آنحضرت کو بشارت دی کہ مینی اوسکی برکت سے
باپکا قرضہ ادا کیا ہی وسوقت آنحضرت نے فرمایا مین گواہی دیتا ہون کہ مین رسول
اوسکا ہون **حدیث** میت کے تعظیم اوسکا دفن کرنا ہے کہا سخاوی نے
اسکے مرفوع ہونے پر واقف نہین ہوا لیکن اسکو ابن ابی الدنیا نی ایوب سختیانی
سے نقل کیا ہی کہ کہا لوگون نے کہا جاتا تھا تعظیم میت کے اسکے اہل سے یہ ہی کہ جلدی
لیجائین اوسکو اوسکی قبر کیطرف اور یہ حدیث جلدی کرو ساتھ جنازے کے اوسکی شان
کہا اوسنی بیہقی نے اسمین ایک باب منعقد کیا ہی جسمین استحباب کی ہوتا کہ وقت قریب ہو تو
تجہیز اوسکی جلدی کرنی مستحب ہے اور اوسمین روایت کی جو طبرانی نے اسند مرفوع سے لایا ہے
کہ نہین لائق مردے مسلمان کو قید کرنا اوسکی اہل کے بیچ مین اور طبرانی مین ابن عمر
سے مرفوع ہی جب کوئی تم مین سے مرے تو اوسکو قید نہ کرو اور جلدی لیجاؤ اوسکو
قبر کیطرف اور دوسرے طرح ہی جو شخص صبح کو مرے پس قیلولہ کرے مگر اپنی
قبر مین اور جو شخص عشا کیوقت مرے پس رات گذارے مگر اپنی قبر مین یہ
کہا سخاوی نے اور اہل مکہ کے اس سے غافل ہین کیونکہ وہ اکثر
لاتے ہین اپنے میتون کو بعد ظہر کے

او وقت التسجیر فی السجر وقد یکون مات قبل الوقتین بکثیر فیضعونه عند الکعبة حتی یصلی الصبح او العصر ثم یصلی علیه قال الخطابی ولقد صدق رحمه الله فی انکاره ذلک وقد کان ینکر ذلک علیهم شیخنا العارف بالله محمد بن عراق قلت وقد یعتذر لاهل مکة فی تاخیرهم انه لاجل اجتماع المسلمین فی الصلوة وتشییع الجنازة لاسیما فی الازمنة الحارة والله اعلم المقاصد الحسنة والبدع المستحسنة وقد صح عن ابن مسعود مرفوعا وموقوفا ما رآه المسلمون حسنا فهو عند الله حسن **حدیث** اکرموا الخبز له طرق کلها مضطربة وبعضها اشد فی الضعف من بعض قال السخاوی ولا یتهیأ علیه الحکم بالوضع لاسیما وفی المستدرک للحاکم عن عائشة رضی الله عنها ان النبی علیه السلام قال اکرموا الخبز وقال العسقلانی فهذا شاهد صالح فان قلت وقد اخرجه البغوی فی معجم الصحابة بزیادة انزله من برکات السماء **حدیث** اکرموا الشهود فان الله یستخرج بهم الحقوق ویدفع بهم الظلم قال العقیلی انه غیر محفوظ بل صرح الصغانی بانه موضوع ولم یستدرک ذلک العراقی وقال السیوطی رواه الدیلمی عن ابن عباس قلت وقد قال الحاکم صحیح الاسناد ذکره عنه العراقی فی تخریج احادیث الاحیاء والسیوطی فی الاحادیث التی رد علی ابن الجوزی فی الموضوعات قال وسکت عنه الذهبیای لم یتعقبه علی الحاکم **حدیث** اکل الطین حرام علی کل مسلم قال البیهقی روی فی تخریجه احادیث لا یصح منها شی

اور وقت صبح کی حالانکہ وہ دیر سے پہلے اس سے مرجاتا ہی اوسکو کعبہ کے پاس رکھدیتے ہین صبح اور عصر کی نماز پڑہ کر پھر اوسکی جنازہ پڑہتے ہین کہا خطابی نی جو سخاوی نے اہل مکہ پر انکار کیا ہی سچ کیا ہی اور اوپر ہمارے شیخ عارف باللہ محمد بن عراق اسپر انکار کرتا تہا اور کبھی اہل مکہ کے تاخیر سے یہ عذر کرتا تہا کہ مسلمان نمازین بہت جمع ہوتی ہین اور مشہور ہوجاتا ہے جنازہ خاصکر گرمی کے دنون مین اور اللہ بہتر جاننے والا ہی اچھی مقصود کو اور اچھی بدعت کو اور ابن عباس سے مرفوع اور موقوف روایت ہی ثابت ہوچکا ہے کہ جسکو مسلمان نیک سمجھین وہ اللہ کی نزدیک نیک ہے **حدیث** روٹی کی تعظیم کرو - اسکے بہت طرق ہین سب کے سب ضعیف اور مضطرب ہین اور بعض بعض سے زیادہ ضعیف ہین کہا سخاوی نے اسپر حکم وضع کا کیا نہین جاسکتا کیونکہ مستدرک حاکم مین عائشہ ہی سے ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے روٹی کی تعظیم کرو اور کہا عسقلانی نی یہ شاہد صالح ہے مین کہتا ہون اسکو بغوی نے معجم صحابہ مین اس زیادتی سے نکالا ہے کیونکہ اللہ نے اسکو آسمان کی برکتون سے نازل کیا ہے **حدیث** گواہون کی تعظیم کرو کیونکہ اللہ تعالی اسکے سبب سے حقوق کو نکالتا ہے اور سبب اسکی ظلم کو دفع کرتا ہے - کہا عقیلی نے یہ غیر محفوظ ہی بلکہ صغانی نے تصریح کی ہے کہ یہ موضوع ہے اور عراقی نے اسکو نہین پایا کہا سیوطی نے اسکو دیلمی نی ابن عباس سے روایت کیا ہی مین کہتا ہون حاکم نی اسکو صحیح الاسناد کہا ہی اوس سے عراقی نے تخریج احادیث الاحیا مین اور سیوطی نے اون احادیث مین جو ابن جوزی پر موضوعات مین رد کیا ہے ذکر کیا ہے اور کہا کہ اس سے ذہبی چپہ ہا ہے یعنے حاکم پر کچھ تعقب نہین کیا **حدیث** مٹی کا کہانا حرام ہے ہر مسلمان پر کہا بیہقی نے اسکے بہت حدیثین مروی ہین لیکن صحیح انمین کوئی نہین

وتبعه غيره في ذلك وهو كذلك ذكره السخاوي
وقال الزركشي حديث اكل الطين وتحريمه
فيه جزء واحاديثه لا تصح قلت لا يلزم من عدم
صحته نفي وجود حسنه وضعفه فقد ذكره السيوطي
في جامعه الصغير من رواية الفقيمي عن ابي هريرة
رضي الله عنه مرفوعا من اكل الطين فكانما اعان
على قتل نفسه حديث اكل الهريسة ففي المختصر
سكوت الى جبريل عند فراقي من الوداع فدلني على الهريسة
وفي رواية فاهوى باكل الهريسة طرفه موضوعة
قيل ضعيفة واما قول معاذ هل اتيت يا رسول الله
بطعام من الجنة قال نعم اتيت بهريسة فاكلتها فاعطاني
في قوتي قوة اربعين في نكاحي نكاح اربعين وكان معاذ
لا يعمل طعاما الا بدأ بالهريسة فقد وضعه بعض
الجهلة الخبر وكان مناهر بة غالب طرق الحديث
يدور عليه وسرقه منه كذابون قيل له طريق آخر في
ابراهيم قال الازدي هو ساقط عنه وفي مرسل ابن جريج
المكي لشمائل الترمذي ان طبرانيا رواه في الاوسط ان
جبريل اطعم الهريسة يشد بها ظهره لقيام الليل
وهو دبانه موضوع حديث اسفلنية وذوقي
الهريسة ليس بحديث كما ذكره الديبع حديث اصل
كان له الرضا عن النفس من كلام السلف وليس بحديث
كما قاله ابن الديبع حديث اعينوا الشاري لا اصل
لها باللفظ وكذا قوله المشتري معاذ كره ابن الديبع حديث
اعوذ بالله من عامة صمالا اصل له كما قاله السيوطي
حديث تصحوا واصطلحوا هو من الامثال السائرة وليس

اور اسمین اور لوگ بھی اسکی تابع ہوئی ہین اور ایسا ہی سخاوی نے
ذکر کیا ہے اور کہا زرکشی نے حدیث مٹی کی کہانی مین اور اسکی حرمت
مین ایک کتاب تصنیف ہو چکی ہے اور حدیثین اسکی صحیح نہین ہین
مین کہتا ہون عدم صحت سے نفی وجود حسن اور ضعیف اسکی کی لازم
نہین آتی سیوطی نے جامع صغیر مین طبرانی کی روایت سے ابو ہریرہ سے مرفوعاً
ذکر کیا ہے جس شخص نے مٹی کہائی گویا اوس نے اپنے نفس قتل پر مدد کی حدیث
حلوی کا کہانا۔ مختصر مین ہے مینے ضعیف جامع کی شکایت جبرائیل علیہ السلام
سے کی پس اوسنے مجھے حلوی کے کہانی کی طرف راہ بتلائی ایک روایت
مین ہے مجھکو حکم کیا حلوی کے کہانی کا اسکے طرق موضوع ہین اور
بعضون نے کہا ہے ضعیف ہین لیکن قول معاذ کا کیا یا رسول اللہ آپ جنت
کا طعام لیکر گئے ہین فرمایا ہان دیا گیا ہون حلویہ اوسکو کہا یا
اوسنے میری قوت مین چالیس مردون کی قوت زیادہ کی ہے اور میرے نکاح مین
چالیس عورتون کا نکاح اور معاذ جو طعام بناتا پہلے حلوا بناتا ہے محمد بن حجاج
نخعی نے بنایا ہے اور وہ صاحب علم تھا اور اکثر طرق حدیث کی اسی پر
گھومتے ہین اور دسی کاذبون نے چوری کی ہے کہا گیا ہے کہ اسکا طریق آخر
ابراہیم ہے کہا ازدی نے وہ ساقط ہے ساقط ہی اور ابن جریج مکی کی مرسل
شمائل ترمذی مین کہا ہے کہ طبرانی نے اوسط مین روایت کی ہے
علیہ السلام نے مجھے حلوا دیا جس سے میری پیٹھ رات کی نماز پر قوت ہوتی
اور کہا کہ یہ موضوع ہے حدیث صاف کرنیت کو اور خوش خلقی مین
حدیث نہین جیسا کہ دیبع نے ذکر کیا ہے حدیث اصل ہزار کا
رضا نفس کے ہے۔ پہلون کی کلام سے اور حدیث نہین جیسا کہ ابن دیبع نے
کہا ہے حدیث خریدار کی مدد کرو اسکا ان لفظون سے کچھ اصل نہین ہے
اور ایسا ہی مثل قول کا کچھ اصل نہین مشتری مذکور کیا جاتا ہے اسکو ابن دیبع نے ذکر کیا
ہے حدیث پناہ مانگتا ہون اللہ سے بوڑھے عالم سے کا کچھ اصل نہین جیسا کہ سیوطی
نے کہا ہے حدیث نصیحت کرو اور صلح کرو یہ امثال شہرہ سے ہے اور حدیث نہین

ذکرہ ابن الدبیع **حدیث** الاعادۃ سعادۃ لم
ارہ بھذا اللفظ ذکرہ ابن الدبیع قلت والمشہور علی الا
ان الافادۃ خیر من الاعادۃ لکن فی الشمائل للترمذی
انہ علیہ السلام کان یعید الکلام ثلاثا لیزید الا
حدیث افضل العبادات احمزہا اقبہا وا
قال الزرکشی لا یعرف وسکت علیہ السیوطی وقال
ابن القیم فی شرح المنازل لا اصل لہ قلت ومعناہ
صحیحا فی الصحیحین عن عائشۃ الاجر علی قدر التعب
وہو فی النہایۃ لابن الاثیر صدر بہ الی ابن عباس
ویہو بالہملۃ والنای **حدیث** الاقربون اولی
بالمعروف قال السخاوی ولم اعلمہ بہذا اللفظ ولکن قال
علیہ السلام لابی طلحۃ اری ان تجعلہا فی الاقربین
اخرجہ الشیخان **حدیث** اقضاکم علی قال
السخاوی ولم اعلمہ بہذا اللفظ مرفوعا بل صحح فی
مستدرکہ الحاکم وصححہ عن ابن مسعود رضی اللہ
عنہ قال کنا نتحدث ان اقضی اہل المدینۃ علی قال
السخاوی ومثل ہذہ الصفۃ حکمہا المرفوع علی
الصحیح قلت وفیہ نظر صریح وفی شرح المشارق
لابن فرشتہ مرفوعا ان عمر رضی اللہ عنہ کان یقول
اقرانا ابی واقضانا علی قلت واصرح منہ ما رواہ
الترمذی ارحم امتی بامتی ابوبکر واشدہم فی امر اللہ
واصدقہم حیاء عثمان الحدیث کما اخرجہ البیہقی

ومما الفوائد قال الحافظ السخاوی فی فتاواہ
سئلت عن الموطن الذی استحیت منہ ملائکۃ
الرحمن من سیدنا عثمان فاجبت لما وقف علیہ

اسکو ابن دبیع نے ذکر کیا ہے **حدیث** لفظ اعادت سعادت ہے میں نے اس لفظ سے نہیں دیکھا لیکن اسکو ابن دبیع نے ذکر کیا ہے میں کہتا ہوں مشہور یہ ہے کہ افادہ اعادہ سے بہتر ہے اعادہ سے لیکن شمائل ترمذی میں ہے کہ آنحضرت علیہ السلام کلام کو تین دفع اعادہ کرتے تھے زیادہ فائدہ کیلئے **حدیث** بہتر عبادتوں میں سے وہ ہے جو کہ دشوار اور مشکل اور تھکا دینے والی ہو کہا زرکشی نے نہیں معلوم ہے کسی اور سیوطی چپ رہے ہیں اور کہا ابن قیم نے شرح منازل میں اسکی کہ اصل نہیں ہے میں کہتا ہوں معنی اسکے صحیحین میں صحیح ہیں عائشہ سے ہے اجر تکلیف کی مقدار پر ہے اور نہایہ ابن اثیر میں ابن عباس کی طرف منسوب کیا ہے **حدیث** قرابت والی نیکی کرنے میں بہتر ہیں کہا سخاوی نے میں اسکو ان لفظوں سے مرفوع نہیں جانتا لیکن ابو طلحہ کو فرمایا ہے میں دیکھتا ہوں کہ تو اسکو قرابت والوں میں تقسیم کر دے اسکو بخاری مسلم نے نکالا ہے **حدیث** عمر قاضی تم سے علی ہے کہا سخاوی نے میں اسکو ان لفظوں سے مرفوع نہیں جانتا بلکہ مستدرک حاکم میں اسکو صحیح کیا ہے اور ابن مسعود سے ثابت ہوا ہے ہم باتیں کرتے تھے کہ اہل مدینہ سے علی ہے کہا سخاوی نے صحیح مذہب یہ ہے کہ ایسے صفت کا حکم مرفوع کا ہے میں کہتا ہوں اس میں نظر ظاہر ہے اور ابن فرشتہ کی شرح مشارق میں مروی ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے بہت عمدہ قاری ابی ہے اور بہت عمدہ قاضی علی ہے میں کہتا ہوں ترمذی کی روایت کی ہے وہ اصرح منہ ہے میری امت سے میری امت پر بہت رحمت کرنیوالا ابوبکر ہے اللہ کے امر میں بہت سخت عمر ہے اور بہت صادق حیا میں عثمان ہے اور بہت عالم قاضی علی ہے الحدیث جیسا کہ سیوطی نے روایت کیا ہے **فوائد** کہا حافظ سخاوی نے اپنے فتاوی میں میں پوچھا گیا ان مکانوں سے جہاں فرشتوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے حیا کیا ہے میں حیا کیا (جواب) کیونکہ میں کہتے

حدیث متعمد ولکن افاد شیخنا البدر الغسانیۃ فی
بعض مجامیعہ عن الجمال الکازرونی انہ لما اخی علیہ
السلام بین المہاجرین والانصار بالمدینۃ فی غیبت
انس بن مالک وتقدم عثمان لذلک کان صداقہ
مکثہا فتاخرت الملئکۃ حیاء فامرہ علیہ السلام بتغطیۃ
صدرہ فعاد والی مکانہم فسالہم علیہ السلام عن
سبب تاخرہم فقالوا لحیاء عثمان **حدیث** اکثر
اہل الجنۃ البلہ رواہ البزار مضعفا والقرطبی مصححا
کذا فی المقاصد وروی بزیادۃ وعلیون لذوی الالباب
وہی لیس لہا اصل کما قالہ العراقی بل ہی مدرجۃ من
کلام احمد بن ابی الحواری قال العراقی اخرجہ البزار وضعفہ
وصححہ القرطبی فی التذکرۃ ولیس کذلک فقد قال
ابن عدی انہ منکر ثم قیل المراد الابلہ فی دنیاہم والفقیہ
فی دین مولاہ عکس ارباب الدنیا (یعلمون ظاہرا
من الحیوۃ الدنیا وہم عن الاخرۃ ہم غافلون) وفسر
سہل التستری بانہم المذین ذہبت قلوبہم شغلتہا
باللہ انتہی ولا یخفی انہ لا یناسب الاکثریۃ ولا اظہریۃ
قال بعضہم من ان البلہ کالعجائز والبلہ وامثالہم
ممن صلبوا فی دینہم ونبتوا ولم یتزلزلوا علی یقینہم وقال
بعض المحققین من الصوفیۃ ہم الذین قنعوا بالجنۃ وما
فیہا من الحور والقصور وانواع السرور والحبور
عن اللقاء فی مقام الشاہدۃ والحضور فی النہایۃ
ان البلہ جمع الابلہ وہو الغافل عن الشر الطبوع علی
الخیر وقیل ہم الذین غلبت علیہم سلامۃ الصدر
وحسن الظن بالناس لانہم عقلوا امر دنیاہم

حدیث معتبر پر واقف نہیں ہوا ہے لیکن شیخ بدر الغسانیہ نے اپنی بعض
تصانیف میں جمال کازرونی سے نقل کیا ہے کہ جب سوال اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے درمیان انصار اور مہاجرین کے مدینہ میں برادری انس بن مالک کے غائب
ہونیکے وقت کرادی اور حضرت عثمان پیش ہوئے تو انکا سینہ مبارک کھلا رہتا
تو فرشتے حیا کی ماری پیچھے ہٹ گئے اسوقت آنحضرت نے انکو سینہ ڈھانپنے
کا حکم کیا تب فرشتے اپنے مکان کی طرف لوٹ آئے آنحضرت نے اونسے
پیچھے ہٹنے کا سبب پوچھا تو اونہوں نے جواب دیا کہ ہمکو عثمان سے حیا آیا
حدیث اکثر اہل جنت کی بیوقوف لوگ ہیں اسکو بزار نے سند ضعیف سے روایت
اور قرطبی نے صحیح سند سے اور ایسا ہی مقاصد میں اس سے زیادتی سے مروی ہے اور علیون
صاحبان دانائی کیلئے ہیں یہ اسکا کچھ اصل نہیں جیسا کہ عراقی نے کہا ہے بلکہ یہ احمد بن
ابی الحواری کے کلام درج کی ہوئی ہے کہا عراقی نے اسکو بزار نے خارج کیا ہے اور
ضعیف کیا ہے اور قرطبی نے تذکرہ میں صحیح کیا ہے حالانکہ اسطرح نہیں کیونکہ
ابن عدی نے اسکو منکر کہا ہے بعضوں نے کہا ہے مراد ابلہ سے وہ لوگ ہیں جو دنیا میں
بیوقوف ہوں اور اللہ کے دین میں فقیہ ہوں دنیا کے لوگوں کا عکس (ظاہر
حیاتی دنیا کو جانتے ہیں اور وہ آخرت سے غافل ہیں) اور سہل تستری نے یوں
تفسیر کی ہے کہ وہ وہ لوگ ہیں جنکے دل دنیا سے بازرہ کر اللہ کے ساتھ مشغول ہوگئے
ہیں انتہی اور پوشیدہ نہیں کہ یہ معنے اکثریت کی مناسب نہیں ہیں اور اظہریہ ہے
جو بعضوں نے کہا ہے کہ ابلہ وہ لوگ ہیں جو شکل حرکی مستحکم ہوں اور ابلہ اور امثال
اونکے اون لوگوں سے ہیں جو اپنے دین میں مستحکم اور مضبوط ہوں اور اپنے یقین سے نہ ہٹے
اور بعض محققین صوفیہ نے یہ کہا ہے وہ لوگ ہیں جنہوں نے دیدار الٰہی کے مشاہدہ
اور حضور سے عراض کرکے اور جنت اور جو اوسمیں ہے حور اور محل اور قصر اور خوشی اور حبور
کی اوسکے ساتھ قناعت کی۔ اور نہایہ میں ہے ابلہ جمع ابلہ کے ہے اور اوسکے معنے
یہ ہیں جو غافل ہو شر سے اور نیکی پر بالطبع مائل ہو اور کہا گیا ہے کہ
وہ لوگ ہیں جن پر سینہ کا سلامت رہنا اور حسن ظن لوگوں
سے غالب ہو کیونکہ وہ دنیا کے کاموں سے ✣ ✣

فجهلوا حذق التصرف فيها واقبلوا على اخرتهم
فشغلوا انفسهم بها فاستحقوا ان يكون اكثر اهل
الجنة واما الابله وهو الذى لا عقل له فغير مراد فى
الحديث **حديث** اكرموا طهوركم قال ابن تيمية
موضوع وفى الذيل هو كما قال **حديث** السنة
الخلق اقلام الحق لا اصل له كما ذكره ابن الديبع +
حديث اللهم اصلح الراعى والرعية قال العراقى لا اصل
له **حديث** اللهم ايد الاسلام باحد العمرين
لا اصل له بهذا اللفظ والعمران تغليب عمر على عمر بن
هشام اللقب فى الجاهلية بابى الحكم فغيره النبى عليه
السلام بابى جهل ومعنى الحديث صحيح ثابت فقد
رواه الامام احمد والترمذى فى جامعه وغيرهما
عن ابن عمر موفوعا بلفظ اللهم ايد الاسلام باحب
هذين الرجلين اليك بابى جهل وبعمر بن الخطاب
وفى بعض الروايات اللهم اعز الاسلام بعمر وفى رواية
زيادة خاصة فجمع بين اللفظين انه دعا بالاول اولا
فلما اوحى الله ان ابا جهل لن يسلم خص عمر بدعاء
فاجيب فيه **حديث** اللهم صل على نبى قبلك يقوله
العامة عند تقبيل الحجر الاسود فلا اصل له ولا يتصور
ان يكون اصل بهذا اللفظ والمبنى فانه كفر بحسب المعنى
وقد صنف العلامة عبد النبى المغربى عالم الشام فى
زمانه تصنيفا فى ذلك وكفر قائله قلت واصل
هذا الخطا انما انتشر بين العوام حيث انهم سمعوا من
بعض الاعلام اللهم صل على نبى قبله وهو صحيح ومن
بعضهم صلى الله على نبى قبلك وهو صحيح ايضا

عاقل ہیں اور تیزی تصرف کے دنیا میں بیوقوف اور آخرت کی کیطرف متوجہ
ہوئے اور اپنے نفسوں کو اسی طرف مشغول کیا پس لائق ہوئی کہ اکثر اہل جنت
کے ہوجائیں لیکن ابلہ جسکو عقل نہ ہو اسکی حدیث میں مراد نہیں ہے
حدیث اپنے وضو کی تعظیم کرو۔ کہا ابن تیمیہ نے موضوع ہے اور ذیل
میں ہے جیسا اوس نے کہا **حدیث** زبانیں خلقت کی خدا کی قلمیں ہیں
(زبان خلق کو نقارہ خدا سمجھو) اسکا کچھ اصل نہیں ہے جیسا کہ ابن دیبع
نے ذکر کیا ہے **حدیث** یا اللہ نیک کر چرانی والی اور رعیت کو کہا
عراقی نے اسکا کچھ اصل نہیں **حدیث** یا اللہ مدد کر اسلام کو ایک کے
ساتھ دو عمروں سے۔ ان لفظوں سے اسکا کچھ اصل نہیں اور عمران تغلیب عمر
کے ہے عمر بن ہشام پر جسکا جاہلیت میں ابی الحکم لقب تھا اور رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم نے ابوجہل تغییر کیا اور معنی حدیث کی صحیح ثابت ہیں اسکو امام
احمد اور ترمذی نے اپنی جامع میں اور غیروں نے ابن عمر سے ان لفظوں سے
مرفوع بیان کیا ہے یا اللہ مدد کر اسلام کو ساتھ دوست تر ان دو مردوں کے
تیری طرف ابوجہل یا عمر بن خطاب سے اور بعض روایتوں میں ہے یا اللہ غالب کر اسلام
عمر سے اور ایک روایت میں زیادتی خاص عمر کی ہے پس تطبیق دونوں میں اس
طرح ہے کہ آنحضرت نے پہلے تو ابوجہل کیلئے دعا کی جب اللہ تعالی وحی کردی
کہ ابوجہل اسلام نہیں لائیگا تب حضرت عمر کیلئے دعا کی تو انکے حق میں دعا
قبول ہوئی **حدیث** یا اللہ رحمت بھیج اوس نبی پر جو پہلے تیری ہے۔ عام لوگ
اسکو حجر اسود چومنے کیوقت کہتے ہیں اسکا کچھ اصل نہیں ہے اور قیاس سے نہیں جاتا
کہ اسکا ان لفظوں اور معنے سے کچھ اصل ہو کیونکہ باعتبار معنے کے یہ کفر ہے اور علامہ عبد النبی
مغربی نے جو اپنے زمانہ میں شام کا عالم ہے اس مسئلہ میں تصنیف کی ہے اور
اسکے قائل کو کفر کیطرف منسوب کیا ہے۔ میں کہتا ہوں اصل اس خطا کا عوام الناس سے
پیدا ہوا ہے جبا وہنوں نے بعض علماء سے یہ سنا یا اللہ رحمت
بھیج اوس نبی پر جو پہلے اس نبی کے ہے اور یہ صحیح ہے اور بعضوں سے
رحمت ہو اللہ کی اوس نبی پر جو پہلے اس نبی تیری کے ہے اور یہ بھی صحیح ہے

فخلطوا الكلمتين وجمعوا العبارتين فحصل من الملتقط هذا الفساد والله رؤف بالعباد وينبغي ان يحمل على الالتقاط عند من قال به على حسن الظن بالمسلم لا يريد به ما يتبادر الى الفهم فانه صريح فتعجل قبلك جملة مستانفة نحو قوله عليه السلام في خطبة حجة الوداع هل بلغت فالوا نعم قال اللهم فاشهد فالتقط عنهم في اثناء كلامه وتوجه الى الله لتمام مرامه ولا نجعل صفة نبي لما قيل من ان شرط الالتقاط ان يكون المتحدث عنه واحدا فتامل فانه موضع زلل والله اعلم في دفع الخلل ان يقدر مضاف فيقال قبل بنيك + **حديث** امان العبد امان قال ابن الهمام لا يعرف له اصل **حديث** امرت ان احكم بالظاهر والله يتولى السرائر اشتهر بين الاصوليين والفقهاء الاكابر بل وقع في شرح مسلم للنووي في قوله عليه السلام اني لم اومر ان انقب عن قلوب الناس الحديث اي افتش ولا وجود له في كتب الحديث المشهورة ولا الاجزاء المنشورة وجزم العراقي بانه لا اصل له وكذا انكره المزني وغيره وممن انكره الحافظ ابن الملقن في تخريج البيضاوي وقال الزركشي لا يعرف بهذا اللفظ وقال السيوطي هذا من كلام الشافعي في الرسالة وقال الحافظ عماد الدين بن كثير في تخريج احاديث المختصر لم اقف له على سند **حديث** امرنا بتصغير اللقمة في الاكل وتدقيق المضغ قال النووي لا يصح **حديث** امير القوم على لا اصل له ذكره ابن الديبع وفيه ان الديلمي رواه عن الحسن بن علي قال علي رضي الله عنه انا يعسوب المؤمنين وروعه الى النبي عليه السلام انه قال

پس دونوں نے دونوں کلمے ملا دیے اور دونوں عبارتوں کو جمع کر دیا تو اس تداخل سے یہ فساد حاصل ہوا اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر مہربان ہے اور شخص کے نزدیک جو اسکو کہتا ہے التقاط پر حمل کرنا چاہیے بسبب حسن ظن کے ساتھ مسلمان کے کیونکہ وہ جو متبادر الفہم ہے وہ نہیں اسلئے کہ وہ کفر صریح ہے پس ہم لفظ قبلک کو جملہ مستانفہ کرتی ہیں جیسا کہ قول آنحضرت کا خطبہ حجۃ الوداع میں ہے تحقیق مجھ سے پہونچا یا کہا لوگوں نے ہاں فرمایا آنحضرت نے یا اللہ تو گواہ رہ پھر آنحضرت نے اثنار کلام میں انہی التقاط کر کے اللہ تعالیٰ کیطرف توجہ کیا واسطے تمام کرنی مقصود کی اور صفت نبی کی ہم نہیں کرتی کیونکہ شرط التقاط کے یہ ہے کہ جسکی بات کیجائے وہ ہر چگہ واحد ہو چاہیے مگر کیونکہ یہ مکان ہیبت کا ہے اور ظاہر فہم خلل میں ہے کہ مضاف مقدر کرنا چاہیے پس کہا جائے پہلے نبی اپنے کی **حدیث** امانت بندے کی امانت ہے کہا ابن ہمام نے اسکا اصل نہیں معلوم ہوا **حدیث** مجھکو حکم ہوا ہے کہ ظاہر قول کیساتھ حکم کروں اور اللہ تعالیٰ والی ہے سرائروں کا اکابر فقیہوں اور اصولیوں میں مشہور ہے بلکہ شرح مسلم نووی میں آنحضرت کی اس قول میں واقع ہوا ہے مجھکو آدمیوں کے دلوں کے تفتیش کا حکم نہیں ہوا الحدیث مشہور کتب حدیث میں اور اجزاء منتشرہ میں اسکا وجود نہیں ہے اور عراقی نے یقین کیا ہے کہ اسکا کچھ اصل نہیں ہے اور ایسا ہی مزنی وغیرہ نے اسکا انکار کیا ہے اور جنہوں نے انکار کیا ہے انمیں ایک تو حافظ ابن الملقن تخریج بیضاوی میں کہتا ہے اور کہا زرکشی نے ان لفظوں سے معلوم نہیں ہے اور کہا سیوطی نے یہ کلام شافعی کی ہے رسالت میں اور کہا حافظ عماد الدین بن کثیر نے تخریج احادیث المختصر میں اسکی سند پر واقف نہیں ہوا **حدیث** ہمکو کہا ہے کیوقت چھوٹا لقمہ کا اور چبانا باریک کرنیکا حکم ہوا ہے کہا نووی نے یہ صحیح نہیں ہے **حدیث** ہمیوں کا امیر علی ہے اسکو ابن دبیع نے ذکر کیا ہے کہ اسکا کچھ اصل نہیں اور دیلمی نے حسن بن علی سے روایت کی ہے کہ کہا علی نے میں سردار مومنوں کا ہوں اور اوسکو آنحضرت کی منسوب کیا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

یا علی انک لسید المسلمین و یعسوب المؤمنین و
العسوب امیر النحل علی ما فی القاموس و رواہ الطبرانی
من حدیث ابی ذر ذکرہ الزمخشری و رواہ ابن عساکر من
حدیث سلمان قالہ السیوطی **حدیث** انا افصح من
نطق بالضاد معناہ صحیح و لکن لا اصل لہ فیما ذکرہ
کما قالہ ابن کثیر و قال ابن الجوزی و نصہ و الحدیث
المشہور علی الالسنۃ انا افصح من نطق بالضاد
لا اصل لہ و لا یصح قلت و العجب من الجلال المحلی مع
جلالۃ محلہ ذکرہ فی شرح جمع الجوامع من غیر تنبیہ
و کذا ذکرہ الشیخ زکریا فی شرح المقدمۃ الجزریۃ
حدیث انا افصح العرب بید انی من قریش قال
السیوطی و رواہ اصحاب الغرائب و لا یعلم من خرجہ و لا
اسنادہ **حدیث** انا عند المنکسرۃ قلوبھم من اجلی قال
السخاوی و ذکرہ الغزالی فی البدایۃ انتہی و لا یخفی ان الکلام
فی ھذا المقام لم یبلغ الی غایۃ قلت و قامہ انا عند
المندرسۃ قبورھم لاجلی و لا اصل لھما فی المرفوع **حدیث**
انا مدینۃ العلم و علی بابھا رواہ الترمذی فی جامعہ و
قال انہ منکر و کذا قال السخاوی و قال انہ لیس لہ وجہ صحیح
و قال ابن معین انہ کذب لا اصل لہ و کذا قال ابو حاتم و
یحیی بن سعید و اورد ابن الجوزی فی الموضوعات و
اوقفہ الذہبی و غیرہ علی ذلک و قال ابن دقیق العید
ھذا الحدیث لم یثبتوہ و قیل انہ باطل و قال الدارقطنی
غیر ثابت و سئل عنہ الحافظ العسقلانی فاجاب بانہ
حسن لا صحیح کما قال الحاکم و لا موضوع کما قال ابن الجوزی
ذکرہ السیوطی و قال الحافظ ابو سعید العلائی الصواب

اے علی تو سردار مسلمانون کا ہی اور یعسوب مومنون کا ہی اور قاموس مین ہی
کہ یعسوب کے معنی امیر مکھیون کے ہین اور زرکشی نے ذکر کیا ہی کہ اسکو طبرانی نے
ابوذر سے روایت کی ہی اور سیوطی نے کہا ہی ابن عساکر نے اسکو سلمان سے
روایت کی ہی **حدیث** مین زیادہ فصیح ہون اوس سے جو ضاد بولتے ہین
اسکے صحیح ہین لیکن جس چیز پر اسکی بنا ہی اوسکا کچھ اصل نہین جیسا کہ
ابن کثیر نے کہا ہی - اور کہا ابن جوزی نے یہ حدیث جو زمانہ پر مشتہر ہی مین
فصیح ہون اون سے جو ضاد بولتے ہین اسکا کچھ اصل نہین اور نہین صحیح
ہوسکتی اور جلال الدین محلی ہی باوجود کیہ بڑا مرتبہ والا ہی تعجب ہی کہ اوسنے
اس حدیث کو شرح جمع الجوامع مین سوے تنبیہ کی (کہ یہ کیسی ہی) ذکر کیا
اور ایسا ہی شیخ زکریا نی شرح المقدمۃ الجزائیہ مین ذکر کیا ہی **حدیث**
مین زیادہ فصیح ہون عرب سے بعد اسکے کہ مین قریش سے ہون - کہا سیوطی
نے اسکو اصحاب غرائب نے روایت کیا ہی مین اسکی سند اور اسکا مخرج معلوم نہین **حدیث**
مین اونکی پاس ہون جنکے دل میری لیے ٹوٹے ہین کہا سخاوی نے اسکو غزالی
نے بدایہ مین ذکر کیا ہی انتہی اور پوشیدہ نہین کہ کلام اس مقام مین نہایت
کو نہین پہونچی اور تمام اسکا یہ ہی مین اونکی پاس ہون جنکی قبرین میرے
لیے کہنہ ہوئی ہین ان دونو کا اصل مرفوع نہین ملتا **حدیث**
مین علم کا شہر ہون اور علی دروازہ اوسکا ہی ترمذی نے جامع مین
روایت کی ہی اور کہا کہ منکر ہی اور ایسا ہی سخاوی نے کہا ہی اور کہا کہ
اسکے واسطے کوئی وجہ صحیح نہین ہی اور کہا ابن معین نے یہ کذب ہی اسکا کچھ اصل نہین
اور ایسا ابو حاتم اور یحیی بن سعید نے کہا ہی اور ابن جوزی نے اسکو موضوعات مین لایا ہی اور
ذہبی وغیرہ نے اسی پر موقوف کیا ہی اور کہا ابن دقیق العید نے اس حدیث کو محدثین
نے ثابت نہین کیا اور کہا گیا ہی کہ یہ باطل ہی اور کہا دارقطنی نے ثابت نہین ہی اسکے
عسقلانی سے سوال ہوا جواب دیا کہ یہ حسن ہی صحیح نہین جیسا کہ حاکم نے کہا
ہی اور موضوع بھی نہین جیسا کہ ابن جوزی نے ذکر کیا ہی
اسکو سیوطی نے ذکر کیا ہی اور کہا حافظ ابو سعید علائی نے صواب

الله حسن باعتبار طرقه لا صحيح ولا ضعيف فضلا عن
ان تكون موضوعا على ما ذكره الزركشي **حديث**
انا من الله والمؤمنون من قال العسقلاني انه كذب
مختلف فيه وقال الزركشي لا يعرف وقال ابو تيمية
موضوع وقال السخاوي هو عند الديلمي بلا اسناد
عن عبد الله بن جراد مرفوعا انا من الله والمؤمنون منى
فمن اذى مؤمنا فقد اذاني **حديث** انصف
بالحق من اعترف قال السخاوي لا اعرفه **حديث**
انفق ما في الجيب فانك ما في العيب لا اصل لمبناه ولكن
يصح معناه لقوله تعالى وما انفقتم من شيء فهو يخلفه
والعهدة المتفق عليه انفق انفق عليك واما قولهم انفق
ابو بكر رضي الله عنه ما معه حتى قتل بالعباء فليس في
المرفوع لكن معناه صحيح **حديث** ان الارض لتنجس
من بول الابعار بعين يوما فيرد اود الوضاع **حديث**
ان بلالا كان يبدل الشين في الاذان سينا قال المزني
فيما نقله عنه البرهان السفاقسي انه اشتهر على
السنة العوام ولم نره في شيء من الكتب **حديث**
ان الثمر رد من علي بن ابي طالب قال احمد لا اصل
له وادعى ابن الجوزي انه موضوع لكن قال السيوطي اخرجه ابن
مندة وابن شاهين وابن مردويه وصححه الطحاوي و
القاضي عياض قوله ولعل المنفي ردها بامر علي والثبت
بدعاء النبي عليه السلام وتفصيله في السير **حديث**
ان الشيطان يجري من ابن آدم مجرى الدم فضيقوا
مجاريه بالجوع ذكره في الاحياء قال العراقي متفق عليه
من حديث صفية دون قوله فضيقوا مجاريه

یہ ہو کہ حسن ہے باعتبار کثرت طرق کی نہ صحیح نہ ضعیف ہے چہ جائیکہ موضوع
ہو جیسا کہ زرکشی نے ذکر کیا ہے **حدیث** میں احد ہوں اور مومن مجھ سے
ہیں کہا عسقلانی نے یہ کذب ہے مختلف فیہ ہے اور کہا زرکشی نے یہ معلوم
نہیں ہوئی اور کہا ابو تیمیہ نے ضعیف ہے وہ دیلمی کے پاس بلا اسناد ہے عبد اللہ
بن جراد سے مرفوع میں اللہ ہوں اور مومن مجھ سے ہیں جس نے مومن کو ایذا
دی اس نے مجھکو ایذا دی **حدیث** منصف ساتھ حق کی وہ ہے جو
اقرار کرے کہا سخاوی نے میں اسکو نہیں جانتا **حدیث** خرچ کر اپنی
جیب سے مٹیگا تجھکو غیب سے اسکا کچھ اصل نہیں لیکن معنے اسکی صحیح
ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے (اور جو تم خرچ کرو کسی چیز سے پس وہ خلیفہ
ہوتا ہے اسکا اور حدیث متفق علیہ میں ہے خرچ کر میں تجھ پر خرچ کرونگا لیکن
لوگوں کا یہ قول کہ ابو بکر نے خرچ کیا جو کچھ اوسکے پاس تھا تا کہ
اوس نے گودڑی کو ٹاکا لگایا یہ مرفوع نہیں ہے لیکن معنے اسکی صحیح
ہیں **حدیث** زمین اونٹ کی لید سے چالیس دن تک
پلید رہتی ہے اسکی سند میں راوی ہے جو وضاع ہے **حدیث**
بلال اذان میں شین کی جگہ سین کہتا تھا برہان سفاقسی نے مزنی سے نقل کیا
کہ یہ حدیث عوام الناس کی زبانوں پر مشہور ہے اور کتب حدیث میں ہمنے
اسکو کہیں نہیں دیکھا **حدیث** سورج حضرت علی پر لوٹا دیا گیا تھا
کہا امام احمد نے اسکا کچھ اصل نہیں اور ابن جوزی نے دعوی کیا ہے کہ یہ
موضوع ہے لیکن سیوطی نے کہا ہے کہ ابن مندہ اور ابن شاہین اور
ابن مردویہ اسکو اپنی کتاب میں لائے ہیں اور طحاوی اور قاضی عیاض
نے اسکی تصحیح کی ہے اور شاید امام احمد وغیرہ کی نفی امر علی کی کے
ہوا اور مثبت حضرت کی دعا سے ہوا اسکی تفصیل کتب سیر میں ہے **حدیث**
شیطان آدمی کی خون کی جگہ میں گھس جاتا ہے اوسکے گھسنے کی جگہ کو بھوکا رہکر
تنگ کرو یہ حدیث احیا میں مذکور ہے کہا عراقی نے یہ حدیث صفیہ
کی روایت سے متفق علیہ ہے سوائے اس قول کی اسکی جگہ بھوکا رہکر تنگ کرو

بالجموع یعنی فانه مندرج من کلام بعض الصوفیة
حدیث ان شیطانا بین السماء والارض یقال
له الویهان معه ثمانیة امثال ولد آدم من
الجنود وله خلیفة یقال له حزب قال ابن الجوزی
موضوع **حدیث** ان العالم والمتعلم اذا مرا
علی قریه فان الله تعالی یرفع العذاب عن مقبرة
تلك القریة اربعین یوما فقال الحافظ جلال الدین
لا اصل له **حدیث** ان العبد لینشر له من
الثناء بین المشرق والمغرب مایرین عند الله جناح
بعوضة کذا فی الاحیاء وقال العراقی لم اجد هکذا
وفی الصحیحین من حدیث ابی هریرة رضی الله عنه انه
لیأتی الرجل العظیم السمین یوم القیمة لایزن عند
الله جناح بعوضة **حدیث** ان القصیر قد
تطیل ای تلد ولدا طویلا ذکره الجوهری فی
صحاحه وقال صاحب القاموس انه مثل ولیس
بحدیث کما وهم فیه الجوهری **حدیث**
ان لابراهیم الخلیل ولابی بکر الصدیق لحیتین
فی الجنة لم یصر ولا اعرف ذلك فی شیء من کتب
الحدیث المشهورة ولا الاجزاء المنثورة قال
العسقلانی قال شیخنا وکذا ما ورد فی الطبرانی
من ان اهل الجنة جرد مرد الا موسی علیه السلام
فله لحیة تضرب الی سرته وکذا ما ذکره
القرطبی ان ذلك ورد فی حق هرون اخیه و
رأیت بخط بعض اهل العلم انه ورد فی حق آدم
ولا اعلم شیئا من ذلك ثابتا **حدیث**

یعنے یہ صوفیہ کی کلام ہے **حدیث** شیطان آسمان اور
زمین کے درمیان ہے نام اوسکا ویہان ہے آٹھ قسم کے آدمی
اوسکے ساتھ اوسکا لشکر ہین اور ایک اوسکا خلیفہ ہے جسکا نام
حزب ہے کہا ابن جوزی نے موضوع ہے **حدیث** جب عالم
اور شاگرد دو نوا ایک گاؤن پر گذرین تو اللہ تعالی اوس گاؤن کے
قبرون سے چالیس روز تک عذاب دور کر دیتا ہے - کہا حافظ جلال الدین
نے اسکا کچھ اصل نہین ہے **حدیث** قیامت کی روز بعضر
آدمیون کی ثنا مشرق اور مغرب کے درمیان منتشر کے جائیگی
حالانکہ اللہ کی نزدیک پر مچھر کے برابر نہین ہوگی - ایسا احیا مین ہے
کہا عراقی نے مینے اسکو اسطرح نہین پایا اور صحیحین مین ابو ہریرہ
سے ہے البتہ لایا جائیگا ایک آدمی بڑا موٹا قیامت کی روز اللہ کے
پاس پر مچھر کے پڑا برابر اوس کا قدر نہ ہوگا **حدیث** چھوٹی
کہے لمبا بچہ جنتے ہے جوہری نے صحاح مین ذکر کیا ہے اور
کہا صاحب قاموس نے یہ مثال ہے حدیث نہین جیسا کہ
جوہری نے وہم کیا ہے **حدیث** جنت مین ابراہیم
خلیل اللہ کے اور ابوبکر صدیق کے داہڑی ہوگی صحیح نہین
ہوئی اوور کتب مشہورہ حدیث مین اور اجزاء منتشرہ مین
اسکو نہین پہچانا کہا عسقلانی کہا ہمارے شیخ نے جو طبرانی مین
ہے کہ (اہل جنت بی ریشی ہونگے مگر موسے علیہ السلام
اونکے لئے داہڑ ہوگی ناف تک) ایسے ہے اور
ایسا ہی ہے جو قرطبی نے ذکر کیا ہے کہ یہ ہارون
علیہ السلام کے حق مین وارد ہوئی ہے اور مینے
بعض عالمون کے خط کا لکھا ہوا دیکھا ہے کہ یہ حدیث
آدم علیہ السلام کے حق مین وارد ہوئی ہے اور
کوئے شے اس سے ثابت نہین **حدیث**

ان الله لما خلق العقل قال له اقبل فاقبل ثم قال له ادبر فادبر فقال وعزتی وجلالی ما خلقت خلقا اشرف منك فبك آخذ وبك اعطی قال ابن تیمیة وتبعه غیره انه کذب موضوع باتفاق کذا فی المقاصد لکن ذکره فی الاحیاء قال العراقی اخرجه الطبرانی فی الکبیر والاوسط وابو نعیم باسنادین ضعیفین **حدیث** ان الله لا یقبل دعاء ملحونا اثبت ورد التقی السبکی والاظهر ان المراد باللحون الخطا فی الاعراب فی البناء وقیل المراد به الدعاء بغیر حق **حدیث** ان الله جعل لذة الاغنیاء فی طعام الفقراء حکم علیه العقیلانی بالوضع وذکر الجلال السیوطی فی آخر کتاب الموضوعات انه سئل عن حدیث ان الله تعالی لذة طعام الاغنیاء الی طعام الفقراء فاجاب بانه موضوع **حدیث** ان الله تعالی اخذ المیثاق علی کل مؤمن ان یبغض کل منافق وعلی کل منافق ان یبغض کل مؤمن لم یوجد **حدیث** ان الله تعالی وعد هذا البیت ان یحجه فی کل سنة ستمائة الف فان نقص کملهم الله بالملئکة وان الکعبة تحشر کالعروس المزفوفة کل من حجها یتعلق باستارها یسعون حولها حتی تدخل الجنة فیدخلوا معها کذا فی الاحیاء وقال العراقی لم اجد له اصلا **حدیث** ان الله یحب الرجل الشعر ویکره المرأة الشعراء قال العجلونی الغافر الفارسی فی مجمع الغرائب فی الحدیث ان الله یحب الرجل الاروب ویبغض المرأة الاروباء والاروب الکثیر الشعر ذکره السیوطی وسکت علیه **حدیث**

اللہ تعالی نے جب عقل کو پیدا کیا کہا اوسکو منہ کر پس اوس نے سہ کیا پھر کہا اوسکو پیٹھ کر پس اوس نے پیٹھ کے کہا اللہ تعالے نے قسم ہے مجھ میری عزت اور بزرگی کی میں نے کوئی پیدائش تجھسے اشرف پیدا نہیں کی تیری سبب سے عذاب کرونگا اور تیسرے سبب سے بخشش کرونگا۔ کہا ابن تیمیہ وہ غیرہ نی یہ اتفاقا کذب موضوع ہے ایسا ہی مقاصد میں ہے لیکن اسکو احیا میں ذکر کیا ہے کہا عراقی نے طبرانی کبیر اور اوسط میں اور ابو نعیم نے دو اسناد ضعیفوں سے لائے ہیں **حدیث** اللہ تعالی نہیں قبول کرتا دعا جو لحن سے ہو ثابت کیا اور رد کیا اسکو التقی السبکی نے اور اظہر یہ ہے کہ لحون سے خطا اعراب اور بنا مراد ہے اور کہا گیا ہے کہ مراد اس سے دعا ہے جو ناحق ہو **حدیث** اللہ تعالی غنیوں کے لذت فقیروں کی طعام میں کی ہے عقیلانی نے اسپر وضع کا حکم کیا ہے اور جلال الدین سیوطی نے آخر کتاب موضوعات میں ذکر کیا ہے کہ مجھسے اس حدیث کی بابت سوال ہوا تو نقل کی اللہ تعالی نے لذت طعام اغنیا کی فقیروں کی طعام کی طرف میں جواب دیا کہ یہ موضوع ہے **حدیث** اللہ تعالی نے ہر مومن سے عہد لیا ہے کہ ہر منافق کو دشمن رکھے اور ہر منافق سے عہد لیا ہے کہ ہر مومن کو دشمن رکھے۔ نہیں پائی گئی **حدیث** اللہ تعالی خانہ کعبہ سے وعدہ کیا ہے کہ اسکا چلا کہ آدمی ہر سال میں حج کرین اگر انسے کوئی کم ہوگا تو اللہ تعالی فرشتوں سے پورا کریگا اور اللہ تعالے کعبہ شریف کو لہن آراستہ کی شکل اوٹھائی جائیگا جس شخص نے اسکا حج کیا ہوگا اسکے بازو نسے متعلق ہوگا اوسکے گرد پھرینگے وہ جنت میں داخل ہوگا اسکے ساتھ وہ لوگ بھی داخل ہونگے ایسا ہی احیا میں ہے کہا عراقی نے میں نے اسکا اصل نہیں پایا **حدیث** اللہ تعالی مرد بہت بال والی کو دوست رکھتا ہے اور عورت بہت بال والے کو برا جانتا ہے کہا عبد الغافر فارسی نے مجمع الغرائب میں حدیث میں ہے اللہ تعالی مرد کثیر الشعر کو دوست رکھتا ہے اور عورت کثیر الشعر کو دشمن رکھتا ہے اسکو سیوطی نے ذکر کیا ہے اور سکوت کیا ہے **حدیث**

ان الله یکره الرجل البطال قال الزرکشی لم اجد له
قال السیوطی وعند ابی عدی من حدیث ابن عمر بسند فیه
متروك ان الله یحب المؤمن المحترف والدیلمی من
حدیث علی ان الله یحب ان یری عبده تعبا فی طلب الحلال
انتهی ولا یخفی ان هذا اخذ من مفهوم المعنی لصحة
المبنی ولا اظن ان احدا یقول به من المحدثین الا ان
یقال مراد السیوطی انه صحیح معناه واقوی فی صحة
مبناه ما فی سنن سعید بن منصور عن ابن مسعود
موقوفا انی لاکره ان اری الرجل فارغا لا فی عمل الدنیا
ولا فی عمل الاخرة **حدیث** ان الله یکره الرجل المطلاق
قال السخاوی لا اعرفه کذلك لکن ثبت حدیث ابغض
الحلال الی الله الطلاق وحدیث لا احب الذواقین و
الذواقات **حدیث** ان الله یکره العبد المتمیز
علی اخیه قال ابن الدبیع لا اعرفه قلت وفی جزء تمثال
العقل الشریف لابی الیمن ابن عساکر مرسلا ان النبی
علیه السلام قال وذکر قصة ان الله یکره من عبده
ان یراه متمیزا علی اصحابه **حدیث** ان لله ملکا
ینقل الاموات قال السخاوی لا اصل له وقد تقدم
عن عبد الملك مثله **حدیث** ان الله ملکا
ما بین شفری عینیه مسیرة خمسمائة عام لم
یوجد له اصل **حدیث** انکم فی زمان الهمتم
فیه العمل وسیأتی قوم یلهمون الجدل لا تکونن منهم
وقال العراقی لم اجد له **حدیث** ان من اقل ما
ارتیتم السفن وعزیمة الصبر ومن اعطی حظه
منها لم یبال ما فاته من قیام اللیل وصیام النهار

اللہ تعالیٰ آدمی بیکار کو برا جانتا ہے۔ کہا زرکشی نے میں نے اسکو نہیں
اور کہا سیوطی نے ابن عدی کے یہ حدیث ابن عمر سے ایسی سند سے جسمیں ایک راوی
متروک ہے لایا ہے اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے مومن صاحب حرفہ کو اور دیلمی میں علی
سے ہے اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے یہ کہ دیکھے اپنے بندے کو طلب حلال کی سختی میں تھکتے
اور پوشیدہ نہیں کہ یہ اوس سبب صحت متن کی سے نکلتے ہے کہ مفہوم ہے معنی صحیح
ظن کرتا کہ کوئی محدث ہے اس کا قائل ہو مگر کہا جائے مراد سیوطی کی یہ ہے کہ اسکے
معنے صحیح ہیں اور اسکی بنا کی صحت کیلئے وہ روایت ہے جو سنن سعید
بن منصور میں ابن مسعود سے موقوف ہے بڑی قوی ہے میں مکروہ جانتا ہوں
کہ مرد کو فارغ دیکھوں نہ دنیا کی کام میں ہو اور نہ آخرت کی کام میں **حدیث**
اللہ تعالیٰ مکروہ جانتا ہے مرد بہت طلاق دینے والی کو کہا سخاوی نے میں اسکو اسطرح
نہیں جانتا لیکن یہ حدیث ثابت ہے بغض ہونا طلاق دینے والی حلال امروں سے
اللہ تعالیٰ کو طلاق ہے اور یہ حدیث میں نہیں دوست رکھتا ہر لذت پکڑنے والے
کو اور عورت لذت پکڑنیوالی کو **حدیث** اللہ تعالیٰ مکروہ جانتا ہے اوس
آدمی کو جو اپنے میں متمیز ہو کہا ابن دبیع نے میں اسکو نہیں جانتا میں کہتا
ہوں اور جزو تمثال العقل الشریف میں ہے ابو الیمن ابن عساکر کی
ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہا راوی نے آنحضرت نے قصہ بیان کیا اور
فرمایا اللہ تعالیٰ اوس آدمی کو مکروہ جانتا ہے جو اپنے دوسرے بھائیوں پر متمیز ہو **حدیث**
اللہ تعالیٰ کی فرشتے ہیں جو مردوں کو نقل کرتے ہیں کہا سخاوی نے اسکا کچھ اصل نہیں
عبد الملک سے اسکی مثل گذر چکا **حدیث** اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے
جسکے دونو آنکھوں میں فرق پانچ سو برس کے مسافت کا راستہ ہے اسکا اصل نہیں
پایا گیا **حدیث** تم ایسی زمانہ میں ہو کہ تمہارے طرف عمل الہام کیا گیا ہے
اور آویگی قوم جو جھگڑے کا الہام کی جائیگی احیا میں ہے کہ تو ان میں سے نہ ہو
عراقی نے میں اسکو نہیں پایا **حدیث** کمی ہو تم دین کے ہر بیس سے
اور صبر محکم اور جو شخص کہ حصہ اسکو دیا گیا نرمی سے اوس چیز کی جو اوسکو قیام رات سے اور صوم دن سے فوت ہوئی ہے

كذا في الاحياء وقال العراقي لم اقف له على اصل ورواه عبد الرزاق
من حديث معاذ ما انزل الله شيئا اقل من اليقين قلت
وهو مستفاد من قوله تعالى (وما اوتيتم من العلم الا
قليلا) واما عزيمة الصبر في العمل فكذا اقليل كما
قال الله تعالى (ان الذين آمنوا وعملوا الصالحات وقليل
ما هم) **حدیث** ان من الذنوب ذنوبا لا يكفرها الا
الوقوف بعرفة ذكره في الاحياء وقال اسنده جعفر بن
محمد الى رسول الله عليه السلام وقال العراقي لم اجد له اصلا
حدیث ان من العصمة ان لا يقدر من كلام الصوفية
وهي من جملة ما اعجب الشافعي من كلامهم عن عبد الله
ابن احمد في زوايد الزهد عن عوف بن عبد الله انه
كان يقول ان من العصمة ان تطلب لشيء من الدنيا
فلا تجده ذكره السيوطي **حدیث** ان المسافر وما
له على قلته بفتح القاف واللام وبالمثناة الفوقية اي
هلاك قال النووي في تهذيبه ليس هذا خبرا عن رسول
الله صلى الله عليه وسلم وانما هو من كلام بعض السلف
فقيل انه عن علي كرم الله وجهه وذكر ابن السكيت و
الجوهري انه عن بعض الاعراب انتهى وقد دل
على الناس رحمة ايات المسافر لاصبح الناس وهم على سفر
اي المسافر ورحله على قلته الا ما وقى الله رواه الديلمي
عن ابي هريرة مرفوعا بلا سند وكذا ابن الاثير في
النهاية وهو ضعيف وللديلمي بسند عن ابي هريرة
يرفعه لو علم الناس ما للمسافر لاصبحوا وهم على ظهور
سفر ان الله يباهي بالمسافر لرحيم وهو ضعيف ايضا ففي
الجملة ثابت غير موضوع **حدیث** ان من تمام

ایسا ہی احیا میں ہے اور کہا عراقی نے میں اسکی اصل پر واقف نہیں ہوا اور عبد الرزاق نے
معاذ سے روایت کی ہے اللہ تعالی نے کسی شے سے کم یقین سے کم نہیں نازل کیا میں کہتا
ہوں یہ اس قول اللہ تعالی سے مستفاد ہے (نہیں دیا گیا تمکو علم مگر قلیل) لیکن
صبر عزیمہ عمل میں وہ بھی کم ہے جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے (جو لوگ ایمان لائے
اور نیک عمل کئے اور وہ کم ہیں) **حدیث** بعض گناہ ایسے ہیں کہ
انکا کفارہ سوائے وقوف عرفہ کے اور چیز کوئی نہیں احیا میں مذکور ہے
اور کہا اسکو جعفر بن محمد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک مسند کیا ہے
اور کہا عراقی نے میں اسکا اصل نہیں پایا **حدیث** پاکی سے ہے
(آدمی کسی چیز پر) قادر ہو۔ صوفیہ کے کلام سے ہے یہ اون جملوں سے ہے
جن سے شافعی متعجب ہوا عبد اللہ بن احمد کی کتاب زوائد الزہد میں اسید بن عوف
بن عبد اللہ سے ہے کہ وہ کہتا تھا تیری پاکی سے ہے کہ تو حسن چیز دنیا کو طلب کرے
پھر اسکو نہ پائے۔ اسکو سیوطی نے ذکر کیا ہے **حدیث** تحقیق مسافر کو
اور اسکا مال ہلاکت پر ہے کہا نووی نے تہذیب الاسماء میں کہ یہ خبر رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نہیں ہے لیکن یہ بعض سلف کی کلام ہے
بعضوں نے کہا ہے کہ علی کرم اللہ وجہہ سے ہے اور ابن السکیت اور
جوہری نے ذکر کیا ہے کہ یہ بعض اعراب سے ہے انتہے
اور وارد ہوا ہے اگر جان لیں آدمی اللہ کی رحمت جو مسافر
پر ہے تو سب آدمی سفر پر ہی صبح کریں لیے مسافر اور اوسکا
اسباب ہلاکت پر ہے مگر جسکو اللہ نگاہ رکھے دیلمی نے ابو ہریرہ
سے مرفوع بلا سند روایت کی ہے اور ایسا ہی ابن الاثیر
نہایہ میں اور وہ ضعیف ہے اور دیلمی میں ابو ہریرہ سے
مرفوع سند سی ہے اگر معلوم کریں آدمی جو مسافر کے
لئے ہے البتہ صبح کریں حالانکہ وہ مسافر ہوں اللہ تعالی مسافر
کے ساتھ رحیم ہے اور یہ بھی ضعیف ہے الحاصل کہ یہ حدیث
ثابت ہے موضوع نہیں **حدیث** آدمی کے تمام

ایمان العبد ان یتشہی فی کل حدیث منکر **حدیث** ان المیت یرے الناس فی بیته سبعة ایام قال البیهقی فی مناقب احمد سئل عنه احمد فقال باطل لا اصل له قال السخاوی وینظر معناه قال النووی فی متنه کلام مظلم وواضعه مجرم قبحه الله من وضعه ولا برد مضجعه **حدیث** ان نسبة الفائدة الی مفیدها من الصدق فی العلم وشکره وان السکوت عن ذلک من الکذب فی العلم وکفره من کلام سفیان الثوری کما ذکره ابن جماعة من مسنکه الکبیر قلت ومن الفائدة فی الاسناد الی صاحب الفائدة من زیادة العائدة ما قیل علمان خیر من علم واحد مع ما فی الاضافة من براءة من المخافة **حدیث** ان الورد خلق من عرق النبی علیه السلام او من عرق البراق قال النووی لا یصح وقال العقیلی موضوع وسبقه لذلک ابن عساکر ذکره السخاوی وقال الزرکشی له طرق فی مسند الفردوس وکتاب الریحان لابن فارس **حدیث** ان کان الکلام من فضة فالصمت من ذهب هو من قول سلیمان او لقمان لابنه کما ذکره ابن الدبیع قال الخطابی وهذا محمول علی ما لیس فیه فائدة شرعیة والا فقد یکون النطق فی بعض المواضع واجبا وفی بعضها ندبا اقول فیحمل حدیث من صمت نجا علی الاول کما یشیر الیه حدیث من کان یؤمن بالله والیوم الآخر فلیقل خیرا او لیصمت فیه تنبیه علی ان کلام الخیر خیر من السکوت عن الشر فان نفع الاول متعد والثانی قاصر کما ان النهی عن المنکر **حدیث**

ایمان سی یہ ہی کہ اپنی سب کلامون مین استثنا کری منکر ہے **حدیث** میت اپنی گہر مین سات دن تک دمیون کو دیکہتی ہے کہا بیہقی طالبے امام احمد کی مناقب مین انسی اس حدیث کی بابت سوال سوا جواب آویا کہ باطل ہے اسکا کچہہ اصل نہین کہا سخاوی نے اسکے معنے دیکہے جاتی ہین کہا نووی نے اسکے متن مین بڑی کلام ہے اسکا واضع مجرم ہی قبیح کرے اللہ اسکے واضع کو اور اوسکی خواگاہ کو سرد نہ کری **حدیث** فائدہ کو منسوب کرنا اوس شخص کے طرف جسنے فائدہ دیا ہی آدمی کی صدق اور شکر پر دلالت ہے (یعنے یہ نسبت کرنیوالا صادق اور شاکر ہی) اور اس سے چپکنا اوسکے کذب اور ناشکری پر دلالت ہے (یعنے یہ کاذب اور ناشکر ہی) سفیان ثوری کے کلام ہی جیسا کہ ابن جماعت نے اسکی مسند کبیر سے بیان کیا ہی مین کہتا ہون فائدہ کو صاحب فائدہ کیطرف نسبت کرنے مین کئی علم کا فائدہ ہی جیسا کہ کہا گیا ہی دو علم ہتر ہین ایک علم ہی باوجود یکہ نسبت کرنے مین خوف ہی برات ہی **حدیث** گلاب حضرت کی پسینہ سی پیدا ہوا یا براق کی پسینہ سی - کہا نووی نے صحیح نہین ہی اور کہا عسقلانی موضوع ہے اور اس مین ابن عساکر سبقت لی گیا ہی اسکو سخاوی نے ذکر کیا ہے اور کہا زرکشی نے مسند فردوس مین اور کتاب الریحان ابن فارس مین اسکے بہت طرق ہین **حدیث** اگر بولنا چاندی جیسا ہے تو چپ کرنا سونی جیسا ہی یہ کلام سلیمان کی یا لقمان کے اپنے بیٹے کو ہے جیسا کہ ابن دبیع نے ذکر کیا ہے کہا خطابی نے یہ اسپر محمول ہے جسمین فائدہ شرعی نہ ہو ورنہ بولنا بعض جگہ مین کبھی واجب ہوتا ہے اور کبھی مستحب مین کہتا ہون یہ حدیث جسنے چپ کی اوس نے نجات پائی اسکو پہلی بات پر حمل کرنا چاہئے جیسا کہ اسکے طرف یہ حدیث اشارہ کرتی ہے جو شخص اللہ اور آخرت کے ساتہہ ایمان رکہتا ہی چاہئے کہ نیک بات کہی یا چپ ہی اور اس مین تنبیہ ہے کہ کلام خیر شر کے سکوت سی بہتر ہے کیونکہ پہلی کا نفع متعدی ہے اور دوسرے کا قاصر ہی جیسا کہ بری باتون سے منع کرنی مین **حدیث**

ان لم یکن العلماء اولیاء اللہ فلیس للہ ولی قالہ ابو حنیفۃ
والشافعی وقد قیل من اطلق لسانہ فی العلماء بالثلب العیب
وقال بعضہم غیبۃ العلماء کبیرۃ وقیل لحم العلماء سم قاطع
حدیث انی لاجد نفس الرحمۃ من قبل الیمن او من جانب
الیمن قالہ العراقی لم اجد لہ اصلا **حدیث** اول ما خلق
اللہ العقل تقدم فی ان اللہ لما خلق العقل الحدیث رواہ
ابن داود الحبر قال السخاوی ولیس ابن الحبر کذابا وقد قال
شیخنا یعنی العسقلانی والوارد فی اول ما خلق اللہ القلم
وھو ثابت من حدیث العقل **حدیث** ایاکم وخضراء
الدمن اخرجہ الدارقطنی فی الافراد والعسکری من
حدیث الواقدی وقال الدارقطنی لایصح من وجہ ذکرہ ابن الدیبع
قال السیوطی رواہ الدیلمی عن ابی سعید قلت فلا یکون
موضوعا سواء یکون موقوفا او مرفوعا وذکرہ ضاحب تحفۃ
العروس عن عمر موقوفا ولفظہ ایاکم وخضراء الدمن
فانہا تلد مثل اصلہا وعلیکم بذات الاعراق
فانہا تلد مثل ابیہا وعمہا واخیہا ثم الدمن بفتح وکسر
جمع دمنۃ بکسر الدال المہملۃ وھی البعر شبہت المرأۃ
الحسناء الفاسدۃ بالنبات ینبت علی البعر فی الموضع
الخبیث فان ظاہرہ حسن وباطنہ فاسد والاعراق
جمع عرق والمراد بہ الاصل **حدیث** ایاک والسبخ یا
ابن واحۃ کذا فی الاحیاء وقال العراقی لم اجد ہکذا
وفی کتاب الریاضۃ لابن السنی وابی نعیم فی الحلیۃ من
حدیث عائشۃ باسناد صحیح انہا قالت للنساء ایاک و
السبخ فان النبی علیہ السلام وصحابہ کانوا لایسبخون
ولابن حبان واجتنب السبخ فی البخار ونحوہ من قولہ

اگر علماء اولیاء اللہ نہیں ہیں تو پھر اللہ تعالی کا کوئی ولی نہیں ہے۔
اسکو امام ابوحنیفہ اور شافعی نے کہا ہے اور کہا گیا ہے جس نے علماء کی حقیقی عیب
کی زبان کھولی اوس کو اللہ تعالے دل کی موت سے آزمائیگا
کرتا ہے اور بعضوں نے کہا ہے علماء کی غیبت گناہ کبیرہ ہے اور کہا گیا ہے علماء کا
گوشت زہر قاتل ہے **حدیث** میں رحمت کو یمن کی طرف سے پاتا ہوں
کہا عراقی نے میں نے اسکا اصل نہیں پایا **حدیث** پہلے اللہ تعالی نے عقل
کو پیدا کیا۔ اسکا حال اس حدیث (ان اللہ لما خلق العقل) میں گزر چکا
اسکو ابن داود الحبر نے روایت کیا ہے کہا سخاوی نے ابن الحبر کذاب نہیں ہے اور
کہا شیخ عسقلانی نے اس حدیث کی جگہ یہ حدیث زیادہ ثابت ہے پہلے سب سے
اللہ نے قلم کو پیدا کیا اور یہ حدیث عقل کی زیادہ ثابت ہے **حدیث** بچو تم عورتین
حسین خراب باطن سے۔ اسکو دارقطنی نے افراد میں لایا ہے اور عسکری نے الواقدی سے اور کہا دارقطنی
نے یہ کسی وجہ سے صحیح نہیں اس کو ابن دیبع نے ذکر کیا ہے اور کہا سیوطی نے اسکو دیلمی نے
ابوسعید سے روایت کیا ہے میں کہتا ہوں تو موضوع نہیں ہو سکتے خواہ موقوف
ہو یا مرفوع اور صاحب تحفۃ العروس نے عمر سے موقوف روایت کی ہے اور اسکے الفاظ
ہیں بچو تم عورتوں حسین خراب باطن سے کیونکہ وہ اپنی اصل کی مثل جنتی ہیں اور
لازم پکڑو تم اصیل عورتوں کو کیونکہ وہ اپنے باپ چچا اور بھائی کے مثل جنتی ہیں
دمن بفتح دال و بکسر دال جمع دمنہ بکسر دال کی ہے معنے اسکے میگنی کے ہیں عورت حسین خراب
کو اگنو سے تشبیہ دی گئی ہے جو خبیث جگہ پیدا ہوا سلئے کہ ظاہر اسکا
اچھا ہے اور باطن اسکا فاسد ہے اور عراق جمع عروق کی معنے اسکے اصل کے
ہیں **حدیث** ای ابن واحہ کی سبخ سے بچ۔ ایسا ہی حیا میں ہے اور کہا
میں نے اسکو اس طرح نہیں پایا اور ابن السنی کی کتاب الریاضۃ
میں اور ابونعیم کے حلیہ میں عائشہ سے صحیح اسناد سے روایت ہے کہ
اوس نے کہا سائب کو بیچ تو سبخ سے کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم اور اوسکے اصحاب سبخ نہیں بوتے تھے اور ابن حبان
میں ہے پرہیز کر سبخ سے اور بخاری میں +

ابن عباس والسجع المذموم هو المتكلف الصادر
من نحو الكهانة واما السجع الوارد من الموزون الطبع
فلا منع له بل ورد في الشرع نحو اللهم اعوذ بك من علم لا
ينفع وقلب لا يخشع ونفس لا تشبع ودعاء لا يسمع و
هؤلاء الاربع **حديث** اى شئ لا يخفى قال ما يكون
قال العسقلاني لا اعرف له اصلا قال ونحوه **حدث**
من اخفى سريرة صالحة اوسيئة البسه الله منها رداء
يعين الناس يعرف به ولو دخل المؤمن كوة حائط و عملا
عملا صالحا اسمع الناس يحدثون به قلت و يقوى معناه
قوله تعالى (والله مخرج ما كنتم تكتمون) وقد فسر قوله تعالى
(فانه يعلم السر واخفى) اى ما في الباطن وقيل الا يكون فانه
عالم بالموجودات والمعدومات وانه اى شئ يكون واى شئ
لا يكون ولو كان كيف يكون وانه اذا قال للشئ كن فيكون
حدث الايمان عقد بالقلب واقرار باللسان وعمل
بالاركان قال السخاوي رواه ابن ماجة بسند من طريق
عبد السلام بن صالح الى علي رفعه بهذا وحكم عليه
ابن الجوزي بالوضع لكن قال السيوطي اورده ابن الجوزي
في الموضوعات ولم يصب قلت قال الفيروز آبادي في كتابه
صراط المستقيم الحديث المشهور ان الايمان قول وعمل
يزيد وينقص والايمان لا يزيد ولا ينقص كلام غير صحيح
ذكر الزركشي في اول كتابه عن البخاري انه سئل عن
ان الايمان لا يزيد ولا ينقص فكتب من حدث بهذا
توجب الضرب الشديد والحبس الطويل **حرف**
باء الموحدة - حدث الباذنجان لما كل
باطل لا اصل له قال العسقلاني لما وقفت عليه وقال

ابن عباس سے اسی طرح ہی اور سجع مذموم وہ ہی جو آدمی تکلیف سے کہا ہو ن
کسطرح بنائی لیکن وہ سجع جو آدمی سے بالطبع خارج ہو وہ منع نہیں ہے بلکہ
شرع مین بھی وارد ہوا ہی جیسا کہ اس عبارت مین جسکے معنے یہ ہین یا
اللہ مین تجھ سے پناہ مانگتا ہون ایسی علم سے جو نفع نہ دی اور ایسی دل سے
نہ ڈری اور ایسی نفس سے جو سیر ہو اور اوس دعا سے جو قبول ہو اور ان چار چیزون سے
حدیث کون سی چیز پوشیدہ نہین ہے کہا جو ابھی ہونے ہو کہا عسقلانی نے مین
اسکا اصل نہین جانتا اور کہا ایسا ہی یہ حدیث ہی - جو شخص اپنے راز کو چھپاتا ہو برا
پوشیدہ کریگا اللہ تعالی اوسکو ویسی چادر اوڑھا دیگا کہ جس سے وہ معلوم ہو اگر
کوئی مومن نیوالکی تا بدان مین داخل ہو کر نیک عمل کریگا البتہ صبح کو آدمی
اوسکی باتین کرینگے مین کہتا ہون جو قول اللہ تعالی کا اسکا معاون ہے (اللہ تعالی
نکالنے والا ہی جو تم پوشیدہ کرتی ہو) اور اسکی تفسیر کی (وہ جانتا ہی سر اور پوشیدہ کو)
تفسیر اسطرح کی ہی یعنے جو باطن مین ہو اور کہا گیا ہی جو ابھی ہو اور ہو گا کیونکہ وہ موجودات
اور معدومات کو جانتا ہی اور جو ہوئے ہو اور جو نہ ہوئی ہو اگرچہ کسی طرح کے ہوئے ہو اور وہ
جب کسی شئی کو حکم کرتا ہی کہ ہو جا تو ہو جاتی ہے **حدیث** ایمان عقد بالقلب
اور اقرار باللسان اور عمل بالارکان کا نام ہی - کہا سخاوی نے ابن ماجہ نے عبد السلام
بن صالح کی طریق سے علی تک اور اوس نے مرفوع کیا ہی اور ابن جوزی نے
اسپر حکم موضوع کا لگایا ہی لیکن سیوطی نے کہا ہی ابن جوزی اسکو موضوعات مین
لایا ہی اور صواب نہین کیا مین کہتا ہون فیروز آبادی نے کتاب صراط المستقیم
مین کہا ہی کہ یہ مشہور حدیث ایمان قول اور عمل ہے اور زیادہ ہوتا ہے
اور کم ہوتا ہی اور یہ حدیث ایمان نہین زیادہ ہوتا اور نہ کم یہ تمام غیر صحیح ہین
اور زرکشی نے اول کتاب مین بخاری سے نقل کیا ہی کہ اوس سے اس حدیث کہ ایمان
نہین زیادہ ہوتا نہ کم) کی بابت پوچھا گیا اوسنے لکھا جو شخص یہ حدیث
بیان کریگا سخت مارا اور بہت قید کی لائق ہے **حرف با - حدیث**
بینگن اسی لئے ہے جسکے لئے کہا جاتا ہے (یعنے جس مرض کے لئے کہا جاتا ہے)
اوسکیلئے فائدہ کرتا ہی) اسکا کچھ اصل نہین کہا عسقلانی نے مین اسپر واقف نہین ہوا

بعض الحفاظ انه من وضع الزنادقة وقال الزرکشی
وقد ظهر به العوام حتی سمعت قائلا منهم یقول هو
اصح من حدیث ماء زمزم لما شرب له وهذا خطاء
قبیح وکل ما یروی فیه باطل قال السیوطی ولم اقف له
علی اسناد الا فی تاریخ بلخ وهو موضوع وفی الفتاوی
الحدیثیة له ان هذا القائل مخطئ اشد الخطاء
وان حدیث الباذنجان کذب باطل موضوع باجماع اهل
الحدیث نبه علی ذلک ابن الجوزی فی الموضوعات و
الذهبی فی المیزان وغیرهما وحدیث ماء زمزم
مختلف فیه فقیل صحیح وقیل حسن وقیل ضعیف ولم یقل
احد انه موضوع **حدیث** باعد ما بین نفاس
الرجال والنساء غیر ثابت وانما ذکره ابن الحاج فی المدخل
فی صلوة العیدین وذکره ابن جماعة فی منسکه فی طواف
وله لفظه ویروی عن النبی علیه السلام باعد ما بین النساس
الرجال والنساء **حدیث** الباقلاء لیس له اصل ذکره
ابن الدبیع وقال الزرکشی احادیث الباقلاء والعدس
باطلة **حدیث** باکروا بالصدقة فان البلاء لا
یتخطاها قال ابن الجوزی هو موضوع وقال العسقلانی
لکن لا یتبین انه کذلک وقال السیوطی رواه الطبرانی فی
الاوسط من حدیث علی وابو الشیخ من حدیث انس
حدیث بخلا امتی الخیاطون قال السخاوی ولم اقف
علیه قال ابن الدبیع بل لا اصل له فان حدیث عمل الابرار
من الرجال الخیاطة وعمل الابرار من النساء الغزل
الذی رواه تمام فی فوائده وغیره عن سهل ابن سعد مردود
حدیث البخیل عدو الله ولو کان راهبا لا اصل له

اور بعض حفاظ نے کہا یہ بعض زندیقوں نے بنائی ہی اور کہا زرکشی نے
یہ عوام الناس کے آواز ہی تاکہ میں نے ایک قائل کو یہ کہتے سنا ہے کہ یہ اس حدیث
سے صحیح ہی (پانی زمزم کا اسی کے لئے پیا جائے) اور یہ
سخت خطا ہی اور جو اس باب میں روایت ہے وہ باطل ہے اور کہا سیوطی
نے میں نے اسکے اسناد پر وقف نہیں ہوا مگر تاریخ بلخ میں اور وہ بھی
موضوع ہی اور فتاوی حدیثیہ میں ہے کہ اس قائل نے بہت سخت خطا کی ہے
کیونکہ حدیث بینگن کے کذب باطل موضوع اجماع اہل حدیث سے ہی یہ
ابن جوزی نے موضوعات میں اور ذہبی نے میزان میں اور غیرون
نے لکھا ہے اور حدیث پانی زمزم کے مختلف ہی بعضون نے کہا ہی صحیح
اور بعضون نے حسن اور بعضون نے ضعیف نہ کسی نے موضوع نہیں کہا
حدیث عورتون اور مردون کے بیچ فرق کرو ثابت نہیں ہے
اسکو ابن حاج نے مدخل میں صلوة العیدین میں ذکر کیا ہی اور ابن جماعت
نے منسک میں طواف النساء میں ذکر کیا ہی اور الفاظ اسکے یہ ہیں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی آدمیون میں یعنی عورتون اور
مردون میں فرق کرو **حدیث** لوبیا اسکا کچھ اصل نہیں ہے اسکو
ابن دبیع نے ذکر کیا ہی اور کہا زرکشی نے حدیثیں لوبیا اور مسور کی باطل
ہیں **حدیث** صبح کے وقت صدقہ دو اسلئے کہ بلا اسکو ٹال نہیں
سکتی - کہا ابن جوزی نے موضوع ہی کہا عسقلانی نے مجھے اب معلوم
نہیں ہوتا اور کہا سیوطی نے کہ طبرانی نے اوسط میں علی سے روایت کی ہے
اور ابو الشیخ نے انس سے **حدیث** بخیل میرے اور تمہارے درمیان
کہا سخاوی نے میں اسپر واقف نہیں ہوا کہا ابن دبیع نے بلکہ اسکی
اصل کچھ نہیں کیونکہ یہ حدیث اسکو رد کرتی ہے عمل نیک مردون
کا سینا ہی اور عمل نیک عورتون کا کاتنا ہے روایت کی
اسکو تمام نے فوائد میں اور غیرون نے بسند سہل بن سعد سے
حدیث بخیل دشمن اللہ کا ہی اگرچہ عابد ہو اسکا کچھ اصل نہیں

وکذا لفظ البخیل لایدخل الجنة ولوکان عابدًا و
السخی لایدخل النار ولوکان فاسقا **حدیث**
البرد عدو الدین لیس بحدیث بل هو من کلام سعید بن
عبد العزیز الدمشقی الامام الکبیر **حدیث** البراز
باهله من کلام العامة ولعله ماخوذ من تقدیم علی
البحر فی قوله تعالی (هو الذی یسیرکم فی البر والبحر) و
من قوله سبحانه وتعالی (الم نجعل الارض کفاتا احیاء
واموانا) ای ضامة کضم الام اولادها کما یشیر الیها
قوله تعالی (منها خلقناکم) **حدیث** البرکة
فی البنات قال السخاوی وعن ابن عباس ان رجلا دعا
علی بناته بالموت فقال علیه السلام لاتدع فان البرکة
فی البنات وفی مسنده من اتهم بالوضع وهو لاینافی
ان موت البنات من الکرمات فان الحالات تختلف بمقتضی
المقامات فقد روی الطبرانی فی الکبیر والاوسط و
غیرهما عن ابن عباس رضی الله عنه ان النبی علیه السلام
لما عزی بابنة رقیة قال الحمد لله دفن البنات من
المکرمات وفی روایة البزار موت البنات وهو غریب و
لابن ابی الدنیا عن ابن عباس رضی الله عنه انه
مات له ابنة فاتاه الناس یعزونه فقال لهم عورة
سترها الله ومؤونة کفاها الله واجر ساقه الله و
اجتهد المتاخرون ان یزیدوا فیها حرفا فما قدروا
کذا فی المقاصد واقول یمکن ان یقال ان المراد
امر قضاه الله لاحول ولاقوة الا بالله **حدیث**
البرکة فی صغر القرص وطول الرشاء وصغر الجدول
نظر الماء ذکره السخاوی فی المقاصد فی حدیث صغروا
یا الجدول

اور ایسا ہی اسکا بھی کچھ اصل نہیں بخیل جنت میں داخل نہ ہوگا اگرچہ عابد
ہو اور سخی آگ میں داخل ہوگا اگرچہ فاسق ہو ترجمہ پہلی جزء کا (بخیل اگر
بوڑھا بھی ہو برا بہشتی نباشد بحکم خبر) **حدیث** سرد دین کے دشمن ہے
یہ حدیث نہیں ہے بلکہ امام کبیر سعید بن عبد العزیز دمشقی کی کلام ہے **حدیث**
خشکے اپنی اہل کے بہت لائق ہے عوام الناس کی کلام ہے شاید اس آیت سے
ماخوذ ہو جسمیں کا لفظ بحر پر مقدم ہے (اللہ تعالی ایسا ہے جو تمکو خشکے اور دریا میں
سیر کراتا ہے) اور اس آیت سے (کیا نہیں کیا ہمنے زمین تمہارے سمیٹنے کا رہنے
اور مردے یعنے ملائی والے جیسا کہ ماں اپنی اولاد کو ملاتی ہے جیسا کہ قول اللہ تعالی
کا اسکی طرف اشارہ کرتا ہے (اس سے ہمنے تمکو پیدا کیا) **حدیث**
بیٹیوں میں برکت ہے کہا سخاوی نے ابن عباس سے کہ ایک آدمی نے اپنے
بیٹیوں پر موت کی دعا کی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مت
کیونکہ برکت بیٹیوں میں ہے اسکی سند میں ایک شخص ہے جسکو وضع کی تہمت ہے
اور یہ روایت اسکے منافی نہیں ہے بیٹیوں کے موت بزرگیوں سے ہے کیونکہ حالات بسبب
تفاوت مقامات کی مختلف ہوتی ہیں طبرانی نے کبیر اور اوسط میں اور غیر
اسکے نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ جب آنحضرت نے اپنی بیٹی رقیہ کو دفن
کیا فرمایا الحمد للہ کہ بیٹیوں کا دفن کرنا بزرگیوں سے ہے اور بزار کی روایت میں
دفن کی جگہ موت کا لفظ ہے اور یہ روایت غریب ہے اور ابن ابی الدنیا میں
ابن عباس سے ہے کہ آنحضرت کی صاحبزادی فوت ہوئی اور آدمی ماتم پرسی
کیلئے آئی فرمایا آنحضرت نے اونکو یہ عورت ہے اللہ تعالی نے اسکو ڈھانپ
لیا اور تکلیف ہے اللہ تعالی اسکو کافی ہوا اور اجر ہے جلایا اسکو اللہ نے اور
متاخرین نے اسبات میں کوشش کی کہ اسمیں کوئی لفظ زیادہ کریں لیکن وہ قادر
نہ ہوئے ایسا ہی مقاصد میں ہے میں کہتا ہوں شاید یہ جملہ امر ہے
اللہ نے اوسکو پورا کیا نہیں قوت بازو ہنر کی مگاہ سے اور نہیں قوت نیکی کے مگر
توفیق اللہ سے **حدیث** برکت چھوٹی روٹی میں ہے اور لمبی سے میں اور چھوٹی
نہر میں سخاوی نے مقاصد میں اسکو ذکر کیا اور ایک میں ہے چھوٹا کرو

الخبز وقال انه باطل وكأنه تبع النسائي فيما نقل عنه
انه كذب قلت في الاحاديث البركة قد ذكره السيوطي
في جامع الصغير عن ابي الشيخ في الثواب عن ابن
عباس رضي الله عنه والسلفي في الطيوريات عن ابن عمر
واما تحد صفروا فسيأتي عليه الكلام في محله *
تحد برمه الشرك لا تفور ليس بحديث كما قال
ابن الدبيع حديث البشاشة خير من القرى
اي الضيافة قال السخاوي لا اعرفه حديث بشر
القاتل بالقتل قال السخاوي لا اصل له حديث
البطنة وفضائله ضعف فيه ابو عمر التوقاني جزء و
احاديثه باطلة ذكره ابن الدبيع وكذا قال الزركشي
قلت ما فضائله فكذلك واما ما ورد فيه انه عليه
السلام اكله فثابت لا سيما مع الرد كما في شمائل
الترمذي وغيره تحد البطنة تذهب الفطنة
ليس له اصل في مبناه وهو عن عمر بن العاص وغيره من
الصحابة فمن بعدهم بمعناه تحد بني الدين على النظافة
ذكره في الاحياء وقال لم اجد له مخرجا ذكره ابن الدبيع
قلت لفظه لم اجد هكذا وفي الضعفاء لابن حبان
من حديث عائشة تنظفوا فان الاسلام نظيف و
للطبراني بسند ضعيف جدا من حديث ابن مسعود النظافة
تدعو الى الايمان انتهى قال السيوطي واقرب مما اخرجه الترمذي
عن سعد بن ابي وقاص مرفوعا ان الله نظيف يحب النظافة
فنظفوا افنيتكم انتهى ورواه الترمذي من حديث سعد بن
وقاص ان الله طيب يحب الطيب نظيف يحب النظافة
كريم يحب الكرم جواد يحب الجود فنظفوا ادراءكم

ردیوں کو اور کہا کہ یہ باطل ہے گویا کہ یہ نسائی کا تابع ہوا جسکی اس
سے منقول ہے کہ یہ کذب ہے مین کہتا ہون وہ نہ برکت کی حدیث کو سیوطی
نی جامع صغیر مین ابی الشیخ سے ثواب مین ابن عباس سے ذکر کیا ہے
اور سلفی نی طیوریات مین ابن عمر سے لیکن اس حدیث (صفروا)
مین اسکی جگہہ پر کلام ہوگی **حدیث** مشرک کی ہانڈی جوش
نہین مارتی - ابن دبیع نی کہا کہ یہ حدیث نہین ہے **حدیث**
بشاشت چہرے کی اچھی ہے ضیافت سے - کہا سخاوی نے مین اسکو نہین جانتا
حدیث قاتل کو قتل کے خوشخبری دی - کہا سخاوی نے اسکا اصل
نہین ہے **حدیث** تربوز کی اسکے فضائل مین ابو عمر توقانی ایک
کتاب تصنیف کی ہے ابن دبیع نی ذکر کیا ہے کہ اوسکی تمام حدیثین
باطل ہین اور ایسا ہی کہا زرکشی نی - مین کہتا ہون فضائل اسکے
اور لیکن یہ بات کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی اسکو کہایا ہے
ثابت ہی بلکہ بسہ خجور ترکے جیسا کہ شمائل ترمذی وغیرہ مین ہے
حدیث زیادہ گفتگو عقل کو لے جاتی ہی - اسکا اصل ثابت
نہین اور عمر بن عاص وغیرہ صحابہ سے اسکے معنے ثابت ہین
حدیث دین پاکی پر بنا کیا گیا ہے - احیا مین مذکور ہے اور
کہا کہ مین اسکے مخرج نہین پایا اسکو ابن دبیع نی ذکر کیا ہے
مین کہتا ہون اسطرح تو معلوم نہین ہوئے لیکن ضعفا ابن حبان
مین عائشہ سے اسطرح مروی ہے پاکی کرو کیونکہ اسلام پاک ہے اور
طبرانی مین بہت ضعیف سند سے ابن مسعود سے ہے پاکی ایمان کیطرف بلاتی
ہے - انتہی کہا سیوطی نی جو ترمذی نے سعد بن ابی وقاص سے مرفوع روایت کی ہے
وہ اوسکی زیادہ قریب ہے اللہ پاک ہے پاکی کو دوست رکھتا ہے تم اپنے مکانون کو
پاک کرو انتہی اور ترمذی نی سعد بن وقاص سے روایت کی ہے اللہ تعالی صاف ہے
دوست رکھتا ہے صفائی کو پاک ہے دوست رکھتا ہے پاکی کو کریم ہے دوست رکھتا ہے کرم
کو سخی ہے دوست رکھتا ہے سخاوت کو پس پاک کرو اپنے صحنون کو اور کہا ہے مین گمان کرتا ہون شاید پاک کرو

أو فی روایۃ اخبیثکم ولا تشبہوا بالیہود وذکر للعزفی
فی شرح اسماء الحسنی انہ رواہ البزار فی مسندہ ولخرج
الرافعی بسندہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ تنظفوا بکل
ما استطعتم فان اللہ بنی الاسلام علی النظافۃ ولن
یدخل الجنۃ الا نظیف **حدیث** البلاء موکل
بالقول اوردہ ابن الجوزی فی الموضوعات من حدیث
ابی الدرداء وابن مسعود قال الربیع وھو عند الخطیب فی
تاریخہ عن ابن مسعود بلفظ البلاء موکل بالمنطق فلو
ان رجلا عیر رجلا برضاع کلبۃ لرضعہا فالسخاوی
وھو ضعیف قلت فی لفظ الزرکشی بالنطق وقال
رواہ ابن لال فی مکارم الاخلاق من حدیث ابن عباس
والدیلمی من حدیث ابی الدرداء قال السیوطی والدیلمی
ایضا من حدیث ابن مسعود مرفوعا واحمد فی الزہد عنہ
موقوفا وابن السمعانی فی تاریخہ من حدیث علی مرفوعا
حدیث بیت المقدس طشت من ذہب مملو
عقارب لیس بحدیث بل ھو مما یسئل التوراۃ **حرف**
التاء المثناۃ من فوق حدیث
تحیۃ البیت الطواف قال السخاوی لم ارہ بھذا اللفظ قلت
المراد بالبیت ھو الکعبۃ وھو بیت الحرام ومعناہ
صحیح کما فی الصحیح عن عائشۃ اول شیء بدأ بہ النبی
صلی اللہ علیہ وسلم حین قدم مکۃ انہ توضأ ثم طاف
الحدیث وذلک لان کل من یدخل المسجد الحرام یسن لہ
ان یبدأ بالطواف فرضا او نفلا ولا یأتی بصلوۃ تحیۃ
المسجد الا اذا لم یکن فی نیتہ ان یطوف لعذر او
لغیرہ ولیس معناہ ان تحیۃ المسجد ساقطۃ عن ھذا

اور ایک روایت مین اپنی خیمون کو اور مشابہت یہود سے نہ کرو اور
قرطبی نے شرح اسماء الحسنی مین ذکر کیا ہے کہ اسکو بزار نی اپنی مسند مین
روایت کیا ہی اور رافعی نی ابوہریرہ سے اسناد کی ساتھہ بیان کیا ہے پاکی کرو جسکی
کی جسقدر تم طاقت رکھتے ہو کیونکہ اللہ تعالی نی اسلام کی پاکی پر بنا کی ہے
اور نہ داخل ہوگا جنت مین مگر پاک آدمی **حدیث** بلا قول کیساتھہ
سپرد کی گئی ہی - ابن جوزی نی اسکو موضوعات مین ابی الدرداء اور ابن مسعود سے
لایا ہے کہا ربیع نی تاریخ خطیب مین ابن مسعود سے ان لفظون سے روایت
کی ہے بلا کلام کی سپرد کی گئی ہی اگر کوئی آدمی کسی کو کتی کے دودہ پینے کا
عیب لگائیگا البتہ وہ بھی ضرور پی گا - کہا سخاوی نی یہ ضعیف ہے مین
کہتا ہون زرکشی کے لفظ یہ ہین کلام کیساتھہ نطق ہی جسکے معنے بولنا ہی اور
کہا کہ اسکو ابن لال نی مکارم الاخلاق مین ابن عباس سے اور دیلمی نی ابی الدرداء
سے روایت کی ہی کہا سیوطی نی دیلمی نی ابن مسعود سے مرفوع روایت اور
احمد نی زہد مین اوسی سے موقوف روایت نقل کی ہی اور ابن سمعانی نی تاریخ
مین علی سے مرفوع روایت کی ہی **حدیث** بیت المقدس سونی کا طشت
ہے بچھوون سے پر ہی - یہ حدیث نہین بلکہ یہ کلام توریت کیطرف
منسوب ہے **حرف تاء - حدیث** گہر کا تحفہ طواف
اس کا ہی کہا سخاوی نی مینے اسکو ان لفظون سے نہین دیکہا
مین کہتا ہون مراد گہر سے خانہ کعبہ ہے اور معنے صحیح ہین جیسا
کہ عائشہ رضی صحیح بخاری مین ہے اول سب سے جسکو نبی صلے اللہ
علیہ وسلم نی مکہ مین آنے سے شروع کیا تہا یہ تہا کہ وضو کیا
پہر طواف کیا الحدیث اسلئے جو کوئی مسجد حرام مین داخل ہو
اس کو سنت ہے کہ ابتدا طواف سے کرے خواہ نفل ہو
یا فرضی اور نماز تحیت المسجد کی شروع کہ کری مگر جب کہ
اسکا ارادہ طواف کا نہ ہو عذر سے یا بلا عذر اور یہ
معنے نہین ہین کہ تحیۃ المسجد اس مسجد ہی ساقط ہین

السجد کما توهم بعض الاغبیاء من مفهوم هذه
العبارة الصادرة عن الفقهاء وغیرهم **حدیث**
تختموا بالزبرجد فانه یسر لا عسر فیه قال العسقلانی
موضوع واما التختم بالیاقوت ینفی الفقر بدلالة اذا
ذهب ماله باعه فوجد فیه غنی والاشبه ان صح
الحدیث ان یکون لخاصة فیه کما ذکره السیوطی فی مختصر
النهایة **حدیث** تختموا بالزمرد فانه ینفی الفقر
اورده الدیلمی عن ابن عباس رضی الله عنهما ولا یصح
ایضا کما ذکره ابن الدبیع **حدیث** تختموا بالعقیق له
طرق کلها واهیة کما قاله ابن الدبیع لکن رواه
الدیلمی من حدیث انس وعمر وعلی وعائشة رضی الله
عنهم باسانید متعددة فیدل علی ان الحدیث له اصل
وفی الیواقیت للمطرزی ان ابراهیم الحربی سئل عنه
فقال صحیح قال ویروی ایضا بالیاء التحتیة ای استکثروا
بالعقیق واقیموا به ذکره الزرکشی وقال السیوطی عند ابن
عدی بسند ضعیف من حدیث عائشة مرفوعا تختموا
بالعقیق فانه مبارک **حدیث** تارک الوتر ملعون
وضاحی الوتر ملعون باطل لا اصل له **حدیث** ترک العادة
عداوة لا اصل له کما ذکره ابن الدبیع **حدیث** تزیدوا
العشاء مهرمة ای مظنة للهرم قال القتیبی هذا الکلام
جاریة علی السنة الناس فلست ادری ارسول الله
علیه السلام ابتدأها ام کانت تقال قبله کذا فی النهایة
وکانه غفلة عن حدیث تعشوا ولو بکف من حشف فان
ترک العشاء مهرمة اخرجه الترمذی وقال هذا
منکر انتهی ففی الجملة له اصل کما لا یخفی **حدیث**

جیسا کہ بعض نافہمونے مفہوم اس عبارت سے جو بڑی بڑی فقیہون
اور غیر فقیہون سے صادر ہوئی ہے سمجھی ہین **حدیث** زبرجد کے
انگوٹھی بنواؤ کیونکہ اسمین آسانی ہی تکلیف نہین - کہا عسقلانی نے
یہ موضوع ہی لیکن یہ حدیث انگوٹھی یاقوت کی فقر کو دور کرتی ہے
معنے اسکے یہ ہین جب آدمی کا مال دور ہوجائے تو اسکو بیچکر غنا حاصل
کرسکتا ہی اور اگر یہ حدیث صحیح ہوجائے تو شاید اس مین خاصہ ہوگا جیسا
کہ سیوطی نے مختصر نہایہ مین ذکر کیا ہی **حدیث** مرد کے انگوٹھی پہنو کیونکہ
یہ فقر کو دفع کرتی ہے - یہ دیلمی ابن عباس سے لایا ہی اور صحیح نہین جیسا کہ
ابن دبیع نے ذکر کیا ہی لیکن اسکو دیلمی نے بہت سند و سے انس اور عمر اور
علی اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے روایت کیا ہی اون سے معلوم ہوتا ہی
کہ اسکا کچھ اصل ہے اور یواقیت مطرزی مین ہے کہ ابراہیم حربی
سے اسکی بابت سوال ہوا کہا کہ یہ صحیح ہی پھر کہا کہ یہ لفظ یا تحتیہ
سے بھی مروی ہے یعنے قرار پکڑو ساتھ عقیق کے اور محکم
رہو ساتھ اسکے اسکو زرکشی نے ذکر کیا ہے اور کہا سیوطی
نے ابن عدی مین سند ضعیف سے عائشہ سے مرفوع روایت ہے
انگوٹھی پہنو عقیق کی کیونکہ اسمین برکت ہی **حدیث** وظیفے
کا تارک ملعون ہی اور صاحب وظیفی کا بھی ملعون ہے، باطل ہے
اسکا کچھ اصل نہین **حدیث** عادت کا چھوڑنا نفس سے
دشمنی ہے - اس کا کچھ اصل نہین جیسا کہ ابن دبیع نے
ذکر کیا ہے **حدیث** کہانیکا چھوڑنا ضعف پیدا کرتا ہی - کہا
قتیبی نے یہ کلمہ لوگون کے زبان پر جاری ہے اور مین نہین جانتا کہ یہ پہلے سے
صلے اللہ علیہ وسلم سے شروع ہوا یا آنحضرت سے پہلے تھا ایسے ہی نہاد مین
ہے اور اسکو غفلت کا موجب ہے اس حدیث سے کہا کہا اگرچہ ایک چلو ہو سوکھے
کیونکہ کہانی کا چھوڑنا ضعف کرتا ہی اسکو ترمذی نے روایت کیا ہی اور کہا کہ یہ
منکر ہی انتہی - حاصل یہ کہ اسکا کچھ اصل ہے جیسا کہ پوشیدہ نہین **حدیث**

* حدیث عقیق کی انگوٹھی پہنو اسکے بہت فوائد ہین سو اسکے سب دعاوی ابن عساکر ابن عمر سے کرتے ہین

تسلیم الغزالة اشتهر علی الالسنة وفی المدایح
النبویة قال ابن کثیر ولیس له اصل ومن نسبه الی
النبی صلی الله علیه وسلم فقد کذب ذکره ابن الدبیع و
ذکر القسطلانی معقولا ابن کثیر ثم قال لکنه ورد فی
الجملة فی عدة احادیث یتقوی بعضها ببعض وذکره
شیخ الاسلام العسقلانی وذکره ابن السبکی ان تسلیم
الغزاله رواه الحافظ ابونعیم الاصفهانی والبیهقی
فی دلائل النبوة قلت وکذا رواه الدارقطنی والحاکم وشیخه
ابن عدی کما ذکره الدمیری فی حیوة الحیوان والله المستعان
حدیث تعاد الصلوة من قدر الدرهم یعنی من الدم قال
النووی فی شرح خطبة مسلم انه حدیث ذکره البخاری
فی تاریخه وهو حدیث باطل لا اصل له عند اهل
الحدیث **حدیث** یفترق امتی علی سبعین فرقة
کلهم فی الجنة الا فرقة واحدة قالوا یا رسول الله من هم
قال الزنادقة وهم القدریة قال فی اللآلی بهذا اللفظ
والاحادیث یفترق الامة علی ثلاث وسبعین فرقة
اخرجه ابوداؤد والترمذی وقال حسن صحیح وابن ماجة
وابن حبان والحاکم فی صحیحیهما وقال الحاکم انه
حدیث کبیر فی الاصول قال الزرکشی وروا البیهقی و
صححوه من حدیث ابی هریرة وغیره قلت ورواه
الاربعة عن ابی هریرة رضی الله عنه بلفظه فترقت
الیهود علی احدی وسبعین فرقة وتفرقت النصاری
علی اثنین وسبعین فرقة وتفترق امتی علی ثلاث
وسبعین فرقة کما فی الجامع الصغیر للسیوطی وفی
روایة للترمذی عن ابن عمر بلفظه ان بنی اسرائیل

ہرن کا سلام کرنا۔ یہ زبانوں پر مشہور ہی اور مدایح نبویہ مین ہے کہ کہا ابن
کثیر نے اسکا کچھ اصل نہین اور جس نے اسکو آنحضرت کی طرف منسوب کیا ہے
اسنے جھوٹ بولا یہ ابن دبیع نے ذکر کیا ہے قسطلانی نے ابن کثیر کا قول
ذکر کرکے کہا ہے کہ یہ حدیث بہت طرق سے آئی ہی بعض کو بعض سے
تقویت ہوتی ہے اسکو شیخ الاسلام عسقلانی نے ذکر کیا ہی
اور کہا ابن سبکی نے اس حدیث کو حافظ ابونعیم اصفہانی اور بیہقی
نے دلائل النبوة مین روایت کی ہے مین کہتا ہون ایسا ہی
دارقطنی اور حاکم اور اوسکے شیخ ابن عدی نے روایت کی ہے
جیسا کہ دمیری نے حیات الحیوان مین ذکر کیا ہی **حدیث**
لوٹا نماز کو ایک درہم خون سے۔ کہا نووی نے مسلم کی خطبہ کی
شرح مین اس حدیث کو بخاری نے اپنی تاریخ مین ذکر کیا ہی یہ حدیث
باطل ہے اسکا کچھ اصل اہل حدیث کی نزدیک نہین ہے **حدیث**
میری امت ستر فرقون پر متفرق ہوگی سب جنت مین جائینگے مگر
ایک فرقہ کہا لوگون نے یا رسول اللہ وہ کون ہے کہا زندیق اور وہ
قدریہ ہین۔ کہا لآلی مین ان لفظون سے ہی ورنہ یہ حدیث متفرق
ہوگی امت میری تہتر فرقون پر اسکو ابوداؤد اور ترمذی (اور کہا اوسنے
یہ حسن صحیح ہی) اور ابن ماجہ اور ابن حبان اور حاکم نے
اپنی صحیحون مین روایت کیا ہی اور کہا حاکم نے یہ حدیث اصول
مین بہت ذکر کرتی ہین کہا زرکشی نے اسکو بیہقی نے روایت کیا ہی اور
لوگون نے ابوہریرہ وغیرہ سے اسکی تصحیح کی ہی مین کہتا ہون اسکو سنن
اربعہ والون نے ابوہریرہ سے روایت کیا ہے اور اوسکی یہ لفظ ہین
متفرق ہوگئی یہود اکہتر فرقون پر اور متفرق ہوگئے نصارے
بہتر فرقون پر اور متفرق ہوگی میری امت تہتر فرقون پر جیسا
کہ جامع صغیر سیوطی مین ہے اور ترمذی کے ایک روایت
مین ابن عمر سے ان لفظون سے ہی تحقیق متفرق ہوئی بنی اسرائیل

تفرقت علی اثنین وسبعین ملة کلهم فی النار
الا ملة واحدة قالوا من هی یا رسول الله قال ما انا علیه
واصحابی وفی روایة احمد وابی داؤد عن معاویة
اثنتان وسبعون فی النار وواحدة فی الجنة وهی الجماعة
والحدیث فی المشکوة وشرحه المرقات **تحدیث**
تفقهوا قبل ان تسودوا من قولهم عمر قیل معناه
قبل ان تزوجوا فتصیروا ارباب بیوت وخدم ولذا
قیل ضاع العلم فی افخاذ النساء وقال الثوری من
اسرع الریاسة اضر بکثیر من العلم ومن لم یسترع
ثم کیت ثم کیت وهذا المعنی اعم والله سبحانه
اعلم **حدیث** تفکر ساعة خیر من عبادة ستین
ذکره الفاکهانی بلفظ فکر ساعة وقال انه من کلام
السری السقطی وقال ابن عباس وابو الدرداء فکر ساعة
خیر من قیام لیلة نقله الخطابی وذکر السیوطی فی
الجامع بلفظ فکر ساعة خیر من عبادة ستین سنة
حدیث التکبر علی المتکبر صدقة قال القاری هو کلام
مشهور قلت لکن معناه ماثور **تحدیث** التکبیر جزم قال
السخاوی لا اصل له فی المرفوع مع وقوعه فی الرافعی وانما
هو من قول ابراهیم النخعی حکاه الترمذی فی جامعه
عنه فقال روی عن ابراهیم النخعی انه قال التکبیر جزم
والتسلیم جزم وقال السیوطی رواه سعید منصور
فی سننه عن ابراهیم النخعی قوله التکبیر جزم والقراءة
جزم واخرج من وجه آخر عنه قالوا کانوا یجزمون
التکبیر والمراد عدم التمطیط والترعید اقول وظهر
انه اراد بالجزم الوقف دون الوصل وما بعده

بہتر فرقہ پر اور میری امت تہتر فرقہ پر متفرق ہوگی سب آگ میں جائینگے
مگر ایک فرقہ کہا لوگوں نے وہ کون ہے یا رسول اللہ کہا جس پر میں ہوں
میرے اصحاب ہیں اور ایک روایت احمد اور ابن داؤد میں معاویہ سے ہے بہتر
ناری ہیں اور ایک جنتی اور وہ اہل سنت و جماعت ہیں اور یہ حدیث
مشکوۃ میں اور شرح اسکے مرقات میں ہے **حدیث** فقاہت
سیکھو پہلے سردار منے سے یہ قول عمر کا ہے بعضوں نے کہا ہے معنے اسکے
یہ ہیں پہلی اسبات کی کہ نکاح کرو پس ہو جاؤ تم مالک گھر دن اور خادموں
کے اور اسیواسطے کہا گیا ہے ضائع ہو گیا ہے علم عورتوں کی چوٹی میں اور کہا
ثوری نے جو شخص جلدی کرے ریاست کو اوسنے بہت علم ضائع کیا اور
جسنے جلدی نہ کی تو وہ کیسا ہے پھر کیسا ہے اور یہ معنی عام ہیں اور
اللہ پاک بہت جاننے والا ہے **حدیث** ایک گھڑی فکر کرنا ایک برس
کے عبادت سے بہتر ہے اسکو فاکہانی نے ان لفظوں سے ذکر کیا ہے اور کہا یہ کلام
سری السقطی کا ہے اور کہا ابن عباس اور ابو الدرداء نے فکر ایک گھڑی کا
رات کی کھڑا ہونی سے بہتر ہے اسکو خطابی نے نقل کیا ہے اور سیوطی نے جامع
میں ان الفاظ سے ذکر کیا ہے فکر ایک گھڑی کا ساٹھ برس کے عبادت سے بہتر ہے
حدیث متکبر کے اوپر تکبر کرنا صدقہ ہے کہا قاری نے یہ کلام مشہور ہے میں
کہتا ہوں لیکن معنے اسکے مروی ہیں **حدیث** تکبیر جزم ہے کہا سخاوی
نے اسکا کچھ اصل نہیں باوجود یکہ رافعی میں واقع ہوئی ہے اور یہ قول
ابراہیم نخعی کا ہے یہ حدیث صاحب جامع نے ترمذی سے
نقل کی ہے کہا اوسنے ابراہیم نخعی سے مروی ہے کہ اوسنے کہا تکبیر جزم ہے
اور سلام جزم ہے اور کہا سیوطی نے اسکو سعید بن منصور
نے سنن میں ابراہیم نخعی سے اسطرح روایت کیا ہے تکبیر جزم ہے اور
قراءۃ جزم ہے اور اوسنے وجہ دوسرے سے اس سے روایت کی ہے وہ لوگ
جزم کرتی تکبیر پر اور مراد اس سے یہ ہے کہ نہ ملانا (ایک کو دوسرے سے) میں کہتا
ہوں ظاہر یہ ہے کہ مراد جزم سے وقف ہے سو اوصل کے اپنے مابعد سے

علی انه کلام تام وکذا الحکم فی القراءة فان المستحب
فیهما هو الوقف علی الفواصل **حدیث** التکلف
حرام قال ابن الدبیع لا اعلم هذا اللفظ بل فی صحیح
البخاری عن عمر قال فهینا عن التکلف قلت والحاصل
ان معناه ثابت ویؤیده ما اخرجه ابن عساکر فی
تاریخه عن الزبیر بن العوام بلفظ اللهم انی وصلحی
براء من التکلف واخرجه ایضا بلفظ انا وامتی براء
من التکلف عن الزبیر بن ابی هالة وهو ابن خدیجة
زوج النبی علیه السلام وقد یقتبس ذلک من قوله
تعالی (وما انا من المتکلفین) **حدیث** تمکث
احدیکن شطر عمرها لا تصلی ولفظ الزرکشی شطر
دهرها قال ابن منده لا یثبت وقال ابن الجوزی لا یعرف
وقال النووی باطل وقال البیهقی طلبته فلم اجد له
اسنادا والحاصل انه لا اصله له بهذا اللفظ من حیث
مبناه والا فیقرب من معناه ما اتفق علیه الشیخان
من حدیث ابی سعید مرفوعا الیس اذا حاضت لم تصل
ولم تصم فذلک من نقصان دینها **حدیث** تناسلوا
اباهی بکم یوم القیمة جاء معناه عن جماعة من الصحابة
وفی ابی داود والنسائی والبیهقی وغیرهم من حدیث
معقل بن یسار مرفوعا تزوجوا الولود فانی مکاثر بکم
الامم ولاحمد والبیهقی عن انس کذلک وصححه ابن حبان
والحاکم **حدیث** التوکأ علی العصا من سنة
الانبیاء کلام صحیح ولیس له اصل صریح وانما یستفاد
من قوله تعالی (ما تلک بیمینک یا موسی) ومن فعل
نبینا علیه السلام فی بعض الاحیان کما بینته فی رسالتی

اسلئے کہ یہ کلام تام ہی اور ایسا ہی حکم ہے قرارت مین کیونکہ اسمین وقف
کرنا فاصلون پر مستحب ہے **حدیث** تکلف حرام ہی - کہا ابن دبیع نے مین اسکو
ان لفظون سے نہین جانتا بلکہ صحیح بخاری مین عمر سے اسطرح ہے کہا کہ ہم منع کیے
گئے ہین تکلف سے مین کہتا ہون حاصل یہ کہ معنے اسکے ثابت ہین اور اسکا مؤید وہ
ہے جسکو ابن عساکر نے تاریخ مین زبیر بن عوام سے ان لفظون سے روایت کیا
ہے یا اللہ مین اور میری امت کی صالحین تیرے ہین تکلف سے اور ان لفظون سے
بھی مروی ہی مین اور میری امت بھی بری ہی تکلف سے یہ زبیر بن ابی ہالہ
سے ہی جو خدیجہ آنحضرت علیہ السلام کی بیوی کا لڑکا ہے اور یہ حدیث
قول اللہ تعالی سے بھی اقتباس ہو سکتی ہے (اور نہین ہون مین تکلیف والون سے)
حدیث تمہارے بعض تم سی نصف عمر تک اس حالت پر کہ نماز
نہین پڑہتی - اور لفظ زرکشی کے نصف زمانہ تک ہین کہا ابن مندہ
نے یہ ثابت نہین ہے اور کہا ابن جوزی نے یہ معلوم نہین ہوئے اور کہا نووی
نے باطل ہے اور کہا بیہقی نے مینے اسکو طلب کیا اور اسکے کوئی سند
پائی اور حاصل یہ ہی کہ اسکا ان لفظون سے کچھ اصل نہین ہے اور قریب اسکے
معنے کی ہے جسپر شیخان نے ابی سعید سے اتفاق کیا ہے کیا نہین یہ بات
کہ جب عورت حائض ہو نہین نماز پڑہتی اور نہین روزی رکھتی
یہ اسکے دین کا نقصان ہے **حدیث** نسل بڑہاؤ مین قیامت کی
دن تمسے فخر کرون گا - اسکے معنے بہت صحابہ سے مروی ہین اور
ابی داؤد اور نسائی اور بیہقی وغیرہ مین معقل بن یسار سی مرفوع روایت
ہے نکاح کرو جننے والیون کو کیونکہ مین تم سی اور امتون پر فخر کرونگا
اور احمد اور بیہقی مین انس سے ایسا ہی ہے اور ابن حبان اور حاکم نے
اسکی تصحیح کی ہی **حدیث** لاٹھی پر ٹیکہ لگانا پیغمبرون کی سنت ہے
کلام صحیح ہے اور اسکا کچھ اصل صریح نہین ہے لیکن معنے اسکی قول
اللہ تعالی سے مستفاد ہو سکتے ہین (کیا ہی تیری داہنی ہاتھ مین اے موسی)
اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے[۲] جیسا کہ مینے اسکو رسالہ مین بیان کیا ہے

التوکأ علی العصا من سنة الانبیاء علیهم السلام

[۲] بعض وقت کے فعل کی بھی

واما حدیث من بلغ الاربعین ولم یمسک العصا فقد عصی فلیس له اصل **حدیث** التهنیة بالشهور و الاعیار مما اعتاده الناس فی بعض البلاد لم یرد فیه شئ صریح فی هذا المبنی ولکنه صحیح فی المعنی فقد لقی خالد بن معدان واثلة بن الاسقع فی یوم عید فقال تقبل الله منا ومنك فقال نعم تقبل الله منا ومنك واسند الی النبی صلی الله علیه وسلم ولکن الاشبه فیه الوقف وقد ثبت ان آدم لما حج بیت الله الحرام قالت الملئکة برحجك قد حججنا قبلك وفی الصحیحین طلحة الکعب وتهنیة بتوبة الله علیه ویروی فی حقوق الجار من المرفوع ان اصابه خیر هناه او مصیبة عزاه الی غیره ماهو فی مبناه ومعناه **حرف المثلثة - حدیث** الثقة بکل احد عجز قال السخاوی لا اعرف هذا اللفظ قلت ومعناه صحیح اذ لا یعنی لاحد ان یشق بغیر الله فان من توکل علیه کفاه ومن تعذر بالعبید اذله الله وفی المثل لا تجد ملة وهو بیت ضعیف ولا حول ولا قوة الا بالله و یقویه **حدیث** الحزم سوء الظن **حدیث** ثلاث لا یرکن الیها الدنیا والسلطان والمرأة کلام صحیح فی معناه ولیس بحدیث فی مبناه **حرف الجیم حدیث** الجار الی اربعین العرف صار والبخاری فی الادب المفرد انه سئل عن قول الحسن البصری وقد سئل عن الجار فقال اربعون دارا امامه واربعون خلفا واربعون عن یمینه واربعون عن شماله وکذا جاء عن الاوزاعی **حدیث** جبلت القلوب علی حب من احسن الیها

لیکن یہ حدیث جو شخص پہونچا چالیس سال کو اور اوسنے لاٹھی کو نہین مس کیا اوسنے نافرمانی کی - اسکا کچھ اصل نہین **حدیث** رسم کیا بعض مہینون مین اور عیدون مین جیسا کہ عادت پکڑی ہی لوگون نے بعض شہرون مین - اسمین کوئی شئی وارد نہین ہوئی لیکن اپنے معنے مین صحیح ہے اسلئے کہ خالد بن معدان واثلہ بن اسقع کو عید کے دن ملا اور کہا قبول کری اللہ تعالی ہمسے اور تمسے اوسنے کہا ہان قبول کرے اللہ تعالی ہمسے اور تمسے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف منسوب کیا لیکن وقف اسمین اشبہ ہی اور ثابت ہوچکا ہی کہ جب آدم علیہ السلام نے بیت اللہ کا حج کیا تو فرشتون نے کہا اچھا ہوا حج تیرا ہمنے تجھسے پہلے حج کیا ہی اور صحیحین مین ہی کہ طلحہ اسونا طلحہ کا کعب کے لئے اور اوسکو مبارکباد دینی ساتھہ توبہ اللہ تعالی کی اور حقوق ہمسایہ مین مرفوع روایت ہی اگر پہونچے اوسکو نیکی مبارکباد دی اوسکو اور اگر پہونچی اوسکو مصیبت تو ہی پوچھے اوسکو اور یہی حدیثین اس معنے مین آئی ہین **حرف ثا - حدیث** اعتماد کرنا ہر ایک پر سبب عجز کا ہی - کہا سخاوی نے مین اوسکو ان لفظون سے نہین جانتا مین کہتا ہون اوسکے معنے صحیح ہین اسلئے کہ کسی کو لائق نہین کہ اعتماد کری سوا اللہ تعالی کی کسی پر کیونکہ جو شخص توکل کری اوسپر تو وہ اوسکو کافی ہی اور جو شخص آدمیون کے آگی عذر کری تو اللہ تعالی اوسکو ذلیل کرتا ہے اور مثل ہے پناہ پکڑی اوسنے گرمی کے ساتھہ ملت ایک قسم کی ضعیف انگور کی ہے نہین بہتر اناج سے اور نہین قوة نیکی کی مگر ساتھہ اللہ کے اور یہ حدیث اسکی تقویت کرتے ہے محکم کرنی ایک کام پر بہ ظن کے ساتھہ اللہ سے **حدیث** تین چیزین ہین اوٹکیطرف نہین رکھتی دنیا اور بادشاہ اور عورت یہ کلام اپنے معنے مین صحیح ہی اور حدیث نہین **حرف جیم حدیث** ہمسایہ چالیس گہر تک ہے - مشہور یہ ہی جو بخاری نے ادب مفرد مین روایت کی ہی کہ یہ قول حسن بصری کا ہی اور اوسسے ہمنے کی بابت سوال ہوا جواب دیا چالیس گہر آگی ہی اور چالیس پیچھے اور چالیس داہنی اور چالیس بائین اور ایسا ہی اوزاعی سے آیا ہی **حدیث** پیدا کی گئی ہین دل محبت اوس شخص کی جو اونکی طرف نیکی کری

وبغض من اساء اليها قال السخاوي يرفع وقفا وموقوفا وهو باطل من الوجهين وقول ابن عدي ثم البيهقي ان الموقوف معروف من الاعمش يحتاج الى تاويل فانهما اوراه كذلك بسند من يتهم بالكذب في الوضع بسبب اجل الاعمش عن مثله قال ورجا يستانس بما يروى اللهم لا تجعل الفاجر عندي نعمة يرعاه بها قلبي ويجتذبه الهدية تذهب بالسمع والبصر وهو ضعيف **حديث** الجزاء من جنس العمل قال السخاوي لم اقف بهذا اللفظ ويشير اليه قوله تعالى (وان عاقبتم فعاقبوا بمثل ما عوقبتم به) (و جزاء سيئة سيئة مثلها) وكما تدين تدان **حديث** جنبوا مساجدكم صبيانكم قال البزار ليس له اصل وتعقبه السخاوي بانه اخرجه ابن ماجة مطولا وسنده ضعيف وقال السيوطي **حديث** جنبوا مساجدكم مجانينكم وصبيانكم رواه ابن ماجة عن واثلة بن الاسقع والطبراني عن ابي الدرداء وابي امامة **حديث** جهد المقل مدوعه قال ابن الديبع هو معنى **حديث** افضل الصدقة جهد المقل مدوعه الذي اخرجه ابو داود وغيره عن ابي هريرة مرفوعا قلت والفرق بين المعنيين اذا لاول يشير الى انه لا يملك شيئا غير مدوعه مبالغة في فقره وفاقته والحديث يراد به انه اذا كان فقيرا واعطى شيئا قليلا مما عنده فهو افضل الصدقة كما ورد سبق درهم مائة الف درهم **حديث** جور الترك ولا عدل العرب كلام ساقط لا اصل له ذكره ابن الديبع واقول هو كفر بظاهره حيث فضل ظلم جماعة على عدل جماعة مع ان اهل العدل احسن الناس واهل الجور اضلهم لاجناس **حديث** الجوع

اور دشمنی اوس شخص سے جو اونکی طرف برائی کرے کہا سخاوی نے یہ مرفوع اور موقوف روایت کی گئی ہے اور دونو وجہ سے باطل ہے اور قول ابن عدی کا بعد اوسکے بیہقی کا (کہ موقوف معروف ہے اعمش سے) تاویل کا محتاج ہے کیونکہ ان دونو نے ایسی شخص سے روایت کیا ہے جو کذب اور وضع سے متہم ہے بسبب اس قرینہ کی کہ اعمش اپنی متانت سے بڑا ہے کہا کہ اس روایت سے بھی اوسکے تقویت ہو سکتی ہے یا اللہ نہ کر فاجر کیلئے نعمت جو رعایت کرے اوسکی بسبب اوسکے میرا دل اور اس حدیث سے یہ کان اور آنکھ دور کر دیتا ہے۔ اور یہ ضعیف ہے **حدیث** جزا شی کی جنس عمل سے ہے کہا سخاوی نے میں ان لفظوں سے اوپر واقف نہیں ہوا اور اسکی طرف قول اللہ تعالی کا اشارت کرتا ہے (اگر تم عذاب دو تو عذاب دو اوسقدر جس قدر تم عذاب دیے گئے ہو) (اور جزا برائی کی برائی ہے اوسکی مثل) اور جیسا کرو تو بدلا دیگا ویسا ہی دیا جائیگا **حدیث** اپنی مسجدوں سے اپنے لڑکوں کو دور رکھو۔ کہا بزار نے اسکا کچھ اصل نہیں اور سخاوی نے اسطرح سے اسکا پیچھا کیا ہے کہ اسکو ابن ماجہ نے لمبی حدیث میں روایت کیا ہے اور اوسکی سند ضعیف ہے اور کہا سیوطی نے یہ حدیث دور رکھو اپنے مسجدوں کو اپنے دیوانوں اور لڑکوں سے اسکو ابن ماجہ نے واثلہ بن اسقع اور طبرانی نے ابی الدرداء اور ابی امامہ سے روایت کیا ہے **حدیث** کوشش تنگدست کے اوسکی آنسو ہیں کہا ابن دیبع نے یہ اس حدیث کی معنے ہیں افضل صدقے کا کوشش تنگدست کے ہے جو آنسو اوسکی ہیں اسکے ابو داود وغیرہ نے ابی ہریرہ سے مرفوع بیان کی ہے اور فرق دونو معنوں میں یہ ہے پہلا قول اسکے طرف اشارت کرتا ہے کہ وہ سوائے آنسوں کے کچھ کا مالک نہیں بطور مبالغہ کی فقر اور برہنگی میں اور حدیث ہے یہ مراد اوسکی جب کوئی فقیر ہو اور دے تھوڑی شے سے جو اوسکے پاس ہو پس وہ افضل صدقہ ہے جیسا کہ یہ وارد ہوا ہے ایک درہم لاکھ درہم پر سبقت لیجاتا ہے **حدیث** ظلم ترکوں کا عدم عدل عرب کا برابر ہے یہ کلام بی اعتبار ہے حدیث نہیں اسکو ابن دیبع نے ذکر کیا ہے میں کہتا ہوں بلکہ یہ بظاہر میں کفر ہے کیونکہ ایک جماعت کے ظلم کو ایک جماعت کے عدل پر فضیلت دینا باوجودیکہ عادل لوگ بہتر خلقت کے ہیں اور ظالم لوگ بدتر خلقت کے ہیں **حدیث**

کافر لا یرحم علی صاحبه فی حاله وقاتله من اهل الجنة
ای دافعه عن مسلم مضطر من اهل الجنة فمعناه صحیح
واما مبناه فکما قال ابن الدبیع انه کلام یدور فی الاسواق
ولیس بحدیث **حدیث** الجیزة روضة ومصر خزائن
الله فی ارضه قال العسقلانی کذب موضوع وفی النهایة
ان الجیزة بکسر الجیم وسکون الیاء قریة قبالة مصر
علی النیل **حرف الحا المهملة - حدیث**
حاکوا الباعة فانه لازمة لهم کذا ذکره ابن الدبیع بتشدید
الکاف مدغما ولفظ السیوطی حاکوا بالفک وقال لا
اصل له وفی مسند ابی یعلی من حدیث الحسین بن علی
مرفوعا المغبون لا مأجور ولا محمود واخرجه ابو القاسم
البغوی من طریق کامل بن طلحة عن ابی هشام القناد
قال کنت احمل المتاع من البصرة الی الحسین بن علی بن
ابی طالب فکان یماکسنی فیه فلعلی لا اقوم عنده حتی اهب
علامة قلت یا ابن رسول الله لجئتک بالمتاع من البصرة
تماکسنی فیه فلعلی لا اقوم حتی اهب علامته فقال ان ابی
حدثنی یرفع الحدیث الی النبی علیه السلام قال المغبون لا
مأجور ولا محمود قال البغوی لوهم من کامل ورواه غیره
عن ابی هشام قال کنت احمل المتاع الی علی بن الحسین
قال العسقلانی ورد بسند ضعیف بلفظ ماکسوا
الباعة فانه لاخلاق لهم قال ورد بسند قوی عن سفیان
الثوری انه قال کان یقال ماکسوا الباعة فانه لاخلاق
لهم **حدیث** حبب الی من دنیاکم ثلاث الطیب و
النساء وجعلت قرة عینی فی الصلوة قال الزرکشی رواه
النسائی والحاکم من حدیث انس بدون لفظ ثلث وقال

کافر ہے اپنے صاحب کسی حال میں رحم نہیں کرتی اور اوسکا قاتل اہل
جنت ہے یعنی دفع کرنیوالا ہو کہ کافر مسلمان بے قرار سے اہل جنت ہے ہے
معنے اسکے صحیح ہیں لیکن بنا اسکے ایسی ہے جیسا کہ ابن دبیع نے فرمایا ہے
یہ کلام بازاروں میں پھرتی ہے حدیث نہیں **حدیث** جیزہ باغ ہے
اور شہر مصر اللہ تعالیٰ کا خزانہ ہے زمین میں کہا عسقلانی نے کذب ہے موضوع
ہے اور نہایہ میں ہے جیزہ کسر جیم اور سکون یاء نام گاؤں کا ہے قریب مصر کے
نیل پر **حرف حا - حدیث** سختی کرو بیچنے والوں سے اس لئے
کہ یہ اونکو لازم ہے - ایسا ہی اسکو ابن دبیع نے ذکر کیا ہے تشدید کاف سے
اور لفظ سیوطی کا فک ادغام سے ہے اور کہا کہ اسکا کچھ اصل نہیں ہے اور مسند
ابی یعلی میں حسین بن علی سے مرفوع روایت ہے مغبون نہ ماجور
ہے اور نہ محمود اور اوسکو ابو القاسم بغوی نے طریق کامل بن طلحہ
سے اوسنے ابی ہشام القناد سے روایت کی ہے کہا اوسنے میں
بصرہ سے اسباب حسین بن علی بن ابی طالب کیطرف لاتا تھا وہ
مجھے اوس میں کم دیتا تھا اور میں اوسکے پاس سے نہ کھڑا ہوتا جب تک
وہ تمام اسباب بخش نہ دیتا میں نے کہا اے بیٹے رسول اللہ کے
کیا میں لایا ہوں تیری پاس اسباب بصرہ سے تو مجھ اوسمیں کم دیتا ہے
اور میں نہیں کھڑا ہوتا تاکہ تو تمام بخش نہ دیتا ہے کہا مجھے میرے باپ نے
مرفوع روایت کی ہے کہ مغبون نہ اجور ہے اور نہ محمود کہا بغوی نے وہم کامل
سے ہے اور غیروں نے ابی ہشام سے روایت کی ہے کہا اوسنے حسین کو دیکھا
تھا اسباب علی بن حسین کے طرف اور کہا عسقلانی نے یہ سند ضعیف ہے بلفظ ماکسوا
سے وارد ہوئے ہے بیع کی نقصان کرنیوالوں کیلئے کچھ خصیصہ نہیں ہے کہا اوسنے
قوی سے سفیان ثوری سے مروی ہے وہ کہتا تھا بیع کے نقصان کرنیوالوں
کیلئے کچھ خصیصہ نہیں ہے **حدیث** مجھے تمہارے دنیا سے تین چیزیں پسند
ہیں خوشبو اور عورتیں اور میری آنکھوں کا آرام نماز میں کیا گیا ہے کہا زرکشی
نے روایت کیا اسکو نسائی اور حاکم نے انس سے سوائے لفظ تین کے اور

السخاوی لم اقف علی لفظ ثلاث الا فی موضعین
من الاحیاء وفی تفسیر آل عمران من الکشاف وما رأیتهما
فی شئ من طرق هذا الحدیث بعد مزید التفتیش قال
وزیادته مختلفة المعنی فان الصلوة لیست من الدنیا
قلت وصحته من جهة المبنی فقد قال السیوطی فی تخریج
احادیث الشفاء لکن عند احمد من حدیث عائشة
کان یعجبه من الدنیا ثلاث اشیاء النساء و
الطیب والطعام فاصاب اثنتین ولم یصب واحدة اصاب
النساء والطیب ولم یصب الطعام قال اسناده صحیح الا
ان فیه رجلا لم یسم قلت فیصیر اسناده حسنا و
صحته من جهة المعنی فلو قوع قرة عینه فی الدنیا
جعل کانه منها ویؤید ما جاء فی روایة الطیب والنساء
وقرة عینی فی الصلوة وهل المراد بالصلوة العبادة
الموضوعة لسائر الانام والصلوة علیه علیه السلام خلق
حبک الشئ یعمی ویصم رواه ابوداؤد وقد بالغ الصغانی
فیه وحکم بالوضع علیه قال السخاوی ویکفینا سکوت
ابی داؤد علیه فلیس بموضوع ولا شدید الضعف فهو حسن
قلت فی ذکر الزرکشی عن ابی الدرداء وقال الوقف اشبه
وروی عن معاویة بن ابی سفیان ولا یثبت وسکت علیه
السیوطی مع انه ذکره فی الجامع الصغیر وقال رواه احمد
البخاری فی تاریخه وابوداؤد عن ابی الدرداء والخرائطی
فی اعتلال القلوب عن ابی هریرة رضی الله عنه وابن
عساکر عن عبد الله بن انیس انتهی فالحدیث اما صحیح
لذاته او لغیره فیرتقی عن درجة الحسن لذاته لکثرة رواته
وقوة صفاته حدیث الحبیب لا یعذب حبیبه

سخاوی نے ان لفظ یقین پر واقف نہیں ہوا مگر احیا کی دو جگہ مین اور
کشاف کی تفسیر آل عمران مین اور مینے ان دونو کو کسی جگہ اس حدیث کے
طرق مین نہین دیکھا حالانکہ بہت تلاش کے ہی کہا اوسنے زیادتی
اسکے معنون کو مختلف کرتی ہی کیونکہ نماز دنیا سے نہین ہے مین کہتا ہون
صحت اسکے مبنی کی جہت سے ہی کہا سیوطی نے تخریج احادیث شفا مین
لیکن احمد کی نزدیک عائشہ سے یہ ہی رسول اللہ کو دنیا سے تین چیز
پسند آئی تہین عورتین اور خوشبوئی اور طعام آنحضرت کو دو
چیزین ملین اور ایک نہ ملی آنحضرت کو عورتین اور خوشبوئے
اور نہ ملا طعام کہا اوسنے اسناد اسکی صحیح ہے مگر اس مین ایک راوی
ہے اوسکا نام معلوم نہین مین کہتا ہون اب اسناد اسکی حسن ہوگے
لیکن صحت اسکے جہت معنے کی اسطرح ہے کہ آرام آنکہون کا دنیا سے گویا
اسی ہی اور اسکی تایید یہ روایت کرتی ہی خوشبوئے عورتین اور آرام آنکہون کا نماز مین
مراد صلوة سے عبادت ہی جو تمام خلقت کے لئے بنائی گئی ہی اور درود آنحضرت پر
ہو اللہ تعالی کی اوسپر حدیث محبت تیری کسی شی سے تجھکو اندہا
اور بہرا کرتی ہی روایت کیا اسکا ابوداؤد نے اور صغانی نے اس مین مبالغہ کرکے
اسپر وضع کا حکم کیا کہا سخاوی نے ہمکو اسپر ابوداؤد کا چپ رہنا کفایت کرتا ہی
پس نہ موضوع نہین ہے اور نہ سخت یا ضعیف حسن ہی مین کہتا ہون زرکشی نے
ابی الدرداء سے ذکر کیا ہی اور کہا وقف اسکا اشبہ ہے اور معاویہ بن سفیان سے روایت
کی گئی ہے اور ثابت نہین ہوئے اور سیوطی نے اسپر چپ رہے ہی باوجودیکہ
اوسنے اسکو جامع صغیر مین ذکر کیا ہی اور کہا روایت کیا اسکو احمد اور بخاری
نے تاریخ مین اور ابی داؤد نے ابی الدرداء سے اور خرائطی نے اعتلال القلوب
مین ابی ہریرہ سے اور ابن عساکر نے عبد اللہ بن انیس سے
انتہے۔ پس حدیث یا تو صحیح لذاتہ ہی یا لغیرہ درجہ حسن لذاتہ
سے بڑہ کر ہے بسبب کثرت رواۃ کی اور قوت صفات کے
حدیث دوست نہین عذاب دیتا دوست کو

قال السخاوی ما علمته فی المرفوع وقوله تعالی (وقالت
الیهود والنصاری نحن ابناء الله واحباؤه قل فلم یعذبکم
بذنوبکم) یشیر الیه ای الی صحة معناه ان لم یثبت
مبناه **حدیث** حب الدنیا رأس کل خطیئة
قال بعضهم موضوع ومنهم ابن تیمیة حیث جزم بانه
من قول جندب البجلی وقد رواه البیهقی فی الشعب
باسناد حسن الی الحسن البصری رفعه مرسلا قال السیوطی
وقد عد الحدیث فی الموضوعات وتعقبه شیخ الاسلام
ابن حجر بان المدینی اثنی علی مراسیل الحسن والاسناد
حسن الیه وقد اورده الدیلمی من حدیث علی بن ابی طالب
فی مسنده ولم یذکر له اسنادا وهو فی تاریخ ابن عساکر
عن سعد بن مسعود الصدفی التابعی بلفظ حب الدنیا
رأس الخطایا انتهی وهو عند ابی نعیم فی ترجمة سفیان
الثوری من الحلیة من قول عیسی علیه السلام وعند
ابی الدنیا فی مکاید الشیطان له من قول مالک بن دینار
اقول القائل بانه موضوع لم یصرح باسناده والاسانید
مختلفة والمرسل حجة عند الجمهور اذا عضد اسناده و
لهذا قال ابن المدینی مرسلات الحسن اذا رووها عنه
الثقات صحاح وقال الدارقطنی فی مراسیله ضعیف
فالاعتماد علی عماد الاسناد **حدیث** حب الوطن
من الایمان قال الزرکشی لم اقف علیه وقال السید
معین الدین الصفوی لیس بثابت وقیل انه من کلام
بعض السلف وقال السخاوی لم اقف علیه ومعناه صحیح
قال المناوی ما ادعاه من صحة معناه عجیب اذ لا ملازمة
بین حب الوطن وبین الایمان ویرده قوله تعالی ولو

حب الوطن من الایمان

کہا سخاوی نے مین اسکو مرفوع نہین جانتا اور یہ قول اللہ تعالی کا
(اور کہا یہود و نے ہم بیٹے اللہ کے ہین اور دوست اوسکے تو کہہ یا محمد پس
کیلئے تمکو عذاب دیتا ہی بسبب گناہ تمہاری کے) اشارت اسکے
صحت معنی کے طرف کرتا ہی اگرچہ بنا اسکے صحیح نہین ہے **حدیث**
محبت دنیا کی تمام گناہون کے سر دار ہی کہا بعضون نے موضوع ہے اور
اون سے ابن تیمیہ ہے اوس نے یقینا کہا ہی کہ یہ جندب بجلی کا قول ہے اور اسکو
بیہقی نے شعب مین اسناد حسن سے حسن بصری تک اور اوس نے اسکو مرفوع
مرسل کیا ہی کہا سیوطی نے اوس نے حدیث کو موضوعات مین شمار کیا ہی اوپر چپا
کیا اسکا شیخ الاسلام ابن حجر نے اسطرح سے کہ مدینی نے مراسیل حسن پر ثنا کی
ہے اور اسناد اوستک حسن ہے اور اوسکو دیلمی نے مسند مین علی بن ابی طالب
سے لایا ہی اور اسکی اسناد نہین ذکر کی اور تاریخ ابن عساکر مین سعد بن مسعود صدفی
تابعی سے ان لفظون سے ہی محبت دنیا کی سر دار گناہون کے ہی ہے اور
ابی نعیم کے نزدیک ترجمہ سفیان ثوری مین حلیہ مین قول عیسی علیہ السلام
کے طرف منسوب ہی مکاید الشیطان مین ابی الدنیا سے قول مالک بن
دینار کا لکھا ہی مین کہتا ہون جسنے اسکو موضوع کہا ہی اوسنے اسکے
اسناد کی تصریح نہین کی اور سندین مختلف ہین اور مرسل جمہور کے
نزدیک حجت ہی جب اوسکی اسناد صحیح ہو حجت ہی اور اسی واسطے ابن مدینی
نے کہا ہی مرسل حدیثین حسن کے جب اوس سے روایت کرین صحیح ہین
اور کہا دارقطنی نے اوسکی مراسیل مین ضعف ہی پس اعتبار اسناد
پر ہے **حدیث** محبت وطن کی ایمان سے ہے - کہا زرکشی
نے مین اسپر واقف نہین ہوا اور کہا سید معین الدین صفوی
نے ثابت نہین ہے اور کہا گیا ہے یہ بعض سلف کی کلام ہے
اور کہا سخاوی نے مین اسپر واقف نہین ہوا اور معنی اسکے
صحیح ہین کہا مناوی نے اسکی صحت کا دعوی کرنا عجیب ہے اسلئے کہ حب
وطن اور ایمان مین کوئی ملازمت نہین ہے اور اسکو رد کرتا ہی قول اللہ تعالی کا (اگر

انا کتبنا علیہم) فانہ دل علی حبہم وطنہم مع عدم تلبسہم بالایمان اذ ضمیر علیہم للمنافقین وتعقیبہ بعضہم بانہ لیس فی کلامہ انہ لایحب الوطن المؤمن وانما فیہ ان حب الوطن لاینافی الایمان انتہی ولایخفی ان معنی الحدیث حب الوطن من علامۃ الایمان وہی لاتکون الا اذا کان الحب مختصا بالمومن فاذا وجد فیہ وفی غیرہ لایصلح ان یکون علامۃ لقبولہ ومعناہ صحیح نظرا الی قولہ تعالی حکایۃ عن المؤمن (ومالنا الانقاتل فی سبیل اللہ وقد اخرجنا من دیارنا) فصحت معارضۃ لقولہ تعالی (ولو انا کتبنا علیہم ان اقتلوا) ثم الاظہر فی معنی الحدیث ان صح مبناہ ان یحمل علی ان المراد بالوطن الجنۃ فانہا المسکن الاول لابینا آدم علی خلاف فیہ انہ خلق فیہا او دخل بعد ما کمل واتم او المراد بہ مکۃ فانہا ام القری وقبلۃ العالم او الرجوع الی اللہ تعالی علی طریقۃ الصوفیین فانہ المبدأ والمعاد یشیر الیہ قولہ تعالی (وان الی ربک المنتہی) او المراد الوطن المتعارف لکن بشرط ان یکون سبب صلۃ ارحامہ واحسانہ الی اہل بلدہ من فقرائہ وایتامہ ثم التحقیق انہ لایلزم من کون الشئ علامۃ لہ اختصاصہ بہ مطلقا بل یکفی غالبا الاتری الی حدیث حسن العہد من الایمان وحب العرب من الایمان مع انہما یوجدان فی اہل الکفران واللہ المستعان **حدیث** حب الہرۃ موضوع کما قالہ الصغانی وغیرہ وقد بسطت علیہ بعض الکلام فی رسالۃ مستقلۃ لتحقیق المرام والصحیح فی تقدیر من خصال اہل الایمان وہو لاینافی ما اتصف

ہم لکھتے اوپر) پس اس قول نبی دلالت کی ہے اسبات پر کہ نبی کی محبت اپنی وطنوں سے ہے باوجودیکہ یہ نہیں ایمان نہیں ہے اسلئے کہ ضمیر علیہم کا منافقین کے طرف ہی اور بعضونے اسکا اسطرح پر جواب کیا کہ اوس کلام مین یون نہین کہ نہین دوست رکھتا وطن کو مگر مومن بلکہ اسمین یہ ہی کہ حب وطن کے منافی ایمان کی نہین انتہے اور یہ رشید نہین کہ معنے حدیث کی حب وطن کی ایمان کی علامت ہی اور یہ نہیں ہوسکتی مگر جب حب مختص مومن سے ہو اور حب مومن اور غیر مومن مین پائی گئے تو اوسکے قبول کی علامت نہین ہوسکتے اور معنے اوسکے بعد نظر کے قول اللہ تعالی کی طرف جسمین حکایت مومنون کی کے ہی صحیح معلوم ہوتے ہین اور کیا ہی ہمکو کہ ہم اللہ کی راستہ مین جنگ کرینگے حالانکہ ہم اپنے گہرون سے نکالی گئے ہین) پس اسکا معارضہ اس قول اللہ تعالی سے صحیح ہوگیا (اور اگر ہم لکھتے اوپر کہ قتل کرو) پہر ظاہر معنے حدیث یہ نکلتا ہی کہ اگر اسکے بنا صحیح ہوجائی تو اوسپر حمل کرنا چاہیے کہ مراد وطن سے جنت ہی کیونکہ وہ مسکن پہلا ہے ہماری باپ آدم علیہ السلام کا لیکن اسبات مین خلاف ہے کہ پہلی جنت مین سے پیدا کیا گیا یا بعد پیدایش کے داخل جنت کیا گیا یا مراد وطن سے مکہ ہی کیونکہ وہ ماں گاؤن کے ہی اور جہان کا قبلہ ہی یا مراد اوس سے رجوع اللہ تعالی کی طرف اوپر قول صوفیونکے کیونکہ وہی مبدا اور معاد ہی جیسا کہ اوسکی طرف قول اللہ تعالی کا اشارت کرتا ہی (اور طرف تیرے رب کی ہی بازگشت) یا مراد اوس سے متعارف وطن ہے بشرطیکہ اسطرحسے کہ اسکی نیت ہو کہ مین اسکے سبب سے حاصل کرون احسان اوسکا اپنے اہل شہر اور تمہیدی اوسکے فقیرون اور یتیمون پر اور اسکے تحقیق یہ ہی کہ ایک شئی کی علامت ہونیسے اوسکے خصوصیت اوس سے لازم نہین آتی بلکہ اکثر اوسمین پائی جاتی ہی کیا تو اس حدیث کی طرف نہین دیکھتا حسن عہد کا ایمان سے ہے باوجودیکہ یہ دونو اہل کفر مین بہی پائی جاتی ہین - اور اللہ تعالی کے واسطے کہنا چاہیے **حدیث** محبت بلی کے - موضوع ہے جیسا کہ صغانی وغیرہ نے کہا ہے اور اس مین مینے ایک رسالہ مستقل لکھا ہے اور صحیح یہ ہے کہ اسطرح کہنا چاہیے کہ یہ خصلتین اہل ایمان کے ہین اور یہ منافی نہین

به بعض اهل الكفران كسائر مكارم الاحسان ولا يقدح
من علامة الايمان كما توهم السعد والسيد واغرب
الثاني حيث جعل اضافته من باب اضافة المصدر
الى مفعوله **حديث** حبذا المتخللون من امتي قال
الصغاني وضعه ظاهر وفسره بتخليل الاصابع في الوضوء او
بتخليلها بعد الطعام قلت ما بناه فوضعه ظاهر واما
معناه فثبوته ظاهر باهر لورود الاحاديث في
اللحية والاصابع حتى عد من السنة المؤكدة فينظر في
رجال اسناده ليحكم عليه بالتحقيق والله ولي التوفيق
حديث الحج جهاد كل ضعيف تساهل الصغاني حيث
ادرجه في الموضوعات وقد اورده احمد بن ماجة من حديث
ابي جعفر محمد بن علي بن الحسين عن ام سلمة مرفوعا
واسناده حسن **حديث** الحجامة في نقرة الرأس
توريث النسيان فتجنبوا ذلك رواه الديلمي من طريق عمر
بن واصل قال حكى لي محمد بن سوار عن مالك بن دينار
عن انس مرفوعا وابن واصل اتهمه الخطيب بالوضع لا
سيما وهو حكاية وقد احتجم عليه السلام في يافوخه من
وجع كان به **حديث** الحجون والبقيع يؤخذان باطراف
وينتشران في الجنة وهما مقبرتان بمكة والمدينة اورده
الزمخشري في الكشاف وبيض له الزيلعي في تخريجه وتبعه
العسقلاني وسكت عنه السيوطي **حديث** حذف السلام
سنة قال ابن القطان لا يصح مرفوعا والموقوف قلت
اخرجه ابو داود والترمذي وابن خزيمة والحاكم في
صحيحهما عن ابي سلمة عن ابي هريرة رضي الله عنه رفعه
الحاكم وصححه ورفعه الترمذي وقال حسن صحيح ثم

حذف السلام سنة

اسکی کہ اہل کفر مین بہ خصلت پائی جائی مثل یا می کا حسن احسان کے
اور علامت ایمان کی نہ کہتا چاہیے جیسا کہ سعد اور سید نے توہم کیا ہے اور رد کیا
نے بہت تعجب کی بات کی ہے اسلیئے کہ اوس نے اضافت اوسکی اضافت مصدر
مفعول کیطرف بنائی ہے **حدیث** احبوا المخللون مین امتی سے مراد ہے کہ
موضوع ہونا اسکا ظاہر ہے اور اوس نے تفسیر اسکی اسطرح کی ہے وضو مین انگلیون کا
خلال کرنا یا خلال کرنا اوسکا بعد طعام کی مین کہتا ہون کہ بنا بر اسکے موضوع
ہونا اسکا ظاہر ہے لیکن باعتبار معنی کی ثبوت اسکا ظاہر ہے بسبب وارد ہونے احادیث
کے داڑھی اور انگلیون کے خلال مین حتی کہ ان دونو کا خلال سنت مؤکدہ سے شمار
کیا گیا ہے پس نظر کیجائے اوسکے اسناد مین تا تحقیق سے ہم حکم کیا جائے اور اللہ تعالی
والے توفیق کا ہے **حدیث** حج جہاد ہر ضعیف کا صغانی نے تساہل کیا ہے اسلیئے
کہ اوس نے اسکو موضوعات مین درج کیا ہے حالانکہ اسکو احمد بن ماجہ ابی جعفر
محمد بن علی بن حسین سے وہ ام سلمہ سے مرفوع لایا ہے اور سند اسکے حسن ہے **حدیث**
یعنی سکے تالو مین نسیان کو پیدا کرتی ہے پس اس سے اسکو دیلمی نے عمر
بن واصل سے روایت کیے ہے کہا اوس نے میری پاس محمد بن سوار نے مالک بن
دینار سے اوس نے انس سے مرفوعا اور ابن واصل کو خطیب نے وضع سے متہم کیا ہے خصوصا یہ حکایت ہے کہ آن
حضرت علیہ السلام نے اپنے تالو مین بسبب درد کی پچھنے لگائی ہے **حدیث**
حجون اور بقیع کو پکڑ کر جنت مین منتشر کرینگے اور وہ
دو قبرین ہین مکہ اور مدینہ مین اسکو زمخشری نے کشاف مین لایا
ہے اور زیلعی نے تخریج مین سفید چھوڑی ہے اور عسقلانی
اسکا تابع ہوا ہے اور سیوطی نے چپ کی ہے **حدیث** حذف
سلام کا مذف کرنا سنت ہے کہا ابن قطان نے مرفوع اور موقوف
دونو طرح سے صحیح نہین ہے مین کہتا ہون اسکو ابو داؤد اور
ترمذی اور ابن خزیمہ اور حاکم نے اپنے صحیحین مین ابی سلمہ
اوسنے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے حاکم نے اسکو مرفوع کیا
اور صحیح کہا ہے اور ترمذی نے مرفوع کیا اور کہا حسن صحیح ہے کہا گیا ہے

معناہ اسراع الامام به لئلا یسبقه المأموم و
اغرب بعض المالکیة بقوله هو ان لا یکون فیه قوله
ورحمة الله **حدیث** الحدیث فی المسجد تاکل
الحسنات کما تاکل البهیمة الحشیش لم یوجد کذا فی
المختصر **حدیث** حسنات الابرار سیئات
المقربین من کلام ابی سعد الخراز **حدیث**
حسنوا القالکم بکمل بها فرائضکم لا اصل له بهذا
المبنی و ان کان یصح فی المعنی **حدیث** الحسن
مرحوم من کلام ابی حازم التابعی **حدیث** الحسود
لا یسود من کلام بعض السلف کما فی رسالة القشیری
حدیث حضور مجلس عالم افضل من صلوة الف
رکعة کذا فی الاحیاء من حدیث ابی ذر قال العراقی ذکره
الجوزی فی الموضوعات من حدیث عمرو لم اجد له من
طریق ابی ذر **حدیث** الحفظ فی الصغر کالنقش
فی الحجر لیس بثابت کذا لکن رواه الخطیب فی جامع
من حدیث ابن عباس رفعه مرفوعا حفظ الغلام الصغیر
کالنقش فی الحجر و حفظ الرجل بعد ما کبر کالکتابة
علی الماء **حدیث** حکمی علی الواحد کحکمی علی
الجماعة لا اصل له کما قال العراقی و انکره المزنی
والذهبی ایضا و قال الزرکشی لا یعرف حدیث
الحمد لله رداء الرحمن لم یوجد له اصل حدیث
حمل علی باب خیبر اورده ابن اسحق فی السیر و انکره
بعض العلماء و قال السخاوی له طرق کلها واهیة
و قال الزرکشی اخرجه الحاکم من طرق عن جابر
بلفظ ان علیا لما انتهی الی الحصن اجتذب احد

سے اسکے یہ ہین امام کا سلام جلدی پھیر تا تاکہ مقتدی اوس سے سبقت نہ
کرجائے اور بعض مالکیون نے کہا ہی حذف کرنا قول ورحمۃ اللہ کا مراد ہی **حدیث**
باتین کرنی مسجد مین نیکیون کو کہاتی ہین جیسا کہ چہارپایہ گہاس کو
کہاتا ہے - نہین پائی گئے ایسا ہی مختصر مین ہے **حدیث**
پاک لوگون کی نیکیان مقربین کی برائیان ہین کلام ابی سعد الخراز
کے ہے **حدیث** اچہا کرو اپنے نفلون کو انسے فرائض تمہارے
کامل کئے جائینگے اس بنا رسی اسکا کچہ اصل نہین اگرچہ باعتبار معنے
کے صحیح ہے **حدیث** حسن رحمت کیا گیا ہے - یہ کلام ابی حازم
تابعی کی ہے **حدیث** حاسد سردار نہ بنایا جائے - یہ بعض سلف
کے کلام ہے جیسا کہ رسالہ قشیری مین ہے **حدیث** عالم کی مجلس
مین حاضر ہونا ہزار رکعت نماز سے افضل ہے - ایسا ہی احیا مین ہے ابی ذر
سے کہا عراقی نے اسکو جوزی نے موضوعات مین عمرو سے ذکر کیا ہے اور
مینے اسکو ابی ذر کی روایت سے نہین پایا **حدیث** لڑکپن مین
یاد کرنا مثل نقش کے ہی پتھر مین - یہ اسطرح ثابت نہین ہے لیکن خطیب نے
جامع مین ابن عباس سے مرفوع روایت کی ہے چہوٹے لڑکے کا یاد
کرنا مثل نقش کی ہی پتھر مین اور بڑہے مرد کا یاد کرنا مثل کتابت کے
ہے پانے پر **حدیث** میرا حکم واحد پر مثل حکم میرے
کی ہے جماعت پر - اسکا کچہ اصل نہین جیسا کہ عراقی نے کہا ہی
اور انکار کیا اسکا مزنی اور ذہبی نے بھی اور کہا زرکشی نے معلوم نہین
ہوئی **حدیث** الحمد للہ ردا رحمن کے چادر ہے اسکا اصل نہین پایا
گیا **حدیث** حضرت علی نے دروازہ خیبر کا اوٹہایا اسکو
ابن اسحاق سیر مین لایا ہے اور بعض علما نے اسکا انکار
کیا ہے اور کہا سخاوی نے اسکے بہت طرق ہین سب کے سب
واہیات ہین اور کہا زرکشی نے اسکو حاکم بہت طرق سے
جابر سے اسطرح لایا ہے کہ جب حضرت علی قلعہ پر پہونچی تو ایک

ابوابه بالارض فاجتمع عليه بعد ستون رجلا فاهتزها
ان اعادوا الباب اخرجه ابن اسحق فی سیرته عن
ابی رافع وان سبعة لم یقلبوه **حدث** حین تقلی تدعی
لیس بحدیث ومعناه صحیح ویشیر الیه قوله تعالی و
سوف تعلمون حین یرون العذاب من اضل سبیلا)
حرف الخاء المعجمة - حدیث خارفوم
لا سفیه له هو من قول مکحول بلفظ ذل من لا سفیه له
لحار واه ابن ابی الدنیا فی الحکم له **حدیث** خانن
القوی ممقوت لیس بحدیث ولکن معناه صحیح لحدیث
المحتکر ملعون **حدیث** خالفوا الیهود فان تسلیم العمائم من ذی الیهود لا اصل له علی ما ذکره
حدیث خذوا شطر دینکم عن الحمیراء وهی
عائشة وتصغیر الحمراء بمعنی البیضاء علی ما فی النهایة
والشطر النصف قال العسقلانی لا اعرف له اسنادا و
لا رایته فی شیء من کتب الحدیث الا فی النهایة لابن الاثیر
ولم یذکر من اخرجه وذکر الحافظ عماد الدین بن کثیر
انه سأل المزی والذهبی فلم یعرفاه وذکره فی الفردوس
بغیر اسناد وبغیر هذا اللفظ ولفظه خذوا ثلث
دینکم من بیت الحمیراء وبیض له صاحب مسند
الفردوس ولم یخرج له اسنادا وکذا ذکره السخاوی
قال السیوطی لم اقف علیه وقال الحافظ عماد الدین بن کثیر
فی تخریج احادیث مختصر ابن الحاجب غریب جدا
بل هو حدیث منکر سألت عنه شیخنا الحافظ المزی
فلم یعرفه وقال لم اقف له علی سند الی الآن وقال
شیخنا الذهبی هو من الاحادیث الواهیة التی

دروازہ اسکا زمین سے کھینچا اوسکے بعد اوسپر ساٹھہ آدمی جمع ہوے اونہون
نے کوشش کی کہ دروازہ کو اپنی جگہہ پر لوٹائین اور اسکو ابن اسحاق نے
ابی رافع سے لایا ہی کہ سات آدمی اوسکو نہ لوٹا سکے **حدیث** جب تو
دشمنی کریگا معلوم کریگا - یہ حدیث نہین اور معنے اسکے صحیح ہین اور
اسکی طرف قول اللہ تعالی کا اشارت کرتا ہی (ترجمہ) جان لوگی جب وہ
عذاب کو دیکھینگے کون ہی رستی سے بہکا ہوا) **حرف خاء معجمہ - حدیث**
نقصان پایا اوس قوم نی جسمین کوئی بے وقوف نہین ہے - یہ محول کا
قول ہی ان لفظون سے نقل ہوئی وہ قوم جسمین کوئی بے وقوف کوئی نہین جیسا
کہ ابن ابی الدنیا نی حکم مین روایت کی ہی **حدیث** اللہ کا غضب ہے اوس
شخص پر جو طعام کو جمع کری یہ حدیث اسلئے کہ حدیث مین ہے احتکار کرنیوالے
لعنت ہی **حدیث** یہود کی مخالفت کرو یعنی پگڑی نہ باندہو کیونکہ پگڑی
باندہنا یہود کا لباس ہے اسکا کچھہ اصل نہین جیسا کہ سیوطی نی ذکر کیا ہی
حدیث نصف دین حمیرا یعنی عائشہ سے سیکھو دو تصغیر حمرا کی بیضا کیطرح
ہے جیسا کہ نہایہ مین ہے اور شطر کے معنے نصف کی ہین کہا عسقلانی نی مین اسکے
سند نہین جانتا اور نہ مینے اسکو کسی کتاب حدیث مین دیکھا ہی مگر نہایہ ابن الاثیر
مین اور اوس نے اسکی مخرج کو ذکر نہین کیا اور حافظ عماد الدین بن کثیر
نے ذکر کیا ہی کہ مینے مزی اور ذہبی سے پوچھا ان دونونی اسکو نہ پہچانا اور ذکر
کیا اسکو فردوس مین بغیر سند کے اور بغیر ان لفظون کے اور لفظ اوسکے یہ ہین
تہائی حصہ دین کا گہر حمیرا سے لیو اور صاحب مسند فردوس نے اسکے لیے سند
چہوڑے اور اسکی اسناد نہ ذکر کی ایسا ہی اسکو سخاوی نے ذکر کیا کہا سیوطی
نے مین اسپر واقف نہین ہوا اور کہا حافظ عماد الدین بن کثیر
نے تخریج احادیث مختصر ابن حاجب مین یہ بہت غریب ہے بلکہ منکر ہی
مینے اسکی بابت شیخ حافظ مزی سے پوچھا اوس نے
اسکو نہ پہچانا اور کہا مین اب تک اسکے سند پر واقف
نہین ہوا اور کہا شیخ ذہبی نے یہ احادیث واہیہ سے ہے جنکا

لا یعرف له اسناد انتهی لکن فی الفردوس من حدیث انس خمسة
ثلث دنیکم من بیت عائشة ولم یذکر له اسنادا قلت
لکن معناه صحیح فان عند هامن شطر الدین استغنا
یقتضی اعتمادا و قد اشتهر ایضا حدیث کلمینی یا حمیرا
لکن لیس له اصل عند العلماء **حدیث** خصم
حاکم کلام لا حقد **حدیث** الخمول نعمة و کا
یا باها من کلام بعض السلف نعم ثبت عن سعد مرفوعا
ان الله یحب العبد الخفی النقی ذکره السخاوی و کذا
حدیث الخمول راحة والشهرة آفة من کلام المشایخ
حدیث ما رنساء امتی احسنهن وجها و ارحمهن
مهرا قال السخاوی ذکره الدیلمی مرفوعا بلا اسناد
حدیث خیر تجارتکم البز و خیر صنایعکم الخز
قال العراقی لم اقف له علی اسناد و ذکره صاحب الفردوس
من حدیث علی **حدیث** خیر البر عاجله لا یصح
بمناه و قد مر عن العباس فی معناه لا یتم المعروف الا بتعجیله
فانه اذا عجله هنا و هو معنی ما اشتهر من ان الانتظار
اشد من الموت لانه قد یؤدی الی الفوت **حدیث**
خیر الاسماء ما عبد و ما حمد قال السیوطی لم اقف علیه و
فی معجم الطبرانی من حدیث ابی زهیر الثقفی اذا سمیتم فعبد و
واخرج ایضا من حدیث ابن مسعود مرفوعا احب الاسماء
الی الله ما تعبد له و سنده ضعیف و روی ابو نعیم بسنده
مرفوعا قال الله تعالی و عزتی و جلالی لا عذبت احدا
ممن باسمک فی النار **حدیث** خیر خیر حین یسمع الغراب
ونحوه لیس بحدیث بل هو نوع من الطیرة ذکره ابن الاثیر
قلت بل هو من الفال لا من التشائم لانی الحاذ لا فی الما

کچھ اصل نہین انتہی لیکن فردوس مین انس سے ہی سیکہو تمہارا حصہ دینکا عائشہ
کے گہر سے اور اسکی کوئی سند ذکر نکی مین کہتا ہون لیکن معنی اسکے
صحیح ہین کیونکہ اسکے پاس نصف دین ایسی سند سے ثابت ہی جو قابل اعتماد ہے
اور یہ بہی حدیث مشہور ہی کلام کرمجہسے اے حمیرا لیکن علما کی نزدیک اسکا
کچھ اصل نہین ہے **حدیث** خصم میرا حاکم میرا ہے - یہ کلام ہے
حدیث نہین **حدیث** لوگون سے پوشیدہ رہنا (اللہ کی) نعمت ہے
حالانکہ ہر ایک اس سے انکار کرتا ہی - یہ بعض سلف کی کلام ہی ہان سعد سے
رفع اسکا ثابت ہی اللہ تعالی آدمی پوشیدہ صاف کو دوست کہتا ہی اسکو سخاوی
نے ذکر کیا اور ایسا ہی **حدیث** چہپنا راحت ہے اور شہرت آفت ہی یہ بعض
مشایخون کے کلام ہے **حدیث** میری امت کی عورتین خوب شکل ہین اور تہوڑے
مہر والی ہین کہا سخاوی نے اسکو دیلمی نے مرفوع بلا سند ذکر کیا ہے
حدیث تمہاری اچہی تجارت کپڑا ہے اور تمہارا اچہا کسب سینا ہی
کہا عراقی نے مین اسکی سند پر واقف نہین ہوا اور صاحب فردوس نے
علی سے ذکر کیا ہی **حدیث** اچہی نیکی وہ ہی جو جلدی ہو اسکی بنا صحیح
نہین اور اسکے معنی میرے عباس سے آیا ہی نیکی تمام نہین ہوتی مگر ساتہ جلدی کے
کیونکہ جب جلدی کریگا مبارک ہوتی ہی اوسکو اور معنی اسکے ہین جو مشہور ہین انتظار
موت سے سخت ہی یعنے اس لئے کہ کبہی فوت کیطرف پہونچاتی ہے **حدیث**
اچہا نام وہ ہے جسمین عبد کا یا حمد کا لفظ ہو کہا سیوطی نے مین اس پر واقف
نہین ہوا اور معجم طبرانی مین ابی زہیر ثقفی سے جب تم نام رکہو تو وہ کہو جسمین
عبد کا لفظ ہو اور بہی ابن مسعود سے مرفوع سند سے لایا ہی پسندیدہ نام اللہ کیطرف وہ ہے
جسمین عبد کا لفظ ہو اور اسکی سند ضعیف ہے اور ابو نعیم نے سند مرفوع سے
روایت کی ہی فرمایا اللہ تعالی نے قسم ہی مجہکو میری عزت اور جلال کی مین کسی کو عذاب
اگ مین نہین دونگا جو یہ نام رکہے **حدیث** خیر خیر کہو جب کوئی اچہا مثل اچہی
حدیث نہین بلکہ یہ ایک قسم ہے فال سے اسکو ابن ربیع نے
ذکر کیا ہے مین کہتا ہون بلکہ یہ فال ہے بدفال نہین فال مین ہم

حدیث خیر السودان ثلاثۃ لقمان وبلال ومسیح مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ البخاری فی صحیحہ عن واثلۃ بن الاسقع بہ مرفوعا کذا ذکرہ ابن الربیع لکن قولہ البخاری سہو قلم اما من الناسخ او من المص فان الحدیث لیس من البخاری والذی فی المقاصد انما ہو ما رواہ الحاکم ثم قال النووی ما ذکرہ من ان مسیحا مولی رسول اللہ علیہ السلام سہو فانہ مولی عمر بن الخطاب وہو اول ما قتل من المسلمین یوم بدر اتاہ سہم غرب وہو بین الصفین فقتلہ وہو من اہل الیمن وفی المقاصد فی حدیث رفعہ والذی نفسی بیدہ ان لیزید بیاض الاسود فی الجنۃ من مسیرۃ الف عام قال النووی فی قولہ علیہ السلام بیاض الاسود ای الذی کان فی الدنیا ومن یعلم ان مؤمنی السودان لا یدخلون الجنۃ الا بیضاء وبہ صرح العسقلانی فی شرح البخاری **حدیث** الحیر فی وفی امتی الی یوم القیمۃ قال العسقلانی لا اعرفہ ولکن معناہ صحیح قال السخاوی یعنی فی حدیث لا یزال طائفۃ من امتی ظاہرین علی الحق الی ان یقوم الساعۃ **حدیث** خیرۃ اللہ للعبد خیر من خیرۃ لنفسہ لا یعرف لہ اصل فی مبناہ وان صح معناہ کما یستفاد من قولہ تعالی وعسی ان تکرہوا شیئا وہو خیر لکم وعسی ان تحبوا شیئا وہو شر لکم واللہ یعلم وانتم لا تعلمون ومن ہنا ورد الامر بالاستخارۃ صلوۃ ودعاء وقد ورد ما خاب من استخار وما ندم من استشار وثبت فی الدعاء اللہم خر لی واختر لی ولا تکلنی الی اختیاری وہذا اصل ما اشتہر علی السنۃ العامۃ الخیر فی ما اختارہ

حدیث بہتر سیاہوں کے تین ہین لقمان اور بلال اور مسیح غلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بخاری نے واثلہ بن اسقع سے صحیح مین مرفوع روایت کی ہی ایسا ہی ذکر کیا اسکو ابن ربیع نے لیکن قول بخاری کا سہو قلم کا ہے کسی لکھنے والی سے یا مصنف سے کیونکہ یہ حدیث بخاری سے نہین ہے اور جو مقاصد مین اسکو حاکم نے روایت کیا ہی پھر کہا نووی نے یہ جو اوسنے ذکر کیا ہی کہ مسیح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام تہا یہ سہو ہے بلکہ وہ غلام عمر بن الخطاب کا تہا وہ پہلا شخص ہے جو بدر کے دن قتل کیا گیا تہا وہ دو صفون کے بیچ مین تہا اسکو اڑتا ہوا تیر آ لگا اور سے مر گیا وہ شخص اہل یمن سے تہا اور مقاصد مین مرفوع حدیث ہے قسم ہے مجھے اوس ذات کی جسکے ہاتھ مین میری نفس ہے کہ وہ دیکھتا ہے سفیدی سیاہی سے جنت مین ہزار برس کے راستہ سے کہا نووی نے مراد قول علیہ السلام سفیدی سیاہی سے یہ ہی سفیدی عوض ہے سیاہی کا جو اسکو دنیا مین تھی اور اس سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ سیاہ مومن جنت مین داخل ہونگے مگر حالت سفیدی مین اور اسیطرح عسقلانی نے شرح بخاری مین تصریح کی ہی **حدیث** خیر میرے مین اور میری امت مین قیامت ہے کہا عسقلانی نے مین اسکو نہین جانتا لیکن معنی اسکے صحیح ہین کہا سخاوی نے مراد اسکی یہ ہی ہمیشہ رہیگا ایک گروہ میری امت سے غالب حق پر قیامت تک **حدیث** بہلائی اللہ تعالی کے بندی کے لئے بہتر ہے بہلائی اسکی سے اپنے نفس کے لئے اسکا اصل اس بنا پر معلوم نہین ہو اگرچہ صحیح ہین معنے اسکے جیسا کہ قول اللہ تعالی سے مستفاد ہوتا ہی (اور قریب ہے کہ تم برا جانتے ہو کسی شے کو حالانکہ وہ بہتر ہو تمہارے لئے اور قریب ہے کہ تم دوست رکھتے ہو کسی شے کو حالانکہ وہ برا ہو تمہارے لئے اللہ تعالی جانتا ہے اور تم نہین جانتے) اور اسیواسطے استخارہ کا امر ہوا ہی نماز نفلان پڑہنا اور اسکے بعد دعا جسنے استخارہ کیا اور نہ شرمندہ ہوا وہ جسنے مشورہ کیا اور دعا مین ثابت ہوا ہے یا اللہ پسند کر اور اختیار کر میرے لئے اور مجھکو میرے اختیار کیطرف مت سپرد کر اور یہ اصل ہے جو عام بانو پر مشتہر ہو رہا ہے بہلائی اسمین ہے جسکو اللہ اختیار کرے

الله بل التحقيق عند المشايخ الاختيار ان ليس للعبد
حقيقة الاختيار لقوله تعالى وربك يخلق ما يشاء
ويختار ما كان لهم الخيرة وعن السيد ابى الحسن الشاذلى
الاختيار كان لابد ان تختار فاختر ان لا تختار فان
ربك يخلق ما يشاء ويختار **حرف الدال المهملة - حديث** دار الظالم خراب ولو
بعد حين قال السخاوى لم اقف عليه ولكن يشهد له
(فتلك بيوتهم خاوية بما ظلموا **حديث**
دارهم ما دمت فى دارهم قال السخاوى ما علمته
حديثا ولكن جاء فى الزوجة دارها تعيش بها
اخرجه ابن حبان فى صحيحه عن سمرة **حديث** دارو
سفهاءكم هو دائر على بعض الالسنة بزيادة بثينة
اموالكم وقد سئل عن العسقلانى فلم يتكلم عليه **حديث**
داومى قرع باب الجنة قاله لعائشة قالت بماذا قالت
بالجوع ذكره فى الاحياء قال العراقى لم اجد له اصلا
حديث دخوله عليه السلام حماما بالجحفة ذكره
الترمذى فى شرح المنهاج فى الكلام على الماء المسخن و
ذكره النووى فى شرح المهذب انه ضعيف جدا فقول
شيخنا ابن حجر المكى فى شرح الشمائل خبر انه عليه السلام
دخل حمام الجحفة موضوع باتفاق الحفاظ وان وقع
فى كلام الترمذى وغيره ولم يعرف العرب الحمام ببلادهم
الا بعد موته عليه السلام ليس فى محله وكيف يكون
موضوعا باتفاق الحفاظ مع اثبات الحافظ الترمذى
وتضعيف النووى اذ لا يخفى التفاوت بين الضعيف و
الموضوع مع ان الاثبات مقدم على النفى فى الاصل

بلکہ تحقیق مشایخ کے نزدیک یہ ہی کہ اختیار آدمی کی اختیار مین نہین
ہے بسبب قول اللہ تعالی کے (اور ترے پروردگار پیدا کرتا ہی جو چاہتا ہی اور اختیار کرتا
ہے اونکے لئے اختیار نہین ہے) اور سید ابی الحسن شاذلی سے اختیار کرا گر تجھے
ضرور ہو اختیار کرنا پس عدم اختیار کو پسند کر کیونکہ رب ترا پیدا کرتا ہی
جو چاہتا ہی اور اختیار کرتا ہی **حرف دال - حدیث** گھر
ظالم کا خراب ہو جاتا ہی اگرچہ بعد مدت کی ہو - کہا سخاوی نے مین
اسپر واقف نہین ہوا لیکن اسکا یہ شاہد ہے (یہ مین گھر اونکے گرے ہوئے
بسبب اونکے ظلم کے) **حدیث** نیکی کر اوس سے جبتک تو اونکے گھر مین
رہے - کہا سخاوی نے مین اسکو نہین جانتا لیکن عورت کی حق مین
آیا ہے نیکی کر اوس سے کیونکہ تو اوسکے ساتھ خوشی کرتا ہے یا ابن حبان
صحیح مین سمرہ سے لایا ہے **حدیث** نیکی کر اپنے بی وتو فون سے
یہ بعض زبانون پر اس زیادتی سے ہی تیرے حصہ مال سے اس سے عسقلانی
پوچھا گیا اسپر اوس نے کچھ کلام نہ کی **حدیث** آنحضرت نے عائشہ
کو فرمایا جنت کی دروازہ کو ہمیشہ کھڑکا کہا اوس نے کس سے فرمایا
ہو کہا سے احیاء مین مذکور ہی کہا عراقی نے مین اسکا اصل نہین پایا **حدیث**
آنحضرت کا حمام مین ڈہال کے ساتھ داخل ہونا اسکو ترمذی نے
شرح منہاج مین بحث گرم پانی مین ذکر کیا ہی اور نووی نے شرح مہذب
مین ذکر کیا ہی کہ یہ سخت ضعیف ہی - لیکن قول شیخ ابن حجر
مکی کا شرح شمائل مین کہ آنحضرت کا حمام مین ڈہال کے ساتھ داخل ہونا
موضوع ہے اتفاق حفاظ سے اگرچہ ترمذی وغیرہ مین واقع
ہوا ہے اور عرب نے حمام اپنے شہرون مین نہین معلوم کیے مگر بعد
موت آنحضرت علیہ السلام کی) اپنے محل مین نہین ہے کسطرح اتفاق
حفاظ سے موضوع ہو حال آنکہ حافظ ترمذی نے اسکو ثابت کیا ہے اور
نووی نے اسکو ضعیف کیا ہے ضعیف اور موضوع مین فرق
پوشیدہ نہین ہے، باوجودیکہ اصل مقررہ ہی اثبات نفی پر مقدم ہے

المصنوع **حدیث** الدرجۃ الرفیعۃ فیما یقال بعد الاذان من الدعاء قال السخاوی لم اره فی شیٔ من الروایات **حدیث** الدم مقدار الدرهم یغسل ویعاد منه الصلوة فیه نوح کذاب کذا فی اللآلی **حدیث** الدنیا ساعة فاجعلها طاعة لا اصل لهذا لکن یصح معناه من قوله تعالی (کانهم یوم یرون ما یوعدون لم یلبثوا الا ساعة من نهار) وهو لا ینافی ما ثبت من ان عمر الدنیا سبعة آلاف سنة فان ما مضی فکانه فی ساعة انقضی **حدیث** الدنیا مزرعة الاخرة قال السخاوی لم اقف علیه مع ابراد الغزالی له فی الاحیاء قلت معناه صحیح یقتبس من قوله تعالی (من کان یرید حرث الاخرة نزد له فی حرثه **حدیث** الدیك الابیض صدیقی وصدیق صدیقی وعدو عدوی وله طرق ذکره ابن الجوزی فی الموضوعات قال العسقلانی لم یتبین لی الحکم علی هذا المتن بالوضع قال السخاوی لکن فی اکثر الفاظه رکاکة لا یوثق لها وقد افرد الحافظ ابو نعیم اخبار الدیك فی جزء قلت فلا یکون موضوعا وقال السیوطی اخرج ابن ابی اسامة ابو الشیخ من حدیث انس وهو منکر **حدیث** الدین فی لود رهم والعائلة ولو بنت السائل ولو کیف الطریق قال السخاوی لا اصل له وقد ضعفه فی الرفوع ومعناه صحیح قلت والمشهور السؤال ذل ولو ابن الطریق واللہ ولی التوفیق **حرف الذال المعجمة حدیث** ذکات الارض یبسها قال ابن الربیع احتج به الحنفیة ولا اصل له فی المرفوع نعم ذکره ابن ابی شیبة موقوفا

حدیث درجہ بلند کا لفظ جو اذان کی دعا مین کہا جاتا ہی۔ کہا سخاوی نے مینے اسکو کسی روایت مین نہین دیکھا **حدیث** خون بقدر درہم کے دھویا جاوی اور نماز لوٹائی جاوی اسکی سند مین نوح کذاب ہے ایسا ہی لآلی مین ہے **حدیث** دنیا ایک ساعت ہی اسکو عبادت مین صرف کرا سکے بنا کا کچھ اصل نہین لیکن معنے اسکے قول اللہ تعالی سے معلوم ہوتی ہین (گویا جسدن دیکھینگے جو وعدہ کیے گئے ہین نہین ٹھیرے مگر ایک گھڑی دن سے) یہ منافی نہین اوسکے جو ثابت ہوا ہی کہ عمر دنیا کی سات ہزار برس ہے کیونکہ جو گذرا گویا ایک گھڑی مین گذرا **حدیث** دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔ کہا سخاوی نے میں اسپر واقف نہین ہوا اگرچہ غزالی اسکو احیا مین لایا ہی مین کہتا ہون معنے اسکے صحیح ہین قول اللہ تعالی سے اقتباس ہو سکتے ہین (جو شخص کھیتی آخرت کا ارادہ کرتا ہی زیادہ کرتے ہین ہم اوسکے لئے اوسکے کھیتی مین) **حدیث** مرغ سفید میرا دوست ہے، اور دوست ہی میرے دوست کا اور دشمن ہے میرے دشمن کا۔ اسکی بہت طرق ہین ابن جوزی نے موضوعات مین ذکر کیی ہین کہا عسقلانی نے مجھکو اسکے متن پر وضع کا حکم ظاہر نہین ہوا کہا سخاوی نے اسکے اکثر الفاظ مین رکت ہی اور حافظ ابو نعیم نے مرغ کی خبر مین ایک رسالہ مین لکھی ہین۔ مین کہتا ہون یہ موضوع نہین ہو سکتی اور کہا سیوطی نے اسکو ابن اسامہ اور ابو الشیخ نے انس سے روایت کیا ہے اور وہ منکر ہے **حدیث** قرض اگرچہ درہم ہے ہو اور عیال سے اگرچہ مٹی ہو اور والی سے اگرچہ کسی راستہ کا ہو کہا سخاوی نے مین اسکو مرفوع نہین جانتا اور معنے اسکے صحیح ہین مین کہتا ہون اور مشہور یہ ہی سوال ذلیل کرتا ہی اگرچہ مسافر ہو اور اللہ تعالی دے توفیق کا ہے **حرف ذال معجمہ - حدیث** پانی زمین کے خشک ہونا اوسکا ہے۔ کہا ابن ربیع نے اس سے حنفیہ نے حجت پکڑی ہے حالانکہ اصل اسکا کچھ نہین اسکو ابن ابی شیبہ نے مرفوع

عن ابی جعفر الباقر قلت ونعم السند الظاهر من
الامام الباهر المسمی بسلسلة الذهب وهی کافیة لصحة
الذهب مع ان المجتهد اذا استدل بحدیث علی حکم من
الاحکام فلا یتصور ان لا یکون صحیحا او حسنا عنده
ثم لا یضره دخول ضعف او وضع فی سنده وقال
الزرکشی لا اصل له وانما هو قول محمد بن الحنفیة اخرجه
ابن جریر فی تهذیب الاثار وقال السیوطی واخرجه ابن
ابی شیبة فی المصنف عنه واخرجه ایضا عن ابی جعفر و
عن ابی قلابة قولهما قلت قد تقدم رفعه وقد روی
عن عائشة موقوفا واصله فی الهدایة مرفوعا لکن قال
مخرجه لم اره فمن المعلوم ان موقوف الصحابی حجة عندنا
وکذا الحدیث المنقطع اذا صح سنده ویقوی المذهب ما
فی سنن ابی داود باب طهور الارض اذا یبست عن
ابن عمر قال کنت ابیت فی المسجد فی عهد رسول الله علیه السلام
وکنت فتی شابا عزبا وکانت الکلاب تبول وتقبل و
تدبر فی المسجد ولم یرشوا شیئا من ذلک انتهی فلولا
اعتبار انها تطهر بالجفاف کان ذلک تبقیة لها بعد
النجاسة مع العلم بانهم یقومون علیها فی الصلوة
البتة لصغر المسجد وکثرة المصلین فیکون هذا بمنزلة
الاجماع فی مقام تحقیق النزاع قال السخاوی وروی قول
ابی قلابة بلفظ جفوف الارض طهورها ویعارضه
حدیث حسن فی الاهریة لما حتی یبول الاعرابی بل ورد
فیه الحفر انتهی فیه ان المراد هو ان الجفوف احد
طرق التطهیر لا حصرها فیه فتطهیرها بالماء وبه
لا ینافیه **حرف الراء حدیث** رأیت

ابی جعفر باقر سے ذکر کیا ہے۔ میں کہتا ہوں ہان سند امام ماہر سے
صحت مذہب کے لئے کافی ہے باوجودیکہ جب مجتہد کسی حدیث سے کسی حکم پر
دلیل پکڑے تو یہ نہیں ہوسکتا کہ وہ اوسکے نزدیک صحیح یا حسن نہو پھر
ضعف یا وضع کا اوسکے سند میں داخل ہونا ضرر نہیں دیتا کہا زرکشی
نے اسکا کچھ اصل نہیں یہ قول محمد بن حنفیہ کا ہے اسکو ابن جریر نے
تہذیب الآثار میں نقل کیا ہے اور کہا سیوطی نے اسی سے
ابن ابی شیبہ اپنے تصنیف میں لایا ہے اور ابی جعفر اور ابی قلابہ
سے بھی یہی قول منقول ہے میں کہتا ہوں اسکا مرفوع ہونا
پہلے گذر چکا ہے اور عائشہ سے موقوف روایت کیا گیا ہے اور اصل
اسکا ہدایہ میں مرفوع ہے لیکن کہا اوس نے میں نے اسکا مخرج نہیں دیکھا
اور معلوم ہے کہ موقوف صحابی ہمارے نزدیک حجت ہیں اور اسیطرح
حدیث منقطع جب اوس کی سند صحیح ہو اور مذہب کو قوت دیتی ہے یہ حدیث
جو ابو داود میں ہے باب ہے زمین کے پاک ہونیکا جب خشک ہوجائے اور اوس نے
ابن عمر کی بیان کی ہے کہا اونہی میں نے مانند رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں مسجد میں
رات گذارتا تھا اور میں غریب جوان تھا اور کتے مسجد میں آتی جاتی اور پیشاب کرتے
تھے اور اوسپر چھینٹیں نہ ڈالتے انتہے اگر خشک ہونے کی بعد اوسکی پاکی کا
اعتبار نہو تو وصف نجاست کی باقی رہیگی باوجودیکہ وہ نماز کی حالت
میں اوسپر کھڑا ہوتا تھا کیونکہ مسجد چھوٹی تھی اور نمازی بہت پس گویا یہ
اجماع ہوگیا کہا سخاوی نے اور قول ابی قلابہ کا ان لفظوں سے روایت
کیا گیا ہے زمین کی خشکی اوسکی پاکی ہے اور حدیث النسر
کی جس میں ذکر ہے پانی گرانے کا بول اعرابی پر اوسکے
معارض ہے بلکہ اس میں کہودینے کا ذکر ہے انتہے اور
اس میں اسطرح کلام ہے کہ خشکی ہے ایک پاکی کا راستہ ہے
اور کہودنی کا ذکر اوسمیں نہیں پس اسکا پاک کرنا پانی سے اور اوسپر
پانی کا گرانا اوسکے منافی نہیں **حرف را۔ حدیث**

ربی یوم النفر علی جمل اورق علیہ جبۃ صوف امام الناس
موضوع لا اصل لہ کذا فی الذیل وفی اللآلی عن ابن عباس
رفعہ رأیت ربی فی صورۃ شاب امرد قال ابن صدقۃ
عن ابی ذرعۃ حدث ابن عباس صحیح لا ینکرہ الا معتزلی
ورد فی بعضہا بفؤادہ والحدث ان حمل علی المنام فلا
اشکال فی المقام وان حمل علی الیقظۃ فاجاب ابن
الہمام بان ہذا حجاب الصورۃ وکانہ اراد بہذا الکلام
ان تمام المرام یتصور بحملہ علی التجلی الصوری فان من
المحال الضروری حملہ علی التجلی الحقیقی فللہ سبحانہ وتعالی
انواع من التجلیات بحسب الذات والصفات وکذا لہ
القدرۃ الکاملۃ والقوۃ الشاملۃ زیادۃ علی الملئکۃ
وغیرہم فی تشکل الصور والہیئات وہو منزہ عن الجسم
والصورۃ والجہات بحسب الذات وہذا یخالف ما ینبئ
من الشبہ فی الایات المتشابہات والاحادیث الصفات
واللہ سبحانہ اعلم بحقایق المقامات ودقایق المرامات
وبہذا اندفع کلام السبکی وغیرہ ان حدث رأیت ربی
فی صورۃ شاب امرد دائر علی السنۃ عوام الصوفیۃ
وہو موضوع مفتری علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فانہ بنی الحدیث علی ان فی سندہ ما یدل
علی وضعہ فسلم والاقناب التاویل واسع محتمل
حدیث الرابع فی الشر خاسرای مرا الخیر
کلام بعض الحکماء وقد قال تعالی (والعصر ان
الانسان لفی خسر الا الذین آمنوا وعملوا الصلحت
فما ربحت بجارتہم وللہ در الشیخ البستی زیادۃ
المرء فی دنیاہ بنقصان۔ وربحہ غیر محض الخیر خسران

میں اپنے رب کو جمل کے دن خاکی رنگ اونٹ پر دیکھا آدمیوں کے
آگے اوس پر جبہ تہا صوف کا موضوع ہے اسکا کچہ اصل نہیں جیسا کہ ذیل
میں ہے اور لآلی میں ابن عباس سے مرفوع روایت ہے کہ میں نے اپنے رب کو جوان
صورت میں دیکہا اوسکے بال تہے اور ایک روایت میں ہے جوان بی ریش کے
صورت میں کہا ابن صدقہ نے ابی ذرعہ سے حدیث ابن عباس کی صحیح ہے نہیں انکار
کرتا اسکا مگر معتزلی اور بعض روایت میں ہے، اپنی دل سے دیکہا تحدیث اگر
خواب پر حمل کیجائے تو کچہہ شبہہ نہیں اور اگر بیداری پر حمل کیجائے تو ابن الہمام نے
اسطرح جواب دیا ہے کہ یہ صورت کا حجاب تہا گویا اوسکا اس کلام سے یہ ارادہ ہے
کہ تمام مقصود تجلی صوری پر حمل کرنیسے متصور ہوتا ہے اسلئے کہ محال ہے کہ
اسکو تجلی حقیقی پر حمل کیا جائے پس اللہ تعالی کیلئے باعتبار ذات اور صفات
کے کئی قسمیں تجلی کے ہیں اور اوسکے لئے زیادہ قدرت اور قوت ہے فرشتوں
وغیرہ سے صورت اور ہیئت کی بدلنے میں اور پاک ہے جسم اور صورت اور
اطراف سے اپنی ذات میں اور اسی سے بہت شبہ آیات متشابہات
اور صفات کی احادیث سے رفع ہوگئے اور اللہ تعالے پاک ہے
بہت جاننے والا مقصود حقیقت کو اور اسی سے یہ کلام سبکی وغیرہ
کے دفع ہوگئی کہ حدیث (میں نے اپنے رب کو صورت جوان بی ریش
میں دیکہا) یہ عوام صوفیہ کی زبانوں پر ہے اور موضوع ہے (آنحضرت
پر افترے ہے) اس لئے کہ اگر اوسنے حدیث کو اسباب پر بنا کیا
ہے کہ اسکی سند میں وضاع ہے تو مسلم ہے ورنہ باب تاویل
کا کشادہ ہے **حدیث** نافع شر میں زیان کار ہے خیر سے۔ یہ
کلام بعض حکماء کی ہے اور اللہ تعالے نے فرمایا ہے (قسم
ہے عصر کے تحقیق آدمی گہاٹے میں ہے مگر وہ لوگ جو
ایمان لائے اور عمل نیک کئے) پس نفع دیا اونکی تجارت نے
اللہ کی لئے ہے کوئی شیخ بستی کی زیادتی آدمی کی دنیا میں نقصان
اسکا ہے۔ اور نفع اوس کا سوائے خیر کے گہاٹا ہے

حدیث رجعنا من الجهاد الاصغر الی الجهاد الاکبر قال جهاد القلب قال العسقلانی فی تسویدالقوس هو مشهور علی الالسنة وهو من کلام ابراهیم بن عبلة فی الکنی للنسائی قلت ذکر الحدیث فی الاحیاء ونسبه العراقی الی البیهقی من حدیث جابر وقال هذا اسناد فیه ضعف وقال السیوطی رمز الخطیب فی تاریخه من حدیث جابر قال قدم النبی علیه السلام من غزاة لهم فقال علیه السلام قد متم خیر مقدم وقد متم من الجهاد الاصغر الی الجهاد الاکبر قالوا وما الجهاد الاکبر قال مجاهدة العبد هواه **حدیث** رحم الله اخی الخضیر لو کان حیا لزارنی قال العسقلانی لا یثبت فی هذا المعنی **حدیث** رحم الله من زارنی ومن زار قبری وجبت له شفاعتی قال العسقلانی لا اصل لهذا اللفظ **حدیث** ردد انوق علی اهله خیر من عبادة سبعین سنة قال ابن حجر ما عرفت اصله یعنی اصل مبناه والا فهو صحیح من جهة معناه فان رد الحق الی اهله فرض وهو افضل من عبادة سبعین نفلا وقال السخاوی کما قاله یحیی بن عمر بن یوسف بن عامر الاندلسی الفقیه المالکی حین ایم علی ارتحاله من القیروان لقرطبة لیرد دانقا لبقال علیه انتهی وذکر ابن جماعة فی منسکه الکبیر ما نصه عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال رد دانق من حرام یعدل عند الله سبعین حجة انتهی والدانق بکسر النون وبفتح سدس الدرهم **حدیث** رد الشمس علی علی قال احمد لا اصل له وتبعه ابن الجوزی فی الموضوعات ولکن قد صححه الطحاوی وضیاء الشفاء واخرجه ابن مندة وابن شاهین

حدیث ہم جہاد اصغر سے جہاد اکبر کیطرف لوٹے ہین کہا لوگون نے جہاد اکبر کیا ہی فرمایا دل کا جہاد کہا عسقلانی نے تسوید القوس مین یہ زبانون پر مشہور ہی اور نسائی کی کنی مین ہی یہ ابراہیم بن عبلہ کی کلام ہے مین کہتا ہون یہ حدیث احیا مین مذکور ہی اور عراقی نے جابر بیہقی کے کیطرف منسوب کیا ہی اور کہا یہ اسناد ہی ہیمین ضعف ہی اور کہا سیوطی نے خطیب نے تاریخ مین جابر ہی روایت کی ہی کہا آئے نبی علیہ السلام جنگ سے فرمایا آنحضرت نے تم آئے ہو نیک آنا اور تم آئے ہو جہاد اصغر سے طرف جہاد اکبر کی کہا لوگون نے جہاد اکبر کیا ہے فرمایا جہاد کرنا آدمی کا اپنی خواہش سے **حدیث** رحمت کرے اللہ میرے بھائی خضیر پر اگر ہوتا زندہ البتہ میری زیارت کرتا۔ کہا یہ مرفوع روایت ثابت نہین **حدیث** رحمت کرے اللہ اوس شخص پر جو میری زیارت کرے اور اوسکی اونٹنی کے باگ اوسکے ہاتھ مین ہو۔ کہا عسقلانی نے ان لفظون سے اسکا کچھ اصل نہین **حدیث** ایک درہم کا رد کرنا اوسکی اہل پر ستر برس کے عبادت سے بہتر ہے۔ کہا ابن حجر نے مین اسکا اصل نہین جانتا لیکن معنے کی جہت سے صحیح ہی اسلئے کہ رد کرنا حق کا اسکی اہل کیطرف فرض ہی اور وہ ستر برس کے نفلے عبادت سے بہتر ہے اور کہا سخاوی نے یہ یحیے بن عمر بن یوسف بن عامر اندلسی مالکی فقیہ کہا نے جب اوسنے قیروان سے قرطبہ کیطرف کوچ کرنیکی قسم کی تاکہ درہم کمنیا کیطرف رد کرے انتہے اور ابن جماعت نے منسک کبیر مین ذکر کیا ہی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا ہمین ذکر نہین کیا کہا ایک درہم حرام کا رد کرنا اللہ تعالے کے نزدیک ستر حج کے برابر ہے انتہے **حدیث** سورج حضرت علی پر رد کیا گیا تہا۔ کہا احمد نے اسکا کچھ اصل نہین اور ابن جوزی موضوعات مین اوسی کا تبع ہوا ہے لیکن طحاوی اور صاحب الشفا نے اسکے تصحیح کی ہے اخرجہ ابن مندہ اور ابن شاہین ++

م قالوا وما الجهاد الاکبر

وغیرھما کالطبرانی فی الکبیر والاوسط باسناد حسن
انہ علیہ السلام امر الشمس فتاخرت ساعۃ من النہار و
تفصیلہ فی سیرتنا **حدیث** رسول المرء دال علی عقلہ
قول یحیی بن خالد کما اورد الدکسوری فی المجالسۃ
حدیث ریق المؤمن شفاء معناہ صحیح یستانس
لہ بقولہ علیہ السلام فی الحدیث الصحیح ایم اللہ تر
ارضنا بریق بعضنا یشفی سقیمنا باذن ربنا واما ما
یدل علی الالسنۃ من قولھم سؤر المؤمن شفاء فصحیح
من جہۃ المعنی لروایۃ الدارقطنی فی الافراد من حدیث
ابن عباس مرفوعا من التواضع ان یشرب الرجل من
سؤر اخیہ ای المؤمن **حرف الزاء حدیث**
الزحمۃ رحمۃ لیس بحدیث وھو کلام صحیح فی المعنی بالنظر الی
الوقوف فی الصلوات فی طریق عرفات وحلق ھجالس
الذکر والعلم وفی الطواف فی ساعات البرکات فحینئذ
یکون المنحۃ زیادۃ فی الرحمۃ **حدیث** زاھر الحی
لا یطرب لین بحدیث وھو صحیح فی الغالب وذلک لان للغنی
فی قصبۃ من کثرۃ ما طرق فی سمعہ لا یبقی لہ تاثیر فی
قلبہ کفرس الطبال فی حال نقرہ حیث لا یتغیر عن امرہ و
من ھنا ان الاکابر من الصوفیۃ لم یؤثر السماع لھم فی الظاھر
وان کان لا یخلو عن تاثیر فی الطویۃ فقد قیل للجنید کیف ترکت
الوجد فی النہایۃ بعد ما ارتکبت فی البدایۃ فقرا فوق تعالی
(وتری الجبال تحسبھا جامدۃ وھی تمر مر السحاب) ولما
رای الصدیق مؤمنا یبکی فی اوائل امرہ قال کنا
ھکذا فقست قلوبنا ای قویت واشتدت **حدیث**
زکوۃ الحلی عاریتہ رواہ عن ابن عمر من قولہ قال البیہقی

ریق المؤمن شفاء

من التواضع ان یشرب الرجل من سؤر اخیہ

وغیرہ نے اسکو نکالا ہے مثل طبرانی کے کبیر اور اوسط مین باسناد حسن
سے کہ آنحضرت نے سورج کو حکم کیا پھر ایک گھڑی دن پیچھے ہٹ آیا اور
تفصیل اسکی ہمارے کتاب سیر مین ہے **حدیث** قاصد آدمی کا اوسکے عقل
دلالت کرتا ہے۔ یہ قول یحیی بن خالد کا ہے جیسا کہ دکسوری نے مجالست مین
لایا ہے **حدیث** تھوک مومن کے شفا ہے۔ معنی اسکی صحیح ہین آنحضرت
کے قول صحیح سے اسکے لئے دلیل پکڑی جاتی ہے۔ قسم اللہ کی ہماری زمین
کے ساتھ تھوک بعض ہمارے کے شفا پاتا ہے بیمار ہمارا ساتھ اذن ہمارے
رب کے لیکن وہ حدیث جو زبانون پر دوڑتی ہے جھوٹا مومن کا شفا ہے
کی جہت سے صحیح ہے اسلئے کہ دارقطنی نے افراد مین ابن عباس سے
مرفوع روایت کی ہے تواضع سے ہے کہ پیوے آدمی جھوٹا بھائی اپنے مومن
کا **حرف زا، حدیث** زحمت رحمت ہے، یہ حدیث نہین
معنے کی جہت سے کلام صحیح ہے اسلئے کہ عرفات کی راہ مین نماز
مین کھڑا ہونا اور علم اور وعظ کی مجلسون مین بیٹھنا اور طواف کرنا
اس وقت مین زحمت زیادہ ہے رحمت سے **حدیث** قبیلے کا معنے
نہین خوشی پاتا یہ حدیث نہین اور صحیح ہے اسلئے کہ معنی گانے
کا بسبب بہت سننے کے اوسکے دل مین تاثیر باقی نہین رہتی جیسے
گھوڑا نقاری کا وقت نقارا بجانے کے اسکا کچھ حال متغیر نہین ہوتا
اور اسیواسطے کہ ظاہر مین اکابر صوفیہ کو سماع کچھ تاثیر نہین کرتا
اگرچہ باطنی تاثیر سے خالی نہین جنید سے کہا گیا تو نے آخر عمر
مین وجد کیون ترک کیا اوسنے یہ آیت پڑھے (اور تو
دیکھتا ہے پہاڑون کو گمان کرتا ہے اونکو جمی ہوئی حالانکہ
وہ چلتے ہین بادل کے طرح) اور جب حضرت صدیق نے
ایک مومن کو اول امر مین روتی دیکھا کہا ہم بھی ایسے تھے
اب ہماری دل سخت ہوگئی یعنے قوی اور سخت ہوگئی **حدیث**
زیور کی زکوۃ عاریت دینا ہے۔ یہ ابن عمر کا قول کہا بیہقی نے

ولما یروی عنه مرفوعا لیس فی الحلی زکوة فباطل لا اصل
له **حدیث** زکوة الجاه اغاثة اللهفات لم یعرف
بهذا اللفظ وورد بمعناه احادیث منها افضل صدقة
اللسان الشفاعة تفك بها الاسیر وتحقن بها الدماء
وتجر بها المعروف والاحسان الی اخیك وتدفع عنه
الکریهة اخرجه الطبرانی فی الکبیر والبیهقی فی الشعب عن سمرة
بن جندب **حدیث** الزیدیة مجوس هذه الامة قال
السخاوی لم اره ولکنه عند ابی داود والطبرانی و
غیرهما مرفوعا من حدیث ابن عمر بلفظ القدریة قال
ابن الربیع بل هو حدیث موضوع لا یحل روایته وحاشا
الزیدیة من هذه النسبة الردیة اقول ان کانوا اعنی
القدریة فمعناه صحیح اذ هم شارکوهم فی القضیة
سواء یکون بطریق الکلیة او الجزئیة والعلة اثبات
الاثنینیة فان المجوس یثبتون النور فی المرتبة الالوهیة
والظلمة یثبتون الاصناف المخلوقیة فیعبدون النار و
من الشمس والقمر واصناف النار وغفلوا ان الله خلق
الظلمات والنور وسائر هما یری فی عالم الظهور ولم یروا
ان الکل مخلوق کما قاله اهل الحق من اهل السنة
والجماعة من ان الخیر والشر والنفع والضر کله
بخلق الله بل وکل صانع وصنعته کما فی حدیث یشیر
الیه وکذا یدل علیه قوله تعالی والله خلقکم وما
تعلمون) فمن اعتقد ان له فعلا مستقلا فقد
اشرك مع الله جهلا مستقلا واما قول القزوینی
حدیث القدریة مجوس هذه الامة ان مرضوا
فلا تعودوهم وان ماتوا فلا تشهدوهم موضوع

لیکن یہ جو اوس سے مرفوع روایت ہے انہین ہے یورمین زکوة باطل ہے اسکا کچھ
اصل نہین **حدیث** زکوة مرتبہ کی عاجزونکی فریاد رسی ہے۔ ان لفظون سے
معلوم نہین ہوئے اور اسکی معنے مین بہت حدیثین وارد ہوئی ہین جنمین ایک یہ ہے
افضل صدقہ زبان کا شفاعت ہے جس سے قیدی چھوٹے اور محفوظ رہین بسبب اسکی
خون اور بسبب اسکی نیکی اور احسان اپنے بھائی کیطرف کھینچا جاوے اور اوس سے ہر
دفع کرے اسکو طبرانی کبیر مین اور بیہقی شعب مین سمرہ بن جندب سے لایا ہے
حدیث زیدی مجوس اس امت کے ہین۔ کہا سخاوی نے مینے اسکو نہین دیکھا
لیکن ابی داؤد اور طبرانی وغیرہ مین ابن عمر سے قدریہ کی لفظ سے مرفوع
روایت ہے کہا ابن ربیع نے بلکہ یہ حدیث موضوع ہے اسکی روایت حلال
نہین ہے اور پاک ہین زیدیہ اس نسبت ردی سے مین کہتا ہون اگر وہ مذہب
قدریہ پر ہین تو معنے اسکی صحیح ہین اسلئے کہ وہ اس قضیہ مین انکے شریک
ہین خواہ بطریق کلی کے ہون یا جزی کے اور علت ثابت کرنا دو معبود کے
دلیل ہے کیونکہ مجوس مرتبہ الوہیت مین نور ثابت کرتی ہین
اور ظلمت کو اقسام مخلوقیت کی طرف نسبت کرتی ہین پس عبادت
کرتی ہین سورج اور چاند اور آگ وغیرہ کی اور غافل ہین کہ اللہ تعالی
نے نور اور اندھیرے کو پیدا کیا ہے اور سب عالم ظہور مین دیکھتا ہے
اور نہ معلوم کیا اونہون نے کہ تمام پیدایش اللہ تعالی کی ہے جیسا
کہ اہل سنت والجماعت نے کہا ہے کہ خیر اور شر اور نفع نقصان اور
ہر صانع اور اوسکی صنعت سب اللہ کی پیدایش سے ہین جیسا کہ حدیث
مین ہے اور ایسا ہی اسپر قول اللہ تعالی کا دلالت کرتا ہے
(اور اللہ تعالی نے پیدا کیا تم کو اور جو تم عمل کرتے ہو) پس جس نے
اعتقاد کیا کہ اوسکا فعل مستقل ہے تو اوس نے اللہ تعالی کے
بسبب جہل کے شریک کیا لیکن قول قزوینی کا قدریہ مجوس اس
امت کی ہین اگر مریض ہون تو اونکی عیادت نہ کرو اگر مر جائین
تو اون پر حاضر نہ ہو موضوع ہے ✣ ✣ ✣

من حدیث المصابیح وکذا صنفان من امتی لیس لهما فی الاسلام نصیب القدریة والمرجئة فخطأ منه وقد بینا مخرجهما فی المرقاة شرح المشکوة

حرف السین - حدیث سب اصحابی ذنب لا یغفر قال ابن تیمیة هذا کذب علی النبی علیه السلام وقد قال الله تعالی ان الله لا یغفر ان یشرک به ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء قلت وقد یوجه معناه ان صح مبناه بانه ذنب عظیم تعلق به حق الاصحاب و حق سید الاحباب مع ان الغالب فی السباب انه یستحله و یرجو به الثواب فیه یکفر و یستحق به العقاب و للصادق ان یخبر عن بعض الذنوب بانه سبحانه لا یغفره حیث عظم شانه فهو لا ینافی قوله تعالی (ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء) وقد کتبت فی المسئلة رسالة مستقلة ولا یبعد ان یکون المعنی اصحابی ذنب لا یغفر ای لا تسامح لحد من سب اصحابی فاضربوه ومن سبنی فاقتلوه **حدیث** سبابة النبی علیه السلام کانت طولا من الوسط غلط من قال به وانما کان فی اصابع رجلیه کما ذکره العسقلانی حیث قال وشهرة هذا علی الالسنة کثیرا وسلف جمهورهم الکمال الدمیری وهی خطاء فاحش من اعتماد روایة مطلقة وعین الید منه علیه السلام لذلک بناء علی ان القصد منه ذکر وصف اختص به علیه السلام من غیره ولکن الحدیث فی مسند الامام احمد مقید بالرجل ولفظه سبابة رجل کردم فانسبت طولا اصبع قدمه السبابة علی سائر اصابعه وکذا هو عند البیهقی فی الدلائل قال

اور ایسا ہی دو قسمین ہین میری امت سے اونکے لئے اسلام مین کچھ حصہ نہین - قدریہ اور مرجیہ خطا ہے اور ہمنے ان دونو کا مخرج شرح مشکوۃ مین بیان کیا ہے **حرف سین - حدیث** سب کرنی میرے اصحابون کو ایسا گناہ ہے جسکی بخشش نہین ہے کہا ابن تیمیہ یہ آنحضرت پر کذب ہے حالانکہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے (اللہ نہین بخشتا شرک کو اور بخشتا ہے سوا اوسکے جسکے لئے چاہتا ہے) مین کہتا ہون اگر اسکی بنا صحیح ہو جائے تو معنے اسکے اسطرح ہو سکتے ہین یہ بڑا گناہ ہے اس سے اصحابونکا حق تعلق پکڑتا ہے بلکہ حق آنحضرت کا باوجودیکہ غالب ظن گالی نکالنے والی کے حق مین یہ ہے کہ وہ اسکو حلال جانتا ہے اور اسمین ثواب کی امید رکھتا ہے اسسے کافر ہو جاتا ہے اور عذاب کا مستحق بنجاتا ہے اور مخبر صادق کیلئے درست ہے کہ بعض ایسے گناہونکی خبر دے جنکو اللہ تعالی بسبب کبیرہ ہونے کے نہین بخشتا یہ قول اس آیت کے منافی نہین ہے (اور بخشتا سوا اوسکے جسکے لئے چاہتا ہے) اور مینے اس مسئلہ مین رسالہ مستقل لکھا ہے اور بعید نہین کہ اس حدیث کی معنی (سب کرنی اصحابونکو ایسا گناہ ہے جو بخشا نہین جاتا) اس حدیث کے موافق ہین جو شخص میرے اصحابونکو گالی دے اوسکو مارو اور جو مجھکو گالی دے اوسکو قتل کرو **حدیث** انگلی سبابہ نبی علیہ السلام کے لمبی تھے بیچ کی سے جسنے یہ کہا اوسنے غلطی کی اسلئے انگلی پاؤن کی لمبی تھی جیسا کہ عسقلانی نے ذکر کیا ہے یہ بہت زبانون پر مشہور ہے اور سب سے پہلے کمال دمیری نے کہا ہے اور یہ خطا مطلق روایت پر اعتماد کرنے سے پیدا ہوا ہے اور آنحضرت کی ہاتھ کی تعیین اسلئے کی ہے کہ مقصود اس سے ذکر کرنا ایسی شے کا ہے جو آنحضرت سے مختص ہے لیکن حدیث مسند احمد مین مقید پاؤن کے ساتھ ہے کہا میمونہ بیٹی کردم نے مین آنحضرت کی پاؤن کی سبابہ کی لمبائی سے

بہ دلی اور ایسا ہی یہ دلائل

العسقلانی وقد سئل عن قول القرطبی ان مسبحة النبی علیہ السلام اطول من الوسطی فاجاب بما تقدم اقول ولعل الباعث علی غلط الدمیری والقرطبی وغیرھما ان السبابة حقیقة فی الید ومجاز فی الرجل فحملوھا علی حقیقتہ مع انہ لاینافی کون سبابة رجلیہ ایضا ان یکون اطول واللہ سبحانہ اعلم بحقیقة امرہ **حدیث** السر عند الاحرار وکذا قولھم صدور الاحرار قبور الاسرار کلام بعض الابرار وبعض المشایخ الکبار (من اطلعوہ علی سر فتم بہ) لم یأمنوہ علی الاسرار ما عاشا **حدیث** السعید من وعظ بغیرہ قال الزرکشی قال ابن الجوزی لایثبت ورواہ الدیلمی من حدیث ابن خالد وعقبة بن عامر قال السیوطی اما حدیث عقبة فطویل جدا اخرجہ الدیلمی فی مسندہ وقد ورد ھذا اللفظ عن ابن مسعود موقوفا اخرجہ ابن ماجة والبیہقی فی المدخل عن عمر موقوفا اخرجہ سعید بن منصور فی سننہ **حدیث** السفر قطعة من العذاب لیس بحدیث بل من کلام بعض الاعراب یقال والمعنی ان السفر لما فیہ من الخطر والحذر یکشف عن اخلاق الرجال مالم یکشف فی الحضر من الاحوال **حدیث** سفھاء مکة حشو الجنة قال العسقلانی لم اقف علیہ وقال ابن ابی الصیف انما ھو سفاء مکة ای المحزونون فیھا علی تقصیرھم اقول ثبت العرش ثم انقش فالمدار علی صحة المبنی ثم تفرع علیہ حجة المعنی فعلی تقدیر صحة لفظہ یمکن ان یقال انہ مبالغة فی مدح الحکة وسکانھا تعظیما للکعبة وشانھا وتفخیما لمکانھا

عسقلانی نے قول قرطبی کے بابت اس سے سوال ہوا کہ سبابہ آنحضرت کی وسطی سے لمبی تھے جواب دیا جیسا کہ گذر چکا ہے میں کہتا ہوں شاید غلطی قرطبی اور دمیری وغیرہ کا یہ باعث ہوا ہے کہ سبابہ حقیقۃً ہاتھ کے انگلی کو بولتے ہیں اور مجازاً پاؤں کی انگلی کو اونہوں نے اسکو حقیقت پر حمل کیا باوجودیکہ وہ پاؤں کی انگلی کے لمبی ہونی کو بھی منافی نہیں اور اللہ تعالی پاک ہی حقیقت امر کو بہت جاننے والا ہے **حدیث** سر حروں کی نزدیک ہے اور ایسا ہی قول اونکا احرار کے سینے اسرار کے قبر ہیں یہ بعض ابرار کی کلام ہے اور بعض مشایخ نے فرمایا ہے جس شخص کو اونہوں نے کسی راز پر اطلاع دی پس اوسکے ساتھ سوء بے غم ہوا اوس سے اپنے راز پر جبتک وہ زندہ رہے **حدیث** سعید وہ ہے جو غیر سے نصیحت پکڑے کہا زرکشی نے کہا ابن جوزی نے یہ ثابت نہیں اور اسکو راوی ہے امثال میں ابن خالد اور عقبہ عامر سے روایت کیے ہے کہا سیوطی نے لیکن حدیث عقبہ کے بہت لمبی ہے اسکو دیلمی نے مسند میں روایت کیے ہے اور یہ لفظ ابن مسعود سے موقوف اورد ہوا ہے اسکو ابن ماجہ اور بیہقی نے مدخل میں عمر سے موقوف روایت کیے ہے سعید بن منصور سنن میں لایا ہے **حدیث** سفر آدمیوں کی خلقوں سے پردہ کھولدیتا ہے یہ حدیث نہیں بلکہ کسی کے کلام ہے اور معنی اسکے یہ ہیں سفر بسبب خطرے اور تکلیف کے آدمیوں کی خلقوں سے ایسا پردہ کھولدیتا ہے کہ وطن میں نہیں کھلتا **حدیث** بے وقوف مکہ کے بیچ جنت کی ہیں۔ کہا عسقلانی نے میں اسپر واقف نہیں ہوا اور کہا ابن ابی لطیف نے یہ لفظ سفاء مکہ ہے یعنے غمگین مکہ کے میں کہتا ہوں ثابت کر عرش کو پھر منقش کر پس مدار صحت بنا پر ہے پھر اسپر معنے متفرع ہونگے اگر الفاظ صحیح ہوں تو ہوسکتا ہے کہ یہ اہل مکہ کے مدح میں مبالغہ ہو بسبب تعظیم مکہ کے اور اوسکے شان کے

جیرانها فانه اذا کان سفهاء مکة حشو الجنة اے
وسطها فاما بال فقهائها فلا شك انهم یکونون فی
اعلاها وغیرهم فی ادناها **حدیث** السلام علی
النبی علیه السلام فی القنوت قال السخاوی لم اقف علیه
وان وقع فی کلام جمع من الفقهاء کما بینته فی القول
البدیع **حدیث** السلامة فی العزلة کلام صحیح و
لیس بحدیث صریح **حدیث** سلموا علی الیهود و
النصاری ولا تسلموا علی یهود امتی قیل و من یهود
امتك قال ترك الصلوة قال السیوطی لم اقف علیه و اورده فی
الفردوس بلفظ ولا تسلموا علی شارب الخمر و بعض
ولده فی مسنده ولم یذکر اسناده **حدیث** سوداء
ولود خیر من حسناء لا تلد کذا فی الاحیاء قال العراقی
اخرجه ابن حبان فی الضعفاء من روایة بهز بن حکیم عن
ابیه عن جده ولا یصح قیل و ذکره فی النهایة بهذا اللفظ
واخرجه الازهری حدیثا مرفوعا واخرجه غیره عن عمر
موقوفا **حدیث** السوك یزید الرجل فصاحة قال السخاوی
وضعه ظاهر **حدیث** سید طعام اهل الدنیا
والاخرة اللحم رواه ابن ماجة وابن ابی الدنیا من حدیث
ابی الدرداء مرفوعا به وسنده ضعیف فیه سلیمان بن
عطاء عن مسلمة الجزری وقد قال ابن حبان فی سلیمان
انه یروی عن مسلمة اشیاء موضوعة وما ادری التخلیط
او من مسلمة وقال العقیلی لا یصح فیه شیء وادخله ابن
الجوزی فی الموضوعات لکن قال العسقلانی لم یتبین
الحکم علی هذا المتن بالوضع فان مسلمة غیر مجروح
وابن عطاء ضعیف قال السخاوی وله شواهد منها

اس لئے کہ جب سفہا مکہ کی بیچ جنت کی ہونگی تو فقیہوں کا کیا حال
نہین شک کہ وہ اعلی جنت مین ہونگی اور غیر اونکو ادنی جنت مین
حدیث سلام نبی علیہ السلام پر قنوت مین - کہا سخا
نے مین اسپر واقف نہین ہوا اگرچہ یہ بہت فقیہون کے کلام مین
واقع ہوا ہے جیسا کہ مینے اسکو قول بدیع مین بیان کیا ہی
سلامتی کناری مین ہے - **کلام** صحیح ہی اور حدیث نہین
حدیث یہود اور نصاری کو سلام کرو اور میرے امت کی یہود
پر سلام نہ کرو کہا کون ہین تیری امت کے یہود فرمایا ترک کرنیوالے
کے کہا سیوطی نے مین اسپر واقف نہین ہوا اور اسکو فردوس
ان لفظون سے لایا ہی اور نہ سلام کرو شراب پینے والی پر اور اوسکے بیٹے
نے سند مین اسکے لئے سفیدی چھوڑی ہے اور اسکے اسناد ذکر نہین
حدیث سیاہ جنی والی بہتر ہے اوس حسین سے جو نہ جنے - ایسا
احیا مین ہے کہا عراقی نے ابن حبان نے ضعفا مین بہز بن حکیم سے
نے اپنے باپ سے اوس نے اپنے دادا سے روایت کی ہے اور صحیح نہین کہا گیا
یہ نہایہ مین ان لفظون سے مذکور ہی اور زہری نے حدیث مرفوع سنی کا
اوسنے عمر سے موقوف نقل کیا ہے **حدیث** مسواک آدمی کی فص
کو زیادہ کرتی ہی - کہا صغانی نے موضوع ہونا اسکا ظاہر ہے **حدیث**
سردار طعام اہل دنیا اور آخرت کا گوشت ہی - اسکو ابن ماجہ اور ابن ابی
نے ابی الدرداء سے مرفوع روایت کی ہی اور سند اوسکی ضعیف ہے اوسمین
سلیمان بن عطا مسلمہ جزری سے روایت کرتا ہی حالانکہ کہا ہی ابن حبان
سلیمان کے حقمین کہ یہ مسلمہ سے موضوع روایتین بیان کرتا ہی اور مین نہین
خلط ملط اس سے ہوا یا اسنے کیا عقیلی نے اسمین کوئی شے صحیح نہین
اور ابن جوزی نے اسکو موضوعات مین لیا ہی لیکن کہا عسقلانی نے مجھے
اسکو متن پر وضع کا حکم ثابت نہین ہوا کیونکہ مسلمہ مجروح نہین
ابن عطا ضعیف ہی اور کہا سخاوی نے اسکے لئے شاہد ہین اون

عن علی رفعه بلفظ سید طعام الدنیا اللحم وفی الآخرة
اخرجه ابو نعیم فی الطب النبوی وعن صهیب بلفظ سید الطعام
فی الدنیا والآخرة اللحم ثم الاز اخرجه الدیلمی من جهتیه الحاکم
حدیث سید العرب علی رواه الحاکم فی صحیحه من
حدیث ابن عباس مرفوعا انا سید ولد آدم وعلی سید العرب و
له شواهد کلها ضعیفة بل جزم الذهبی الحکم علیها
بالوضع قلت لعله نظر الی المعنی مع قطع النظر الی صحة
النبی وقد ذکره الزرکشی وقال رواه ابو نعیم فی الحلیة
من **حدیث** الحسن علی وقال السیوطی رواه الحاکم فی
مستدرکه عن عائشة وجابر وقال الذهبی فی مختصره انه
موضوع واخرجه ابن عساکر عن قیس بن ابی حازم مرسلا
بلفظ انا سید ولد آدم وابو بکر سید کهول العرب وعلی
سید شباب العرب انتهی وهذا یرد ولا اشکال حیث لم
یرد بالعرب جنس فی جمیع الاحوال **حدیث** سیروا علی
سیر ضعفکم قال السخاوی ولا اعرفه بهذا اللفظ لکن معناه
فی قوله علیه السلام ارفقوا بالناس واقعدوا باضعفهم **حدیث**
سیاسة الناس اشد من سیاسة الدواب ذکره النووی فی تهذیب
الاسماء واللغات من حکم الامام الشافعی **حدیث**
سیکذب علی قال ابن الملقن فی تخریج البیضاوی
هذا الحدیث لم اره کذلک نعم فی افراد مسلم من
حدیث ابی هریرة رضی الله عنه ان رسول الله علیه السلام
قال یکون فی آخر الزمان دجالون کذابون **حدیث**
سین بلا دال عند الله شین قال ابن کثیر لیس له اصل
قد تقدم **حرف الشین - حدیث**
شاوروهن وخالفوهن لا یثبت هذا المبنی و
ان کان له وجه من حیث المعنی قال السخاوی لم اعرفه

حضرت علی سے مرفوعاً روایت ہی سردار طعام دنیا کا گوشت ہی بعد
اسکی چاول اسکو ابو نعیم نے طب نبوی مین ذکر کیا ہی اور صہیب سے ان لفظون
سے ہی سردار طعام دنیا اور آخرت مین گوشت ہی بعد اوسکی چاول اسکو دیلمی
حاکم سے نقل کیا ہی **حدیث** سردار عرب کا علی ہی حاکم نے صحیح مین ابن عباس
سے مرفوعاً روایت اسطرح کی ہے - مین سردار ولد آدم کا ہون اور علی
سردار عرب اسکے لیے بہت شواہد ہین سب کے سب ضعیف ہین بلکہ ذہبی نے
اسکو موضوع ہونے پر جزم کیا ہی مین کہتا ہون شاید اسنے نظر رکھنے کیطرف نبی
ہونے کی صحت کیطرف نظر نہین کی اور اسکو زرکشی نے ذکر کیا ہی اور کہا کہ
اسکو ابو نعیم نے حلیہ مین حسن بن علی سے روایت کیا ہی اور کہا سیوطی نے اسکو حاکم
نے مستدرک مین عائشہ و جابر سے روایت کیا ہی اور کہا ذہبی نے مختصر مین یہ موضوع
ہی اور اسکو ابن عساکر نے قیس بن ابی حازم سے مرسل روایت کیا ہی مین سردار
ولد آدم کا ہون اور ابو بکر سردار عرب کے بوڑہون کا اور علی سردار جوانان عرب کا
انتہی اور اسے شباب کا کل جاتا رہا اسلیے عرب سے جنس عرب کے جمیع احوال مین
مراد نہین **حدیث** سیر کرو ضعیفون اپکے سیر کیطرح - کہا سخاوی نے
مین اسکو ان لفظون سے نہین جانتا لیکن معنے اسکے اس قول علیہ السلام
مین ہین رعایت کرو لوگون کے اور بیٹہانے مین کے ضعیفون مین **حدیث** سیاست
آدمیون کا سخت ہے دابہ چارپایون سے - اسکو نووی نے تہذیب الاسماء واللغات
مین ذکر کیا ہی امام شافعی سے **حدیث** قریب ہے کہ مجھ پر جھوٹ بولا جائیگا
کہا ابن الملقن نے تخریج البیضاوی مین اسکو میں اسطرح نہین دیکہا ہان افراد
مسلم مین ابی ہریرہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی ہونگے آخر
زمانہ مین دجال جہوٹے **حدیث** بلال کا سین اللہ کے نزدیک
شین ہے کہا ابن کثیر نے اسکا کچہ اصل نہین پیچھے گذرچکے
حرف شین - حدیث عورتون سے مشورہ
کرو اور اونکی مخالفت کرو - اس بنا سے صحیح نہین اگرچہ معنے کے
اعتبار سے اسکا کچہ وجہ ہے کہا سخاوی نے مین اسکو مرفوع نہین جانتا

هو فوعا بل يروى في المرفوع من حديث انس لا يفعلن احدكم
امراته امراتي يستشير فان لم يجد من يستشير فليستشر
ثم ليخالفها فان في خلافها البركة وفي سنده ضعف
وانقطاع ورواه الديلمي والعسكري والقضاعي
عن عائشة هو فوعا طاعة النساء ندامة لكن قال ابن
عدي ما حدث به عن هشام الا ضعيف وادخال ابن
الجوزي له في الموضوعات ليس بجيد انتهى كلام
السخاوي وقال السيوطي هو باطل لا اصل له لكن في
معناه حديث طاعة النساء ندامة اخرجه ابن عدي
وابن لال والديلمي عن عائشة واخرج ابن عدي من حديث
ام سعد بنت زيد بن ثابت عن ابيها هو فوعا طاعة
المرأة ندامة واخرج الطبراني والحاكم وصححه من
حديث ابي بكر هو فوعا هلكت الرجال حين طاعة
النساء واخرج العسكري في الامثال عن عمر قال اخالفوا
النساء فان في خلافهن البركة واخرج عن معاوية قال
عودوا النساء لا فانها ضعيفة ان اطعتها اهلكتك و
قال بعض الشعراء ترك خلافهن من الخلاف +
حديث شبيه الشئ منجذب اليه هو كقولهم الجنس
الى الجنس يميل وقولهم الجنسية علة الضم وقولهم
الصحبة مع غير الجنس عذاب شديد كما في قوله
تعالى لا اعذبنه عذابا شديدا اى لاجعلنه
مع غيره في قفص الكر مستفاد من حديث الارواح
جنود مجندة وقد ذكر في سبب ورود انه رأى امرأة
عند عائشة فقال من هي فقالت مضحكة مكة
فقال اين نزلت فقالت عند مضحكة المدينة وفي

الصحبة مع غير الجنس عذاب شديد

بلکہ انس سے مرفوع روایت اسطرح ہی نہ کرے ہر ایک تمسی کسی کام کو تو
کہ مشورہ کرلے اگر نہ پائے ایسا شخص جس سے مشورہ کرے تو اپنی عورت سے
مشورہ کرے پھر اوسکی مخالفت کرے کیونکہ اسکے خلاف مین برکت ہے اسکی
سند مین ضعف اور انقطاع ہے اور دیلمی اور عسکری اور قضاعی نے عائشہ
سے مرفوع روایت کی ہے عورتون کی اطاعت ندامت ہے لیکن کہا ابن
عدی نے جس نے ہشام سے روایت کی ہے وہ ضعیف ہے اور ابن جوزی کا
موضوعات مین داخل کرنا اچھا نہین کلام سخاوی کے ختم ہوئے اور کہا
سیوطی نے یہ باطل ہے اسکا کچھ اصل نہین لیکن اسکے معنی مین
ایک حدیث ہے اطاعت عورتون کی ندامت ہے اسکو ابن عدی اور ابن
لال اور دیلمی نے عائشہ سے روایت کی ہے اور ابن عدی نے ام سعد بنت
زید بن ثابت سے اوس نے اپنے باپ سے مرفوع روایت کیے ہے اطاعت عورت
کے ندامت ہے اور طبرانی اور حاکم نے سند صحیح سے ابی بکر سے مرفوع
روایت کیے ہے ہلاک ہوئے مرد وقت اطاعت عورتون کی اور عسکری
نے امثال مین عمر سے نقل کیا ہے مخالفت کرو عورتونکی اس لیے
کہ انکی خلاف مین برکت ہے اور اوس نے معاویہ سے روایت کیے ہے عیادت
کرو عورتون کی نہ اس لیے کہ وہ ضعیف ہین اگر تو اوسکی اطاعت
کریگا تجھکو ہلاک کریگی بعض شعرا نے کہا ہے انکی خلاف کا ترک کرنا خلاف
عقل ہے **حدیث** شبیہ شئی کا اسکی طرف کھینچا جاتا ہے جیسے قول
جنس جنس کے طرف میل کرتی ہے اور قول انکا جنسیت پیوندگی کی علت
ہے اور قول انکا صحبت غیر جنس سے سخت عذاب ہے جیسا کہ اس آیت کے تفسیر کے گئی
ہے (البتہ مین اونکو سخت عذاب دونگا یعنے مین اونکو بخبری مین غیر جنس کے ساتھ
کرونگا اور یہ قول اس حدیث سے مستفاد ہین روحونکا ایک لشکر جمع کیا گیا
اور اس حدیث کی ورود کا یہ سبب ہے کہ آنحضرت نے ایک دفعہ ایک عورت
کو عائشہ کی پاس دیکھا فرمایا یہ کون ہے عائشہ نے کہا یہ مکہ کی ڈومنی
ہے فرمایا کہان اتری ہے جواب دیا عائشہ نے مدینہ کی ڈومنی کہا تو

قولہ تعالی (قل کل یعمل علی شاکلتہ) ایماء الی ذلک

حدیث شراركم عزابكم اورده ابن الجوزی فی الموضوعات فاخطأ كما ذكره السيوطی فقد اخرجه احمد والطبرانی عن عطبة بن بسر وابن عدی عن ابی هريرة رضی الله عنه وابو يعلی عن جابر وقال السخاوی اخرجه ابو يعلی والطبرانی من حدیث ابی هريرة مرفوعا

حدیث شراركم معلموا صبيانكم اقلهم رحمة علی اليتيم واغلظهم علی المسكين موضوع كما ذكره اللآلی

حدیث شر الحيوة ولا الممات ليس بحديث بل هو من كلام بعض الحكماء القدماء قاله العسقلانی وهو غير صحيح من حيث المعنی فان من بلغ خيرا شره فالموت خير له كما يستفاد من قوله عليه السلام طوبی لمن طال عمره وحسن عمله وويل لمن طال عمره وساء عمله وهو مستفاد ايضا من قوله سبحانه وتعالی (ولا تحسبن الذين كفروا انما نملی لهم خير لانفسهم انما نملی لهم ليزدادوا اثما)

حدیث الشفقة علی خلق الله تعظيم لامر الله قال السخاوی ولا اعرفه بهذا اللفظ قلت وهو من كلام بعض المشايخ حيث قال المراد بالامر علی شيئين التعظيم لامر الله والشفقة علی خلق الله

حدیث الشكر فی الوجه سنة

ليس بحديث وينا سبه حدیث قطعت عنی اخبث خطايا لمن يمدح صاحبه فی وجهه

حدیث شهادة القلب المصلی يرد عن ابی الدرداء وغيره من الصحابة والتابعين ويشهد له قوله تعالی (بان ربك اوحی لها) **حدیث** شهادة المرء علی نفسه بشهادتين ليس بحديث ولكنه صحيح المعنی

قول اللہ تعالی کا (تو کہہ دے یا محمد ہر ایک عمل کرتا ہے اپنے طریقہ پر) اسکے طرف اشارت کرتا ہے

حدیث شریر تمسے رانڈ تمہارے ہین۔ ابن جوزی اسکو موضوعات مین لایا ہے اور خطا کی جیسا کہ سیوطی نے ذکر کیا ہے اسکو احمد اور طبرانی نے عطیہ بن بسر سے اور ابن عدی نے ابو ہریرہ سے اور ابو یعلی نے جابر سے روایت کیا ہے اور کہا سخاوی نے اسکو ابو یعلی اور طبرانی نے ابو ہریرہ سے مرفوع روایت کی ہے

حدیث شریر تم سے لڑکون کے معلم ہین یتیمون پر بہت تھوڑی رحمت کرتی ہین اور مسکینون پر بہت سخت ہین موضوع ہے جیسا کہ لآلی مین مذکور ہے

حدیث بری جیانے اور نہ مرنا۔ کہا عسقلانی نے یہ حدیث نہین بلکہ یہ بعض پہلی حکیمون کی کلام ہے اور معنے کی وجہ سے صحیح نہین ہے اسلئے کہ جسکی شر اوس کے خیر پر غالب ہو جاوے پس موت اوسکے لئے بہتر ہے جیسا کہ قول علیہ السلام سے مستفاد ہوتا ہے خوشخبری ہے اوسکے لئے جسکے عمر لمبی ہو اور عمل نیک ہون اور ہلاکت اوسکے لئے جسکے عمر لمبی ہو اور عمل برے ہون اور یہ معنے اس آیت سے بھی مستفاد ہین (اور مت گمان کر کافرونکو کہ ڈھیل انکے لئے نیک ہے ہم مہلت اسلئے دیتے ہین تا گناہ زیادہ کرلین

حدیث شفقت کرنی خلق اللہ پر امر اللہ کے تعظیم ہے۔ کہا سخاوی نے مین اسکو ان لفظون سے نہین جانتا مین کہتا ہون یہ بعض مشایخون کے کلام سے ہے جیسا کہ اوسنے کہا ہے مراد امر سے دو چیز ہین ایک اللہ تعالی کی تعظیم دوسرا خلق اللہ پر شفقت کرنی

حدیث منہ پر شکر کرنا مذمت ہے۔ یہ حدیث نہین اور یہ حدیث اسکے مناسب ہے قطع کی تونے گردن اپنے بھائی کی یہ خطاب ہے اوس شخص کیلئے جو اپنے صاحب کی حضور مین صفت کرے

حدیث نماز کیلئے میدان کی شہادت ابو الدرداء وغیرہ صحابہ سے یہ روایت آئی ہے۔ یہ آیت اوسکی شاہد ہے (اوس دن بیان کریگی خبرین اپنی اسلئے کہ رب تیرے نے اوسکی طرف وحی کی ہے)

حدیث گواہی دینی اپنے نفس پر مقابل دو گواہون کے ہے۔ یہ حدیث نہین لیکن صحیح المعنی ہے

بالنظر الی الاقرار واما قولهم شهادة المرء علی نفسه بسبعین فکذا لا اصل له ویصح معناه علی المبالغة

حدیث شهادة المسلمین بعضهم علی بعض جائزة ولا یجوز شهادة العلماء بعضهم علی بعض لانهم حسد

لیس من الحدیث واسناده فاسد من وجوه کثیرة علی ما فی اللآلی وعلی تقدیر صحته فالعلماء یرادبهم علماء الدنیا التارکون طریق العقبی کما یشیر الیه العلة المذکورة فی نفس الحدیث فان الحسد حرام واما الغبطة فجائز

حدیث الشهرة فی قصر الثیاب لا یصح حدیثا لان قصر الثیاب من جملة اسباب الشهرة اذا کان علی قصد هادون ارادة متابعة السنة

حدیث شیاطین الانس یغلب شیاطین الجن من کلام ابن دینار ولعله اقتبس من قوله تعالی (وکذلک جعلنا لکل نبی عدوا شیاطین الانس والجن) حیث قدم شیاطین الانس علی الجن یذهب بسوسته بالتعوذ بخلاف شیطان الانس و لان قوة تاثیر الصحبة انما هی فی اتحاد الجنس

حدیث شیب رعیب لا یصح مبناه وانما جاء معناه فی حدیث من لم یرع عند الشیب ویستحی من العیب ولم یخش الله فی الغیب فلیس لله فیه حاجة ذکره الدیلمی بلا سند عن جابر مرفوعا وحکی عن ابی یزید انه رأی وجهه فی المرآة فقال ظهر الشیب ولم یذهب العیب ولا ادری ما فی الغیب

حدیث الشیخ فی قومه کالنبی فی امته فی المقاصد جزم شیخنا وغیره بانه موضوع وانما هو من کلام بعض السلف ورد بلفظ الشیخ فی جماعته کالنبی فی قومه یتعلمون من علمه

بسبب اقرار کی لیکن یہ قول انکا شہادت آدمی کی اپنے نفس پر مقابلہ ستر کی ہے اسکا بھی کچھ اصل نہین اور یہ بسبب مبالغہ کی اسکے معنے صحیح ہین **حدیث** شہادت مسلمانونکی بعض کے بعض پر جائز ہے اور شہادت علماء کی بعض کے بعض پر جائز نہین اسلئے کہ وہ حاسد ہین یہ حدیث نہین اور سند اسکی کئی طرح سے فاسد ہے جیسا کہ لآلی مین ہے اور اگر اسکو صحیح مانا جائے تو علماء سے مراد علماء دنیا ہین جو طریق آخرت کو چھوڑنے والے ہین جیسا کہ علت مذکورہ نفس حدیث مین اوسکی طرف اشارت کرتی ہے اسلئے کہ حسد حرام ہے اور غبطہ جائز ہے **حدیث** شہرت تہوڑی کپڑون مین ہے یہ حدیث نہین اسلئے کہ تہوڑی کپڑی شہرت کا اسباب ہے جب اسکا قصد شہرت کا ہو ارادہ متابعت سنت کا **حدیث** آدمیونکی شیطان جنونکے شیطانون پر غالب ہوتی ہین - یہ کلام ابن دینار کے ہے شاید اوسنے اس آیت سے اقتباس کیا ہوگا (اور ایسا ہی ہمنے کردیا ہر ایک نبی کیلئے دشمن آدمیون اور جنون کے شیطانون سے) اسلئے آدمیونکی شیطانون کو جنون کی شیطانون پر مقدم کیا ہے دوسرا اسلئے کہ وسوسہ جنونکی شیطانون کا اعوذ دور ہوجاتا ہے بخلاف آدمیونکی شیطانون کے اور اسلئے کہ صحبت کی تاثیر کی قوت اتحاد جنس کے مرتبہ مین ہے **حدیث** بوڑہا پا اور عیب - اسکی بنا صحیح نہین لیکن معنے اسکے احادیث مین آئے ہین جو شخص بوڑہاپے مین رعایت نہ کرے اور عیب سے حیا نہ کرے اور غیب مین اللہ سے نہ ڈرے تو اللہ تعالی کو اسکے کچھ حاجت نہین اسکو دیلمی نے بلا سند جابر سے مرفوعا روایت کی ہے اور اوسنے ابی یزید سے حکایت کی ہے اوسنے اپنا منہ آئینہ مین دیکھکر کہا کہ بوڑہاپا ظاہر ہوا اور عیب گیا اور مین نہین جانتا کہ غیب مین کیا ہے **حدیث** بوڑہا اپنی قوم مین مثل نبی کے اپنی امت مین مقاصد مین ہے شیخ وغیرہ نے جزم کیا ہے کہ یہ موضوع ہے لیکن یہ بعض سلف کی کلام ہے اور کبھی ان لفظون سے بھی آئی ہے شیخ اپنی جماعت مین مثل نبی کی ہے اپنی قوم مین سیکھتے ہین اوسکے علم سے

ویتأدبون من أدبه وکله باطل انتهی ومن جزم
بوضعه ابن تیمیة لکن اخرجه ابن حبان فی الضعفاء من
حدیث ابی رافع به مرفوعا وقال السیوطی اسنده الدارقطنی وذکره
ایضا فی جامعه الصغیر بلفظ الشیخ فی اهله کالنبی فی
امته رواه الخلیلی فی مشیخته وابن النجار عن ابی رافع
ولفظ الشیخ فی بیته کالنبی فی قومه رواه ابن حبان
فی الضعفاء والشیرازی فی الالقاب عن ابن عمر انتهی
ویقویه من حیث المعنی حدیث صحیح المبنی العلماء ورثة
الانبیاء ویقویه قوله تعالی فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم
لا تعلمون) **حرف الصاد - حدیث** صنا الحاجة اعمی قال السخاوی لا اعرفه فی المرفوع
قلت کذا قولهم الغریب کالاعمی لا یصح من جهة المبنی
حدیث صاحب الشیء احق بحمله الا ان یکون ضعیفا یعنی
عنه فبعینه اخوه المسلم ضعیف بالغ ابن الجوزی فذکره
فی الموضوعات واخطأ فقد رواه ابو یعلی من حدیث ابی
هریرة به مرفوعا والطبرانی فی الاوسط والدارقطنی
فی الافراد والعقیلی فی الضعفاء وعیاض بدون عزو
فی الشفاء **حدیث** الصبر کنز من کنوز الجنة
کذا فی الاحیاء وقال العراقی غریب لم یوجد **حدیث**
صریر الاقلام عند الاحادیث یعدل عند الله التکبیر
الذی یکبر فی رباط عسقلان وعباداں ومن کتب
اربعین حدیثا اعطی ثواب الشهداء الذین قتلوا
بعباداں وعسقلان خبر باطل کذا فی المیزان **حدیث**
صدق رسول الله صلی الله علیه وسلم هو کلام یقوله کثیر
من العامة عقیب قول المؤذن فی الصبح الصلوة

اور اوسکی ادبے اور لیتے ہین سب باطل ہین انتہی جنہون نے
اسکے موضوع ہونیکا یقین کیا ہی اونمین ابن تیمیہ ہی لیکن اسکو ابن حبان
نے ضعفا مین ابی رافع سے مرفوع روایت کی ہی اور کہا سیوطی نے اسکو دارقطنی
نے مسند کیا ہی اور پھر اوسنے جامع صغیر مین اسطرح ذکر کیا ہے شیخ اپنے اہل
مین نبی کیطرح ہی اپنی امت مین اسکو خلیلی نے مشیخت مین روایت کی
ہے اور ابن نجار نے ابی رافع سے اور اوسکے لفظ یہ ہین شیخ اپنی گھر مین مثل نبی
کی ہی اپنی قوم مین اسکو ابن حبان ضعفا مین اور شیرازی نے القاب مین ابن
عمر سے روایت کیے ہی انتہی اور اسکو معنے کی جہت سے یہ حدیث صحیح المبنی تصوف
کرتی ہے اور یہ آیت بھی اوسکی تقویت کرتی ہی (پس سوال کرو اہل علم
کو اگر تم نہین جانتے) **حرف صاد - حدیث** صلحت حاجت کا اندھا
ہے - کہا سخاوی نے مین اسکو مرفوع روایت نہین جانتا مین کہتا ہون
ایسا ہی قول انکا غریب ہی کیطرح ہے اسکی بنا بھی صحیح نہین **حدیث**
شے کا مالک اسکو اوٹھانی کا زیادہ حقدار ہی اگر چہ ضعیف ہو اور اسسے غافل
ہو تو مسلمان بھائی اوسکی مدد کرے ضعیف ہے اور ابن جوزی نے مبالغہ
کیا کہ اسکو موضوعات مین ذکر کیا اور خطا کیا کیونکہ ابو یعلی نے ابو ہریرہ
سے مرفوع روایت اور طبرانی نے اوسط مین اور دارقطنی نے افراد مین اور
عقیلی نے ضعفا مین اور عیاض نے سوا اسکے نسبت کے شفا مین روایت کیے
ہے **حدیث** صبر خزانہ ہی جنت کے خزانون سے - ایسا ہی احیا مین ہے
اور کہا عراقی نے غریب ہے نہین پائی گئی **حدیث** آواز قلمون کا
وقت لکھنے حدیث کی اللہ کے نزدیک اوس تکبیر کے برابر ہی جو عسقلان
اور عباداں کے جہاد مین کہی جاتی ہی اور جو شخص چالیس حدیثین
لکھے ثواب اون شہیدون کا دیا جاتا ہے جو عباداں اور عسقلان
مین قتل ہوئے یہ خبر باطل ہے ایسا ہی میزان مین ہے **حدیث**
سچ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کلام ہے اسکو بہت
لوگ سچے اس قول موذن کے کہتے ہین الصلوة

الصبر کنز من کنوز الجنة

خیر من النوم ولیس له اصل وکذا قولهم عند
قول المؤذن الصلوة خیر من النوم صدقت وبررت و
بالحق نطقت استحبه الشافعیة قال الدمیری وادعی
ابن الرفعة ان خبرا ورد فیه ولا یعرف من قاله و
بررت بکسر الراء الاولی وسکون الثانیة **حدیث**
صدقة القلیل تدفع البلاء الکثیر وفی لفظ صدقة
الیسیر لیس بحدیث ومعناه صحیح **حدیث** صغر الخبز
واکثروا عدده یبارک لکم فیه اسناده واه وقد ذکره ابن
الجوزی فی الموضوعات وقال الزرکشی حدیث الامر بتصغیر
اللقمة وتدقیق للضغة قال النووی لا یصح **حدیث**
صلوة بخاتم تعدل سبعین بغیر خاتم موضوع کما
قاله العسقلانی وکذا صلوة بعمامة تعدل بخمس و
عشرین صلوة وجمعة بعمامة تعدل سبعین جمعة
والصلوة فی العمامة بعشرة آلاف حسنة قال المنوفی
فذلک کله باطل وقال السخاوی حدیث صلوة بخاتم
تعدل بسبعین بغیر خاتم هو موضوع کما قال شیخنا عن
شیخه وکذا ما اورده الدیلمی من حدیث ابن عمر مرفوعا
صلوة بعمامة تعدل بخمس وعشرین وجمعة بعمامة
تعدل سبعین جمعة ومن حدیث انس مرفوعا الصلوة
فی العمامة بعشرة آلاف حسنة قلت روی ابن عمر نقله
السیوطی عن ابن عساکر فی جامعه الصغیر مع التزامه
بانه لم یذکر فیه الموضوع **حدیث** الصلوة خلف
العالم باربعة آلاف واربعمائة واربعین صلوة
باطل کذا فی المختصر وکذا قول صاحب الهدایة لقوله
علیه السلام من صلی خلف تقی فکانما صلی خلف

خیر من النوم اور اسکا کچھ اصل نہین اور ایسا ہی قول انکا بعد
قول مؤذن الصلوة خیر من النوم کے سچ کہا تو نے اور تو سچ گیا اور سچی
حق بولا۔ اسکو شافعیون نے مستحب جانا ہی کہا اور میری نے اور دعوی کیا ابن
الرفعہ نے خبر اسمین وارد ہوئی اور نہین معلوم کسنے اسکو کہا ہی **حدیث**
تھوڑی سدقہ کا صدقہ بہت بلا دفع کرتا ہی۔ اور ایک روایت مین (صدقہ
کم مال کا) ہے یہ حدیث نہین اسکے معنے اسکے صحیح ہین **حدیث**
روٹی چھوٹی کرو اور اونکی تعداد بہت کرو تمکو اسمین برکت دیجائیگی اسنا
اسکی واہی ہے اور ابن جوزی نے اسکو موضوعات مین ذکر کیا ہی کہا
زرکشی نے یہ حدیث جسمین حکم ہی لقمہ کو باریک کرنیکا اور ذرہ
ذرہ کرکے چابنے کا کہا نووی نے صحیح نہین **حدیث** ایک نماز
انگوٹھی سے ستر نمازونکی برابر ہے جو بغیر انگوٹھی کی پڑہی گئی ہون
موضوع ہی جیسا کہ عسقلانی نے کہا ہی اور ایسا ہی ہے ایک نماز پگڑی سے
پچیس نمازونکی برابر ہی اور ایک جمعہ پگڑی سے ستر جمعونکی برابر ہے اور ایک نماز
پگڑی مین اس ہزار نیکی کے برابر ہی کہا منوفی نے یہ سب باطل ہین کہا
سخاوی نے یہ حدیث ایک نماز انگوٹھی سے ستر نمازون کے برابر ہی بغیر
انگوٹھی کے ہون موضوع ہے جیسا کہ ہمارے شیخ نے اپنے شیخ سے نقل کیا
ہے اور ایسے ہی ہے جسکو دیلمی ابن عمر سے مرفوع روایت کیا ہی ایک نماز
پگڑی سے پچیس نمازونکی برابر ہے اور ایک جمعہ پگڑی سے ستر جمعونکے برابر ہے
اور انس سے مرفوع روایت ہی ایک نماز پگڑی سے دس ہزار نیکی کے برابر
ہے مین کہتا ہون اسکو سیوطی نے جامع صغیر مین ابن عساکر
سے اونسنے ابن عمر سے نقل کیا ہے باوجودیکہ اوسنے التزام کیا
ہے کہ مین اس مین کوئی موضوع حدیث ذکر نہ کرونگا **حدیث**
ایک نماز عالم کی پیچھے پڑہنی چار ہزار چار سو چالیس نمازونکی برابر ہے یہ باطل ہے
ایسا ہی مختصر مین ہے اور ایسا ہی ہے قول صاحب ہدایہ کا کہ آنحضرت نے فرمایا
جو شخص نماز پڑہے پیچھے کسی متقی کے گویا اوسنے نماز پڑہی نبی کے پیچھے

نبی غیر معروف کما قال مخرجه وقال السخاوی
لم اقف علیه بهذا اللفظ قلت لکن معناه صحیح لما
رواه الدیلمی من حدیث جابر مرفوعا بلفظ قدموا
اخیارکم تزکوا اعمالکم والحاکم والطبرانی بسند ضعیف
عن مرثد بن ابی مرثد الغنوی وفعان سرکم ان تقبل
صلوتکم فلیؤمکم خیارکم حدیث صلوة
الدلا تصعد فوق راسه لم یوجد حدیث
صلوة النهار عجماء ای لانها لا یسمع فیها قرائة علی
ما فی النهایة قال النووی فی شرح المذهب انه باطل لا
اصل له وکذا قال الدارقطنی لم یرو عن النبی علیه السلام
وانما هو من قول بعض الفقهاء قال الزرکشی قال الدار
قطنی والنووی باطل لا اصل له وهو فی هذا القرآن من
کلام ابی عبیدة بن عبدالله بن مسعود قال السیوطی و
اخرجه ایضا عن الحسن وبقیته عنهما وصلوة اللیل
یسمع اذنیك واخرجه سعید بن منصور عن حماد
بن ابی سلیمان بدون هذه الزیادة وکذا اخرجه
عبدالرزاق عن مجاهد واخرج عن الحسن قال صلوة
النهار عجماء لا یرفع فیها الصوت الا الجمعة والصبح
حدیث صلوة بسواك خیر من سبعین صلوة بغیر سواك
وفی لفظ بلا سواك وقال ابن عبدالبر فی التمهید عن
ابن معین انه حدیث باطل قال السخاوی وهو بالنسبة
لما وقع له من طرقه وقال السیوطی رواه الحارث فی
مسنده وابو یعلی والحاکم عن عائشة والدیلمی عن
ابی هریرة انتهی وقال ابن قیم الجوزیة رواه الامام
احمد وابن خزیمة والحاکم فی صحیحیهما والبزار فی مسنده

ہے کی اسکا مخرج غیر معروف ہی اور کہا سخاوی نے مین اسپر ان لفظ
سے واقف نہین ہوا۔ مین کہتا ہون لیکن معنے اسکے صحیح ہین اسلئے
کہ دیلمی نے جابر سے مرفوع روایت کی ہے مقدم کرو نیکون کو تمہارے پاک
ہون عمل تمہارے اور حاکم اور طبرانی مین سند ضعیف سے مرثد بن ابی
مرثد الغنوی سے مرفوع روایت ہے اگر تمکو خوش لگے یہ بات کہ تمہاری نماز قبول
ہو تو نیک لوگ تم مین سے امامت کرائین حدیث نماز پڑھنے والے
کی اس کے سر سے اوپر نہین چڑھتی۔ نہین پائی گئی حدیث
دن کی نماز بہری ہے اسلئے کہ اوسکے قرات نہین سنی جاتی ایسا ہی نہایہ
مین ہے کہا نووی نے شرح مہذب مین یہ باطل ہے اسکا کچھ اصل نہین
اور ایسا ہی کہا دارقطنی نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی نہین ہے یہ بعض
فقہا کا قول ہے کہا زرکشی نے کہا دارقطنی اور نووی نے یہ باطل ہے اسکا
کچھ اصل نہین اور یہ فضائل قرآن مین ابی عبید بن عبداللہ بن مسعود
کی کلام سے کہا سیوطی نے اسکو اوس سے ابن ابی شیبہ نے اپنی تصنیف مین
روایت کیا ہی اور اوس نے اسکو حسن سے اور بقیہ دونون سے روایت
کیا ہے اور روایت کی ہی اور رات کی نماز کو تیری کان سنتے ہین اور
سعید بن منصور نے حماد بن ابی سلیمان سے سوا اس زیادتی کے ذکر کیا ہے اور
ایسا ہی اسکو عبدالرزاق نے مجاہد سے روایت کیا ہے اور حسن سے ذکر کیا ہے
کہا دن کی نماز بہری ہے اسمین آواز بلند نہین کیجاتی مگر جمعہ اور صبح مین
حدیث ایک نماز مسواک سے اچھی ستر نمازون سے جو مسواک کے پڑھی
گئی ہون اور ایک روایت کے لفظ بغیر مسواک کے ہین کہا ابن عبدالبر نے
مین ابن معین سے حدیث باطل ہے کہا سخاوی نے یہ بات اوسنے اپنی
طرق سے کہی اور سیوطی نے کہا ہی اسکو حارث نے اپنی مسند مین
اور ابو یعلی اور حاکم نے عائشہ سے اور دیلمی نے ابو ہریرہ سے روایت
کیا ہے اور کہا ابن قیم جوزیہ نے اسکو امام احمد اور ابن خزیمہ اور حاکم
نے اپنے صحیحین مین اور بزار نے مسند مین روایت کیا ہی

حدیث الصلوة علی النبی افضل من عتق الرقاب قال العسقلانی فی بعض فتاواه انه کذب مختلف فیه ولعله یعنی به اضافته الی النبی علیه السلام والا فقد رواه الاصبهانی فی الترغیب عن ابی بکر الصدیق موقوفا وکذا رواه التیمی وابن عساکر **حدیث** الصلوة علی النبی علیه السلام لا ترد هو من کلام ابی سلیمان الدارانی علی ما ذکره الجوزی فی حصنه ولفظه اذا سئلت الله حاجة فابدئه بالصلوة علی النبی علیه السلام ثم ادع بما شئت ثم اختم بالصلوة علیه فان الله سبحانه اکرم من ان یقبل الصلوتین وهو اکرم من ان یدع ما بینهما وذکر فی الاحیاء مرفوعا قال السخاوی لم اقف علیه واما ما عن ابی الدرداء موقوفا اذا سئل احدکم الله حاجة فابدأ بالصلوة علی النبی علیه السلام فان الله اکرم من ان یسئل حاجتین فیقضی احداهما وترد الاخری + **حدیث** الصلوة عماد الدین قال ابن الصلاح فی مشکل الوسیط انه غیر معروف وقال النووی فی التنقیح انه منکر باطل لکن رواه الدیلمی عن علی کما ذکره السیوطی والبیهقی فی الشعب ضعیف عن عمر مرفوعا +

حرف الضاد - حدیث صناع العلم

افخاذ النساء ولفظ بین افخاذ النساء هو معناه بین کلام بشر الحافی قال لا یفلح من الف افخاذ النساء **حدیث** الصنب وشهادته له علیه السلام قبل انه موضوع وقال المزی لا یصح اسنادا ولا متنا لکن رواه البیهقی بسند ضعیف وذکره القاضی عیاض فی الشفاء فغایته الضعف لا الوضع **حدیث** الصائم غانم لا یصح

حدیث درود نبی پر افضل ہے غلام چھڑانے سے کہا عسقلانی نے بعض فتووں میں یہ کذب ہے مختلف فیہ ہے شاید اسکی اس سے یہ مراد ہو کہ اسکی نسبت نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف مختلف فیہ ہے ورنہ اسکو اصبہانی نے ترغیب میں ابی بکر صدیق سے موقوف روایت کیا ہے ایسا ہی اسکو تیمی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے **حدیث** صلوة نبی پر رد نہیں ہوتے یہ کلام ابی سلیمان الدارانی کی ہے جیسا کہ جزری نے حصن میں ذکر کیا ہے اور اوسکی لفظ یہ ہیں جب تم سوال کرے اللہ سے پہلی درود نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پہونچا پھر دعا کر جو تو چاہے پھر اسکو ختم درود سے کر اسلئے کہ اللہ تعالی اپنے کرم سے دونو درود دونکو قبول کرتا ہے وہ کریم ہے اس سے کہ چھوڑ دے بیچ کی دعا کو اور احیاء میں اسکو مرفوع ذکر کیا ہے کہا سخاوی نے میں اسپر واقف نہیں ہوا لیکن ابو الدرداء سے موقوف روایت اسطرح ہے جب اللہ تعالی کسی حاجت کا سوال کرو تو پہلے آنحضرت پر درود بھیجو اسلئے کہ اللہ تعالی بہت کریم ہے اس سے کہ اوس سے دو حاجتو نکا سوال ہو پس ایک قبول کرے اور دوسری رد کرے **حدیث** نماز دین کا ستون ہے کہا ابن صلاح نے مشکل الوسیط میں یہ غیر معروف ہے اور کہا نووی نے تنقیح میں یہ منکر ہے باطل ہے لیکن اسکو دیلمی نے علی سے روایت کیا ہے جیسا کہ سیوطی نے کہا ہے اور بیہقی نے شعب میں عمر سے سند ضعیف سے مرفوع روایت کی ہے **حرف صناد - حدیث** ضایع ہوا علم عورتوں کی اور انکے روایت ہیں سے اور بیان عورتوں کی چیزوں کے - یہ کلام بشر الحافی کی ہے میں سے کہا اوسنے نہ خلاص ہوگا وہ شخص جس نے عورتوں کے چوتڑوں سے الف کی **حدیث** گواہ اور اوسکی شہادت دینی آنحضرت کیلئے کہا گیا ہے یہ موضوع ہے اور کہا مزی نے اسکی سند اور متن دونو صحیح نہیں لیکن اسکو بیہقی نے سند ضعیف سے روایت کی ہے اور قاضی عیاض نے شفا میں ذکر کیا ہے پس ثابت ہے کہ یہ ضعیف ہے موضوع نہیں **حدیث** صائم قرضدار کے مانند ہے

معناه وجاء في معناه عند احمد واصحاب السنن عن
ابي امامة مرفوعا الزعيم غارم وصححه ابن حبان وهو
مقتبس من قوله من جاء به حمل بعير وانا به زعيم اي كفيل
وزعيم **حديث** الضرورات تبيح المحظورات ليس
بحديث وهو كلام صحيح **حديث** ضعيفان يغلبان
قويا ليس بحديث **حديث** الضيافة على اهل
الوبر ليست على اهل المدر لا اصل له فقد قال عياض
في اول شرح مسلم لما تكلم على حديث من كان يؤمن بالله
واليوم الاخر فليكرم ضيفه انه موضوع عند اهل المعرفة
وقبله النووي **حرف الطاء المهملة تحديث**
طلب حمامكما قال عليه السلام لابي بكر وعمر قال ابو سعيد
المتملي هذه التحية لا اصل له وقال النووي وهذا للحمام لم يصح
فيه شئ انتهى ورواه الديلمي بلا سند عن ابن عمر مرفوعا
وقد تقدم عن ابن حجر المكي ان العرب ما عرفت الحمام الا
بعد توبته عليه السلام **حديث** طاعة النساء ندامة
مضى في شاورهن وذكر في صنا التحفة العروس
عن الحسن البصري انه قال ما اطاع رجل امرأة فيما
تهواه الا كبه الله في النار قيل هو محمول على طاعتها فيما
تهوى من السيئات لا فيما تهوى من المباحات وقيل اي
فيما تهواه من المباحات فانها تجر الى المنكرات **تحديث**
طعام البخيل داء وطعام السخي شفاء قال العسقلاني
وهو تحديث منكر وقال الذهبي كذب وقال ابن عدي
انه باطل عن مالك **حديث** الطلاق يمين
الفساق وقع في عدة من كتب المالكية قال السخاوي
لم اقف عليه مرفوعا واظنه مدرجا قلت ويؤيده

لیکن یعنے اسکی مسند احمد اور اصحاب السنن من ابی امامہ سے مرفوع
روایت ہے ہین ضامن قرضدار ہے اور ابن حبان نے اسکی تصحیح کی ہے اور
یہ معنے اس آیت سے اقتباس ہو سکتے ہین (جو شخص اونکو لایا اوسکے
لئے بوجھ اونٹ کا ہے اور مین اسکا ضامن ہون) **حدیث** ضروریات
خوفناک چیزون کو مباح کر دیتی ہین - یہ حدیث نہین لیکن کلام صحیح ہے
حدیث دو ضعیف ایک قوی پر غالب ہوتے ہین - حدیث نہین ہے
حدیث ضیافت اہل قریہ پر ہے نہ اہل صحرا یہ اسکا کچھ اصل نہین ہے یا جیسا
کہ عیاض نے اول شرح مسلم مین جب اوس نے اس حدیث پر کلام کیا (جو شخص
اللہ تعالی اور روز آخر پر یقین رکھتا ہو پس چاہیے کہ وہ اپنے مہمان کی تعظیم
کرے) کہا ہے کہ یہ اہل معرفت کی نزدیک موضوع ہے اور نووی نے اسکو قبول
کیا ہے **حرف طاء مہملہ - حدیث** تم دونو کا حمام پاک ہے آنحضرت
نے ابی بکر اور عمر سے کہا ابو سعید متملی نے اس سے کہا کہ حمام کی کچھ اصل نہین اور
کہا نووی نے اس محل مین کوئی شے صحیح نہین ہوئی انتہی اور اسکو دیلمی نے ابن عمر سے
بلا سند مرفوع روایت کیا ہے اور ابن حجر مکی سے پیچھے گذر چکا ہے کہ عرب نے حمام
کو نہین معلوم کیا مگر بعد موت آنحضرت کے **حدیث** اطاعت عورت کی
ندامت ہے اسکا حال پیچھے گذر چکا ہے اور صنا تحفۃ العروس نے حسن بصری
سے ذکر کیا ہے کہ کہا اوس نے جس شخص نے اطاعت عورت کے اوسکو چیز مین
جسکے وہ خواہش کرتی ہے تو اللہ تعالی اوسکو آگ مین ڈالیگا - کہا گیا ہے
اس سے بری خواہشین مراد ہین نہ مباح خواہشین اور بعضون نے کہا ہے
مراد اس سے مباح خواہشین ہین کیونکہ یہ برائی کیطرف کھینچتے ہین **حدیث**
طعام بخیل داء ہے اور طعام سخی شفا ہے - کہا عسقلانی نے یہ حدیث منکر
ہے اور کہا ذہبی نے یہ کذب ہے اور کہا ابن عدی نے باطل ہے **حدیث**
طلاق فاسقون کی قسم ہے ہستکتب کہ یہ مین داخل
ہوئی ہے کہا سخاوی نے مین اسکے مرفوع ہونیپر واقف
نہین ہوا اور مین ظن کرتا ہون یہ مدرج ہے مین کہتا ہون

معنی حدیث ما خلف بالطلاق مؤمن ولا استحلف بها
لامنافق رواہ ابن عساکر بہ مرفوعا **حرف**
الظاء المعجمة - حدیث الظالم عدالله فی
الارض ینتقم به من الناس ثم ینتقم منه قال الزرکشی لم
اجده وقال العسقلانی لا استحضره لکن قال السیوطی فی
معناه ما اخرجه الطبرانی فی الاوسط من حدیث جابر رفعه
ان الله تعالی یقول انتقم ممن ابغض بمن ابغض ثم
اصیر کلاهما الی النار وساقه الدیلمی فی الفردوس بلا
اسناد عن جابر برفعه واخرجه ابن عساکر عن علی من
تمام قال کان یقال ما انتقم الله من قوم الا بشر منهم و
اخرج عبد الله بن احمد فی زوائد الزهد عن مالک
بن دینار قال قرأت الزبور انی انتقم من المنافق بالمنافق
ثم انتقم من المنافقین جمیعا قال ونظیر ذلک فی کتاب
الله تعالی (وکذلک نولی بعض الظالمین بعضا بما
کانوا یکسبون) قلت وقویه عموم قوله تعالی (ولولا دفع
الله الناس بعضهم ببعض لفسدت الارض) وسیأتی
فی معناه تحت کما تکونوا نول علیکم **حدیث** ظهر
المؤمن قبلة قال السخاوی لا اعرفه ومعناه صحیح بالنظر
للاکتفاء به فی السترة واخرج العسکری عن عائشة رفوعا
ظهر المؤمن حمی الا فی حد من حدود الله تعالی **حرف**
العین المهملة - حدیث العار خیر من
النار قال الحسن بن علی رضی الله عنهما حین دعی لمعاویة
فقال له اصحابه یا عار المسلمین فقال العار خیر من
النار وامثاله یحمل العامة الناریة للنار ولا
العار فهو من کلام الکفار الا ان یراد بها نار الدنیا

اس حدیث کی معنے اسکی تایید کرتے ہین مومن طلاق سے قسم نہین
کرتا اور قسم نہین طلب کرتا اس سے مگر منافق یہ ابن عساکر نے مرفوع
روایت ذکر کی ہے **حرف ظا معجمہ حدیث** ظالم اللہ کا عدل ہے
زمین مین بدلہ لیتا ہے اسکے ساتھ آدمیون سے پھر اس سے بدلہ لیا جاتا ہے
کہا زرکشی نے مینے اسکو نہین پایا اور کہا عسقلانی نے مین اسکو نہین
جانتا لیکن کہا سیوطی نے اسکے معنے مین یہ حدیث ہے جسکو طبرانی نے
اوسط مین جابر سے مرفوع روایت کیا ہے کہ فرمایا اللہ تعالی نے مین دشمن سے بدلہ
دشمن کے ساتھ لیتا ہون پھر دونو کو آگ کیطرف کھینچتا ہون اور اسکو دیلمی نے
فردوس مین بلا اسناد جابر سے مرفوع روایت کیا ہے اور ابن عساکر علی سے
تمام سے لایا ہے کہا جاتا تھا نہین ڈالتا اللہ تعالی کسی قوم سے مگر سا تھ
شریر کے اور نسائی اور عبد اللہ بن احمد زوائد الزہد مین مالک بن دینار
سے لایا ہے کہا اوس نے مینے زبور کو پڑھا مین نے منافق سے منافق کیساتھ
لیتا ہون پھر سب منافقون سے بدلہ لیتا ہون کہا اوس نے نظیر اسکے کتاب اللہ
مین ہے (اور اسیطرح ہم والی کرتے ہین بعض ظالمون کا بعض کو بسبب اوسکے کہ
وہ عمل کرتے ہین) مین کہتا ہون آیت عموما اوسکی تایید کرتی ہے
(اگر نہ دفع کرتا اللہ تعالی بعض کو بعض سے البتہ خراب ہوتی زمین) اور اسکے
معنے مین حدیث آگی آئیگے (جیسا کہ تم ہوتے ہو ویسا ہی تمپر والی کرتے ہین)
حدیث پیٹھ مومن کے قبلہ ہے - کہا سخاوی نے مین اسکو نہین جانتا اور معنے
اسکے صحیح ہین بسبب کافی ہونے اسکے سترہ مین اور عسکری نے عائشہ سے مرفوعا روایت
کیا ہے پیٹھ مومن کی حمی ہے مگر کسی حد مین اللہ تعالی کی حدونمین سے **حرف**
عین مہملہ - حدیث عار بہتر ہے آگ سے - یہ حسن بن علی نے کہا
جبکہ اوسنے معاویہ پر دعوی کیا تو اوسکے اصحاب اوسسے کہنے لگے
اے عار مسلمانون کی فرمایا عار بہتر ہے آگ سے لیکن بعض عام
لوگون کا قول کہ آگ ٹلتی ہے عار سے کلام کفار کی ہے مگر جب اس سے
آگ دنیا کا ارادہ بطور مبالغہ کے کیا جاوے +

على المبالغة والا فقد ورد فضوح الدنيا اهون من فضوح الاخرة كما رواه الطبراني من حديث ابن عباس رضي الله عنهما عن اخيه الفضل به مرفوعا وهو في التنزيل (ولعذاب الاخرة اشد وابقى) **حديث** العارية مردودة ذكره الرافعي فقال العسقلاني في تخريج احاديثه لم اره باللفظ الذي ذكره المصنف وانما رواه احمد واصحاب السنن بلفظ العارية مؤداة **حديث** عالم قريش يملأ الارض علما قال الصغاني موضوع وتعقبه العراقي بانه ليس بموضوع ولكنه لا يخلو عن ضعف فقد ورده الطيالسي في مسنده وفي مسند مجهول وله شواهد **حديث** العدو في القرابة والحسد في الجيران والمنفعة في الاخوان قال السخاوي لم اقف عليه حديثا بل هو في شعب الايمان للبيهقي من قول بشر بن الحارث **حديث** العدو العاقل ولا الصديق الجاهل رواه وكيع في الغرر عن سفيان قال قال ابو جازم لان يكون لي عدو صالح احب الي من يكون لي صديق فاسد **حديث** عداوة العاقل ولا صحبة المجنون ليس بحديث **حديث** عدو المؤمن من يعمل بعمله ليس بحديث وانما رواه ابو نعيم عن سفيان بن عيينة انه قدم مكة وفيها رجل من آل المنكدر يفتي فقعد سفيان يفتي فقال المنكدري من هذا الذي قدم بلادنا يفتي فكتب اليه سفيان حدثني محمد بن دينار عن ابن عباس المكتوب في التوراة عدو الذي يعمل بعملي فكفّ المنكدري **حديث** عداوه اشد من حبه ليس بحديث

اور زیادہ رسوا ہے کہ خواہی دنیا کی آسان ہے خواری آخرت سے جیسا کہ طبرانی نے ابن عباس سے اوس نے اپنے بھائی فضل سے مرفوعا روایت کیے ہے بلکہ قرآن مجید میں ہے (اور البتہ عذاب آخرت کا سخت ہے اور باقی رہنے والا) **حدیث** مانگی ہوئی شے رد کی جاتی ہے۔ اسکو رافعی نے ذکر کیا ہے کہا عسقلانی نے تخریج احادیث میں میں نے اسکو ان لفظوں سے جیسا کہ مصنف نے ذکر کیا ہے نہیں دیکھا لیکن امام احمد اور اصحاب سنن نے اسطرح بیان کیا ہے شے عاریت ادا کی جاتی ہے **حدیث** عالم قریش زمین کو اپنے علم سے پر کرتا ہے۔ کہا صغانی نے یہ موضوع ہے اور عراقی نے اوسکا اسطرح پیچھا کیا ہے کہ یہ موضوع نہیں ہے لیکن ضعف سے خالی نہیں ہے کیونکہ اسکو طیالسی اپنی مسند میں لایا ہے اور اسکی سند میں ایک شخص مجہول ہے اور اسکے لئے شاہد ہیں **حدیث** دشمنی قرابت میں اور حسد ہمسایوں میں اور نفع بھائیوں میں سخاوی نے کہا میں اسپر واقف نہیں ہوا بلکہ یہ شعب الایمان بیہقی میں قول بشر بن حارث کا ہے **حدیث** دشمن عاقل (بہتر ہے) اور دوست جاہل (بہتر) نہیں اسکو وکیع نے غرر میں سفیان سے روایت کی ہے کہ کہا اوس نے کہا ابو جازم نے البتہ میرے لئے دشمن صالح ہونا بہتر ہے دشمن بری سے **حدیث** دشمنی عاقل کے اور نہ صحبت مجنون کے یہ حدیث نہیں **حدیث** دشمن مومن کا وہ شخص ہے جو اوسکے عمل کیطرح عمل کرے یہ حدیث نہیں لیکن اسکو ابو نعیم نے سفیان بن عیینہ سے اسطرح روایت کیا ہے کہ وہ مکہ میں آیا اور اوس جگہ ایک مرد مفتی آل منکدر سے تھا اسجگہ سفیان بھی فتوی دینے لگا کہا منکدری نے یہ کون شخص ہے جو ہمارے شہر میں آکر فتوی دینے لگا ہے پس اوسکیطرف سفیان نے لکھا کہ حدیث کی میرے پاس محمد بن دینار نے ابن عباس سے کہ کہا اوس نے توراۃ میں لکھا ہوا ہے میرا دشمن وہ ہے جو میرے طریق عمل پر چلے پس منکدری نے کف کر رہنا **حدیث** عداوت اسکا اوسکی گناہ سے سخت ہے یہ حدیث نہیں

حدیث العرب سادات العجم لیس له اصل ومعناه صحیح **حدیث** عرضت علی اعمال امتی فوجدت منها للقبول والرد و الا الصلوة علی لم اقف له علی سند قال السیوطی لکن معناه کما سبق عن ابی الدرداء وابی سلیمان الدارانی **حدیث** العز مشؤم و طالب العز معذوم رواه عن انس مرفوعا ولا یصح مبناه و ان صح معناه **حدیث** عقلان احد العرو ین یبعث منهما یوم القیمة رواه الامام احمد فی مسنده وذکره ابن الجوزی فی الموضوعات **حدیث** عظموا اقدارکم بالتقابل لیس بحدیث **حدیث** عقولهن فی فروجهن یعنی النساء قال السخاوی لا اصل له **حدیث** علامة الاذن التیسیر و فی لفظ علامة الاجازة تیسیر الامور لا اصل له **حدیث** علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل قال الدمیری والعسقلانی لا اصل له وکذا قال الزرکشی وسکت عنه السیوطی واما **حدیث** العلماء ورثة الانبیاء فرواه الاربعة عن ابی الدرداء **حدیث** العلم یسعی الیه هو معنی قول مالک للمهدی حین دعاه لسماع ولده منه وقیل لهارون حین التمس منه خلوة للقراءة العلم اولی ان یوقر و یوتی وهو معنی قول البخاری العلم یؤتی ولا یاتی و فی امثال العرب فی بیته یوتی الحکم وسیاتی فی حرف الفاء **حدیث** العلم علمان علم الادیان وعلم الابدان موضوع کما فی الخلاصة وفی الذیل رواه مسلسلا عن الحسن عن حذیفة سالت النبی علیه السلام عن علم الباطن ما هو فقال سالت جبریل عنه فقال

حدیث عرب سب طرح عجم کی ہین - اسکا اصل کچھ نہین اور معنے اسکے صحیح ہین **حدیث** پیش آگی میرے امت کی اعمال پیش کئے گئے تو مینے اونمین بعض مقبول اور بعض مردود پائے مگر درود مجھپر مین اسکے سند پر واقف نہین ہوا کہا سیوطی نے لیکن معنے اسکے ایسے ہین جیسے ابی الدرداء اور ابی سلیمان دارانی سے گذرچکے **حدیث** عزت منحوس ہے اور طالب عزت کا غم زدہ ہی یہ انس سے مرفوع روایت کے گئی ہے اور اسکی بنا صحیح نہین اگرچہ معنے اسکے صحیح ہین **حدیث** عقلان ایک دو عرو سو کا ہے ان مین سے ایک قیامت کی دن اُٹھایا جائیگا اسکو امام احمد نے مسند مین روایت کیا ہی اور ابن جوزی نے موضوعات مین ذکر کیا ہے **حدیث** اپنے قدروں کے مقابلہ مین تعظیم کرو - یہ حدیث نہین **حدیث** عورتون کے عقلیں انکے فرجون مین ہین کہا سخاوی نے اسکا کچھ اصل نہین **حدیث** علامت اذن کی آسانی ہی اور ایک روایت مین ہے علامت اجازت کی کامون کا آسان کرنا ہی - اسکا کچھ اصل نہین ہے **حدیث** میرے امت کے علما بنی اسرائیل کے انبیا کی مثل ہین کہا دمیری اور عسقلانی نے اسکا کچھ اصل نہین اور ایسا ہی کہا زرکشی نے اور سیوطی اس سے چپ رہے اور لیکن یہ حدیث علما وارث انبیا کی ہین اسکو چار ون نے ابی الدرداء سے روایت کیا ہی **حدیث** علم کیطرف سعی کی جاتی ہی - یہ مالک کے قول کے معنی ہین جو اوس نے مہدی کو کہا تھا وقتیکہ مالک نے اوسکے بیٹون کو علم کے سننے کیطرف بلایا اور بعضون نے کہا ہے کہ یہ قول مالک کا ہی ہارون کے لئے وقتیکہ اوس نے مالک سے خلوت مین پڑہنے کی التماس کی بہتری یہ ہی کہ علم کی عزت کی جاوے اور بیکیطرف آیا جاوے اور یہی بخاری کی قول کے معنی ہین علم کیطرف آنا چاہیئے وہ نہین آتا اور امثال عرب مین ہی کہ گھر مین حکم آجاتا ہی اور حرف فا مین اسکی بحث آئیگی **حدیث** علم دو ہین ایک علم دین کا دوسرا علم بدن کا موضوع ہے جیسا کہ خلاصہ مین ہے اور ذیل مین حسن حذیفہ سے مسلسل روایت کیا ہی کہ مینے آنحضرت سے پوچھا علم باطن کیا شی ہی فرمایا مینے جبرئیل سے پوچھا اور انہون

عن الله هو بيني وبين احبائي واوليائي واصفيائي
اودعه في قلوبهم لا يطلع عليه ملك مقرب لا نبي
مرسل قال العسقلاني هو موضوع والحسن ما لقي
حذيفة **حديث** على الخير سقطت جاء من
جاعة من اهل العلم وسمعهم ابن عباس رضي الله عنهما
حديث على كل خير مانع ليس بحديث ومعناه صحيح
حديث عليكم بدين العجائز قال السخاوي لا اصل
له بهذا اللفظ وورد بمعناه احاديث لا تخلو عن ضعف
وقال الزركشي رواه الديلمي عن ابن عمر بلفظ اذا كان آخر
الزمان واختلفت الاهواء فعليكم بدين البادية و
النساء وسنده واه قال الصغاني موضوع **حديث**
العنبر دو وهي تنتين تنتين والتمر على ذلك يعني
واحدة واحدة لا اصل له **حديث** عند ذكر الصالحين تنزل
الرحمة قال العسقلاني لا اصل له وقال العراقي في تخريج
ليس الله صلى في المرفوع وانما هو قول سفيان بن عيينة لكن
ابن الصلاح في علوم الحديث روينا عن ابن عمر واسمعيل
بن جنيد بسند رجاله ثقات عن ابي جعفر احمد بن حمدان وكانا عبدين
صالحين فقال لهما بني انتما اكتب الحديث قال الستم تروون
ان عند ذكر الصالحين تنزل الرحمة فقال نعم قال
فرسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم رئيس الصالحين لم يقله
ولم يسند على ذلك العراقي في نكته عليه كذا ذكره
بعضهم لكن اللفظ ان كان تروون يوا وين من الرواية
فيدل في الجملة على انه حديث وله اصل وان كان ترون
من الرؤية فجهولا او معلوما فلا دلالة فيه اذ معناه
يعتقدون او يظنون **حديث** عن اللوح سمعت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہو وہ ایک راز ہی میرے اور میرے دوستون اور اولیاؤن اور
برگزیدہ لوگون مین مین اسکو انکے دل مین امانت رکھا ہون اسکو کوئی
فرشتہ مقرب اور نہی مرسل واقف نہین ہوتا کہا عسقلانی یہ موضوع ہے
اور حسن بصریہ کو نہین ملا **حدیث** نیکی پر گرایہ بہت اہل علم سے مروی
ہے اور انسی ابن عباس سے **حدیث** ہر خیر مانع ہے یہ حدیث
نہین اور معنی اسکے صحیح ہین **حدیث** لازم پکڑو دین بوڑھی
عورتون کا - کہا سخاوی نے اسکا ان لفظون سے کچھ اصل نہین اور اسکے معنی
ہین بہت حدیثین آئی ہین لیکن ضعف سے خالی نہین اور کہا زرکشی نے
اسکو دیلمی نے ابن عمر سے اسطرح روایت کیا ہے جب آخر زمانہ ہوگا اور خبر
مختلف ہوگی تو لازم پکڑو دین جنگلیون اور عورتون کا - اسکی سند تباہ
ہے ہلکہ کہا صغانی نے موضوع ہے **حدیث** انگور دو دو اور کھجور ایک
ایک اسکا کچھ اصل نہین **حدیث** نیکون کے ذکر مین رحمت نازل ہوتی
ہے کہا عسقلانی نے اسکا کچھ اصل نہین اور کہا عراقی نے تخریج الاحیا
مین اسکا مرفوع روایت مین کچھ اصل نہین پایا گیا یہ قول سفیان بن
عیینہ کا ہے لیکن کہا ابن صلاح نے علوم الحدیث مین ابن عمر اور
اسمعیل بن جنید سے ہم روایت کی گئے ہین کہ اوسنے ابا جعفر احمد بن حمدان
کیطرف سے کہا اور وہ دو آدمی صالح تھے تو اوسنے اوسسے کہا تمیز
کرتے ہو حدیث لکھون کہا کیا تم نہین جانتے کہ نیکون کے ذکر کیوقت رحمت
نازل ہوتی ہے کہا ہان کہا اوسنے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
تو سردار نیکون کے ہین انتھے اور عراقی نے اسمین کسی سخت پر تنبیہ نہین
کی ایسا ہی بعضون نے ذکر کیا ہے لیکن لفظ اگر تروون ہو تو دلالت
کرے گا اس بات پر کہ یہ حدیث ہی اور اس کا کچھ اصل ہے
اور اگر لفظ تروون کا ہو خواہ مجہول یا معلوم ہو تو بھی
پر دلالت نہین کرتا اس لئے کہ اسکے معنی اعتقاد اور
ظن کے ہین **حدیث** لوح سے + + +

من فوق العرش يقول في الشيء (كن فيكون) فلا يبلغ
الكاف والنون الا يكون الذي يكون موضوع **حدیث**
العين للرمد لا تمس رواه ابو نعيم في الطب عن ابي
سعيد قال سئل اصحاب محمد عليه السلام مثل العين ودواء
العين تركه سها وهو ضعيف **حرف الغين**
المعجمة - حديث الغرباء ورثة الانبياء و
لم يبعث الله نبيا الا وهو غريب في قومه يروى عن انس
مرفوعا وهو باطل ويرده ما ورد في القرآن من قوله
تعالى (انا ارسلنا نوحا الى قومه والى عاد اخاهم هودا
او الى ثمود اخاهم صالحا ولولا رهطك لرجمناك
وكذا ارسال موسى وعيسى وسائر انبياء بني اسرائيل وكذا
نبينا عليه السلام وانما حصلت له الغربة في الجملة بعد الهجرة
حدیث غمز القدم وغمزه اورده الدارقطني في الافراد
عن ابن عباس رضي الله عنهما قال كنت عند ابي بن كعب اغمز
قدمه فذكر حديثا وفي الاحياء انه عليه السلام نزل
منزلا في بعض اسفاره فنام على بطنه وعبد اسود يغمز
ظهره الحديث قال العراقي رواه الطبراني في الاوسط
من حديث عمر رضي الله عنه بسند ضعيف **حدیث**
الغناء ينبت النفاق في القلب كما ينبت الماء البقل قال
النووي لا يصح وقال السيوطي اخرجه الديلمي عن انس و
ابي هريرة رضي الله تعالى عنهما **حدیث** الغناء
رقية الزنا قال النووي في شرح مسلم هو من امثالهم
المشهورة انتهى وعزاه الغزالي للفضيل بن عياض من
حرف الفاء - حدیث الفاتحة لما قرئت لاعرا
الزركشي للبيهقي في الشعب وتعقبه السيوطي بانه لا يجوز

عرش کے اوپر سے جو اللہ تعالیٰ سے سنا کہ جب اللہ تعالیٰ کسی
شے کے لئے (کن فیکون) کہتا ہے تو کاف و نون تک پہونچنے سے
پہلے ہی وہ شئی پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ موضوع ہے **حدیث** بیمار آنکھ کو
نہ مس کیا جاوے یہ ابو نعیم نے طب میں ابی سعید سے روایت کی ہے
کہا اوس سے مثال اصحاب محمد علیہ السلام کی آنکھ کے مثال ہے اور دوا
آنکھ کا نہ ہاتھ لگانا ہے اور یہ ضعیف ہے **حرف غین معجمہ حدیث**
غربا انبیاء کی وارث ہیں اور اللہ تعالیٰ کسی نبی کو پیدا نہیں کیا مگر وہ اپنی
قوم میں غریب تھا۔ یہ انس سے مرفوع روایت ہے اور باطل ہے اور اسکو رد
آیت رد کرتی ہے (ہمنے بھیجا نوح کو اوسکی قوم کیطرف اور عاد کیطرف
اوسکے بھائی ہود کو اور ثمود کیطرف اونکے بھائی صالح کو اور اگر نہ ہوتا گروہ تیرا
تو ہم تجھے رجم کرتے) اور ایسا ہی بھیجنا موسیٰ اور عیسیٰ اور تمام انبیاء
بنی اسرائیل کو اور ایسا ہی ہمارے پیغمبر علیہ السلام تھے لیکن غربت اونکو بعد ہجرت کے
لاحق ہوئی **حدیث** پاؤں کا دبانا اور اسکے مثل اسکو دارقطنی افراد میں
ابن عباس سے لایا ہے کہا اوس نے میں ابی بن کعب کے پاس اونکے پاؤں دبا تھا
الخ اور احیا میں ہے کہ آنحضرت بعض سفر و میں کسی جگہ نازل
ہوئے تو اپنے پیٹ پر سوئے اور ایک سیاہ غلام آپکی پیٹھ دبا رہا تھا الخ کہا
عراقی نے یہ طبرانی اوسط میں عمر سے سند ضعیف سے روایت کی ہے
حدیث سرد دل میں نفاق پیدا کرتا ہے جیسا پانی
انگوری کو بڑھاتا ہے کہا نووی نے یہ صحیح نہیں کہا سیوطی نے
اسکو دیلمی انس اور ابو ہریرہ سے لایا ہے **حدیث**
سرد و زنا کا منتر ہے کہا نووی نے شرح مسلم میں یہ امثال
مشہورہ سے ہے انتہے اور غزالی نے اسکو فضل بن عیاض
کے طرف منسوب کیا ہے **حرف فا - حدیث**
سورہ فاتحہ (کافی ہے) اسکے لئے جسکے واسطے پڑھی جائے۔ اسکو زرکشی نے
بیہقی کیطرف شعب میں منسوب کیا ہے اور سیوطی نے اسکا طرح پھیلا کیا ہے

فی الشعب وانما الموجودة فیہ فاتحة الکتاب شفاء من کل داء اخرجہ من حدیث عبد اللہ بن جابر رضی اللہ عنہ و فی کتاب الثواب لابی الشیخ ابن حبان عن عطاء قال اذا اردت حاجة فاقرأ فاتحة الکتاب حتی تختمہا تقض ان شاء اللہ تعالی انتہی وھذا اصل لما تعارف الناس علیہ من قراءة الفاتحة لقضاء الحاجات و حصول المہمات **حدیث** فاز باللذة الجسور قال السخاوی لا اعرفہ **حدیث** فاز المخفون وفی لفظ نجا المخفون وھلک المثقلون وھو معنی الحدیث لابی الدرداء رفعہ ما مکم عقبة کؤودة لا یجوزھا المثقلون فان اردت ان تخفف لتلک العقبة قال الحاکم صحیح الاسناد **حدیث** الفال المؤکل بالنطق لم یرد بھذا اللفظ لکن فی سنن ابی داؤد اذا خذ فالک من فیک ولہ شواھد عند البزار **حدیث** فدی اللہ اسمعیل علیہ السلام بالکبش قال السخاوی ھو کلام صحیح وفی التنزیل (وفدیناہ بذبح عظیم) قلت الا ان الذبیح مختلف فیہ انہ اسمعیل او اسحق وقد توقف فیہ السیوطی **حدیث** الفرار مما لا یطاق من سنن المرسلین لا اصل لہ فی مبناہ ولا باطل باعتبار معناہ فان من اعتقد ان النبی علیہ السلام فر فقد کفر کما صرح بہ فی الشفاء واما قول موسی علیہ السلام (ففررت منکم لما خفتکم) فھو حکایة عما وقع لہ قبل النبوة و ھجرة نبینا علیہ السلام من دار الکفار ما کان بطریق الفرار بل امر بان یدخل الغار لیری الخلق معجزاتہ فی ذلک المحل من الفرار مع ان الفرار لا یقال الا بعد

کہ شعب مین یہ نہین ہے اوسمین اسطرح ہی فاتحۃ الکتاب ہر درد کی شفا ہی وہ عبداللہ بن جابر سے لایا ہی اور کتاب الثواب ابی الشیخ ابن حبان کی مین عطا سے ہی کہا جب تجکو کسی حاجت کا ارادہ کری فاتحۃ الکتاب آخر تک پڑہ ان شاء اللہ تعالی تیری حاجت پوری ہوگی انتہے یہ اصل ہی اسکا جو آدمیون مین فاتحہ کا قضا حاجت کی لئے پڑہنا مشہور ہو رہا ہے **حدیث** دلیر آدمی لذت کو پہونچتا ہے کہا سخاوی نے مین اسکو نہین جانتا + **حدیث** ہلکے بوجہ والی مراد کو پہونچی - اور ایک روایت مین ہے ہلکے بوجہ والون نے خلاصی پائی اور بہت بوجہ والی ہلاک ہوئے یہ اس حدیث ابی الدرداء کی معنے ہین آگی تمہارے ایک گہاٹی ہی دشوار بہت بوجہ والی اوس سے نہ گذر سکینگے اسلئے مین ارادہ کرتا ہون کہ اس گہاٹی کیلئے اپنا بوجہ ہلکا کرون کہا حاکم نے یہ صحیح الاسناد ہی **حدیث** فال مؤکل کیساتھ چھوڑی گئی ہے ان لفظون سے وارد نہین ہوئے لیکن سنن ابی داؤد مین اسطرح ہے ہمنے فال کو تیری منہ سے پکڑا ہے اوسکیلئے بڑا کے پاس ہے نکالدے **حدیث** اللہ تعالی نے دنبہ اسمعیل علیہ السلام پر تصدق کیا کہا سخاوی نے یہ کلام صحیح ہے اور قرآن مین ہے (اور ہمنے تصدق کیا اوسپر بڑے بوجھ بندگی) مین کہتا ہون ہان ذبیح مین اختلاف ہی کہ اسمعیل علیہ السلام ذبیح ہوئے یا اسحاق علیہ السلام اور سیوطی نے اسپر توقف کیا ہی **حدیث** بہاگنا اوس سے جسکے طاقت نہ ہو پیغمبرونکی سنت سے ہے اسکی بنا کا کچھ اصل نہین بلکہ معنی کی اعتبار سے بھی باطل ہے اسلئے کہ جو شخص اعتقاد کری کہ نبی علیہ السلام بہاگی تھے تو وہ کافر ہوگیا جیسا کہ شفا مین اسکی تصریح کی گئی ہے لیکن قول موسی علیہ السلام کا (مین بہاگا تمسے جب کہ مجھے تمسے خوف کیا) قبل نبوۃ کے ہی اور ہجرت نبی علیہ السلام کی دار الکفر سے وہ بطریق بہاگنے کے نہ تھی بلکہ اونکو حکم ہوا کہ غار مین داخل ہون تاکہ خلقت اللہ کے معجزے اوس محل مین دیکھی باوجودیکہ بہاگنا نہین ہوتا مگر بعد

من اعتقد ان النبی علیہ السلام فر فقد کفر

المقابلة مع العدو والمغالبة في المقابلة **حديث** فضل شهر رجب على الشهور كفضل القرآن على سائر الكلام وفضل شهر شعبان على الشهور كفضلي على سائر الانبياء وفضل شهر رمضان كفضل الله على سائر العباد قال العسقلاني موضوع **حديث** الفقر فخري وبه افتخر قال العسقلاني هو باطل موضوع وقال ابن تيمية هو كذب **حديث** فمن سكت رب كاف ونحوه ولمن سكت قال ابن الربيع ليس بحديث ومعناه صحيح يعني مأخوذ من حديث من صمت نجا ومن توكل على الله كفاه لكن ظاهر التركيب الاول لكفر الا ان يقدر العاطف **حديث** في آخر الزمان ينتقل ملك الروم الى الشام وملك الشام الى مصر قال العسقلاني لا اصل له **حديث** في بيته يؤتى الحكم من الامثال المشهورة لا الاحاديث المأثورة ذكره ابن الربيع قال الزركشي اخرج سعيد منصور في سننه قال كان بين عمر بن الخطاب رضي الله عنه وبين ابي بن كعب شيء فجعلا بينهما زيد بن ثابت فاتياه في منزله فلما دخلا عليه قال له عمر اتينا لك لتحكم بيننا فقال في بيته يؤتى الحكم ثم جلس بين يديهما فقضى بينهما وفي المثال هذا مستغرب في حيوة الحيوان للدميري **حديث** في الحركات البركات من كلام بعض السلف وليس بحديث ذكره ابن الربيع وفي رسالة القشيرية سمعت الاستاذ ابا علي يقول في الحركة بركة حركات الرواهر توجب كرامات السرائر قال وفي التنزيل اشارة الى ذلك حيث قال تعالى وهو الذي جعل لكم الارض ذلولا فامشوا في مناكبها

مقابلہ دشمن کے اور مغلوب ہونے کے مقابلہ مین **حدیث** فضیلت ماہ رجب کے باقی مہینونپر مثل فضیلت قرآن کی ہے تمام کلامونپر اور فضیلت ماہ شعبان کی باقیونپر مثل فضیلت میری نفس کے ہر تمام نبیونپر اور فضیلت ماہ رمضان کی مثل فضیلت اللہ تعالی کے ہے تمام بندونپر کہا عسقلانی یہ موضوع ہے **حدیث** فقر میرا فخر ہے مین اوس سے فخر کرتا ہون کہا عسقلانی نے یہ موضوع ہے باطل ہے اور کہا ابن تیمیہ نے یہ کذب ہے **حدیث** منہ چپ کر نیوالا کامیاب ہے اور اوسکی مثال یہ ہے اللہ تعالی والی ہے اوس شخص کا جو چپ رہے کہا ابن ربیع نے یہ حدیث نہین اور معنی اسکے صحیح ہین یعنے اس حدیث پکڑی گئی ہین جس نے چپ رہکے اوس نے خلاصی پائی اور جس نے اللہ پر توکل کیا تو اللہ اوسکو کافی ہوا لیکن ظاہر ترکیب پہلی کی کفر ہی مگر کہ حرف عاطف مقدر کیا جاوے **حدیث** آخر زمانہ مین سرکردن روم کے شام کیطرف منتقل ہونگے اور سرکردن شام کی مصر کیطرف کہا عسقلانی نے اسکا کچھ اصل نہین **حدیث** اسکے گھر بن حکم لیا جاتا ہے یہ امثال مشہورہ سے ہے حدیث نہین اسکو ابن ربیع نے ذکر کیا ہے کہا زرکشی نے سعید بن منصور سنن مین لایا ہے کہ درمیان عمر بن خطاب اور درمیان ابی بن کعب کے کسی شے مین جھگڑا ہوا تو ان دونونے زید بن ثابت کو منصف بنایا اور اوسکے گھر مین آئے جب اوسپر داخل ہوئے تو کہا عمر نے ہم اسلئے آئے ہین کہ تو ہم مین حکم کرے کہا اوسنے اسکے گھر مین حکم لیجاتا ہے پھر دونو اسکے پاس بیٹھ گئے تو اوسنے ان دونونمین حکم کیا اور حیوۃ الحیوان للدمیری مین اسکا غریب قصہ لکھا ہے **حدیث** حرکتون مین برکتین ہین یہ کلام بعض سلف کی ہے اور ابن ربیع نے ذکر کیا ہے یہ حدیث نہین اور رسالہ قشیریہ مین ہے کہ میں نے اپنے شیخ ابو علی سے سنا کہتے تھا قول انکا حرکت مین برکت ہے اسکے یہ معنی ہین حرکتین ظاہری بہت سے برکتین باطنی پیدا کرتی ہین مین کہتا ہون قرآن اسکیطرف اشارہ کرتا ہے وہ ذات ایسی ہے جس نے بنایا تمہارے لیے زمین کو فرمانبردار پس چلو اوسکی اطراف مین

وکلوا من رزقه) وقال (وان لیس للانسان الا
ما سعی) وقال (فاسعوا الی ذکر الله وسارعوا الی مغفرة
من ربکم واستبقوا الخیرات) فهذا کله لا دوال المبرات
والبرکات الباقیات الصالحات والدرجات العالیات

حرف القاف - حدیث قال
جبریل هرقالت الشمس قال لا نعم قال علیه السلام کیف
قلت لا نعم فقال من حین قلت لا الی ان قلت نعم
سارت الشمس مسیرة خمسمائة عام لم یعرفه اصل

حدیث قدس لعدس علی لسان سبعین نبیا
آخرهم عیسی علیه السلام قال الزرکشی باطل نص علیه
جماعة من الحفاظ کابن المبارک ولیث بن سعد و
من المتاخرین ابن المدینی وقال السخاوی اخرجه الطبرانی
من حدیث وائلة به مرفوعا واسنده ابونعیم فی المعرفة
وفی الباب عن علی رضی الله عنه ولا یصح من ذلک شئ
بل هو باطل کما قاله ابن المدینی وذکره ابن الجوزی
فی الموضوعات **حدیث** القرآن کلام الله غیر مخلوق
فمن قال بغیر هذا فقد کفر قال الصغانی هذا موضوع
وقال السخاوی وهذا الحدیث من جمیع طرقه باطل واورده
ابن الجوزی فی الموضوعات **حدیث** قراءة سورة
القل اقل امان من الفقر قال السخاوی لا اصل له و
القل اقل هی التی اوائلها قل وهی خمس وهاسورة
الجن ولکن المشهورة هی اربعة الکافرون والاخلاص و
المعوذتان **حدیث** قصر الاظفار لم یثبت فی
کیفیة ولا تعیین یوم له عن النبی علیه السلام قال
السخاوی وما یعزی من المنظم لعلی بن ابی طالب

اور کہاؤ اوسکے رزق سے) اور کہا اللہ تعالی نے (کہ نہیں ہے آدمی کے لیئے
کچھ مگر جو اوسنے کوشش کی) اور کہا اللہ تعالی نے (پس دوڑو ذکر اللہ کے
طرف اور جلدی کرو طرف بخشش کے اپنے رب سے اور سبقت کرو نیکیوں کی طرف)
پس ان سب آیات سے برکات کا حاصل کرنا اور بلند درجوں کا پانا معلوم
ہوتا ہے **حرف قاف - حدیث** فرمایا آنحضرت نے جبرئیل
علیہ السلام سے کیا سورج ڈھل گیا ہے کہا ہاں فرمایا آنحضرت نے
کسطرح تو نے نہ جانا کہا جبرائیل علیہ السلام نے میرا نہ کرنے کا اس
کہنے تک سورج پانچ سو برس کا رستہ طے کر گیا تھا اسکا اصلا پتہ معلوم
نہیں ہوا **حدیث** پاک کہے گئے ہیں سو ستر نبیوں نے باتیں
آخر اونکے عیسے علیہ السلام ہیں کہا زرکشی نے باطل ہے اسپر نص
حفاظ کی تصریح کی ہے مثل ابن مبارک و لیث بن سعد کے
متاخرین سے ابن مدینی ہے اور کہا سخاوی نے اسکو طبرانی نے وائلہ کی
مرفوع روایت کیا ہے اور ابونعیم نے اسکو معرفتہ میں سند کیا
ہے اور اس باب میں علی سے بھی روایت ہے اور کوئی روایت صحیح نہیں ہے بلکہ
باطل ہیں جیسا کہ ابن مدینی نے کہا اور اسکو ابن جوزی نے موضوعات میں
ذکر کیا ہے **حدیث** قرآن کلام اللہ تعالی کا ہے مخلوق نہیں جس نے کہا
اسکو کہا وہ کافر ہوا۔ کہا صغانی نے یہ موضوع ہے اور کہا سخاوی نے
یہ حدیث سب طرق سے باطل ہے اور ابن جوزی نے اسکو موضوعات
میں لایا ہے **حدیث** پڑھنا سورتین قل قل کا فقر سے
امان دیتا ہے کہا سخاوی نے اسکا کچھ اصل نہیں اور قل قل وہ
سورتیں ہیں جنکے اول لفظ قل کا آتا ہے اور وہ پانچ ہیں
پہلی اوسی سورہ جن لیکن مشہورہ چار ہیں کافرون اور اخلاص اور
معوذتین **حدیث** ناخون کٹانا اونکی کیفیت میں اور کسی دن
کے تعیین کرنی اونکی صحیح آنحضرت سے اس باب میں کچھ ثابت
نہیں کہا سخاوی نے ترتیب کے نسبت جو علی بن ابی طالب

ولشیخنا بما طل عنہما **حدیث** قصۃ عثمان رضی
اللہ عنہ انہ لما خطب فی اول جمعۃ ولی الخلافۃ وصعد المنبر
فقال الحمد للہ فارتج علیہ فقال ان ابا بکر وعمر رضی اللہ عنہما
کانا یعدان لھذا المقام مقالا وانتم الی امام فقال اخرجوا منکم
الی امام قوال وسیأتیکم الخطب واستغفر اللہ لی ولکم ثم
نزل وصلی بھم قال ابن الھمام انہا لم تعرف فی کتب الحدیث
بل فی کتب الفقہ **حدیث** القلب بیت الرب قال
السخاوی لیس لہ اصل فی المرفوع وقال الزرکشی لا اصل لہ
وقال ابن تیمیۃ ھو موضوع وفی الذیل ھو کما قالوا
لکن لہ معنی صحیح کما سیأتی فی حدیث ما وسعنی
ارضی **حدیث** قلب المؤمن حلو یحب الحلاوۃ
وذکرہ ابن الجوزی فی الموضوعات لکن ثبت انہ علیہ السلام
کان یحب الحلواء والعسل ذکرہ ابن الربیع وقیل ھذا
صحیح معناہ والکلام فی ثبوت مبناہ فقد قال السیوطی
رواہ البیہقی فی الشعب والدیلمی عن ابی امامۃ فکلام ابن
الجوزی موضوع مدفوع ورواہ الدیلمی ایضا عن علی
رفعہ المؤمن حلو یحب الحلاوۃ ومن حرمھا علی نفسہ
فقد عصی اللہ ورسولہ لا تحرموا شیئا من نعمۃ اللہ و
الطیبات علی انفسکم وکلوا واشربوا واشکروا ان لم تفعلوا
لزمتکم عقوبۃ اللہ عز وجل وسندہ واہ **حدیث**
قلیل من التوفیق خیر من کثیر من العلم ذکرہ فی الاحیاء
وقال العراقی لم اجد لہ اصلا وقد ذکرہ صاحب
الفردوس من حدیث ابی الدرداء وقال العقل بدل العلم
ولم یخرجہ لہ فی مسندہ انتہی وتعقبہ بعض المتاخرین
بان ما ذکرہ فی الفردوس رواہ ابن عساکر عن ابی الدرداء

اور ہمارے شیخ کیطرف کی گئی ہے وہ باطل ہے **حدیث**
قصہ حضرت عثمان کا جب وہ خلافت کی والی ہوئی اور منبر پر چڑھے
تو پہلے جمعہ میں یہ خطبہ پڑھا سب حمد اللہ کے لئے ہے پس آنحضرت کلمتے
اور فرمایا کہ ابوبکر اور عمر اسکے لیئے کچھ بات تیار کرتی تھے اور تم امام کے
طرف ہو اور فرمایا میں تم میں سے ایک امام تو ال کیطرف خارج ہوگا
اور آئیگا تمہارے طرف خطیب اور میں اپنے لئے اور تمہارے لئے بخشش مانگتا ہوں
اور اترے اور لوگوں کے ساتھ نماز پڑھی کہا ابن ہمام نے یہ کتب حدیث میں
پایا نہیں گیا بلکہ کتب فقہ میں بھی نہیں پایا گیا **حدیث** دل بندے
تعالی کا گھر ہے - کہا سخاوی نے مرفوع روایت میں اسکا کچھ اصل نہیں اور
کہا ابن تیمیہ نے یہ موضوع ہے اور ذیل میں بھی ویسا ہی ہے میں کہتا ہوں لیکن
معنے اسکے صحیح ہیں جیسا کہ اس حدیث میں آئی انگا مجھے میرے کافی نہیں ہوئے
حدیث دل مومن کا میٹھا ہے میٹھائی کو دوست رکھتا ہے اسکو ابن جوزی نے
موضوعات میں ذکر کیا ہے لیکن یہ ثابت ہے کہ آنحضرت میٹھا اور شہد کو دوست
رکھتے تھے یہ ابن ربیع نے ذکر کیا ہے اور اسمیں ہے کہ اسکے معنی صحیح ہیں ابن جوزی کا کلام
بنا میں ہے کہا سیوطی نے اسکو بیہقی نے شعب میں اور دیلمی نے ابی امامہ سے
روایت کیا ہے پس ابن جوزی کا کلام کہ یہ موضوع ہے اور نہیں اور دیلمی نے
علی سے بھی مرفوع روایت کیا ہے مومن میٹھا ہے میٹھا اس کو دوست رکھتا ہے اور جسنے
اسکو اپنے نفس پر حرام کیا تو اس نے اللہ اور رسول کے بیفرمانی
کی اور تم کسی شے کو اللہ تعالی کی نعمتوں اور پاک چیزوں سے اپنے نفس پر
حرام نہ کرو اور کھاؤ اور پیو اور شکر کرو اگر نہ کروگی تو تمکو اللہ تعالی کا عذاب
لازم ہوگا اور سند اسکی واہی ہے **حدیث** تھوڑی توفیق بہتر ہے
بہت علم سے - احیا میں مذکور ہے اور کہا عراقی نے میں نے اسکا اصل نہیں پایا اور اسکو
صاحب فردوس نے ابی الدرداء سے ذکر کیا ہے اور علم کیجگہ عقل کا لفظ ذکر کیا اور
اسکو میں نے اسکو مسند میں ذکر نہیں کیا انتہی اور بعض متاخرین نے اسکا
طرح پیچھا کیا ہے کہ جو فردوس میں مذکور ہے اسکو ابن عساکر نے ابی الدرداء سے

ورواه الطبرانی عن ابن عمر بلفظ قليل الفقه خير من كثير من العبادة **حرف الكاف - حديث** كانك بالدنيا ولم تكن وبالآخرة ولم تزل قال السيوطی لم اقف عليه مرفوعا واخرج ابو نعيم عن عمر بن عبد العزيز **حديث** كانك من اهل بدر وحنين وهو كلام يقال لمن يستأهل وليس بحديث **حديث** كان الله ولا شئ معه وفی رواية ولم يكن شئ قبله ثابت ولكن الزيادة وهی قولهم وهو الآن على ما عليه كان من كلام الصوفية ويشبه ان يكون من مفتريات الوجودية القائلة بالعينية المخالفة للنص بالمعية في المرتبة التهودية وقد نص ابن تيمية والعسقلانی على وضع الجملة الزائدة وان صحت فتاويلها انه تعالى لا تغير بحسب ذاته الكمال وصفات الجلال عما كان عليه من القوة والقدرة بعد خلق الموجودات كما يشير اليه قوله سبحانه ولقد خلقنا السموات والارض وما بينهما في ستة ايام وما مسنا من لغوب) اى نصب ولا تعب ولا كلال ولا ملال والمعنى ان ما عداه كسراب بقيعة يحسبه الظمان) ماء او كهباء تطيره هواه فليس للموجود الحادث بحسب الموجود القديم حقيقة الموجود في نظر العارف اذ المخلوقات ليس لهم وجود مستقل ذاتا وصفة ومن هنا قال قائلهم سوى الله والله ما في الوجود وليس في الدار غيره ديار وهو في مقام الجمع ويشير اليه قوله سبحانه (كل شئ هالك الا وجهه وقوله عليه السلام اصدق كلمة قالها العرب قول لبيد ؛ الا كل شئ ما خلا الله باطل ؛ وما من وصل

اور طبرانی نے ابن عمر سے ان لفظوں سے روایت کی ہے تھوڑی فقہ بہتر ہے بہت عبادت سے **حرف کاف - حدیث** گویا تو دنیا میں ہے اور نہیں ہے اور آخرت میں ہے اور ہمیشہ ہے کہا سیوطی نے میں یہ مرفوع روایت نہیں جانتا اور ابو نعیم عمر بن عبد العزیز سے لایا ہے **حدیث** گویا تو اہل بدر اور حنین سے ہے - یہ کلام اوس شخص کو کہی جاتی ہے جب اوسکو اپنے اہل میں داخل کرنا ہو - **حدیث** نہیں **حدیث** کان اللہ ولا شئ معہ اور ایک روایت میں ہے اور کوئی شے اوسکی ساتھ نہ تھی اور ایک روایت میں ہے اور کوئی شے اوسکی پہلے نہ تھی - ثابت ہے لیکن یہ زیادتی (اور وہ اب بھی اوسیطرح ہے جیسے تھا) صوفیہ کی ہے - شاید یہ وجودیوں کا افترا ہو جو عینیت کی قائل ہیں اور مرتبہ شہودیت میں نص کے مخالف ہیں اور ابن تیمیہ و عسقلانی نے اس جملہ کی موضوع ہونے پر تصریح کی ہے اگر صحیح ہو تو تاویل اسکی یوں ہوگی کہ اللہ تعالی اپنے ذات کمال میں اور صفات جلال میں جس قوت اور قدرت میں تھا اب پیدائش مخلوقات کے بھی متغیر نہیں ہوا - جیسا کہ اللہ تعالی نے اشارہ کرتا ہے (تحقیق پیدا کیا ہمنے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں اور ہمکو کچھ تکلیف نہ پہونچی یعنے تھکی اور کمال اور ملال نہ ہوا یہ معنی ہوئے ماسوا اوسکی مثل سراب کی ہے جسکو پیاسا پانی خیال کرتا ہے یا مثل خاک کی جسکو ہوا اوڑائے پس نظر عارف میں موجود حادث کے لئے موجود قدیم کی مقابلہ میں کچھ حقیقت نہیں ہے اسلئے کہ مخلوقات کے لئے وجود مستقل باعتبار ذات اور صفات کے نہیں ہے اور اسیجگہ سے بعض قائل نے یہ بات کہی ہے قسم اللہ کے سوا اللہ کسی کا وجود نہیں اور سوا اوسکے کوئی گھر میں نہیں ہے اور یہ قول مقام جمع میں ہے اور اسکی طرف قول اللہ کا اشارت کرتا ہے (ہر شے ہلاک ہونیوالی ہے مگر ذات اوسکی) اور آنحضرت کا قول بہت سچ کلمہ کلمات عرب سے کلمہ لبید کا ہے - خبردار ہر شے سوا اللہ کی باطل ہے - لیکن وہ شخص جو

الی مقام جمع الجمع فلا تحجبه الکثرة عن الوحدة
ولا الوحدة عن الکثرة کما یشیر الیه قوله سبحانه (وما
رمیت اذ رمیت ولکن الله رمی) **حدیث** کان
علیه السلام لا یجلس الیه احد وهو یصلی الا خفف صلوته
وساله عن حاجته فاذا فرغ عاد الی صلوته ذکره فی
قال جلال السیوطی فی تخریج احادیثه قال العراقی فی
تخریج الاحیاء لم اجد له اصلا **حدیث** الکریم اذا
قدر عفا اخرجه البیهقی فی الشعب عن ابی هریرة رضی
الله عنه مرفوعا قال وفی سنده متروک ویشبه ان
یکون موضوعا ولکن مشهور بین الزهاد وغیرهم
وانا ابرء من عهدته یعنی لا انه موضوع ولا بثبوته
حدیث کفی بالمرء نصرة ان یری عدوه یعصی الله
قال السیوطی هو من کلام جعفر الاحمر علی ما رواه الخرائطی
فی مکارم الاخلاق **حدیث** الکریم حبیب الله
ولو کان فاسقا والبخیل عدو الله ولو کان راهبا
لا اصل له بل الفقرة الاولی موضوعة لمعارضتها
نص قوله تعالی (ان الله یحب التوابین ویحب المتطهرین
الظالمین) والفاسق اما من الظالمین او الکافرین
حدیث کف من التدبیر کفک الشر عنک لا
یعرف له اصل **حدیث** الکلام صفة المتکلم لیس له اصل
ومعناه صحیح موافق لقولهم کلام النفس یوصف بما ذکر
فقول ابن الربیع لیس علی اطلاقه لیس فی محله واستحقاقه
حدیث الکلام علی المائدة قال السخاوی لا
اعلم فیه شیئا نفیا ولا اثباتا یعنی ما یدل علی نفی
هذا الحدیث ولا علی اثباته ولا فقد ثبت کلامه

الکلام صفة المتکلم

مقام جمع الجمع کو پہونچا تو اوسکو نہ کثرت وحدت سے اور
نہ وحدت کثرت سے مانع ہوتی ہے جیسا کہ قول اللہ تعالی کا اوسکی طرف
اشارہ کرتا ہے (اور نہ رمی کی تو نے جب تو نے رمی کی لیکن اللہ تعالی نے
رمی کی **حدیث** کوئی آنحضرت کے پاس نہ بیٹھتا جب نماز پڑھتے تو مگر
اپنی نماز ہلکی کرتے اور اوسکے حاجت پوچھتے پھر جب فارغ ہوتے تب اپنی
نماز کیطرف لوٹتے کہا جلال الدین سیوطی نے تخریج احادیث میں یہ
شفا میں مذکور ہے کہا عراقی نے تخریج الاحیا میں میں اوسکا اصل نہیں
پایا **حدیث** کریم جب قادر ہو تو معاف کرتا ہے اوسکو بیہقی نے شعب میں
ابی ہریرہ سے مرفوع روایت کیا ہے کہا اوسکی سند میں ایک شخص متروک
ہے اور مشابہ ہے اوسکے کہ موضوع ہو لیکن مشہور ہے زہاد وغیرہ میں سے اور
میں بری ہوں اوسکے ذمہ سے یعنے میں اوسکے وضع اور ثبوت میں کچھ
نہیں کہتا **حدیث** مرد کو مدد کے لیے یہی بات کافی ہے کہ اپنے دشمن
کو اللہ تعالی کی بیفرمانی کرتا دیکھے کہا سیوطی نے یہ جعفر احمر کی کلام ہے
جیسا کہ خرائطی نے مکارم الاخلاق میں روایت کیے ہے **حدیث** کریم
دوست اللہ کا ہے اگرچہ فاسق ہو اور بخیل دشمن اللہ کا ہے اگرچہ عابد ہو
اوسکا کچھ اصل نہیں بلکہ پہلا فقرہ موضوع ہے اوسکے کہ وہ نص کا سارض
ہے (تحقیق اللہ تعالی دوست رکھتا ہے توبہ کرنیوالوں کو اور اللہ تعالی نہیں
دوست رکھتا ظالموں کو) اور فاسق یا ظالموں سے ہے یا کافروں سے ✦
حدیث بچہ شر سے تجھ شر سے بچایا جاویگا اوسکا اصل معلوم نہیں
ہوا **حدیث** کلام متکلم کے صفت ہے، اوسکا کچھ اصل نہیں لیکن
معنے اوسکے صحیح ہیں موافق ہیں اس قول کے ہر برتن سے وہی ٹپکتا ہے
جو اوسمیں ہو پس قول ابن ربیع کا اپنی اطلاق پر نہیں ہے) درست نہیں
حدیث کلام کرنی دسترخوان پر۔ کہا سخاوی نے میں اوسکے
اور نفی کی بابت کچھ نہیں جانتا یعنے ایسے شے جو اوس حدیث
کے نفی یا اثبات پر دلالت کرے ورنہ کلام ✦ ✦

علیہ السلام حال اکلہ فی کثیر من الاحادیث منہا
حدیث سم اللہ وکل بیمینک مما یلیک **حدیث**
کل احد یؤخذ من قولہ ویرد الا صاحب ھذا القبر وھو
قولہ مالک واراد بہ النبی علیہ السلام
ذلک لکونہ معصوما من الخطا لانہ ما ینطق عن الھوی
وکذا حکم سائر الانبیاء وفی الطبرانی من حدیث ابن عباس
رفعہ بلفظ ما من احد الا یؤخذ من قولہ ویدع
اورد الغزالی فی الاحیاء بمعناہ وقال لا یؤخذ من
علمہ ویترک الا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وقال السیوطی رواہ عبد اللہ بن احمد فی زوائد الزہد من
طریق عکرمۃ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال ما احد
من الناس الا یؤخذ من قولہ ویدع غیر النبی علیہ السلام
انتہی ولکن ینبغی ان یکون الروایۃ یؤخذ ویودع او
نأخذ وندع **حدیث** کل الاعمال فیہا المقبول و
المردود الا الصلوۃ علی فانہا مقبولۃ غیر مردودۃ
مر الکلام علیہ فی حرف الصاد من حدیث صلوۃ علی النبی
نزد وقال العسقلانی ھنا انہ ضعیف جدا لکن لم
یذکر من المخرجین احد ولا اظہر لہ سندا معتمدا
حدیث کل اناء بما فیہ یرشح لیس بحدیث ومعناہ
یفیض ویسیل وفی المشہور کل اناء یترشح بما فیہ **حدیث**
کل بنی آدم ینتمون الی عصبۃ ابیہم الا ولد فاطمۃ فانا
ابوھم وعصبتہم قال ابن الجوزی فی العلل المتناہیۃ
انہ لا یصح ویرد علیہ ما رواہ الطبرانی فی الکبیر عن
فاطمۃ وکذا اخرجہ ابو یعلی وسندہ ضعیف والحدیث
مرسل ولہ شاھد عند الطبرانی وغایتہ انہ حدیث

آنحضرت کی وقت کہانی کی بہت احادیث سے ثابت ہی ایک اونسی یہ
حدیث ہی اللہ کا نام لی اور داہنے ہاتھ سے اپنے آگی سے کہا **حدیث**
ہر کوئی اپنے قول سے پکڑا جاتا ہی اور چھوڑا جاتا ہی مگر صاحب اس قبر کا
یہ قول مالک کا ہی اور مراد اسکی اس سے نبی علیہ السلام ہین اسلئے کہ وہ
خطا سے معصوم ہین کیونکہ وہ اپنی خواہش سے نہین بولتے اور ایسا ہی حکم
ہے سب نبیونکا اور طبرانی مین ابن عباس سے مرفوع روایت اسطرح ہے
نہین کوئی مگر اپنے قول سے پکڑا جاتا ہی اور چھوڑا جاتا ہی اور غزالی
اسکو احیا مین اسکے معنے سے لایا ہے کہا نہین پکڑا جاتا علم سے
اور نہین چھوڑا جاتا مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کہا سیوطی
نے اسکو عبد اللہ بن احمد نے زوائد الزہد مین عکرمہ سے اور اس نے ابن عباس
سے روایت کی ہی کہا کوئی آدمیون سے نہین مگر اپنے قول سے پکڑا
جاتا ہی اور چھوڑا جاتا ہے سوائی نبی علیہ السلام کے انتہے لیکن
روایت اسطرح ہونی چاہیئے پکڑا جاتا ہے اور امانت رکہا جاتا ہے
یا پکڑتے ہین ہم اور چھوڑتے ہین ہم **حدیث** سب عملون مین مقبول
اور مردود مین مگر درود مجہہ پہ قبول کیا جاتا ہی مردود نہین ہوتا حرف
صاد مین کلام اس حدیث کی نیچے گذر چکی درود بنی پر نہین ہوتا
کہا عسقلانی نے اسجگہ یہ بہت ضعیف ہی لیکن اوسنے اسکا کوئی راوی
نہین سند معتمد علیہ نہین بیان کی **حدیث** ہر برتن مین وہ چیز
ہے جو اوس سے ٹپکتی ہے یہ حدیث نہین اور معنے اسکے
مشہور مین ہر برتن اوس سے وہ ٹپکتا ہی جو اوس مین ہو **حدیث**
تمام بنی آدم اپنے باپ کے طرف منسوب ہوتے ہین مگر بیٹے فاطمہ کے
پس مین انکا باپ اور عصبہ ہون کہا ابن جوزی نے علل متناہیہ مین یہ
نہین اسپر یہ وارد ہوتا ہے کہ کہا طبرانی نے کبیر مین فاطمہ سے
روایت کیا ہے اور ایسا ہی ابن یعلی نے ذکر کیا ہی اور سند اسکی
ضعیف ہی اور حدیث مرسل ہے اور طبرانی کی پاس اسکیلیے شاہد ہی غایت یہ

ضعیف لا موضوع **حدیث** کل ثان لا بد له من ثالث غیر معروف وکذا کلام بعضهم + الشئ لا یثنی الا وقد یثلث + الاصل له **حدیث** کل عام تزدلون بصیغة المجهول والارذل من کل شئ ادونه ومنه قوله سبحانه (ومنکم من یرد الی ارذل العمر) قال الزرکشی هو من کلام الحسن البصری وفی معناه الحدیث الصحیح فی البخاری عن انس مرفوعا لا یأتی علی امتی زمان الا الذی بعده شر منه وفی الکبیر للطبرانی عن ابی الدرداء مرفوعا ما من عام الا ینقص الخیر فیه ویزید الشر واخرج الطبرانی عن ابن عباس رضی الله عنهما قال ما من عام الا ویحدث الناس بدعة ویمیتون سنة حتی مات السنن وحیی البدع ومات لغة فی موت بهما قرأ فی السبعة تم ومت ومتنا بکسر المیم وضمها وفی الجامع الصغیر ما من عام الا الذی بعده شر منه حتی تلقوا ربکم اخرجه الطبرانی عن انس رضی الله عنه مرفوعا وروی احمد والبخاری والنسائی عن انس مرفوعا بلفظ لا یأتی علیکم عام ولا یوم الا والذی بعده شر منه حتی تلقوا ربکم وروی بغیر ذلک من قول ابن مسعود رضی الله عنه قال ولا اعنی امرا خیرا من امر ولا اعنی عاما خیرا من عام ولکن علمائکم وفقهائکم یذهبون ثم لا تجدون منهم خلفا ویجیئ قوم یفتون برأیهم فی لفظ وذلک بکثرة الامطار وقلتها ولکن بذهاب العلماء وبمثله فسر ابن عباس رضی الله عنهما قوله تعالی (أولم یروا انا نأتی الارض ننقصها من اطرافها) حیث قال موت علمائها وفقهائها وعن ابی جعفر موت عالم احب

ضعیف ہی موضوع نہیں **حدیث** ہر دوسرے کیلئے تیسرا ضرور ہی۔ مشہور نہیں ہے ایسے ہی بعضوں کے کلام۔ کوئی شی دوسرے نہیں مبنی مگر وہ تیسری کی جاتی ہے **حدیث** ہر سال تم نذیل کئے جاتی ہو۔ اور ارذل کی معنی ہر شے سے پست ہونے کی ہین اور اسی سے قول اللہ تعالی کا (اور بعض تم سے ذلیل عمر تک پہونچتے ہین) کہا زرکشی نے یہ کلام حسن بصری کے ہی اور اسکے معنی مین بخاری مین انس سے مرفوع روایت ہی نہ آئیگا میری امت پر کوئی زمانہ مگر جو اوس سے پیچھے ہوگا وہ پہلے سے شر ہوگا اور کبیر طبرانی مین ابی الدرداء سے مرفوع روایت ہی کوئی سال نہین مگر نیکی اوسمین کم ہوتی جاتی ہے اور شر بڑہتا جاتا ہے اور طبرانی ابن عباس سے لایا ہی کوئی برس نہین مگر آدمی اسمین بدعت پیدا کرتی ہین اور سنت مارتی ہین تا سنتین مرجائینگے اور بدعتین زندہ ہوجائینگی اور ترتات لغت ہی موت مین اور دونو طرح سات قراتون مین سے ہے تم اور مت اور متنا یہ کا کسرہ اور ضمہ اور جامع صغیر مین ہے کوئی برس نہین مگر اوسکے پیچھے کا اوس سے برا ہی تاکہ تم اپنے رب سے ملوگی یہ طبرانی انس سے مرفوع روایت لایا ہی اور بخاری اور احمد اور نسائی نے انس سے مرفوع روایت ان لفظون سے کی ہے نہ آئیگا تم پر کوئی زمانہ اور نہ کوئی دن مگر اوسکے پیچھے کا اوس سے برا ہوگا تاکہ تم اپنے رب سے ملوگی اور اسیطرح قول ابن مسعود کا ہی مروی ہی کہا اوسنے مین نہین مراد رکھتا کہ کوئی کام بہتر ہو کسی کام سے اور نہ کوئی برس بہتر ہو کسی برس سے لیکن تمہارے عالم اور فقیہ چلے جائینگے پھر نہ پاؤگے تم کوئی ادنے پیچھے رہنے والا بعد انکے ایسی قوم کہ یگے جو اپنی رائے سے فتوی دینگے اور ایک روایت مین ہے یہ کثرت بارش اور کم بارش کے باعث ہی نہین بلکہ عالمون کے مرنے سے اور ابن عباس نے اس آیت کی یون تفسیر کی ہے (کیا وہ نہین دیکھتے کہ ہم زمین کو اوسکی اطراف سے کم کرتے چلی آتے ہین) کہا اوسنے عالمون اور فقیہون کے موت ہی اور ابی جعفر سے ہی موت عالم کے

الی ابلیس من موت سبعین عابدا ویقویه حدیث
الموت قبیلة ایسر من موت عالم رواه الطبرانی وابن
عبد البر من حدیث ابی الدرداء ویؤیده حدیث فقیه
واحد اشد علی الشیطان من الف عابد قلت و
عندی ان ذلك بمقتضی البعد عن زمان النبی علیه
السلام فانه کمشعل النور فی عالم الظهور ویقویه حدیث
خیر القرون قرنی ثم الذین یلونهم ثم الذین یلونهم
حدیث کل بدعة ضلالة الا بدعة فی عبادة
سنده کذاب فی متنه **حدیث** کل ممنوع حلو لیس له
وبدا علی صحة معناه ما ابتلی آدم علیه السلام لقوله تعالی
(ولا تقربا هذه الشجرة) **حدیث** کنت نبیا وآدم بین
الماء والطین قال السخاوی لم اقف علیه بهذا اللفظ
فضلا عن زیادة وکنت نبیا فلا آدم ولا ماء ولا طین وقال
العسقلانی فی بعض اجوبته ان الزیادة ضعیفة وما قبلها
قوی وقال الزرکشی لا اصل له بهذا اللفظ ولکن فی الترمذی
متی کنت نبیا قال وآدم بین الروح والجسد وفی
صحیح ابن حبان والحاکم عن العرباض بن ساریة انی عند
الله لمکتوب خاتم النبیین وان آدم لمنجدل فی طینته قال
السیوطی وزاد العوام ولا آدم ولا ماء ولا طین ولا اصل له
ایضا یعنی بحسب مبناه والا فهو صحیح باعتبار
معناه لما تقدم وبحدیث کنت اول النبیین فی الخلق و
آخرهم فی البعث رواه ابن ابی حاتم فی تفسیره وابو نعیم
فی الدلائل عن ابی هریرة رضی الله عنه کما ذکره السیوطی
وله شاهد من حدیث میسرة الفجر بلفظ کنت نبیا
وآدم بین الروح والجسد اخرجه احمد والبخاری

ابلیس کو زیادہ پسند ہی ستر عابدونکی موت سے اور یہ حدیث اوسکی
تقویت کرتی ہے موت قبیلہ کی آسان ہی عالم کی موت سے اوسکو
طبرانی اور ابن عبد البر نے ابی الدرداء سے روایت کیا ہی اور یہ حدیث
اوسکی تقویت کرتی ہی ایک فقیہ سخت ہی شیطان پر ہزار عابد سے میں کہتا
ہون یہ بقدر بعد کی ہی زمانہ آنحضرت علیہ السلام سے کیونکہ عالم ظہور مین
آنحضرت نور کی مشعل ہین اور یہ حدیث اوسکی تقویت کرتی ہے اچھا
زمانون کا میرا زمانہ ہی پھر وہ لوگ جو اونسے متصل ہونگے پھر وہ لوگ
جو اونسے متصل ہونگے **حدیث** ہر بدعت گمراہی ہے مگر بدعت عبادت
مین اوسکی سند مین ایک کذاب اور متہم ہی **حدیث** ہر ممنوع میٹھا ہی
یہ حدیث نہین اور اوسکی صحت پر آدم علیہ السلام کی آزمایش دلالت
کرتی ہی (اور نہ قریب ہو تم اس درخت کے) **حدیث** مین نبی تہا
وقتیکہ آدم پانی اور کیچڑ مین تہا کہا سخاوی نے ان لفظون سے واقف
نہین ہوا چہ جائیکہ اس زیادتی سے مین نبی تہا نہ آدم اور نہ پانی
نہ کیچڑ تہا اور کہا عسقلانی نے بعض جوابون مین یہ زیادتی ضعیف ہے
اور ماقبل اسکا قوی ہی اور کہا زرکشی نے ان لفظون سے اسکا کچھ اصل
نہین لیکن ترمذی مین اسطرح ہی آپ کب نبی تھے فرمایا وقتیکہ آدم روح
اور بدن مین تہا اور صحیح ابن حبان اور حاکم مین عرباض بن ساریہ سے
ہی کہ مین اللہ تعالی کی نزدیک خاتم پیغمبرون کا لکھا گیا تہا جسوقت کہ آدم کیچڑ مین گرنے
والا تہا کہا سیوطی نے عوام نے یہ زیادتی کی ہی نہ آدم اور نہ پانی اور نہ کیچڑ تہا بنا کی اعتبار
سے کہا کچھ اصل نہین لیکن معنی کے رو سے صحیح ہی جیسا کہ پیچھے گذر چکا ہی اور اس
حدیث سے کہ مین پیدایش مین اول نبیون کا ہون اور اوٹھنے مین آخر
اونکا ہون اسکو ابن ابی حاتم نے تفسیر مین اور ابو نعیم نے دلائل مین
ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے جیسا کہ سیوطی نے ذکر کیا ہے
اور اسکا میسرة الفجر کے حدیث سے شاہد ہے مین نبی تھا اور
آدم روح اور بدن مین تہا یہ احمد اور بخاری نے

فی تاریخہ وصححہ الحاکم **حدیث** کنت کنزا لم اکن لا اعرف فاحببت ان اعرف فخلقت خلقا فعرفتهم بی فعرفونی قال ابو تیمیة لیس من کلام النبی علیه السلام ولا یعرف له سند صحیح ولا ضعیف وقال الزرکشی والعسقلانی لکن معناه صحیح مستفاد من قوله تعالی وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون) ای لیعرفون کما فسره ابن عباس رضی الله عنهما **حدیث** کن ذئبا ولا تکن راعیا هو من کلام ابی الدرداء وزاد فان الراعی یهلک غنمه الذئب یسلم ویقرب من معنا بعضهم کن سبطا واما جانبا **حدیث** من خیار النساء علی حذر لیس بمحمد واما اخ عبد الله بن احمد فی زوائد الزهد عن اسمعیل بن عبید قال لقمان لابنه یا بنی استعذ بالله من شرار النساء وکن من خیارهن علی حذر ولا تعن احدا منهن لا عن بر الی خیر بل هن الی الشر اسرع وفی التذکرة عن علی انه قال فی آخر کلام له طویل فی النساء استعیذوا بالله من شرارهن وکونوا علی حذر من خیارهن **حرف اللام - حدیث** لبس الخرقة الصوفیة وکون الحسن البصری لبسها من علی قال ابن دحیة وابن الصلاح انه باطل وکذا قال العسقلانی انه لیس فی شئ من طرقها ما یثبت ولم یرد فی خبر صحیح ولا حسن ولا ضعیف ان النبی صلی الله علیه وسلم البس الخرقة علی الصورة المتعارفة بین الصوفیة لاحد من الصحابة ولا امر احدا من اصحابه بفعل ذلک وکل ما یروی من ذلک صریحا فباطل قال ثم ان من الکذب المفتری قول من قال ان علیا

قال لقمان لابنه یا بنی استعذ بالله من شرار النساء

وفی معنی لبس الصوفیة من علی الخ

تاریخ میں روایت کی ہے اور حاکم نے اسکی تصحیح کی ہے **حدیث** میں خزانہ نامعلوم تھا میں نے دوست رکھا کہ میں شناسا ہوں تو میں نے خلقت کو پیدا کیا پس میں اونکو اپنے ساتھ پہچانا اور اونہوں نے مجھے پہچانا کہا ابو تیمیہ نے یہ کلام آنحضرت علیہ السلام کی نہیں اور اسکے کوئی سند صحیح اور ضعیف نہیں ہے اور زرکشی اور عسقلانی نے اسکا تابع ہوا ہے لیکن معنے اسکی صحیح ہیں قول اللہ تعالی سے مستفاد ہیں (اور نہیں پیدا کیا میں نے جنوں اور آدمیوں کو مگر تاکہ عبادت کریں) یعنے تاکہ مجھے معلوم کریں جیسا کہ ابن عباس نے اسکی تفسیر کی ہے **حدیث** تو دم ہو اور سر نہ ہو - یہ ابن ادہم کے کلام ہے اور اس نے زیادہ کیا ہے اس لئے کہ سر ہلاک ہوتا ہے اور دم بچ رہتا ہے اور بعضوں کا یہ قول اس معنے کے قریب ہے **حدیث** میں ہو اور ایک طرف چل **حدیث** اپنی عورتوں سے خوف کرتی رہو - یہ حدیث نہیں اسکو عبد اللہ بن احمد نے زوائد الزہد میں اسمعیل بن عبید سے نکالا ہے کہا اوس نے کہا لقمان نے اپنے بیٹے کو اے میرے بیٹے شریر عورتوں سے اللہ کے ساتھ پناہ مانگ اور اچھی عورتوں سے خوف پر ہو اسلئے کہ وہ خیر کیطرف میل نہیں کرتیں بلکہ شر کیطرف جلدی کرتی ہیں - اور تذکرہ میں علی سے ہے کہ کہا اوس نے عورتوں کے حق میں آخر لمبی کلام کے پناہ مانگو اللہ کیساتھ شریر عورتوں سے اور ڈرتے رہو اچھی عورتوں سے **حرف لام - حدیث** پہننا خرقہ صوفیہ کا اور حسن بصری کا علی سے پھٹنا کہا ابن دحیہ اور ابن صلاح نے یہ باطل ہے اور کہا عسقلانی نے اسکا کوئی طریقہ ثابت نہیں اور کسی خبر صحیح اور حسن اور ضعیف میں نہیں آیا کہ آنحضرت نے اس طرح خرقہ پہنایا ہو کسی اصحاب کو جیسا کہ صوفیوں میں مشہور ہے اور نہ کسی کو امر کیا کہ وہ اس طرح کرے اور جو اس باب میں صریح روایت ہی وہ باطل ہے پھر کہا یہ قول کذب ہے کہ علی نے

+ + + + + + + +

البس الخرقة الحسن البصري فان ائمة الحديث لم
يثبتوا للحسن من علي سماعا فضلا عن ان يلبسه الخرقة
قال السخاوي ولم ينفرد بذلك شيخنا بل سبقه اليه
جماعة حق من لبسها والبسها كالدمياطي والذهبي وابن
حبان والعلائي والعراقي وابن الملقن والبرهان الحلبي
وغيرهم يعني تشبيها بالقوم وتبركا بطريقتهم اذ ورد
لبسهم لها مع الصحبة المتصلة الى كميل ابن زياد وهو
صحب عليا كرم الله وجهه اتفاقا وفي بعض الطرق ايضا
اتصالها بأويس القرني وهو فالجمع بعمر وعلي رضي
الله عنهما قلت وكذا نسبة التلقين المتعارف بين الصوفية
لا اصل له وكذا نسبة المصافحة المتصلة الى النبي عليه
السلام ليس لها اصل عند العلماء الاعلام وكذا نسبة
الخرقة الى اويس وانه عليه السلام اوصى بخرقة لاويس
وان عمر وعليا سلماها اليه وانها وصلت اليهم منه
وهم جرا فغير ثابت ولو ذكره بعض المشايخ فالمدار
على طريق الصحبة ومتابعة الكتاب والسنة ومجانبة
الهوى ومقارنة الهدى والعاقبة للتقوى حديث
الدو والموت وابنو الخراب قال الامام احمد هو مما
يدور في الاسواق ولا اصل له لكن رواه البيهقي في الشعب
من حديث ابي هريرة مرفوعا ان ملكا بباب من ابواب
السماء يقول ذلك وهو عند البيهقي من حديث ابن زبير
مرفوعا بمعناه بسند فيه ضعيفان ومجهول وعند ابي نعيم
في الحلية من حديث ابي ذر موقوفا ومنقطعا هذا حاصل
ما ذكره السخاوي وزاد السيوطي ورواه احمد في الزهد عن
عبد الواحد قال قال عيسى عليه السلام فذكره

حسن بصری کو خرقہ پہنایا اسلئے امام حدیث کی حسن کا سماع علی سے
ثابت نہین کرتے چہ جائیکہ اونہون نے خرقہ پہنایا ہو کہا سخاوی نے
ہمارے شیخ اس سے منفرد نہین ہوا بلکہ ایک جماعت نے اس سے
سبقت کی ہے تاکہ جس نے پہنا اور پہنایا ہے یہ مین مثل دمیاطی اور
ذہبی اور ابن حبان اور علائی اور عراقی اور ابن ملقن اور برہان الحلبی
وغیرہ یعنے قوم کی مشابہت کرنی اور اونکی طریق کا تبرک حاصل کرنا
اسلئے کہ انکا اسکو پہننا بمہ صحبت متصل کے کمیل ابن زیاد تک
ثابت ہی اور اسنے صحبت اتفاقا علی کرم اللہ وجہہ سے کی ہی اور بعض
طرق مین اسکا اتصال اویس قرنی سے بھی ثابت ہی اور اوسکو
کہا اوس نے عمر اور علی سے ملاقات کی ہے مین کہتا ہون اور ایسا نسبت
تلقین کی جو صوفیہ مین متعارف ہی اسکا کچھ اصل نہین اور اسیطرح
مصافحہ کی بطور تسلسل کے آنحضرت تک اسکا بھی اصل علما کے نزدیک
ثابت نہین اور اسیطرح نسبت خرقہ کی اویس تک اور یہ کہ آنحضرت
صلعم نے خرقہ کی اویس کے لئے اور عمر اور علی نے وہ خرقہ اوسکی پہنچا
کیا اور وہ خرقہ انکی طرف اوس سے پہونچا تا آخر تک ثابت نہین ہے
اگرچہ بعض مشایخ نے اسکا ذکر کیا ہی پس مدار اسکا صحبت اور متابعت کتاب اور
سنت اور حرصون سے پرہیز کرنے پر اور ہدایت کی قربت پر ہے اور آخر پرہیزگاروں
کے لئے ہے **حدیث** قریب ہے تم سوکھے اور بناکر و خرابی کیلئے کہا امام
احمد نے یہ بازاردن مین پھرتے ہے اور اسکا کچھ اصل نہین لیکن بیہقی نے شعب
مین ابی ہریرہ سے مرفوع روایت کی ہی کہ یہ ایک فرشتہ آسمان کے دروازون
مین سے ایک دروازے پر کہتا ہی اور بیہقی مین ابن زبیر سے اس جیسے
سے یہ مرفوع روایت ہی لیکن اسکی سند مین دو ضعیف ہین
اور ایک مجہول اور ابی نعیم کی حلیہ مین ابی ذر سے موقوف اور منقطع ہے
یہ خلاصہ اسکا ہی جو سخاوی نے ذکر کیا ہی اور زیادہ کیا سیوطی نے کہا کہ احمد
نے زہد مین عبد الواحد سے روایت کی ہی کہا اوس نے کہا عیسے علیہ السلام نے پھر اسکو ذکر کیا

حدیث لسان اهل الجنة العربية والفارسية الدرية اورده صاحب الكافي وعن الديلمي اذا اراد الله امرا فيلين اوحى الله به الى الملئكة المقربين بالفارسية الدرية وكلاهما موضوع فانه معارض بما في حديث صحيح مرفوع احبوا العرب لثلاث فاني عربي وكلام الله عربي ولسان اهل الجنة عربي وقد اعتنى بضبطه المولى ابن كمال پاشا في حاشيته على التلويح قال الاصفهاني الدرية بفتح الدال وكسر الراء المخففة لغة مدن المدائن وبها كان يتكلم من باب الملك فهو منسوبة الى حاضرة الباب انتهى ثم قال المولى ومن وهم انها منسوبة الى الباب نفسه يعني باللغة الفارسية فان الباب معناه در فقد وهم انتهى ولا يخفى انه لو صح الحديث بلفظه من دون ضبطه لكان الاولى ان يضبط بضم الدال وتشديد الراء نعتا للغة الفارسية بالكلمات المشبهة باللؤلؤ في اللطافة اللفظية والظرافة المعنوية وكذا موضوع ما ذكره بعض مشايخنا من العجم انه ورد في الكلام القدسي باللسان الفارسي چكنم باين گناه گاران كه نيامرزم يعني اين افعل هؤلاء الذين ان لا اغفرهم **حديث** لسعت الحية الهو لبدے وفي رواية صحيحة قد لسعت فلا طبيب لها ولا راقي الا الحبيب الذي شفقت بر فانه علتي وترياقي وانهما اما انشدا بين يدي النبي عليه السلام فلا اصل له قال ابن تيمية هما اشتهر ان ابا محذورة انشد بين يديه عليه السلام وانه تواجد حتى وقعت البردة الشريفة عن كتفيه فتقاسمها اصحاب الصفة و

حدیث زبان اہل جنت کی عربی اور فارسی دری ہی اسکو صاحب کافی لایا ہی۔ اور دیلمی سے ہی جب اللہ تعالی کسی امر مہم کا ارادہ کرتا ہی اللہ تعالی مقربین فرشتون کے طرف فارسی دری زبان مین وحی کرتا ہی اور یہ دونو موضوع ہین اسلئے کہ یہ صحیح مرفوع حدیث کے معارض ہی دوست رکھو عرب کو تین چیزونکے لئے ایکہ کہ میں عربی ہون دوسرا یہ کہ کلام اللہ عربی ہی تیسرا یہ کہ زبان اہل جنت کے عربی ہی اسکو مولے ابن کمال پاشا نی حاشیۂ تلویح مین ضبط کیا ہے کہا صفہانی نی دری بفتح دال اور بکسر راء مخففہ شہر کی زبان ہے اور اسی سے کلام کرتی تھی وہ شخص جو دروازہ پادشاہ پر رہتے تھے یہ حاضرین باب کے طرف منسوب ہی انہی پر کہا مولی نی جسنے کہا کہ یہ نفس باب کیطرف منسوب ہے، اسلئے کہ باب معنے دروازی کے ہین تو اوس نے وہم کیا انتہی اور پوشیدہ نہین کہ اگر حدیث ان لفظون سے صحیح ہوجاوی تو اولی یہ ہی کہ اس لفظ کو ضمہ دال اور تشدید راء سے ضبط کرنا چاہئے تاکہ لغت فارسی کی ایسی کلمہ ہی جو موتی کے مشابہ ہے لطافت لفظی اور ظرافت معنوی مین نعت ہوجائے اور ایسا ہے موضوع ہی جو بعض مشایخ عجم نے ذکر کیا ہی کہ کلام قدسی مین فارسی زبان سے وارد ہوا ہی چہ کنم باین گناہ گاران کہ نیامرزم یعنے مین کیا کرون کہ ان گناہگارون کو نہ بخشون **حدیث** حرص کے سانپ نے میری جگر کو کاٹا ہے۔ اور صحیح روایت مین ہے اس نے کاٹا اس کے لئے کوئی طبیب اور افسونگر نہین مگر وہ دوست جسکے ساتھ مین شفقت رکھتا ہون اسلئے وہ بیماری میرے لئے تریاق میرا یہ دونو آنحضرت کے روبرو پڑہی گئے تھے اسکا کوئی اصل نہین اور کہا ابن تیمیہ نے یہ کہ مشہور ہے کہ ابا محذورہ نے آنحضرت کے روبرو پڑہی اور اونکو وجد ہوا تاکہ چادر شریف آپکی کاندہون سے گر پڑے پس اوسکو اہل صفہ نی تقسیم کر لیا اور

جعلوها رفعا فی ثیابهم کذب باتفاق اهل
العلم بالحدیث وما روی فی ذلك موضوع وقال
السیوطی اخرجه الدیلمی من حدیث انس وقال تفرد به ابوبکر
عمار بن اسحاق قال الذهبی کان یضع وقال الدیلمی
ورواه ابوطاهر المقدسی من حدیث انس وصاحب
العوارف ان علیه السلام انشد بحضرته البیتان فتواجد
النبی علیه السلام وتواجد اصحابه الکرام وقد سقط
رداؤه عن منکبه فلما فرغوا اوی کل احد الی مکانه
ثم قال علیه السلام لیس بکریم من لم یهتز عند السماع
ثم قسم رداؤه علی من حضر اربعة قطعة فهذا
حدیث موضوع کان واضعه عمار بن اسحاق فان بافی الاسناد
ثقة هکذا قاله الذهبی وغیره وهو مما یقطع بکذبه
حدیث اللعب بالحمام مجلبة للفقر هو من قول
ابراهیم النخعی من لعب بالحمام الطیارلم یمت حتی یذوق
الفقر وفی المرفوع عن ابی هریرة رضی الله عنه
قال رأی رسول الله صلی الله علیه وسلم رجلا یتبع
حمامة فقال شیطان یتبع شیطانة اخرجه البخاری
فی الادب المفرد وابوداؤد فی سننه والبیهقی
حدیث لعن الله الداخل فیها بغیر نسب والخارج منها بغیر
سبب قال السخاوی بیض له شیخنا یعنی العسقلانی
ولم یذکر له شیئا وله شواهد ثابتة کحدیث
ان من اعظم الفریٰ ان یدعی الرجل الی غیر ابیه
الحدیث رواه البخاری وفی روایة له من ادعی الی
غیر ابیه وهو یعلم انه غیر ابیه فالجنة علیه حرام
وفی الشفاء مارواه مصعب عن مالك بن انس

اپنے پگڑون مین اسکا ٹکڑا ٹکڑا رکھدیا) یہ باتفاق اہل علم کذب ہی
اور جو اسمین مروی ہے وہ موضوع ہے کہا سیوطی نے اسکو دیلمی
انس سے لایا ہے اور کہا ابوبکر عمار بن اسحاق اسکے ساتھہ متفرد ہوا
ہے کہا ذہبی نے کہ یا اوسنے اسکو موضوع کہا ہے اور کہا دیلمی نے
ابوطاہر مقدسی نے انس سے اور صاحب عوارف نی روایت کی ہے
کہ آنحضرت نی اپنی کچہری مین دو شعر پڑہے ہے پہر آنحضرت اور
اصحاب کرام کو وجد ہوا اور چادر آپکے کاہدون سے گر پڑی جب
فارغ ہوئی تو ہر ایکنے اپنی اپنی مکان کیطرف جگہ لے فرمایا آن
حضرت علیہ السلام نی نہین کریم وہ شخص جو سماع کے وقت نہین
کودا پہر آنحضرت نے اپنی چادر کا چار سو ٹکڑا کرکے حاضرین مین تقسیم کردیا
یہ حدیث موضوع ہی عمار بن اسحاق نی اسکو بنایا ہی اور باقی سند
کے درست ہی۔ ایسا ہی ذہبی وغیرہ نے کہا ہے سیوطی اس کا کذب
یقینا معلوم ہوتا ہی **حدیث** کبوتر سے کہیلنا فقر کیطرف لیجاتا ہی
یہ قول ابراہیم نخعی کے معنے ہین جس نے کبوتر اڑانیوالی سے
کہیل کے نہ مریگا جب تک وہ فقر کے غم کا مزہ نہ لی اور ابوہریرہ سے
مرفوع روایت ہی کہا اوسنے دیکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نی ایک آدمی کو کہ اپنے کبوتر کی پیچھے لگا ہے فرمایا شیطان شیطانہ
کے پیچھے لگ رہا ہی اسکو بخاری نے ادب مفرد مین اور ابوداؤد نے سنن مین اور
بیہقی نے لایا ہین **حدیث** لعنت کرے اللہ تعالی اوسکو جو ہم مین سے اوسکے
داخل ہو اور سوائے کسی سبب کے ہو کہا سخاوی نے اسکیلیے شیخ ہمارے عقلانی نے
چہوڑی ہے اور اسکے لئے کوئی شی ذکر نہین کی اسکیلیے بہت شاہد ثابت ہین
جیسے یہ حدیث کبیری گناہون سے ہے یہ کہ آدمی آپکو غیر باپ کیطرف نسبت
کرے اسکو بخاری نے روایت کی ہے اور اسکے دوسری روایت مین ہے
جو شخص غیر باپ کا دعوی کرے حالانکہ وہ جانتا ہو کہ یہ باپ میرا نہین تو جنت
اوسپر حرام ہی اور شفا مین مصعب نے مالک بن انس سے روایت کی ہے

ان من انتسب الی بیت النبی علیہ السلام یعنی بالباطل یضرب ضربا وجیعا ویشہر ویحبس حبسا طویلا حتی یظہر توبتہ لانہ استخفاف بحق النبی علیہ السلام انتہی والحاصل ان الحدیث موضوع باللفظ الذی تقدم واللہ سبحانہ اعلم **حدیث** لعن اللہ المغنی وللمغنی لہ قال النووی لا یعلم ذکرہ السخاوی والزرکشی وسکت عنہ السیوطی **حدیث** لعن اللہ الفروج علی السروج لا اصل لہ **حدیث** لعن اللہ الکذاب ولو کان مازحا قال السخاوی ما علمتہ فی المرفوع قلت لکن ومرادنی امزح ولا اقول الا حقا **حدیث** لکل بلوی عون الا صلع وقال ابن الربیع لکنہ صحیح المعنی ولعلہ اراد ما ورد لکل داء دواء **حدیث** لکل حجرۃ اجرۃ قال ابن الربیع وھو صحیح المعنی ایضا وکانہ اراد لکل بیت اجارۃ ولو من حجارۃ **حدیث** لکل زمان دولۃ ورجال ھو معنی قولہ تعالی (وتلک الایام نداولھا بین الناس) وقولھم یوم علینا ویوم لنا ویوم نساء ویوم نسر + واخرج ابن عدی عن ابی الطفیل موقوفا لکل مقام مقال ولکل زمان رجال **حدیث** لکل ساقطۃ لاقطۃ ھو من کلام بعض السلف یقرب منہ الکلمۃ الحکمۃ ضالۃ المؤمن فحیث وجدھا فھو احق بھا **حدیث** لکل شئ آفۃ وللعلم آفات من کلام الاعلام **حدیث** لکل مجتھد نصیب فی معناہ من جد وجد ومن لج ولج وکذا قولہ تعالی (انہ اللہ لا یضیع اجر من احسن عملا) **حدیث** لکم البیت ربہ لحمیۃ قالہ عبد المطلب لابرھۃ امیر جیش الفیل

جو شخص گھر نبی علیہ السلام کیطرف جھوٹ سے منسوب ہو اسکو سخت مارنا چاہیئے اور بہت مدت تک قید کرنا چاہیئے تاکہ اوسکے توبہ ظاہر ہو جاوے اسلئے کہ اوس نے نبی علیہ السلام کی خفت کی ہے انتہے حاصل یہ کہ حدیث الفاظ مذکورہ سے موضوع ہے واللہ سبحانہ یہ بہتر جانتا ہے **حدیث** لعنت کرے اللہ تعالی سرود کرنیوالے کو اور اوسکو جسکے لئے سرود کیا گیا ہے۔ کہا نووی نے یہ صحیح نہیں اسکو سخاوی اور زرکشی نے ذکر کیا ہے اور سیوطی اس سے چپ ہے **حدیث** لعنت کرے اللہ تعالی اون فرجونکو جو کاٹھیون پر ہون اسکا کچھ اصل نہیں ہے **حدیث** لعنت کرے اللہ تعالی کذاب کو اگرچہ مسخرا ہو۔ کہا سخاوی نے میں اسکو مرفوع نہیں جانتا میں کہتا ہون کہ میں استہزا کرتا ہون اور نہیں کہتا مگر حق **حدیث** ہر بلا کی لئے دوا ہے اسکا کچھ اصل نہیں اور کہا ابن ربیع نے لیکن یہ صحیح المعنی ہے شاید اوسکی یہ مراد ہو کہ ہر درد کے لئے دوا ہے **حدیث** ہر حجرہ کیلئے اجرت ہے کہا ابن ربیع نے یہ بھی صحیح المعنی ہے گویا اوسکا یہ ارادہ ہے ہر گھر کیلئے اجارہ ہے اگرچہ پتھرون سے ہو **حدیث** ہر زمانہ کیلئے پھیرا ہے اور مرد ہین یہ اس آیت کی معنی ہین (یہ دن پھیرتے ہین ہم اونکو آدمیون نہین) اور قول وکا (ایسی ایک دن ہین ہم پر تکلیف ہے اور ایکدن آرام۔ اور ایک دن عورتون کا ایکدن گرگیسون) اور ابن عدی نے ابی الطفیل سے موقوف روایت کیے ہے ہر مقام کیلئے گفتگو ہے اور ہر زمانہ کے لئے آدمی ہین **حدیث** ہر گری ہوئی کیلئے اٹھانی ولا ہے۔ یہ بعض سلف کا کلام ہے اور یہ کلمہ کہ یہ حکمت مومن کے گم ہوئی شئی ہے جسجگہ اوسکو پاوے وہی اوسکا لائق ہے **حدیث** ہر شئے کیلئے ایک آفت ہے اور علم کیلئے آفتین یہ بڑے عالمونکا کلام ہے **حدیث** ہر مجتہد کیلئے نصیب ہے۔ اوسکے معنے مین ہے جو شخص کوشش کرتا ہے اور جو شخص ٹھیرتا ہے وہ خالی ہاتھ رہتا ہے اور ایسا ہی قول اللہ تعالی کا (یقیناً اللہ تعالی ضایع نہین کرتا اجر اوسکا جو نیک عمل کرے) **حدیث** گھر کیلئے رب ہے جو اوسکی حمایت کرتا ہے۔ کہا عبد المطلب نے ابرہہ کو لشکر کے امیر ابرہہ کو

لما سئله ان یرد ماله فقال له سائلتنی مالك ولم
تسئلنی الرجوع عن قصد البیت مع انه شرفکم ذکر
السیوطی وغیره **حدیث** للسائل حق وان جاء علی
فرس ذکره ابن الربیع عن الامام احمد انه قال حدیثان
یدوران فی الاسواق ولا اصل لهما احدهما قوله للسائل
حق وان جاء علی فرس والثانی یوم نحرکم یوم صومکم انتهی
وهو غریب منه بعد ما ذکر عن شیخه السخاوی حدث للسائل
حق رواه احمد وابو داؤد وعن الحسین بن علی موقوفا
وسنده جید کما قاله العراقی وتبعه غیره وسکت علیه
ابو داؤد ولکن قال ابن عبد البر انه لیس بقوی انتهی وقال
السیوطی قال العراقی فی حدیث للسائل حق وان جاء
علی فرس لا یصح هذا الکلام عن احمد فانه اخرجه فی
مسنده بسند جید رجاله ثقات قال السیوطی واخرجه
احمد فی الزهد عن سالم بن ابی الجعد قال قال عیسی بن
مریم علیه السلام ان للسائل حقا وان اتاك علی
فرس مطوق بالفضة واخرجه البخاری فی تاریخه من طریق
ابی هند عن انس مرفوعا ان اتاك سائل علی فرس یاسط
کفیه فقد وجب الحق ولو بشق تمرة انتهی وسیاتی
یوم صومکم **حدیث** لما خلق الله العقل تقدم
علیه الکلام فی ان الله لما خلق مر حرف الهمزة و
قال الزرکشی هذا موضوع باتفاق قال السیوطی تابع
فی ذلك الزرکشی ابن تیمیة وقد وجدت له اصلا
صالحا فاخرج عبد الله بن احمد فی زوائد المسند
حدثنا علی بن مسلم حدثنا سیار حدثنا جعفر حدثنا
مالك بن دینار عن الحسن یرفعه لما خلق الله العقل

جب اوس نے اپنے مال کے واپس کیلئے سوال کیا کہا عبد المطلب نے اسکو
تو مجھ سے اپنا مال مانگتا ہی اور تو نی خانہ کعبہ کی قصد سے لوٹنے کا سوال نہیں کیا
باوجودیکہ یہہ بیت شریف ہی اسکو سیوطی وغیرہ نی ذکر کیا ہی **حدیث** سوار
کیلئے حق ہے اگرچہ گھوڑی پر آئی یہ ابن ربیع نی امام احمد سی ذکر کیا ہے
کہا اوسنے دو حدیثین ہین بازار وہین پھرتے ہین احمد اونکا کچھ اصل نہین ایک
کہ سوالی کا حق ہے اگرچہ گھوڑی پر آئی اور دوسرے تمہارے ذبح کا دن
تمہارے روزے کا دن ہے انتہی اور یہہ غریب ہے اوس سے بعد اسکے کہ اوسنے شیخ سخاوی
سے اس حدیث کو ذکر کیا سوالے کیلئے حق ہے یہ احمد اور ابو داؤد نی روایت کیا ہے
اور حسین بن علی سی موقوف ہی اور سند اوسکی جید ہی جیسا کہ عراقی نے
کہا اور غیر اوسکے اوسکی تابعداری کی اور ابو داؤد اوسپر چپ رہے ہین لیکن ابن عبد البر نے
کہا یہہ قوی نہین انتہے اور کہا سیوطی نی کہا عراقی نی یہہ حدیث سوالی کیلئے حق ہے
اگرچہ گھوڑی پر آئی امام احمد سے جو اسپر صحیح نہین اسلئے کہ وہ اسکو سند مین
سند جید سے جسکے رجال ثقہ ہین لایا ہی کہا سیوطی نی اسکو احمد نی زہد مین سالم بن
ابی الجعد سی لایا ہی کہا اوسنے فرمایا عیسے بن مریم علیہ السلام نے سوالے
کے لئے حق ہے اگرچہ تیرے پاس گھوڑی چاندی کے طوق والے پر سوار ہو کر
آئی اور بخاری نے تاریخ مین طریق ابن ہدیہ سے انس سے مرفوعا روایت
ذکر کی ہے اگر تیری پاس سوالی گھوڑی فراخ ہاتھون والی پر آئی
تو اوسکا حق تیری ذمہ واجب ہوا اگرچہ کھجور کے ہوا انتہی اور یہہ حدیث
آگے آئیگی (دن تمہارے روزے کا) **حدیث** جب اللہ تعالی نی عقل کو
پیدا کیا۔ بحث ہمزہ مین اسپر کلام گذر چکی اور کہا زرکشی نے یہہ بالاتفاق
موضوع ہے کہا سیوطی نی زرکشی اسمین ابن تیمیہ کا تابع ہوا
ہے اور مینے اسکا کچھ اصل معلوم کیا ہی عبد اللہ بن احمد نی
مسند مین لایا ہے حدیث کی ہم کو علی بن مسلم نی کہا حدیث کی ہمکو
سیار نی کہا حدیث کی ہمکو جعفر نے کہا حدیث کی ہمکو مالک بن دینار نی
حسن سے اوسنے مرفوع کیا ہے جب اللہ تعالی نی عقل کو پیدا کیا

قال له اقبل فاقبل ثم قال له ادبر فادبر قال ما خلقت
خلقا احب الی منك بك آخذ وبك اعطی و
هذا مرسل جید الاسناد وهو فی معجم الطبرانی فی
الاوسط موصولا من حدیث ابی هریرة باسنادین
ضعیفین **حدیث** لما غسلت النبی علیه السلام
اقتصلت میاه متجاورة فشربته فورثت علم الاولین والاخرین ذکره علی
النووی لا یصح قلت وکذا ذکره الشیعة من انه شرب
من ماء اجتمع فی صرته علیه السلام عند غسله فلم
یطل شاربه ونحو ما نقص شوارب اقتدا به وهذا
کلام باطل اصلا وفرعا **حدیث** لهدم الکعبة
حجرا حجرا اهون من قتل المسلم قال السخاوی لم اقف علیه
هذا اللفظ ولکن فی معناه ما عند الطبرانی فی الصغیر عن
انس رضی الله عنه لزوال من اذی مسلما بغیر حق
فکانما هدم بیت الله **حدیث** لو حسن احدکم ظنه
بحجر لنفعه الله به قال ابو تیمیة انه موضوع وقال ابن
القیم هو من کلام عباد الاصنام الذین یحسنون ظنهم
بالاحجار وقال ابن حجر العسقلانی لا اصل له ونحوه
من بلغه شیء عن الله فیه فضیلة فعمل بها ایمانا به و
رجاء ثوابه اعطاه الله ذلك وان لم یکن کذلك قلت
وقد ذکر العزبن جماعة فی منسکه الکبیر من غیر سند
ولا اسناد ورد عن جابر عن النبی صلی الله علیه وسلم
من بلغه عن الله تعالی فضیلة فاخذ بها ایمانا و
رجاء ثوابه اعطاه الله ذلك وان لم یکن کذلك
انتهی وکان محله حرف المیم حسب المبنی ولکن

کہا اسکو آگے آپس آگے آیا پھر کہا اسکو پیچھے ہٹ پس پیچھے ہٹ گیا فرمایا
اللہ تعالی نے تجھ سے میں کوئی زیادہ پسندیدہ مخلوق پیدا نہیں کی تیرے سبب سے
پکڑونگا اور تیری سبب سے دونگا - یہ مرسل ہے جید الاسناد ہے اور یہ معجم طبرانی اوسط
میں ابوہریرہ سے دو اسنادوں ضعیفوں سے موصول روایت ذکر کی ہے
حدیث جب میں آنحضرت کو غسل دیا تو حضرت کی آنکھوں کے کوئے کا
پانی بلند ہوا پھر میں نے اوس سے پیا تو پہلے لوگوں اور پچھلوں کے علم کا وارث ہوا
اسکو علی نے ذکر کیا ہے - کہا نووی نے یہ صحیح نہیں - میں کہتا ہوں ایسے
ہے ہی جو شیعہ روایت کرتی ہیں کہ اوس نے پانی پیا جو آنحضرت کے
ناف میں غسل کے وقت جمع ہوا تھا پھر وہ پانی بہت دیر تک پیتے رہے
اور ہم اپنے پینے والوں کا قصہ بسبب اوسکے اقتدا کی بیان نہیں کرتے
اور یہ کلام اصلا و فرعا باطل ہے **حدیث** کعبہ کا ایک ایک پتھر
گرانا آسان ہے مسلمان کے قتل کرنے سے کہا سخاوی نے میں اسپر لفظوں
سے واقف نہیں ہوا لیکن طبرانی صغیر میں انس سے اسکے معنے میں
مرفوع روایت آئی ہے جو شخص مسلمان کو ناحق ایذا دی تو گویا
اوس نے خانہ کعبہ کو گرایا **حدیث** اگر کوئی تم سے یقین اپنا پتھر کے
ساتھ درست کرلے تو اللہ تعالی اوسکو اوس سے نفع دیگا - کہا ابو تیمیہ نے
یہ موضوع ہے اور کہا ابن قیم نے یہ تمہیں بندوں کی کلام ہے جو لوگ اپنا ظن
پتھروں سے نیک کہتے ہیں اور کہا ابن حجر عسقلانی نے اسکا کچھ اصل
نہیں ہے اور یہ بھی اسی کی مثل ہے جسکو کوئی شے فضیلت والے
اللہ تعالی سے پہونچی اور اوسکے ساتھ ایمان اور ثواب کی امید سے عمل کرے
تو اللہ تعالی اوسکو وہی دیتا ہے اگرچہ ویسی نہ ہو میں کہتا ہوں ذکر کیا اسکو العز
بن جماعت نے منسک کبیر میں بغیر سند کے اور اوس نے جابر سے اوس نے نبی صلے
اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے جسکو اللہ تعالی سے کچھ فضیلت پہونچے پھر اوسنے اوسکو
ایمان اور ثواب کی امید سے پکڑ لیا تو اللہ تعالی اوسکو وہی دیگا اگرچہ ویسا
نہ ہو انتہی اور اس حدیث کا محل بنا کے رو سے حرف میم تھا لیکن

البحر الیہ المعنے کما لا یخفی وسیاتی البحث عنہ فی
حرف المیم علی وجہ الاستیفاء **حدیث** لو
اغتسل اللوطی بماء البحر لم یجئ یوم القیمۃ الا جنبا
الدیلمی من حدیث انس مرفوعا بہ ورد بغیر ھذا اللفظ
قال السخاوی وھو وکل ما فی معناہ باطل **حدیث**
لو صدق السائل ما افلح من ردہ رواہ من طرق
عن عائشۃ وغیرھا مرفوعا قال ابن عبد البر اسنادھا
لیست بالقویۃ وقال ابن المدینی لا اصل لہ وقال العقیلی
لا یصح فی ھذا الباب شئ ذکرہ السخاوی وقال احمد
لا اصل لہ ذکرہ الزرکشی لکن ورد بمعناہ حدیث
یقرب فی مبناہ لولا ان المساکین یکذبون ما افلح من ردھم
رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابی امامۃ بہ مرفوعا
حدیث لو عاش ابراھیم لکان نبیا قال النووی
فی تھذیبہ ھذا باطل وجسارۃ علی الکلام بالغیب
ومجازفۃ وھجوم علی عظیم وقال ابن عبد البر فی
تمھید لا ادری ما ھذا فقد ولد نوح علیہ السلام
غیر نبی ولو لم یلد لنبی لا نبیا لکان کل احد نبیا
لانھم من ولد نوح علیہ السلام انتھی وغرابتہ لا تخفی
اذ لم یکن یلزم الا کون اولادہ الصلبیۃ انبیاء لا
ذریتہ مع ان الکلام فی الخصوص الجزئیۃ لا فی المطلقۃ
الکلیۃ اذ لا یلزم من کون ابراھیم ولد نبینا علیہ
السلام نبیا ان یکون ولد کل نبی نبیا وادا اخبر
الصادق وثبت عنہ النقل الموافق فلا کلام فیما بینا وقد
قد اخرج ابن ماجۃ وغیرہ من حدیث ابن عباس قال لما
ابراھیم ابن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقال ان لہ مرضعا

سخاوی کی روسے بیجا ذکر کی گئی جیسا کہ پوشیدہ نہیں اور حرف میم میں
اسکی بحث اچھی طرح سے آئیگی **حدیث** اگر لوطی دریا کے پانی سے
غسل کرے تو قیامت کے دن نہ آئے گا مگر حالت جنب میں اسکو دیلمی
نے انس سے مرفوعا روایت کیا ہے اور بغیر ان لفظوں کے بھی مروی ہے کہا
سخاوی نے یہ اور جو اوسکے معنی میں ہوں باطل ہیں **حدیث** اگر سوالے
سچ کہو تو نہ خلاصی پائے جو اوسکو رد کرے۔ طریق عائشہ وغیرہ سے مرفوع
روایت کی گئی ہے کہا ابن عبد البر نے سند ہائے اسکی قوی نہیں ہیں اور کہا
ابن مدینی نے اسکا کچھ اصل نہیں سخاوی نے عقیلی سے ذکر کیا ہے کہ اس باب
میں کوئی روایت صحیح نہیں ہے اور کہا احمد نے اسکا کچھ اصل نہیں ہے
یہ زرکشی نے ذکر کیا ہے لیکن اسکے معنے میں ایک حدیث جو قریب اسکے
بنا کی ہے وارد ہوئی ہے اگر مسکین لوگ جھوٹ بولتے تو نہ خلاصی پاتا جو انکو
رد کرتا یہ طبرانی نے کبیر میں ابی امامہ سے مرفوعا روایت ذکر کی ہے **حدیث**
اگر ابراہیم زندہ رہتا نبی ہوتا کہا نووی نے تہذیب میں یہ حدیث باطل
ہے اور غیب پر دلیری ہے اور ٹھوکر ہے بڑی بات پر ہجوم ہے اور کہا ابن
عبد البر نے تمہید میں میں نہیں جانتا یہ کیا ہے اسلئے کہ نوح علیہ
السلام کے غیر نبی جنا ہے اگر ہر ایک نبی کا بیٹا نبی ہوتا تو ہر ایک شخص نبی
ہوتا اسلئے کہ سب نوح علیہ السلام کی اولاد سے انتھی اور غرابت
اسکے پوشیدہ نہیں اسلئے کہ نہیں لازم آتا اس سے مگر اولاد صلبی
کا نبی ہونا نہ مطلق اولاد کا باوجودیکہ کلام خصوص جزئی میں ہے
نہ مطلق کلی میں اسلئے کہ نہیں لازم آتا ابراہیم بیٹے آنحضرت
کے نبی ہونے سے یہ کہ ہر نبی کا بیٹا نبی ہوا اور جب صادق
نے خبر دی اور نقل ثابت ہوگئی تو پھر اوس میں کچھ کلام نہیں
حالانکہ ابن ماجہ وغیرہ نے ابن عباس سے نقل کیا ہے کہا
جب ابراہیم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا بیٹا فوت ہوا فرمایا
اس کے لئے دودھ دینے والے

فی الجنة ولو عاش لکان صدیقا نبیا ولو عاش
لاعتقت اخواله من القبط وما استرق قبطی لان
اباشیبة ابراهیم بن عثمان الواسطی وهو ضعیف لکن له
طرق ثلاثة یقوی بعضها بعضا ویشیر الیه قوله تعالی
(ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول الله وخاتم
النبیین) فانه یومی الیه بانه لم یعش له ولد یصل الی
مبلغ الرجال فان ولد من صلبه ان یکون لب قلبه
یقال الولد سر ابیه ولو عاش وبلغ اربعین وصار
لزم ان لا یکون نبیا خاتم النبیین واما قول ابن حجر
المکی وتاویله ان القضیة الشرطیة لا تستلزم وقوع
المقدم وان انکار النووی کابن عبد البر لذلک فلعدم
ظهور هذا التاویل وهو ظاهر فبعید جدا ان لا یفهم الا ما
الجلیلان من هذا المقدم وانما الکلام علی وقوع المقدم فافهم
والله سبحانه اعلم ثم یقرب من هذا الحدیث فی المعنی حدیث لو
کان بعدی نبیا لکان عمر بن الخطاب وقد رواه احمد والحاکم
عن عقبة بن عامر مرفوعا قلت ومع هذا لو عاش
ابراهیم وصار نبیا ولکذا الوصار عمر نبیا لکانا من اتباعه
علیه السلام کعیسی والخضر والیاس علیهم السلام فلا
ینافض قوله تعالی خاتم النبیین اذ المعنی انه لا یاتی
نبی بعده ینسخ ملته ولم یکن من امته ویقوحدیث
لو کان موسی حیا لما وسعه الا اتباعی

حدیث لو علم الله فی الخصیان خیرا لاخرج من
اصلابهم ذریة توحد الله ولکنه علم ان لا خیر
فیهم
اخرجهم یروی عن ابن عباس رضی الله عنهما مرفوعا
بلا سند ولا یصح عند احد وکل ما ورد فیه من صلاح

جنت میں ہے اگر زندہ رہتا تو نبی صدیق ہوتا اور اگر زندہ ہتا تو
میں اوسکی تہال کو قبط سی آزاد کراتا اور انکو کوئی قبطی غلام نہ
بناتا مگر اسکی سند میں ابا شیبہ ابراہیم بن عثمان واسطی ہے اور وہ ضعیف
ہے لیکن اسکے تین طریق ہیں بعض بعض سے قوی ہوتی ہیں اور اسکی
طرف قول اللہ تعالی کا اشارت کرتا ہے (نہیں محمد باپ کسی کا تم میں سے لیکن
رسول اللہ کا اور خاتم النبیین ہے) یہ اسطرح اسکی طرف اشارت کرتا ہے
کہ آنحضرت کیلئے ایسا لڑکا زندہ نہیں ہے جو جوانوں کی انتہی کو پہنچے
کیونکہ لڑکا صلبی بات کی مقتضا کرتا ہے کہ وہ کل کا لڑکا ہو جیسا کہ بولتے ہیں
لڑکا اپنے باپ کا بھید ہے اگر زندہ رہتا اور چالیس برس تک پہونچتا اور نبی
ہوتا پھر اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ آنحضرت خاتم نبیوں کے نہ ہوں اور لیکن قول
ابن حجر کے کہ قضیہ شرطیہ وقوع مقدم کو لازم نہیں کرتا اور نووی کا ابن عبد البر
کے طرح اسکا انکار کرنا بسبب عدم ظہور اس تاویل کے جو ظاہر سے بہت بعید ہے
کہ یہ دو امام جلیل القدر ایسا قضیہ نہ سمجھیں حالانکہ کلام تو فرض وقوع
مقدم سے ہے پس افہم اللہ سبحانہ بہتر جانتا والا ہے پھر یہ کہ معنی قریب حدیث ہی اگر میرے
بعد نبی ہوتا تو عمر بن خطاب ہوتا یہ لفظ احمد اور حاکم نے عقبہ بن عامر سے مرفوع
روایت کی ہے میں کہتا ہوں اگر ابراہیم زندہ رہتا اور نبی ہوتا اور
اسی طرح عمر اگر نبی ہوتا تو دونو آنحضرت کی تابعداروں میں ہوتی مثل عیسے
اور خضر اور الیاس علیہم السلام کی پس یہ حدیث قول اللہ تعالی
(خاتم النبیین) کے منافی نہ ہوئی اس لئے کہ معنے یہ ہوئے کہ کوئی نبی
آنحضرت کی بعد نہ آئیگا جو اوسکے دین کو منسوخ کرے اور اوسکی امت سے
نہ ہو اور یہ حدیث اوسکی تقویت کرتی ہے اگر موسی علیہ السلام زندہ ہوتا
تو اوسکو سوا میری تابعداری کے گنجایش نہ تھی

حدیث اگر اللہ تعالی خصیوں میں
بھید جانتا تو انکی پیٹھ سے اولاد پیدا کرتا جو اللہ تعالی کی عبادت کرتے لیکن
معلوم کر لیا اللہ نے کہ انمیں نیکی نہیں پس انکو بی نسل کر دیا اور دیلمی نے حدیث
مرفوع روایت بلا سند کی ہے اور احمد کی نزدیک کوئی صحیح نہیں اور حسین

وقدح باطل وما ینسب للعسقلانی فیہم مفتری بل
فی مناقب الشافعی للبیہقی اربعۃ لا یعبأ اللہ بہم ثم الفقیہ
زہد خصی وتقی جندی وامانۃ امرأۃ وعبادۃ صبی و
ہو محمول علی الغالب ذکرہ السخاوی **حدیث** لو
کشف الغطاء ما ازددت یقینا قولہ عامر بن عبد اللہ بن
عبد قیس علی ما ذکرہ القشیری فی رسالتہ وللشہور انہ من کلام
علی کرم اللہ وجہہ وقد بینا معناہ فی محلہ الا لیق **حدیث**
لو کان الدنیا دما عبیطا ای طریا لکان قوت المؤمن
حلالا وسند لفظ لکان نصیب المؤمن حلالا قال
السخاوی لا یعرف لہ اسناد وقال الزرکشی لا اصل لہ و
سکت عنہ السیوطی لکن معناہ صحیح لانہ یصیر مضطرا فیکون
اکلہ حلالا **حدیث** لو کان الارز رجلا لکان حلیما
قال ابن القیم فی الہدی النبوی ہو موضوع وتبعہ العسقلانی
فقال ہو موضوع وان کان یجری علی الالسنۃ وکذا
احادیث الارز موضوعۃ کلہا قلت قد تقدم عن علی
رفعہ سید طعام الدنیا اللحم ثم الارز اخرجہ ابو نعیم
فی الطب النبوی والدیلمی **حدیث** لو کان الخضر
لزارنی قال الحافظ العسقلانی لم یثبت مرفوعا وقال
الحافظ الحنیصری لا یعرف لہ اسناد وانما ہو من اختلاق
البعض الکذابین انتہی فقول الشیخ ابن عطاء فی
لطایف المتن لم یتعقبہ اہل الحدیث محمول علی عدم
وصول کلام الائمۃ الیہ وقد علم کل اناس مشربہم **حدیث**
لولاک لما خلقت الافلاک قال الصغانی انہ موضوع کذا فی
الخلاصۃ لکن معناہ صحیح فقد روی الدیلمی عن ابن عباس
رضی اللہ عنہما مرفوعا اتانی جبریل فقال یا محمد لولاک

یا قدح کا ذکر ہی باطل ہے اور جو عسقلانی کیطرف انکی کتاب مین منسوب
ہے افترا ہے بلکہ بیہقی کی مناقب شافعی مین ہے چار مین اللہ انکی پرواہ نہین
کرتا زاہد خصی اور متقی لشکر والا اور امانت عورت کی اور عبادت لڑکے
کی یہ غالب پر محمول ہے اسکو سخاوی نے ذکر کیا **حدیث** اگر پردہ کھولا
جائے تو میرا یقین زیادہ نہین ہوتا۔ قشیری نے اپنے رسالہ مین ذکر کیا ہے
کہ یہ قول عامر بن عبد اللہ بن عبد قیس کا ہے اور مشہور یہ ہے کہ یہ قول
علی کرم اللہ وجہہ کا ہے اور ہمنے اسکے معنی اسکے محل مین بیان کئے ہین
حدیث اگر دنیا تازہ خون ہوتے تو بھی قوت مومن کا حلال ہوتا اور
ایک روایت مین یہ ہے نصیب مومن کا حلال ہوتا کہا سخاوی نے اسکی سند
معلوم نہین ہوئی اور کہا زرکشی نے اسکا کچھ اصل نہین اور سیوطی نے
چپ رہا لیکن معنے اسکی صحیح ہین اسلئے کہ اسوقت مومن مضطر ہوگا
پھر کہانا اوسکا حلال ہوجائیگا **حدیث** اگر چاول مرد ہوتا تو زم
دل ہوتا۔ کہا ابن قیم نے الہدی النبوی مین یہ موضوع ہے اور عسقلانی نے
اسکی تابع ہوکر کہا ہے کہ یہ موضوع ہے اگرچہ زبانون پر جاری ہے اور حدیثین چاول کے
سب موضوع ہین مین کہتا ہون کہ علی سے مرفوع روایت گذر چکی ہے
سید طعام دنیا کا گوشت ہے بعد اوسکی چاول اسکو دیلمی اور ابو نعیم طب
نبوی مین لائے ہین **حدیث** اگر خضر زندہ ہوتا تو میری زیارت کرتا۔
کہا حافظ عسقلانی نے یہ مرفوع ثابت نہین اور کہا حافظ حنیصری نے
اسکی سند معلوم نہین ہے۔ بعض کذابون کا اختلاف ہے انتہے پس قول
شیخ ابن عطاء کا لطائف المتن مین کہ کسی اہل حدیث نے اسکا تعاقب
نہین کیا محمول ہے اسپر کہ اسکو ائمہ کے کلام نہین پہونچے اور
ہر ایک آدمی اپنا مشرب جانتا ہے **حدیث** اگر تو نہ ہوتا تو
مین آسمانون کو پیدا نکرتا کہا صغانی نے یہ موضوع ہے اسی طرح
خلاصہ مین ہے لیکن معنے اسکی صحیح ہین اسلئے کہ دیلمی نے ابن عباس سے مرفوع
روایت کی ہے کہ میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا یا محمد اگر تو نہ ہوتا

فائدہ لا اختلاف الاقوال

ما خلقت الجنة ولولاك ما خلقت النار وفي رواية
ابن عساكر لولاك ما خلقت الدنيا **حديث**
لو منع الناس عن نتف البعير لفتوه وقالوا ما نهينا عنه الا
وفيه شئ ذكره في الاحياء وقال العراقي لم اجده قلت
يؤخذ معناه من قوله تعالى (ولا تقربا هذه الشجرة) وقوله
الشيطان (ما نهيكما عن هذه الشجرة الا ان تكونا ملكين
من الخالدين) **حديث** لو وزن خوف المؤمن ورجاؤه
لاعتدلا لا اصل له في المرفوع وانما يؤثر عن بعض السلف
كذا في المقاصد قال الزركشي لا اصل له لكن قال السيوطي اخرج
عبد الله بن احمد في زوائد الزهد عن ثابت البناني قوله
بلفظ كانا سواء وتحقيق معناه في باب الخوف والرجاء من
شرح عين العلم **حديث** لو علم الناس ما في الحلبة
اشتروها ولو بوزنها ذهبا رواه الطبراني في الكبير من حديث
سلمة بن سليمان الخباري بسنده الى معاذ بن جبل مرفوعا
والخباري كذاب ذكره السخاوي وقال الزركشي رواه ابن
عدي من حديث معاذ بن جبل وهو ضعيف قال السيوطي
بل هو موضوع **حديث** اللواء بحمله على يوم القيمة
قال الانطاكي في حاشية الشفاء ذكره ابن الجوزي في الموضوعات
حديث ليس لفاسق غيبة وقال السخاوي بعد
ايراد حديث في معناه وبالجملة فقد قال العقيلي انه ليس هذا
الحديث اصل وقال القلانسي انه منكر انتهى
قال النووي وحسنه الهروي وليس كذلك فقد صرح جمع
من محققي الحفاظ بانه منكر موضوع لا اصل له قلت الحديث
رواه الطبراني وغيره من حديث معوية بن حيدة مرفوعا به
لكن سنده ضعيف وهذا معنى قول الحاكم انه غير صحيح

تو جنت نہ پیدا کیا جاتا اور اگر تو نہ ہوتا تو آگ نہ پیدا ہوئی اور روایت
ابن عساکر میں ہے اگر تو نہ ہوتا تو نہ پیدا کرتا میں دنیا کو **حدیث**
اگر آدمی اونٹ کی گوبر پہاڑنے سے منع کیے جاتے تو البتہ اوسکو پہاڑتے
اور کہتے ہم نہیں منع کئے گئے مگر اسلیئے کہ اسمیں کچھ ہوگا۔ احیاء میں مذکور
ہے اور کہا عراقی نے میں اسکو نہیں پایا میں کہتا ہوں اسکے معنے اس آیت
سے معلوم ہوتے ہیں (اور تم نزدیک مت جاؤ اس درخت کے) اور قول شیطان کا
(تم نہیں منع کئے گئے اس درخت سے مگر اسلیئے کہ (شاید) تم فرشتے ہو جاؤ
ہمیشہ رہنے والوں سے **حدیث** اگر مومن کا خوف اور اسکی امید وزن کیے جاویں
تو دونو برابر ہوں۔ اسکا مرفوع میں کچھ اصل نہیں لیکن بعض سلف سے ماثور ہے
ایسا ہی مقاصد میں ہے کہا زرکشی نے اسکا کچھ اصل نہیں لیکن کہا سیوطی نے اسکو
عبد اللہ بن احمد نے زوائد الزہد میں ثابت بنانی سے اسطرح روایت کیے ہے تو دونو برابر ہوتے
اور اسکے معنے کی تحقیق شرح عین العلم کی باب الخوف والرجاء میں ہے **حدیث**
اگر جانتے آدمی جو حلیہ میں ہے تو خریدتے اسکو اگرچہ اسکے وزن بھر سونا دینا پڑتا۔
یہ طبرانی کبیر میں طریق سلمہ بن سلیمان الخبازی کی ہے معاذ مرفوع روایت کیا ان
کے ہی اور سخاوی نے ذکر کیا کہ خبازی کذاب ہے، اور کہا زرکشی نے یہ ابن عدی
نے معاذ بن جبل سے روایت کی ہے اور ضعیف ہے اور کہا سیوطی نے بلکہ یہ موضوع ہے
حدیث جھنڈا قیامت کے دن علی اوٹھاوے گا۔ کہا انطاکی نے حاشیہ
شفاء میں اسکو ابن جوزی نے موضوعات میں ذکر کیا ہے **حدیث**
فاسق کی غیبت نہیں۔ کہا سخاوی نے بعد لانی ایسی حدیث کی جو
اسکے معنے میں ہو الحاصل کہ کہا عقیلی نے اس حدیث کی کہ کچھ
اصل نہیں اور کہا قلانسی نے یہ منکر ہے اور کہا نووی نے اسکو
کہ ہروی نے حسن کہا ہے حالانکہ اسطرح نہیں اسلیئے کہ بہت
محققین حفاظ نے تصریح کی ہے کہ یہ منکر موضوع ہے اسکا کچھ اصل نہیں
میں کہتا ہوں اسکو طبرانی وغیرہ نے معاویہ بن حیدہ سے مرفوع روایت کیا ہے
لیکن سند اسکے ضعیف ہے، اور یہی معنے ہیں قول حاکم کی کہ یہ غیر صحیح ہے

ولا معتمد واخرج البیهقی فی السنن وفی الشعب ایضا
عن انس رفعه من القی جلباب الحیاء فلا غیبة له
قال السهیلی انه لیس بقوی وقال قد مر فی اسناده ضعیف
انتهی فیحصل انه غیر موضوع بل ضعیف لذاته او حسن
لغیره بناء علی تعدد طرقه **حدیث** لیس للمؤمن
راحة دون لقاء ربه رواه محمد بن نصر فی قیام
اللیل عن وهب بن منبه من قوله وفی المرفوع انما
المستریح من غفر له ذکره السخاوی **حدیث** لی
مع الله وقت لا یسعنی فیه ملک مقرب ولا نبی مرسل یذکر
الصوفیة کثیرا وهو فی رسالة القشیری لکن بلفظ
لی وقت لا یسعنی فیه غیری قلت ویؤخذ منه انه
اراد بالملک المقرب جبریل وبالنبی المرسل نفسه الجلیل
وفیه ایماء الی مقام الاستغراق بالفناء المعبر عنه
بالسکر والمحو والفناء (**حرف المیم**) **حدیث**
ما اخاف علی امتی فتنة اخوف علیهم من النساء
والخمر یصله السخاوی ولم یتکلم علیه قال ابن الربیع اما
لفظه فلم اجد له سندا واما شواهده فکثیرة جدا
نعم عند الدیلمی بلا سند عن علی رفعه ما اخاف علی امتی
فتنة اخوف علیها من النساء والخمر **حدیث**
ما اعلم ما خلف جداری هذا قال العسقلانی لا اصل له
حدیث ما افلح سمین من کلام الشافعی وقال
الامام محمد بن الحسن وذلک لانه لا یخلو العاقل من ان
یهتم لآخرته او لدنیاه والشحم لا ینعقد مع الهم واذا
خلا منهما صار فی حد البهائم وانشد الشیخ سیف الدین
الباخرزی البخاری ویقولون اجسام الجبین نضوة

اور معتمد نہیں اور بیہقی نے سنن میں اور شعب میں بھی انس سے مرفوع
روایت کیے ہی جو شخص ڈالی چادر حیا کی پس اوسکی غیبت نہیں کہا سہیلی
نے یہ قوی نہیں اور کہا اسکے اسناد میں ایک ضعیف ہی انتہے پس
معلوم ہوا کہ یہ موضوع نہیں بلکہ ضعیف لذاتہ یا حسن لغیرہ ہی اسلئے
کہ اسکے بہت طریق ہین **حدیث** مومن کے لیے سوائے ملاقات رب کے
اور کوئی نعمت ایسی نہیں ہے۔ اسکو محمد بن نصر نے قیام الیل میں وہب
بن منبہ سے روایت کیے ہی اور مرفوع روایت میں ہے سوائے اسکے نہیں مستریح
وہ شخص ہے جسکو بخشش ہوگئی یہ سخاوی نے ذکر کیا ہی **حدیث** میرے
لئے اللہ تعالی کی ساتھ ایک ایسا وقت ہی کہ اوسمین کوئی فرشتہ مقرب
نہیں کہتا اور نہ کوئی نبی مرسل اسکو بہت صوفی ذکر کرتی ہین اور رسالہ
قشیری مین ہے لیکن ان لفظون سے میرے لئے ایک وقت ہی نہیں گنجایش رکھتا
اسمین سوائے میرے رب کے مین کہتا ہون اسی سے معلوم ہوتا ہی کہ مراد مقرب سے
جبرئیل ہے اور نبی مرسل سے اپنا نفس اسمین اشارت ہی مقام استغراق کے
طرف جسکی تعبیر کیگئی ہے سکر اور محو اور فنا سے **حرف میم۔ حدیث**
میں اپنی امت پر کوئی فتنہ عورتون اور شراب کے فتنہ سے زیادہ خوفناک نہیں جانتا
سخاوی نے اسکے لئے سند ہی چھوڑی ہے اور لوسپر کچھ کلام نہیں کیا ابن
ربیع نے لیکن لفظ اسکے لیئے سند نہیں پائی ان شاہد اسکے بہت ہین اور
دیلمی نے بلا سند علی سے مرفوع روایت کیے ہین میں اپنی امت پر کوئی فتنہ عورتون
اور شراب کے فتنہ سے زیادہ خوفناک نہیں جانتا **حدیث** مین نہیں جانتا
میرے اس دیوار کی پیچھے ہے۔ کہا عسقلانی نے اسکا کچھ اصل نہیں **حدیث**
نہ خلاصی پائی موٹی نے۔ یہ کلام شافعی کے ہی کہا امام محمد بن حسن نے
یہ اسلئے کہ عاقل وہ شخص ہے جو دنیا یا اخرت کی غم سے خالی نہ ہو
اور جبکی غم کی ہوتی نہیں چربی بڑھتے جب ان دونوں سے خالی ہوا پھر
چہارپایون کے حد کو پہونچ گیا اور لوگون نے شیخ سیف الدین الباخرزی
البخاری کیلئے یہ شعر پڑہی کہتے ہین دوستون کے جسم لاغر ہوتی ہین

ولست سمين لست غير مرائي ۔ فقال لان الحب خالف
طبعهم ۔ ووافق طبعي فصار عذابي **حديث** ما افلح
صاحب عيال قط رواه الديلمي بسنده عن ابي هريرة مرفوعا
وقال ابن عدي هو عن النبي عليه السلام منكر انما هو من كلام
ابن عيينة **حديث** ما انصف القارئ الصلاة قال العسقلاني لا
اعرفه وهو كما قال وقوله عليه السلام لا يجهر بعضهم على بعض
بالقرآن هو صحيح من حديث البياضي في الموطأ وابي داود وغيرهما
حديث ما اوتي قوم المنطق الا منعوا العمل كذا في الاحياء
قال العراقي لم اجد له اصلا ولعل المراد بالمنطق الجدل
حديث ما اتخذ الله من ولي جاهل ولا تخذ
لعلم يعني لو اراد اتخاذه وليا علمه ثم اتخذه وليا واذا
اتخذه وليا علمه والمعنى الاول للسالكين المريدين والثاني في
المجدوبين المرادين لكن لفظه ليس بثابت وقد قال
السخاوي لم اقف عليه مرفوعا **حديث** ما استرذل العبيد
الا خطر على العلم والادب قال في الميزان هو باطل **حديث**
ما بدئ بشئ يوم الاربعاء الا وقد تم قال السخاوي
لم اقف على اصل ويعارضه حديث جابر مرفوعا يوم
الاربعاء يوم نحس مستمر رواه الطبراني في الاوسط وضعفه
النووي فان معناه كان يوما نحسا مستمرا على الكفار
فمفهومه انه سعد مستمر على الابرار وقد اعتمد عليه
صاحب الهداية على هذا الحديث وكان يعمل به في ابتداء الدرس
وقد قال العسقلاني بلغني عن بعض الصالحين ممن
لقيناه انه قال اشتكت الاربعاء الى الله تعالى ما تشتكي
الناس منها فمحا انها ما تبدئ بشئ فيها الا وتم والله
اعلم واحكم **حديث** ما بعد طريق اذى الصدر

(ترجمہ)

اور تو موٹا ہے حالانکہ نہیں ہے تو ریاکار ۔ کہا اسلئے کہ محبت اونکی طبع
کے مخالف ہوئی ہے اور میری طبع اوسکے موافق ہوئی ہے سو میرے واسطے وہ عذاب ہے
حدیث صاحب عیال نے کبھی خلاصی نہیں پائی ہے ۔ یہ دیلمی نے
مرفوع سند سے ابوہریرہ سے روایت کی ہے اور کہا ابن عدی نے یہ نبی علیہ
السلام سے منکر ہے ہاں یہ کلام ابن عیینہ کی ہے **حدیث** انصاف
کیا نماز کا پکار کر پڑھنے والے نے کہا عسقلانی نے میں اسکو نہیں
جانتا اور قول علیہ السلام کا اس سے بے پرواہ کرتا ہے نہ پکارے بعض تمہارا
بعض پر ساتھ قرآن کے اور یہ حدیث بیاضی سے موطا اور ابوداؤد وغیرہ میں
ہے زیادہ صحیح ہے **حدیث** کوئی قوم گویائی نہیں دی گئی مگر وہ نہوں نے عمل سے منع
کیا یا ایسا ہی احیا میں ہے اور کہا عراقی نے میں اسکا اصل نہیں پایا شاید مرد منطق
سے جھگڑا ہو **حدیث** اللہ تعالیٰ نے کسے جاہل کو اپنا ولی نہیں بنایا اگر کسی کو ولی بنایا
اوسکو علم سکھلاتا ہے یعنی جب ارادہ کرتا ہے اسکو ولی بنانیکا تو علم سکھلاتا ہے پھر اوسکو ولی
بناتا ہے اسکو علم سکھلاتا ہے معنی پہلے سالک مریدوں میں اور دوسرے مجذوب مرادوں میں
لیکن لفظ اسکے ثابت نہیں اور کہا سخاوی نے میں اسکو مرفوع ہونیپر واقف نہیں ہوا
حدیث نہیں رذیل بنایا کسی آدمی نے کسی کو مگر اوسکے دل پر علم اور ادب کا
کھٹکا گذرا ہے ۔ کہا میزان میں یہ باطل ہے **حدیث** جس شئے کو بدھ کے دن کیا
جاوے وہ تمام ہوتی ہے ۔ کہا سخاوی نے میں اسکی اصل پر واقف نہیں ہوا اور حدیث
مرفوع جابر کے معارض اسکی ہے دن بدھ کا ہمیشہ نحس ہے یہ طبرانی نے اوسط
میں روایت کی ہے اور ضعیف ہونے اور اسی میں ہے کہ معنی اسکے یہ ہیں یہ
دن کافروں پر ہمیشہ نحس تھا اور مفہوم اسکا یہ ہے کہ یہ دن ہمیشہ نیکوں پر سعد ہے
اور ہمارے امام نے صاحب ہدایہ نے اس حدیث پر اعتماد کیا ہے اور ابتدا
درس میں اسی پر عمل کرتا تھا اور کہا عسقلانی نے بلغنی عن بعض الصالحین ممن
لقیناہ انہ قال اشتکت الاربعاء الی اللہ تعالیٰ ما تشتکی الناس منہا فمحا انہا ما تبدئ بشئ فیہا الا وتم واللہ
سبحانہ اعلم واحکم **حدیث** ما بعد طریق اذی الصدر

ما افلح صاحب عیال قط

ما ابدئ بشئ یوم الاربعاء الا وقد تم

من کلام ذی الثدیۃ المصری وفی معناہ ما تبعد
مصیر عن جیب **حدیث** ما بکیت بن دھر
الا بکیت علیہ ھو من کلام ابن عباس ومعناہ **حدیث**
ما ترک القاتل علی المقتول من ذنب قال ابن کثیر فی
تاریخہ انہ لا یعرف لہ اصل ھذا اللفظ ومعناہ صحیح
کما اخرج ابن حبان عن ابن عمر مرفوعا بلفظ السیف
محاء للخطایا وللبیھقی فی حدیث مرفوع القتلی ثلاثۃ
فذکرہ الی ان قال فی الرجل المؤمن المقترف علی
نفسہ المقتول فی الجھاد فی سبیل اللہ تعالی ان السیف
محاء للخطایا وفی المنافق المقتول فی الجھاد ان السیف
لا یمحو النفاق وقال السیوطی حدیث السیف محاء
للخطایا اخرجہ احمد وابن حبان من حدیث عتبۃ بن
عبید واخرجہ الدیلمی وابو نعیم عن عائشۃ قتل الصبر
لا یمر علی ذنب الا محاہ واخرجہ سعید بن منصور
من مرسل عمرو بن شعیب من قتل صبرا کان کفارۃ
لخطایاہ واخرجہ البیھقی فی الشعب عن الاوزاعی قال
من قتل مظلوما کفر اللہ عنہ کل ذنب قال وذلک فی
القرآن (انی ارید ان تبوء بإثمی وإثمک) انتھی وفی
استدلالہ بالقرآن بحث ظاھر العیان **حدیث**
ما تعاظم علی احد مرتین ھو من کلام غیر واحد من
السلف ففی المجالسۃ للدینوری عن الاصمعی قال قال
اعرابی ما تاہ علی احد مرتین قیل وکیف ذاک قال انہ
اذا تاہ علی مرۃ لم اعد الیہ قلت ومما یؤید معناہ
حدیث لا یلدغ المؤمن من جحر مرتین وعن الاصمعی ایضا
قال قال لی رجل ما رأیت ذا کبر قط الا تخولداؤہ

یہ کلام ذی الثدیۃ مصری کی ہے اور یہ اسکی معنے مین ہی نہین دور کوئی
رستہ دوست سے **حدیث** نہین ولایا تو نی زمانہ سی کسی کو مگر تو آد
پر رولایا گیا ہے ۔ یہ کلام ابن عباسؓ کے ہے معنے مین **حدیث**
نہین چھوڑا قاتل نے مقتول پر کوئی گناہ ۔ کہا ابن کثیر نے تاریخ
مین ان لفظون سے کہ اسکا کچھ اصل معلوم نہین اور معنے اسکے صحیح ہین
جیسا کہ ابن حبان نی ابن عمرؓ سے ان لفظون سے مرفوع روایت کی ہے تلوار
دور کرنیوالی ہے گناہون کو اور بیہقی مین مرفوع روایت سے مقتول تین
مین پھر انکو ذکر کیا تا کہ مرد مکلف اگر اللہ تعالی کے رستہ مین شہید ہو
تو تلوار اوسکے گناہ مٹا دیتی ہے ۔ اگر منافق جہاد مین مارا جاوی تو
تلوار نفاق کو نہین مٹاتی اور کہا سیوطی نے اس حدیث کہ تلوار
گناہون کو مٹاتی ہے احمد اور ابن حبان نے عتبہ بن عبید سے
ذکر کیا ہے اور دیلمی اور ابو نعیم نی عائشہ سے جو قید کر کے
قتل کیا گیا ہو وہ کسی گناہ پر نہین گنتا مگر اوسکو مٹا دیتا ہے اور سعید
بن منصور نی عمرو بن شعیب سے مرسل روایت کی ہے جو شخص قید کر کے
قتل کیا گیا ہو تو وہ قتل اوسکے گناہون کا کفارہ ہو جاتا ہے اور
بیہقی نے شعب مین اوزاعی سے ذکر کیا ہے جو شخص ظلم سے قتل کیا
جاوی تو اللہ تعالی اوسکے تمام گناہون کو بخش دیتا ہے کہا یہ قرآن مین ہے
(میرا ارادہ کرتا ہون کہ تو اپنی گناہ اور میرے گناہ اوٹھاوی) انتہی اور اسکے
مستدل ہونے سے دلیل پکڑنے مین بحث ظاہر ہے **حدیث** نہین تکبر
کی کسی نے مجھپر دو دفعہ ۔ یہ پہلے لوگون کے کلام ہے اور مجالسۃ دینوری
مین ہے کہا اوسنے کہا اعرابی نی نہین تکبری کی مجھپر کسی نی دو مرتبہ
کہا لوگون نے کسطرح کہا جب کسی نے ایک مرتبہ تکبری کی تو پھر مین اوسکے
طرف نہین گیا مین کہتا ہون یہ حدیث اوسکی تقویت کرتی ہے مومن ایک
سوراخ سے دو مرتبہ نہین کہا جاتا اور اصمعی سے ہی کہا اوسنے کہا ایک مرد نے میرے لیے
مینے کوئی متکبر نہین دیکھا مگر اوس کی مرض میرے نفس مین لوٹ آئی

فی یزیدانی اتکبر علیه **حدیث** ما خلا جسد
من حسد قال السخاوی لم اقف علیه بلفظه وقد
ورد معناه فی نزهة الحفاظ لابی موسی المدینی بسند
عن انس مرفوعا فی حدیث طویل کل بنی آدم حسود
وسنده ضعیف **حدیث** ما خلا قصیر من
حکمة ولا طویل من سماجة قال السخاوی لم اقف علیه
لکن ورد عن عائشة مرفوعا جعل الخیر کله فی
الربعة یعنی المعتدل الذی لیس بالطویل ولا بالقصیر
لا بالطویل البائن ولا بالقصیر المتردد بان یکون میله
الی الطول کما صح فی شمائله علیه السلام وعن الحسن
بن علی رفعه ان الله جعل الهوج فی الطوال و الهوج
بفتحتین الحمق وهو بالضم قلة العقل **حدیث**
ما رفع احد احدا فوق قدره الا اتضع عند من قدره
بازید لیس فی المرفوع لکن جاء نحوه فی مناقب الشافعی
للبیهقی ما اکرمت احدا فوق مقداره الا اتضع من قدره
عندی بمقدار ما اکرمته **حدیث** ما ذاق مجلس
بمتحابین اخرجه الدیلمی بلا سند عن الحسن مرفوعا
واخرجه البیهقی فی الشعب من قول ذی النون المصری
بمعناه **حدیث** ما عاقبت من عصی الله فیک
بمثل ان یطیع الله فیه بیض له السخاوی ولم یتکلم علیه
حدیث ما عند الله بشیء اعظم من جبر القلوب
قال السخاوی لا اعرفه فی المرفوع **حدیث**
ما عزل من ولی ولده قال شیخنا لا اصل له قلت بل هو
موضوع فی مبناه وباطل فی معناه **حدیث**
ما عزت النیة فی الحدیث الا اشرفه قال الخطیب

یعنے مین اوسپر تکبر کرتا ہون **حدیث** کوئی بدن حسد سے خالی نہین
کہا سخاوی نے مین اسپر ان لفظون سے واقف نہین ہوا اور معنے اس
کے ابی موسیٰ سے نزہۃ الحفاظ مین انس سے مرفوع روایت مین ہین ہر
بنی آدم حسد کرنیوالا ہے اوسکا سند اسکی ضعیف ہے **حدیث**
نہین خالی چھوٹا حکمت سے اور لمبا حماقت سے کہا سخاوی نے
مین اسپر واقف نہین ہوا لیکن عائشہ سے اس طرح مرفوع
روایت ہے تمام نیکی درمیانہ قدمین رکھی گئے ہے یعنے معتدل
مین جو نہ لمبا ہو اور نہ چھوٹا ہو یعنے نہ بہت لمبا اور نہ بہت چھوٹا
جیسے کہ آنحضرت کی شمائل تھے اور حسن بن علی سے مرفوع
روایت ہے تحقیق اللہ تعالی نے بے وقوفی لمبے آدمی مین رکھی
ہے اور ہوج بفتحتین حمق کو کہتے ہین اور ضمہ سے قلت عقل
کو **حدیث** کسی نے کسی کو اوسکے قدر سے بلند نہین کیا مگر
جتنا اسکو بلند کیا اتنا ہی آپ اوسکے نزدیک (بلکہ زیادہ) پست ہوا
یہ مرفوع نہین لیکن مثل اسکے بیہقی کے مناقب شافعی مین ہے
یعنے کسی کو اوسکے قدر سے زیادہ اکرام نہین کیا مگر جو وہ سمجھتا تھا بقدر
اوسکے کہ یعنے اوسکا اکرام کیا تھا پست ہوا **حدیث** دوستون کی
مجلس تنگ نہین ہوتی یہ دیلمی نے حسن سے مرفوع روایت باسند
ذکر کی اور بیہقی نے شعب مین ذی النون مصری کا قول اسکے معنی
مین نقل کیا ہے **حدیث** نہین عذاب کرتا مین اوس شخص کو جو اللہ
کے بیغیر فرمانی کرے بیچ تیری اوسکی اطاعت کرنے کے اسمین اسکیلئے
نے سفید چھوڑی اور سیہ کچھ کلام نہین کیا **حدیث** اللہ تعالی کی نزدیک کوئی
شے دل توڑنے سے بڑھکر نہین **حدیث** کہا سخاوی نے مین اسکو مرفوع
نہین جانتا **حدیث** نہین معزول ہوا وہ شخص جسکا بیٹا والی ہوا کہا ہمارے
شیخ نے اسکا کچھ اصل نہین مین کہتا ہون بلکہ یہ اسکی موضوع ہے اور معنی اسکے
باطل ہین **حدیث** نہین ثابت ہوئی کسی کی نیت حدیث مین مگر اوس نیت نے اسکو بلند کیا تھا

لا یحفظ مرفوعا وانما هو قول ابن هارون **حدیث** ما عز شیئ الا وهان وهو معنی الحدیث الصحیح عن انس حق علی الله ان لا یرفع شیئ من الدنیا الا وضعه اخرجه البخاری **حدیث** ما فضلکم ابو بکر بصوم ولا صلوة ولکن بشیئ وقر فی قلبه ای سکن وثبت واستمر واستقر من ذکر الرب وهو فی الاحیاء وقال العراقی لم اجد له مرفوعا وهو عند الحکیم الترمذی فی النوادر من قول بکر بن عبد الله المزنی **حدیث** ما کثر اذان بلدة الا قل برد ها اخرجه الدیلمی بلا اسناد عن علی وفی اللآلی **حدیث** ما من مدینة یکثر اذانها الا قل برد ها موضوع **حدیث** ما کل مرة تسلم الجرة لیس بحدیث **حدیث** ما امتلات دار من الدنیا حبرة الا امتلات منها عبرة قال العراقی رواه ابن المبارک عن عکرمة بن عمار عن یحیی بن کثیر مرسلا والحبرة بفتح الحاء المهملة وسکون الموحدة السرور ومنه قوله تعالی (فهم فی روضة یحبرون) ای یسرون والعبرة الدمع السائل **حدیث** ما من لیلة الا ینادی منادیا اهل القبور من یشفع فیقولون اهل المساجد الخ لم یوجد له اصل **حدیث** ما من جماعة اجتمعت الا وفیهم ولی لله لا هم یدرون به ولا هو یدری بنفسه لا اصل له وهو کلام باطل فان الجماعة قد تکون فجارا یموتون علی الکفر والفجور کذا ذکره بعضهم ولو صح سنده فباب التاویل واسع عندهم **حدیث** ما من نبی بقی الا بعد الاربعین قال ابن الجوزی انه موضوع

یہ مرفوع محفوظ نہین لیکن یہ قول ابن ہارون کا ہے **حدیث** نہین عزت پای کسی شے نی مگر وہ پست ہوگئے یہ صحیح حدیث کی معنی ہین جو بخاری نے انس سے روایت کی ہے حق ہے اللہ تعالی پر کہ جو شی دنیا مین بلند ہوئی اسکو پست کریگا **حدیث** تمپر ابو بکر نہ کی اور نماز سے فضیلت نہین دیگیا لیکن اوس شے سے جو اوسکے دلمین ثابت ہوگئی ہے - یعنی وہ ساکن ہوا اور ثابت ہوا اللہ پر اور اوس نے قرار پکڑا اللہ تعالی کے یاد سی - یہ لیا مین ہے اور کہا عراقی نے مینے اسکو مرفوع نہین پایا اور حکیم ترمذی نوادر مین کہتا ہی کہ یہ قول بکر بن عبد اللہ مزنی کا ہی **حدیث** کسی شہر کی اذان زیادہ نہین ہوگی مگر اوسکی سردی کم ہوگی - اسکو دیلمی نے بلا سند علی سے نقل کیا ہی اور لآلی مین ہے جس شہر کے اذان زیادہ ہوگی اوسکی سردی کم ہوئی موضوع ہے **حدیث** ہر مرتبہ ہنڈیا سلامت نہین رہتی - یہ حدیث نہین **حدیث** کوئی گہر دنیا مین خوشی سے پر نہین ہوا مگر وہ رونے سے پر ہوگیا کہا عراقی نی اسکو ابن مبارک نے عکرمہ بن عمار سے اوسنے یحیی بن کثیر سے مرسل روایت کیا ہی اور حبرہ بفتح حا و سکون با کے معنے خوشی کے ہین اور اسی سے قول اللہ تعالی کا ہے (پس وہ باغ مین خوشی کرتی ہین) اور عبرہ کی معنے آنسو جاری کرنے کے ہین **حدیث** کوئی رات نہین مگر اوسمین آواز کرنیوالا آواز کرتا ہے ای صاحبان قبر تم کاہے کو سوتے ہو کہتے ہین مسجد والون کا الخ اس کا اصل نہین پایا گیا + **حدیث** کوئی ایسی جماعت جمع نہین ہوتے جسمین ولی اللہ کا نہ ہو نہ اوسکو لوگ جانتے ہین اور نہ وہ خود جانتا ہے اسکا کچھ اصل نہین یہ کلام باطل ہے اسلئے کہ جماعت کبھی فاسقون سے بے ہوتے ہے اور کفر یا گناہ پر مرتے ہین ایسا ہی بعضون نے ذکر کیا ہے اگر اسکی سند صحیح ہو جائی تو تاویل کا اونکے نزدیک کشادہ ہی **حدیث** کوئی شخص نبی نہین ہوا مگر بعد چالیس سال کے کہا ابن جوزی نے یہ موضوع ہے

ذکرہ الزرکشی وسکت عنہ السیوطی قلت ویعارضہ
نص قولہ تعالیٰ فی یحیی (وآتیناہ الحکم صبیا) وفی
یوسف (واوحینا الیہ لتنبئنہم بامرھم ھذا)
الایۃ ولو ثبت یحمل علی الغالب **حدیث**
ما النار فی الیبس باسرع من الغیبۃ فی حسنات
العباد ذکرہ فی الاحیاء وقال العراقی لم اجد لہ اصلا
والیبس بفتحتین وبضم فسکون الیابس والمراد بہ
الحطب الیابس وغیرہ **حدیث** ما وسعنی ارضی
ولا سمائی ولکن وسعنی قلب عبدی المؤمن فی الاحیاء وقال
لم ار لہ اصلا وقال ابن تیمیۃ ھو مذکور فی الاسرائیلیات
ولیس لہ اسناد معروف وعن النبی علیہ السلام وفی الذیل
وھو کما قال ومعناہ وسع قلبہ الایمان بی ومحبتی والا
فالقول بالحلول کفر وقال الزرکشی وضعہ الملاحدۃ
وقال السیوطی اخرجہ احمد فی الزھد عن وھب بن منبہ
ان اللہ فتح السموات لحزقیل حتی نظر الی العرش
فقال حزقیل سبحانک ما اعظم شانک یا رب فقال
اللہ ان السموات والارض ضعفت عن ان تسعنی و
وسعنی قلب العبد الموسن الوارع اللین التقی وفیہ اعبا
الی معنی قولہ تعالیٰ (انا عرضنا الامانۃ علی السموات و
الارض والجبال فابین ان یحملنہا واشفقن منہا وحملہا
الانسان **حدیث** مت مسلما ولا تبال قال السخاوی
لا اعلمہ بھذا اللفظ قلت معناہ صحیح لقولہ تعالیٰ
(ولا تموتن الا وانتم مسلمون) **حدیث** البحرۃ
باب السماء ذکرہ فی النہایۃ من غیر عزو **حدیث**
المحبۃ مکتبۃ لہا ھو معنی حدیث حبک الشیء یعمی ویصم

اسکو زرکشی نی ذکر کیا ہے اور سیوطی اس سے چپ ہا مین کہتا ہون
یہ آیت جو یحیی علیہ السلام کی حق مین ہے اسکی معارض ہے (اور ہمنے اوسکو
لڑکپن مین حکم دیا) اور یوسف علیہ السلام کی حق مین ہے (اور اوسکے طرف
ہمنے وحی کی تو اونکو اس امر کی خبر دیگا) اگر یہ ثابت ہو جائے تو غالب پر محمول
ہوگی **حدیث** نہین آگ لکڑی مین جلدی کرنیوالی غیبت ہے جو بندون
کے نیکیون مین جلدی کرتی ہے یہ احیا مین مذکور ہے اور کہا عراقی نے
اسکا اصل نہین پایا اور یبس دو فتحتین و بضم اول و سکون ثانی مراد اس سے خشک
لکڑی ہے یابس اوسکی مثل ہے **حدیث** زمین اور آسمان گنجایش نہین رکھتا
لیکن مومن آدمی کا دل میری گنجایش رکھتا ہے - احیا مین ہے اور کہا عراقی نے
مینے اسکا اصل نہین دیکھا اور کہا ابن تیمیہ نے یہ اسرائیلیون مین مذکور ہے اور آنحضرت
سے اسکی کوئی اسناد نہین ہے اور ذیل مین ہے جیسا اوسنے کہا اور
معنے اسکے یہ ہین آدمی کا دل ایمان سے اور میری محبت سے پر ہوتا ہے - ورنہ
قائل حلول کا ہونا کفر ہے - اور کہا زرکشی نی اسکو ملاحدون نے وضع
کیا ہے اور کہا سیوطی نی احمد نے زہد مین وہب بن منبہ سی روایت کی ہے
اللہ تعالیٰ نے حزقیل کے لئے آسمان کھولدیا تاکہ اوسنے عرش کے طرف نظر
کی پھر کہا حزقیل نے تو پاک ہے بڑا ہی شان تیرا اے میرے رب فرمایا اللہ تعالیٰ
نے آسمان اور زمین میری گنجایش سے ضعیف ہین اور مومن متقی آدمی
کا دل میری لئے کافی ہوتا ہے انتہی اور اسمین اس آیت کیطرف اشارہ
ہے (ہمنے امانت کو آسمان اور زمین کے پیش کیا اور انہون نے اوسکو اٹھانے
سے انکار کیا اور اس سے ڈر گئے اور انسان نے اوسکو اٹھایا) **حدیث**
تو مسلمان ہو کر مر اور پرواہ نکر - کہا سخاوی نے مین اسکو ان لفظون سے
نہین جانتا - مین کہتا ہون معنی اسکے اس آیت کی بموجب صحیح ہین
(اور نہ مرو تم مگر اوس حالت مین کہ تم مسلمان ہو) **حدیث** مجرہ روزنہ
آسمان کا ہے - نہایہ مین بلا سند مذکور ہے **حدیث** محبت محبت والے کو
اندھا اور بہرا کرنیوالی ہے یہ پس حدیث کی معنی ہین محبت تیری کسی شے سے تجھکو اندھا اور بہرا کرتی ہے

حدیث محبة الاباء صلة فی الابناء قال السخاوی لم اقف علیه بهذا اللفظ **حدیث** الحمد مرزوق بیض له السخاوی ولم یتکلم علیه قلت لانه کلما حسده اخوانه رفع شانه اذا کان شاکرا لانعمه لقوله تعالی (لئن شکرتم لازیدنکم) **حدیث** مداد العلماء افضل من دماء الشهداء قال الخطیب موضوع ذکره الزرکشی وقال هو من کلام الحسن البصری وروی مرفوعا بلفظ وزن حبر العلماء بدم الشهداء فرجح علیهم وقال السخاوی رواه ابن عبد البر من حدیث ابی الدرداء مرفوعا بلفظ یوزن یوم القیمة مداد العلماء بدم الشهداء وزن وللخطیب فی تاریخه من حدیث نافع عن ابن عمر رفعه حبر العلماء بدم الشهداء فرجح علیهم وفی سنده محمد بن جعفر اتهم بالوضع قلت ومعناه صحیح لان نقع دم الشهید قاصر ونفع قلم العالم متعد حاضر

حدیث المرء بسعد لا بابیه ولا بجده هو معنی حدیث من بطأ به عمله لم یسرع به نسبه ویمکن ان یراد ویقال ولا بجده ولا بکده وقد ضبط حدیث لا ینفع ذا الجد منک الجد بفتح الجیم وفی روایة بکسرها

حدیث المرء علی دین خلیله فلینظر من یخالل رواه ابو داود والترمذی وحسنه وغیرهم من حدیث ابی هریرة به مرفوعا قال الزرکشی فاخطأ ابن الجوزی فاورده فی الموضوعات

حدیث المرض یزل جملة واحدة والبرء ینزل قلیلا قلیلا قال السخاوی رواه الحاکم فی تاریخه والخطیب فی المتفق والدیلمی من طریق الحارث بن عبد الله الصفانی بسنده عن عائشة به مرفوعا وهو باطل فالصفانی

حدیث باپوں کی محبت بیٹوں میں دصل کرنا ہی۔ کہا سخاوی نے میں اسپر ان لفظوں واقف نہیں ہوا **حدیث** محسود رزق دیا جاتا ہی۔ سخاوی نے اسکیلئے سفیدی چھوڑی ہی اور اسپر کچھ کلام نہیں کیا میں کہتا ہون یہ اسلئے ہے کہ جب اوسکے بھائی اوسکا حسد کرتی ہین تو اسکا شان بلند ہوتا ہی اگر وہ اللہ تعالی کی نعمتون کا شکر کرے (اگر تم شکر کروگی تو تمکو زیادہ دونگی) **حدیث** عالمونکی دوات کے سیاہی شہیدونکی خون سے افضل ہے۔ کہا خطیب نے موضوع ہی اسکو زرکشی نے ذکر کیا ہی اور کہا کہ یہ کلام حسن بصری کی ہی اور ان الفاظ سے مرفوع روایت ہی عالمون کے سیاہی شہیدونکی خون کے مقابلی وزن کی گئی پس اوسنی ترجیح پائی اور کہا سخاوی نے اسکو ابن عبد البر نی ابی الدرداء سے ان لفظون سے روایت کیا ہے قیامت کی دن عالمون کی سیاہی شہیدونکی خون کے مقابلہ مین وزن کیجائیگی اور تاریخ خطیب مین نافع ابن عمر سے مرفوع روایت کرتا ہی عالمونکی سیاہی شہیدون کے خون سے مقابلہ کی گئی پس اوسنی ترجیح پائی اور اوسکی سند مین محمد بن جعفر ہے جسکو وضع کی تہمت لگائی گئی ہے مین کہتا ہون معنے اسکی صحیح ہین اسلئے کہ شہیدونکی خون کا نفع کم ہے اور عالم کی قلم کا نفع متعدی ہے **حدیث** آدمی اپنی طرف منسوب ہے اس حدیث کی معنے مین جس شخص کے عمل اوسے دور ہین نسب اوسکو اوسکے ساتھ جلد نہین کرتی اور ممکن ہے کہ اسکے اسطرح معنے کہے جائین نہ اپنی کوشش اور سختی سے اور یہ حدیث ضبط کی گئی ہی اور نفع نہین دیتا صاحب کوشش کو عذاب تیرے کوشش اور جد بفتح جیم دولت حسب مروی ہے **حدیث** آدمی اپنے دوست کے دین پر ہے پس چاہیئے کہ دیکھے کہ کسکو دوست کرتا ہے اسکو ابو داود اور ترمذی وغیرہ نی ابی ہریرہ سے مرفوع روایت کیا ہے اور ترمذی نے اسکو حسن کہا ہی کہا زرکشی نے ابن جوزی نے خطا کیا ہی کہ اسکو موضوعات مین درج کیا ہی **حدیث** مرض یکدفعہ نازل ہوتے ہی اور صحت آہستہ آہستہ نازل ہوتی ہی کہا سخاوی نے اسکو حاکم نی تاریخ مین اور خطیب نے متفق مین اور دیلمی نے طریق حارث بن عبد اللہ صفانی سے عائشہ سے مرفوع روایت کیا ہے اور باطل ہے اسلئے کہ صفانی

سلاد العلماء افضل من دماء الشهداء

اتهم بالوضع وقد قال الخطيب عقيب ايراده له انه
اخطأ فيه خطاء فظيعا واتى امرا شنيعا ولا يثبت عن
النبي عليه السلام بوجه من الوجوه ولا عن احد من الصحابة
وانما هو قول عروة بن الزبير وقال السيوطي رواه الديلمي و
الحاكم في التاريخ من طريق عبد الله بن الحارث عن عائشة
مرفوعا انتهى وكلامه يفيد انه غير موضوع كما لا يخفى +
حديث المريض اذا نه تسبيح وصياحه تكبير ونفسه
صدقة ونومه عبادة ونقله من جنب الى جنب جهاد في
سبيل
الله قال العسقلاني انه ليس بثابت **حديث** مسح الرقبة
امان من الغل قال النووي في شرح الذهاب انه موضوع
قلت لكن رواه ابو عبيد القاسم عن القاسم بن عبد
الرحمن عن موسى بن طلحة قال من مسح قفاه مع رسه
وقي عن الغل والحديث موقوف الا انه في الحكم مرفوع
لان مثله لا يقال بالراي فهو بمنزلة ما روي مرفوعا من مسند
تفرد وس من حديث ابن عمر لكن بسند ضعيف والضعيف
يعمل به في فضائل الاعمال اتفاقا ولذا قالوا عندنا ان مسح
الرقبة مستحب او سنة **حديث** مسح العينين
بباطن انملتي السبابتين بعد تقبيلهما عند سماع
قول المؤذن اشهد ان محمدا الرسول الله مع قوله اشهد
ان محمدا عبده ورسوله رضيت بالله ربا وبالاسلام
دينا وبمحمد عليه السلام نبيا ذكره الديلمي في الفردوس
من حديث ابي بكر الصديق ان النبي عليه السلام قال من
فعل ذلك فقد حلت عليه شفاعتي قال السخاوي ولم
يصح واورده الشيخ احمد الرداد في كتابه موجبات الرحمة
بسند فيه مجاهيل مع انقطاعه عن الخضر عليه السلام

وضع سے متہم ہے اور کہا خطیب نے اوسکے حق میں بعد لانی اس حدیث کے
کہ اوس نے بڑی سخت خطا کی ہے اور برا کام کیا ہے یہ حدیث آنحضرت سے کسی وجہ
سے ثابت نہیں ہوئے اور نہ کسی صحابی سے یہ قول عروہ بن زبیر کا ہے
اور کہا سیوطی نے دیلمی اور حاکم نے تاریخ میں عبد اللہ بن حارث سے
عائشہ سے مرفوع روایت کی ہے انتہے اور کلام اوسکے اس پر
کا فائدہ دیتی ہے کہ یہ موضوع نہیں جیسا کہ پوشیدہ نہیں ہے
حدیث مریض کے ہائے اوسکی تسبیح ہے۔ چلانا اوسکا تکبیر ہے اور
سانس اوسکا صدقہ ہے اور سونا اوسکا عبادت ہے اور اوسکا ایک پہلو سے
دوسرے پہلو ہونا جہاد ہے۔ کہا عسقلانی نے یہ ثابت نہیں ہے **حدیث**
گردن کا مسح طوق سے امان ہے کہا نووی نے شرح مہذب میں یہ موضوع ہے
میں کہتا ہوں لیکن اسکو ابو عبید القاسم نے قاسم بن عبد الرحمن سے
اوس نے موسی بن طلحہ سے روایت کیا ہے کہ کہا اوس نے جو شخص اپنے گردن
کو ساتھ سر کے مسح کرے گا طوق سے نگاہ رکھا جائے گا اور یہ حدیث موقوف ہے
لیکن حکم مرفوع میں ہے اسلئے اسطرح قیاس سے نہیں کہا جاتا اور یہ روایت
مرفوع جو مسند فردوس میں ابن عمر سے سند ضعیف سے مروی ہے اوسکی تقویت
کرتی ہے اور حدیث ضعیف فضائل اعمال میں بالاتفاق معمول بہ ہے اسیواسطے
ہمارے اماموں نے کہا ہے کہ گردن کا مسح مستحب ہے یا سنت ہے **حدیث** دونو
انگھوٹھوں کا مسح کرنا دونو سبابہ کی پوریوں کے بعد چومنے اُن دونوں کی وقت سننے اس قول
مؤذن کے میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد رسول اللہ کے ہیں بعد اس قول کے
میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد بندہ اوسکا ہے اور رسول اوسکا میں راضی ہوا میں
اللہ کے رب ہونے سے اور اسلام کے دین ہونے سے اور محمد علیہ السلام کے نبی ہونے سے
اسکو دیلمی نے فردوس میں ابی بکر صدیق سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا
ہے جسنے یہ کہا اوسکی لیئے میری شفاعت حلال ہوئی کہا سخاوی نے یہ صحیح
نہیں ہے اور اسکو شیخ احمد الرداد نے کتاب موجبات الرحمۃ میں سند
مجہول اور منقطع سے خضر علیہ السلام سے روایت کی ہے

وکل ما یروی فی هذا فلا یصح رفعه البتة قلت واذا ثبت رفعه علی الصدیق فیکفی العمل بقوله علیه السلام علیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین وقیل لا یعقل لا ینهی وغرابته لا تخفی علی ذوی النهی **حدیث** المصائب مفاتیح الارزاق ترجمه السخاوی ولم یتکلم علیه قلت وهو یحتمل فی المعنی احتمالین احدهما ان یجبره فی مصیبته ویعوضه خیرا منه کما یشیر الیه **حدیث** اللهم اجرنی فی مصیبتی واخلف لی خیرا منها وثانیهما ما اشتهر من قولهم مصائب قوم عند قوم فوائد ومن اللطائف موت الحمیر عرس الاقارب **حدیث** مصارعة علیه السلام ابا جهل لا اصل له کما ذکره الحلبی فی حاشیة الشفاء **حدیث** مصر طیب الارضین ترابا وعجمها اکرم العجم انسابا قال العسقلانی یذکر معناه عن عمرو بن العاص ولا اعرفه مرفوعا انتهی ولعل المراد بعجمها الیهود والنصاری فانهم من نسب یعقوب بن اسحاق بن ابراهیم الخلیل علیهم السلام **حدیث** مصر کنانة الله فی ارضه ما طلبها عدو الا اهلکه الله وکنانة السهم بالکسر جعبته من جلد لا خشب فیه او بالعکس علی ما فی القاموس قال السخاوی ولم ار الحدیث بهذا اللفظ وورد بمعناه احادیث لا یصح منها شئ لکن فی صحیح مسلم عن ابی ذر مرفوعا انکم ستفتحون ارضا یذکر فیها القیراط فاستوصوا باهلها خیرا فان لهم ذمة ورحما قال الزهری الرحم باعتبار هاجر والدة اسمعیل باعتبار ابراهیم ای ابن النبی علیه السلام وقال العسقلانی اراد بالذمة العهد الذی دخلوا به فی الاسلام ایام عمر فان مصر فتحت صلحا وفی هذا الحدیث من اعلام

اور جو اس باب میں مروی ہے وہ مرفوع نہیں ہے میں کہتا ہوں جب ابوبکر صدیق تک اسکی سند ثابت ہوگئی تو عمل کے لئے اتنا ہے کفایت کرتا ہے اسلئے کہ آنحضرت نے فرمایا ہے لازم پکڑو میری سنت اور سنت خلیفوں ہدایت والوں کی اور بعضوں نے کہا ہے کہ نہ کرے اور نہ منع کرے اور غرابت اسکی صاحبان دانائی پر پوشیدہ نہیں **حدیث** مصیبتیں رزق کی کنجیاں ہیں۔ سخاوی نے یہ نہیں لایا ہے اوسنے اسپر کچھ کلام نہیں کیا میں کہتا ہوں اسکے دو معنی ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ اللہ تعالی اسکو بعد مصیبت کی بہتر اس سے بدلہ عطا کرتا ہے جیسا کہ یہ حدیث اوسکی طرف اشارہ کرتی ہے یا اللہ مجھکو میری مصیبت میں اجر دے اور بہتر اوسسے میرا خلیفہ کر اور دوسرے یہ ہیں ایک قوم کی مصیبتیں دوسری قوم کے فوائد ہیں اور لطیفہ ہے کہ مرنا کتوں کا عرس ہے **حدیث** آنحضرت کا انور جہل کو پچھاڑنا اسکا کچھ اصل نہیں ہے جیسا کہ حلبی نے حاشیہ شفا میں ذکر کیا ہے **حدیث** مصر کے زمین پاکتر زمینوں سے ہے اور اسکی عجم نسب میں اور عجموں سے اچھی ہیں کہا عسقلانی نے اسکی معنے عمر بن العاص سے ذکر کئے گئے ہیں اور میں اسکو مرفوع نہیں جانتا انتہے شاید مراد عجم سے یہود و نصاری ہونگے کیونکہ یہ یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم علیہ السلام کی نسب سے ہیں **حدیث** مصر زمین میں اللہ کا تیر ہے جس نے اسکا ارادہ کیا اللہ تعالی نے اوسکو ہلاک کیا ہے۔ کہا سخاوی نے میں نے یہ حدیث ان الفاظ سے نہیں دیکھے اور اسکے معنے میں بہت حدیثیں وارد ہوئی ہیں ان سی کوئی صحیح نہیں ہے لیکن صحیح مسلم میں ابی ذر سی مرفوع روایت ہی قریب ہے کہ تم ایک زمین فتح کروگی جس میں قیراط کا ذکر کیا جاتا ہے اسکے اہل کو نیکی کے وصیت کرو اسلئے کہ انکی لئے ذمہ ہی اور رحم کہا زہری نے رحم باعتبار ہاجر علیہا السلام کی اور ذمہ باعتبار ابراہیم بن محمد علیہ السلام کے۔ کہا عسقلانی نے مراد ذمہ سی عہد ہے جسکی سبب سے اسلام میں حضرت عمر کے وقت داخل ہوئے اسلئے کہ مصر صلح سے فتح کیا گیا تھا اور اس حدیث میں +

نبوته علیه السلام فتح مصر واعطاء اهلها العهد و
کذا قال الزرکشی لا اصل له لکن فی الطبرانی من حدیث
کعب بن مالك اذا فتحت مصر فاستوصوا بالقبط خیرا
فان لهم ذمة واصلة فی مسلم وقال السیوطی فی کتاب الخطط
یقال ان فی بعض کتب الالهیة مصر خزائن الارض کلها
فمن ارادها بسوء قصمه الله وعن کعب الاحبار مصر
بلد معافات من الفتن من ارادها بسوء کبه الله علی
وجهه وعن ابی موسی الاشعری اهل مصر الجند الضعاف
ما کادهم احد الا کفاهم الله مؤنته قال تبیع بن عامر
الکلاعی فاخبرت بذلك معاذ بن جبل فاخبرنی
ان بذلك اخبره رسول الله علیه السلام وقد ورد لفظا
الکنانة فی الشام اخرجه ابن عساکر عن عون بن عبد الله
بن عتبة قال قرأت فیما انزل الله علی بعض الانبیاء
ان الله یقول الشام کنانتی فاذا غضبت علی قوم سلطتهم
منها بهم **حدیث** المضمضة والاستنشاق
ثلثا فریضة للجنب موضوع مبناه وان کان صحیحا عندنا
معناه **حدیث** العاصی نزیل النعم قال السخاوی
لم اقف علیه یعنی مرفوعا والا فهو کلام کثیر من السلف
وقال الشاعر * اذا کنت فی نعمة فارعها * فان المعاصی تزیل
النعم * ذکره ابن الربیع ویؤیده فی المعنی قوله تعالی (ان الله
لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسهم) وقوله تعالی
فکفرت بانعم الله فاذاقها الله لباس الجوع الایة
حدیث المعدة بیت الداء والحمیة رأس الدواء
هو من کلام الحارث بن کلدة طبیب العرب ولا
یصح رفعه الی النبی علیه السلام وفی الاحیاء مرفوعا

علامت نبوت آنحضرت علیہ السلام کی ہے مصر کے فتح اور اوسکے
کے اہلوں نے عہد دینا اور ایسا ہی کہا زرکشی نے اسکا کچھ اصل نہیں
لیکن طبرانی مین کعب بن مالک سے ہی جب مصر فتح ہو جائی تو قبطیونکو
نیکے کی وصیت کرو اسلیے کہ اونکے لئے ذمہ ہی اور اصل اسکا مسلم مین
ہے اور کہا سیوطی نے کتاب الخطط مین بعض کتب آلہیہ مین لکھا ہے
کہ مصر تمام زمین کا خزانہ ہی جو شخص اوس سے برائی کا ارادہ کرتا ہی اوسکو اللہ
تعالی توڑتا ہی اور کعب الاحبار سے ہے مصر ایسا شہر ہے جو فتنون سے
بچایا گیا ہے جو شخص اوس سے برائی کا ارادہ کرتا ہی اوسکو اللہ تعالی منہ
کے بل گراتا ہے اور ابو موسی اشعری سے ہے اہل مصر کے ضعیف لشکر ہین جو
اونکے نزدیک ہوتا ہی تو اللہ تعالی سختی سے اونکو کافی ہوتا ہی کہا تبیع بن عامر
الکلاعی نے میں یہ خبر معاذ بن جبل کو سنائی اوسنے مجھ سے خبر دی کہ یہ خبر اسکو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہی اور لفظ تیر کا شام کے محققین بھی وارد ہوا ہے اسکو
ابن عساکر نی عون بن عبد اللہ بن عتبہ سے روایت کیا ہی کہا اوسنے میں بعض
نبیونکے صحیفے مین پڑھا ہی کہ فرمایا اللہ تعالی نے شام تیرہ ترکش ہی جب مین کسی قوم پر غصہ
ہون تو اوسکو اس تیر سے مارتا ہون **حدیث** کلی کرنی اور ناک مین پانی
ڈالنا جنبی کیلیے فرض ہی - موضوع ہی - گو معنے اسکے ہمارے نزدیک صحیح ہین
حدیث گناہ نعمتون کو دور کرتی ہین - کہا سخاوی نے مین اسکی مرفوع
ہونی پر واقف نہین ہوا اور نہ یہ پہلے لوگون سے اسطرح کے بہت کلام ہے
کہا شاعر نی - جب تو کسی نعمت مین ہو تو اوسکی رعایت کر - اسلیے کہ گناہ
نعمتون کو دور کرتی ہین - ابن ربیع نے اسکو ذکر کیا ہی اور معنی مین قول اللہ تعالی
کا اوسکی تائید کرتا ہی (تحقیق اللہ تعالی نہین بدلتا جو چیز کسی قوم مین ہوتا
تغیر کرین جو اونکے نفسونمین ہے) اور قول اللہ تعالی (پس کفر کیا اوسنے نعمتون
نعمتون سے تو اللہ تعالی اوسکو بھوکہ کے لباس کا مزہ دیا) **حدیث** معدہ
بیماریونکا گہر ہے اور پرہیز سر دوا اونکی ہے یہ کلام حارث بن کلدہ کے ہی جو
طبیب عرب کا ہی اور حضرت تک پہونچنا اسکا ثابت نہین اور احیا مین مرفوع ذکر ہوا ہی

البطنة اصل الداء والحمية اصل الدواء وعود واكل
جسد ما اعتاد قال العراقي لم اجد له اصلا وكذا
حديث المعدة حوض البدن والعروق اليها واردة
الحديث قال الدارقطني لا يعرف هذا من كلام النبي عليه
السلام وانما هو من كلام عبد الملك بن سعيد بن الجعد
وقال الزركشي في الحديث الاول لا اصل له وانما هو
كلام بعض الاطباء وقال السيوطي اخرج ابن ابي الدنيا
في كتاب الصمت عن وهب بن منبه قال اجتمعت
الاطباء على ان رأس الطب الحمية وقيل اجتمعت الحكماء
على ان راس الحكمة الصمت واخرج الخلاد من حديث
عائشة مرفوعا الامراض دواء المعدة بيت الداء عودوا
بدنا ما اعتاد انتهى والازم بفتح فسكون الحمية
حديث معلم الصبيان اذا لم يعد له بينهم كتاب يوم القيمة
مع الظلمة من قول مكحول وهو سيد التابعين من
اهل الشام حديث المغتاب والمستمع شريكان
في الاثم ذكره في الاحياء ولم يخرجه العراقي فلا يعرف
له اصل في سناه الا انه صحيح في معناه اذ كان المستمع
سمع بسمع رضاء ففي الطبراني عن ابن عمر مرفوعا
عن الغيبة وعن الاستماع في الغيبة وفي التنزيل
(ولا يغتب بعضكم بعضا) الآية وقد ورد من اغيب
عند اخوه المسلم فلم ينصره واذله الله تعالى في الدنيا
والآخرة رواه ابن ابي الدنيا في ذم الغيبة عن انس
حديث المقل ترجمه السخاوي ولم يتكلم عليه وقال
ابن البيع ولم اعرف معناه قلت وقد ذكر في القاموس
له معان منها البطر والنهم والغوص في الماء وغيرها

پیٹ جڑہ بیماریون کی ہے اور پرہیز جڑہ دواؤنکی ہے اور عادت
ہر وہ جسم کو جس سے وہ عادت پکڑ لیتا ہے۔ کہا عراقی نی مینے اسکا اصل
نہیں پایا اور اسیطرح اس حدیث کا معدہ بدن کا حوض ہے اور رگین
اوسکی طرف وارد ہوتی ہین الخ کہا دارقطنی نے یہ آنحضرت سی
نہین ہے لیکن یہ کلام عبد الملک بن سعید بن الجعد کی ہے
کہا زرکشی نی اول حدیث مین اسکا کچھ اصل نہین ہان بعض
طبیبون کے کلام ہی اور کہا سیوطی نی ابن ابی الدنیا کتاب الصمت
مین وہب بن منبہ سے لایا ہے کہ طبیبون نے اس امر پر اتفاق
کیا ہے کہ سر دار طب کا پرہیز ہے مین کہتا ہون حکماء نی اسبات
پر اتفاق کیا ہے سر دار حکمت کا خاموشی ہی اور بخاری نی عائشہ
سے مرفوع روایت کی ہی پرہیز دوا ہی اور معدہ گھر ہے بیماریون
کا اور بدن کو اس سے عادت ڈالو جس سے اوسنے عادت پکڑی
ہے حدیث لڑکون کا معلم جب وہ مین عدل نہ کرے تو قیامت
کے دن ظالمون کے ساتھ لکھا جائیگا۔ یہ مکحول کا قول ہے جو اہل شام
کے تابعین مین سردار ہی حدیث غیبت کرنیوالا اور سننے والا گناہ
مین دونو شریک ہین احیاء مین مذکور ہی عراقی اسکو نہین پایا ہے
اسکی بنا ثابت نہین لیکن یہ معنی مین صحیح ہی جب سننے والے نے
رضا سے سنی ہو۔ طبرانی مین ابن عمر سے مرفوع روایت ہی منع کیا گیا ہے
غیبت سے اور سننے غیبت سی اور قرآن مین ہے (اور غیبت کرے
بعض تمہارا بعض کے) اور ابن ابی الدنیا نی ذم غیبت مین انس
سے روایت کی ہی کہ جس شخص کے پاس بھائی مسلمان کی غیبت کی
جائے اوسکی مدد نہ کرے حالانکہ وہ اسکی مدد کی طاقت رکھتا ہی تو اللہ تعالے
اوسکو دنیا اور آخرت مین ذلیل کریگا حدیث المقل سخاوی نے ترجمہ
لایا ہی اور اوسپر کچھ کلام نہ کی۔ کہا ابن سیدہ نے مین معنے اسکی نہین جانتا کتان ہون
قاموس میں اسکے بہت معنی مذکور ہین تکبر ڈبونا پانی مین غوطہ لگانا وغیرہ

قال والمناسب هنا انه بالضم الكندر الذى
يتدخن به اليهود والظاهر ان المناسب فى هذا المقام
هو مقل الذباب فى الطعام وهو عمسه وقد تقدم
عن المغرب ان حديث اذا وقع الذباب فى آناء احدكم
فامقلوه صحيح مرفوع واما قامقلوه ثم انقلوه فمصنوع
وموضوع **حديث** المقام بمكة سعادة والخروج
منها شقاوة لا اصل له فى المرفوع وانما ذكره الحسن البصرى
فى رسالته **حديث** ملعون من زاد ولم يشتر
قال السخاوى لا اعلمه فى المرفوع قلت لكن ثبت النهى
عن البخش وهو ان يزيد فى سوم شئ ولم يرد شراءه
حديث من ابتلى ببليتين فليختر اسهلهما هو معنى
قول عائشة ما خير رسول الله عليه السلام بين امرين
الا اختار ايسرهما ما لم يكن اثما **حديث** من اتت
عليه اربعون سنة ولم يغلب خيره شره فليتجهز الى
النار اخرجه الازدى بسنده الى ابن عباس به
مرفوعا واشار اليه الخطيب حيث قال غريب من المؤلف تعقب
وعلامة الوضع لائحة عليه قلت ان كان العلامة
على اسناده فسلم والا فليس فى معناه ما يدل على بطلانه
بناه وفى بعض الالفاظ العامة فالموت خير له
ويؤيده **حديث** من لم ير عورة عند الشيب ويستحى من العيب
لم يخش الله فى الغيب فليس لله فى حاجة ذكره
الديلمى بلا سند عن جابر مرفوعا وما احسن قول
ابى يزيد لما رأى فى وجهه فى المرآة ظهر الشيب ولم يهذب
العيب فما ادرى ما فى الغيب **حديث** من اراد ان يؤتيه
الله علما بغير تعلم وهدى بغير هداية فليزهد فى

کہا اور مناسب اسجگہ معنے خوشبوئی کی ہین جس سے یہود دھونی
لیتے ہین اور ظاہر یہ ہے کہ مناسب اسجگہ مکھی کا طعام مین ڈبونا ہے
اور مغرب سے پیچھے گذر چکا ہے کہ یہ حدیث (جب مکھی کسی کے برتن
مین گرے تو اوسکو ڈبولو) صحیح مرفوع ہی لیکن یہ لفظ ڈبوکر پھر اوسکو
نکالو) موضوع ہین **حدیث** مکہ مین ٹہیرنا سعادت ہے اور
نکلنا اوس سے بدبختی ہے اسکا مرفوع ہونا ثابت نہین لیکن
حسن بصری نے اپنے رسالہ مین ذکر کیا ہے **حدیث** ملعون
ہے وہ شخص جس نے زیادہ کیا اور نہ خریدا کہا سخاوی نے مین اسکا
مرفوع ہونا نہین جانتا مین کہتا ہون لیکن بخش سے ثابت
ہے بخش کہتے ہین کسی شی کا بہاؤ بڑہانا اور ارادہ خریدنے کا نہو
حدیث جو شخص دو مصیبتون مین گرفتار ہو تو وہ آسان کو اختیار
کرے یہ عائشہ کے قول کے معنے ہین جب رسول اللہ صلعم کو دو امرون کا اختیار دیا
جاتی تو آپ آسان کو اختیار کرتی اگر وہ مین گناہ نہ ہوتا **حدیث** جسکی
چالیس برس تک عمر ہو پہنچے اور اوسکی خیر شر پر غالب ہو تو چاہیے کہ آگ کے
لئے سامان تیار کرے اسکو ازدی نے سند مرفوع سے ابن عباس سے روایت
کیا ہے اور خطیب نے اسکی طرف اشارت کی ہے اور کہا مولف سے اوسکی تقریر سے
تعجب آتا ہے حالانکہ علامت وضع کی اسپر ظاہر ہے مین کہتا ہون اگر علامت
اسناد پر ہے تو مسلم ہے ورنہ اسکے معنے مین کوئی ایسی شئے نہین جو اوسکے
بطلان پر دلالت کرے اور بعض الفاظ مین ہے پھر موت اوسکے لئے بہتر ہے
اور یہ حدیث اسکی تقویت کرتی ہے **حدیث** جو شخص وقت بڑہاپے کی رعایت
نہ کرے اور عیب سے حیا نہ کرے اور غیب مین اللہ تعالی سے خوف نہ کرے تو
اللہ کو اوسکی حاجت نہین یہ دیلمی نے بلا سند جابر سے مرفوع روایت
ذکر کی ہے اور قول ابی یزید کا کیا اچھا ہے جب اوس نے اپنے منہ کو آئینہ مین دیکھا
کہا بڑہاپا ظاہر ہوا اور عیب نہین گیا اور مین نہین جانتا کہ غیب مین کیا ہے **حدیث**
جو شخص ارادہ کرے کہ اوسکو اللہ تعالی علم سے اور ہدایت بے ہدایت کی دے تو چاہیے کہ دنیا مین زہد کرے

الدنیا لم یوجد له اصل کما فی المختصر ومعناه
صحیح مستفاد من قوله علیه السلام من عمل بما علم
ورثه الله علم ما لم یعلم والله اعلم **حدیث**
من احب حبیبة اوکرمیته وفی روایة من اکرم
حبیبیه فلا یکتبن بعد العصر لا اصل له فی المرفوع
قال السخاوی ولعل المعنی بعد خروج العصر من غیر
ان یکون سراج عنده وقد اوصی الامام احمد بعض
اصحابه ان لا ینظر بعد العصر فی کتاب حرصا للخطیب
قلت وهو من کلام الطبیب کما قال الشافعی لورق
انما ما کان من دیة عینیه انتهی وفی معناه الخیاط
ارباب الصنایع **حدیث** من احبک لشئ
ملک عند انقضائه لیس بحدیث وانما وجد معناه
منقوشا علی خاتم بعض الحکماء وقد یقتبس ایضا
من کلام العلماء حیث قالوا یجب ان نعبد الله و
لذاته لا لجنته وناره حتی قال الفخر الرازی من تصور
انه لو لم یخلق جنة ولا نارا لم یکن یعبد الله فهو کافر
بالله ولعل وجه ذلک اطلاق قوله تعالی (وما خلقت
الجن والانس الا لیعبدون) وقوله سبحانه (وایای
فاعبدون) وهذا لا ینافی قوله عز وعلا (یدعون
ربهم خوفا وطمعا) سواء تقول المعنی خوفا من غضبه
وطمعا فی رحمته او خوفا من ناره وطمعا فی جنته
فان الثانی من باب الترهیب والترغیب فی عبادته
کما یرغب العبد فی خدمة سیده ویرهب وکذا الولد
فی حق والده **حدیث** من اذل عالما بغیر حق اذله
الله یوم القیمة علی رؤس الخلائق من نسخة

اسکا اصل نہین پایا گیا جیسا کہ مختصر مین ہی اور معنے اسکے صحیح ہین
اس حدیث سے مستفاد ہین جو شخص عمل کریگا اسکے ساتھہ جو جانتا ہے
تو اسکو اللہ تعالی اس علم کا وارث کریگا جو نہین جانتا اور اللہ تعالی
بہتر جاننے والا ہی **حدیث** جو شخص اپنے آنکھون کو دوست رکھتا ہی
اور ایک روایت مین ہے جو شخص اپنے آنکھو نکا اکرام کرتا ہے تو چاہیے کہ وہ
عصر کے بعد نہ لکھے اسکا مرفوع ہونا ثابت نہین کہا سخاوی نے شاید معنے اسکے
یہ ہین بعد خروج عصر کے سوائے چراغ کے اور امام احمد نے بعض اصحاب کو
وصیت کی ہی کہ بعد عصر کے کتاب کیطرف نظر نہ کیجاوے خطیب نے روایت
کی ہی مین کہتا ہون یہ کلام طبیب کے ہی جیسا کہ امام شافعی نے کہا ہے
لکھنے والا اپنی آنکھو نکی وصیت کہا ہی انتہی اور درزی اور باقی ارباب
صنایع اسی معنے مین ہین **حدیث** جو شخص تجھے کسی شے کیلیے دوست
رکھے وقت تمام ہوئے اوس شے کی تجھسے دلگیر ہوگا یہ حدیث نہین لیکن معنے
اسکے بعض حکما سے انگوٹھی پر لکھے ہوئے پائے ہین اور بعض عالمون کے کلام سے
بھی اسکا اقتباس ہوسکتا ہی کہا اونہون نے واجب ہے تجھیکو تو اللہ تعالی
کی عبادت کرے اور اسکو اسکی ذات کی لیے دوست رکھے نہ جنت اور آگ کے
لیے حتی کہ فخر رازی نے کہا ہی جو شخص اسبات کا تصور رکھے کہ اگر اللہ تعالی جنت اور
آگ کو نہ پیدا کرتا تو اللہ تعالی کی عبادت نہ کیجاتی تو وہ اللہ سے کافر ہی شاید اسکی
وجہ اس آیت کا مطلق ہونا ہی (اور نہین پیدا کیا مینے جنون اور آدمیونکو مگر اسلیے
کہ عبادت کرین) اور سیتر قول اللہ تعالی کا بھی دلالت کرتا ہی (اور مینے ہی عبادت کرو) اور
اس آیت کے منافی نہین ہے (پکارتے ہین اپنے رب کو خوف اور طمع سے) خواہی اسکے
بسطرح معنے کیے جائین خوف اوسکے غضب سے اور طمع اوسکی رحمت کا یا یہ خوف
اوسکی آگ کا اور طمع اوسکی رحمت کا اسلیے کہ دوسرے آیت باب ترہیب اور
ترغیب سے ہی جیسا کہ غلام اپنے سید کی خدمت مین رغبت کرتا ہی اور خوف کرتا ہی اور ایسا
ہے بیٹا باپ کے حق مین **حدیث** جو شخص عالم کی ناحق ذلت
کریگا اللہ تعالی اوسکو قیامت کی دن تمام خلقت کی روبرو ذلیل کریگا

سمعان بن المهدی المکذوبة کذا فی الذیل **حدیث** من اخلص لله اربعین یوما ظهرت ینابیع الحکمة من قلبه علی لسانه ذکره ابن الجوزی فی الموضوعات وقد اخطأ فرواه ابو نعیم فی الحلیة من حدیث ابی ایوب مرفوعا وسنده ضعیف وهو عند احمد عن مکحول مرسلا مرفوعا بلفظ تفجرت وقال الزرکشی ورواه بسند ضعیف من حدیث انس وقال السیوطی وصله ابو نعیم فی الحلیة من طریق مکحول عن ابی ایوب الانصاری رضی الله عنه قلت والحدیث المرسل ایضا حجة عند الجمهور

حدیث من اسمک فلیضر قال العسقلانی انه باطل

حدیث من اسلم علی ید رجل وجبت له الجنة قال الصغانی موضوع **حدیث** من استوی یوماه فهو مغبون ومن کان یومه شرا من امسه فهو ملعون لا یعرف الا فی منام لعبد العزیز بن رواه قال الوصابی فی الزوائد زیادة فی آخره رواه البیهقی ولعل الزیادة ومن لم یکن فی زیادة فهو فی نقصان ولله در البستی ؎ زیادة المرء فی دنیاه نقصان ؎ وربحه غیر محض الخیر خسران ؎ وقد قال تعالی (والعصر ان الانسان لفی خسر الا الذین آمنوا وعملوا الصالحات وتواصوا بالحق وتواصوا بالصبر)

حدیث من اعان ظالما لسلطه علیه رواه ابن عساکر فی تاریخه من حدیث ابن مسعود به مرفوعا وفی سنده متهم بالوضع وهو ابو بکر بن ابی العذافر وفوقه ذکره الصغانی قلت وبؤید شیوته انه اخرجه الدیلمی من حدیث ابن مسعود الا انه لم یسنده وقال السیوطی اخرجه ابن عساکر فی تاریخه من طریق الحسن بن علی بن ذکریا عن سعید بن عبد الجبار

یہ کاذب نسخہ سمعان بن المہدی ہی جیسا کہ ذیل میں ہے **حدیث** جو شخص چالیس دن اللہ تعالی کے لئے خالص کرے اوسکے دل سے اوسکی زبان پر چشمہ حکمت کی ظاہر ہوجاتی ہیں اسکو ابن جوزی نے موضوعات میں ذکر کیا ہے اور خطا کی اسلئے کہ اسکو ابو نعیم نے حلیہ میں ابی ایوب سے مرفوع روایت کی ہے اور سند اوسکی ضعیف ہے اور احمد نے مکحول سے مرسل مرفوع روایت ان لفظوں سے کی ہے جاری ہوجاتی ہیں اور کہا زرکشی نے انس سے سند ضعیف سے روایت کی گئی ہے اور کہا سیوطی نے اسکو ابو نعیم نے حلیہ میں طریق مکحول سے اوسنے ابو ایوب انصاری سے وصل کیا ہے اور حدیث مرسل جمہور کی نزدیک بھی حجت ہے **حدیث** جو شخص مجھلی کہائے اوسکو نزلہ کرے۔ کہا عسقلانی نے باطل ہے **حدیث** جسکے ہاتھوں پر کوئی مسلمان ہوا تو اوسکیلئے جنت واجب ہے کہا صغانی نے یہ موضوع ہے **حدیث** جو شخص دو دن برابر ہے تو وہ مغبون ہے (یعنے لوگ اوسکا حسد کرتی ہیں) اور جسکا ایک دن دوسرے دن سے برا ہو تو وہ ملعون ہے (یعنے اوسکو لعنت کرتی ہیں) یہ کہیں نہیں ہے مگر عبد العزیز بن رواہ کی منام میں کہا اور مجھے خواب میں آنحضرت نے کہ زیادتی سے وصیت کی اسکو بیہقی نے روایت کیا ہے شاید زیادتی یہ ہے جو شخص زیادتی میں نہ ہو وہ نقصان میں ہے اور کیا عمدہ بستی نے کہا ہے زیادتی مرد کی دنیا میں نقصان ہے اور نفع اوسکا سوائے محض خیر کی کہا نہیں ہے اور اللہ تعالی نے فرمایا زمانہ کی قسم ہے عصر کی تحقیق آدمی کی زیان میں ہے مگر جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے اور باہم وصیت کی ساتھ حق کی اور وصیت کی ساتھ صبر کی) **حدیث** جو شخص ظالم کی اعانت کرے اوسکو مسلط کرتا ہے اوسپر غالب کرتا ہے ابن عساکر نے تاریخ میں ابن مسعود سے مرفوع روایت کی ہے اوسکی سند میں ایک شخص ہے جسکو وضع کی تہمت لگائی گئی ہے اور ابو بکر بن ابی العذافر ہے اور وہ فقیہ ہے اسکو سخاوی نے ذکر کیا ہے اور میں کہتا ہوں اسکو ثبوت کے لئے حدیث ابن مسعود کی جو دیلمی نے روایت کی ہے تقویت کرتی ہے مگر اوسنے مسند نہیں کیا کہا سیوطی نے ابن عساکر نے تاریخ میں حسن بن علی بن ذکریا سے اوسنے سعید بن عبد الجبار

من اخلص لله اربعین یوما ظهرت ینابیع الحکمة من قلبه علی لسانه

من اعان ظالما سلطه الله علیه

الکرابیسی عن حماد بن سلمة عن عاصم عن ذر عن
ابن مسعود مرفوعا من اعان ظالما سلط الله علیه
ولیس فی هذا الاسناد غبار کما لا یخفی **حدیث** من اعان
تارک الصلوة بلقمة فکانما قتل الانبیاء کلهم موضوع انتهی
علی ما فی اللآلی **حدیث** من اغتسل من الجنابة
حلالا اعطاه الله تعالی بکل قطرة قصر من درة بیضاء وکتب
الله له بکل قطرة ثواب الف شهید باطل وضعه دینار
حدیث من افرد الاقامة فلیس منا موضوع
کذا فی اللآلی وکذا **حدیث** جابر فی ثواب المؤذن بطوله
موضوع **حدیث** من اکرم غریبا فی غربته وجبت
له الجنة ذکره الدیلمی عن ابن عباس بسند مرفوعا بلا
ویقویه **حدیث** من کان یؤمن بالله والیوم الاخر فلیکرم
ضیفه **حدیث** من احتکر الطعام اربعین یوما فقد
برئ من الله ذکره ابن الجوزی فی الموضوعات وقال
العراقی فی الحکم بوضعه نظر وقد صححه الحاکم قلت
وقد ذکره الجلال السیوطی فی الجامع الصغیر بلفظ من
احتکر طعاما علی امتی اربعین یوما وتصدق به لم
یقبل منه رواه ابن عساکر عن معاذ **حدیث**
من اکل طعام اخیه لیسوء له یضره هو من کلام ابی
سلیمان الدارانی **حدیث** من کان فوله تمرا
اخرج الله منه من الداء مثلها اورده ابن حبان فی
الضعفاء من حدیث عائشة به مرفوعا وذکره ابن القیم فی
موضوعاته واورده الذهبی فی المیزان وهو باطل ذکره
السخاوی وقال نقل عن الشافعی انه قال القول یزید فی
الدماغ والدماغ یزید فی العقل **حدیث**

کرابیسی سے اوس نے حماد بن سلمہ سے اوس نے عاصم سے اوس نے ذر سے اوس نے ابن مسعود
سے مرفوع روایت کی ہے جو شخص ظالم کی مدد کرے اللہ تعالی اوسکو اوسپر غالب کرتا
ہے انتہی اور اس حدیث میں کچھ غبار نہیں ہے جیسا کہ پوشیدہ نہیں ہے **حدیث**
جسنے تارک نماز کی ایک لقمہ سے مدد کی گویا اوسنے کل نبیوں کو قتل کیا موضوع ہے
انتہی جیسا کہ لآلی میں ہے **حدیث** جو شخص حلال نیت سے غسل کرے اللہ تعالی
اوسکو ہر محل سفید موتی سے دیتا ہے اور اوسکیلئے اللہ تعالی ہر ایک قطرہ
کے بدلے ہزار شہید کا ثواب لکھتا ہے باطل ہے اوسکو دینار نے بنایا ہے **حدیث**
جسنے تکبیر ایک ایک کلمہ سے کہی وہ ہمنے نہیں موضوع ہے جیسا کہ لآلی میں ہے اور
ایسا ہی حدیث جابر کے مؤذن کے ثواب میں موضوع ہے **حدیث** جو شخص
غریب کے مسافری میں عزت کرے تو اوسکیلئے جنت واجب ہوا۔ اسکو دیلمی نے
ابن عباس سے بلا سند مرفوع روایت کیا ہے اور یہ حدیث اوسکی تقویت کرتے
ہے جو شخص اللہ تعالی اور روز آخر سے یقین رکھتا ہے تو چاہیئے کہ وہ اپنے مہمان کی
تعظیم کرے **حدیث** جو شخص طعام چالیس دن تک بند کرکھے تو وہ اللہ تعالی
سے بری ہوا اسکو ابن جوزی نے موضوعات میں ذکر کیا ہے کہا عراقی نے اسکے
موضوع کہنے میں نظر ہے حالانکہ حاکم نے اوسکی تصحیح کی ہے میں کہتا ہوں اسکو
جلال سیوطی نے جامع صغیر میں ان لفظوں سے ذکر کیا ہے جو شخص میری امت
پر چالیس دن تک طعام بند کرکھے پھر تصدق کرے تو وہ اللہ تعالی اوسکو قبول
نہیں کرتا یہ ابن عساکر نے معاذ سے روایت کی ہے **حدیث** جو شخص اپنے بھائی
کا طعام بسبب اوسکی دولتمندی کے کھائے تو اوسکو کچھ ضرر نہیں یہ کلام
ابی سلیمان دارانی کی ہے **حدیث** جو شخص جنپر بھوا اوسکی چھیل کے کھائے
اللہ تعالی اسسے بیماریوں کو برابر دور کرتا ہے اوسکو ابن حبان نے ضعفاء میں عائشہ
سے مرفوع روایت ذکر کی ہے اور ابن قیم نے اوسکو موضوعات
میں ذکر کیا ہے اور ذہبی اوسکو میزان میں لایا ہے اور وہ باطل
ہے یہ سخاوی نے ذکر کیا ہے اور کہا اوسنے شافعی سے نقل کیا
کہ چنے دماغ زیادہ کرتی ہیں اور دماغ عقل زیادہ کرتا ہے **حدیث**

من اکرم مغفورا غفرله قال العسقلانی هو کذب
موضوع لا اصل له صحیح ولا حسن ولا ضعیف وکذا
قال غیره لیس له اسناد عند اهل العلم ولیس معناه
صحیحا علی الاطلاق فقد یاکرم المسلمین الکفار
والمنافقون ذکره السخاوی ولا یخفی ان الکفار لیسوا
من اهل المغفرة ولا یبعد انه اذا اکرم مؤمن مع صالح
بنیة البرکة والمحبة لله تعالی ان ینال له المغفرة والرحمة
حدیث من استرضی فلم یرض فهو شیطان
لیس بحدیث وانما یروی عن الشافعی بزیادة ومن
استغضب فلم یغضب فهو حمار **حدیث** من اکتحل یوم
عاشوراء بالاثمد لم ترمد عینیه ابدا رواه الحاکم
وغیره عن ابن عباس وهو مرفوعا وقال الحاکم انه منکر
وقال السخاوی بل هو موضوع اورده ابن الجوزی فی
الموضوعات وقال الحاکم والاکتحال یوم عاشوراء لم یرو
عن النبی علیه السلام فیه شیء وهو بدعة ابتدعها
قتلة الحسین رضی الله عنه قلت وقد ذکر الحافظ
جلال الدین السیوطی فی جامعه الصغیر بلفظ من اکتحل
بالاثمد یوم عاشوراء لم ترمد عینه ابدا رواه البیهقی
عن ابن عباس وقد التزم ان لا یذکر فی کتابه هذا
حدیثا موضوعا فالحدیث غیر موضوع عنده وفی
الامر انه ضعیف **حدیث** من انتهر صاحب
بدعة ملاء الله قلبه امنا وایمانا موضوع **حدیث**
من اهدیت له هدیة وعنده قوم فهم شرکاؤه
فیها اورده ابن الجوزی فی الموضوعات فاخطأ فقد
اورده عبد الله ابن حمید من حدیث ابن عباس

جو شخص بخشی ہوئی کے ساتھ کہا ئی وہ بھی بخشا جاتا ہی۔ کہا عسقلا
نی یہ کذب ہی موضوع ہی نہ صحیح ہی نہ حسن ہی نہ ضعیف ہی اور ایسا ہی
اور وں نے کہا ہی کہ اہل علم کی نزدیک اسکی سند نہین ہی اور نہ مطلقاً صحیح
اسکو صحیح ہین اسلئے کہ مسلمانون کی ساتھ کافر اور منافق کہا تی ہین یہ
سخاوی نے ذکر کیا ہی اور پوشیدہ نہین کہ کفار کو بخشش نہین ہوگی
اور بعید نہین ہی کہ جب مومن کسی نیکبخت کی ساتھ نیت برکت کی اور اللہ
تعالی کی محبت کی کہا نا کہا ئی تو اوسکو بخشش اور رحمت پہونچ جاوی
حدیث جو شخص راضی کیا جاوی اور راضی نہ ہووی وہ شیطان ہی۔ یہ حدیث
نہین اور شافعی سے کچہ زیادتی سی مروی ہی اور جو شخص طلب غصہ کیا
گیا وہ غصہ نہ ہوا وہ گدا ہی **حدیث** جس شخص نے عاشورہ کی دن
سرمہ لگایا اوسکی آنکہین کبھی بیمار نہین ہوتین یہ حاکم وغیرہ نے
ابن عباس سے مرفوع روایت کی ہی اور کہا حاکم نی منکر ہی اور کہا
سخاوی نے موضوع ہی اسکو ابن جوزی موضوعات مین لایا ہی اور کہا حاکم
نے عاشورہ کی دن سرمہ لگانی مین آنحضرت سے کوئی اثر مروی نہین اور یہ بدعت
ہی قاتلان امام حسین نے اسکو پیدا کیا ہی مین کہتا ہون حافظ جلال الدین
سیوطی نی جامع صغیر مین اسطرح روایت کی ہی جس شخص نے
عاشورہ کی دن سرمہ لگایا اوسکی آنکہین کبھی بیمار نہین
ہونگی یہ بیہقی نے ابن عباس سے روایت کی ہی حالانکہ اوسنے
التزام کیا ہی کہ اپنی کتاب مین موضوع حدیث نہ بیان کرونگا
پس اوسکی نزدیک موضوع نہین ہی غایۃ الامر یہ ہی کہ ضعیف ہی
حدیث جو شخص صاحب بدعت کو ڈانٹی اللہ تعالی اوسکی دل کو
امن اور ایمان سے پر کرتا ہی موضوع ہی **حدیث** جس شخص کی
پاس کچہ ہدیہ بہیجا جاوی اور اوسکی پاس قوم ہو پس وہ اسمین شریک
ہین۔ ابن جوزی اسکو موضوعات مین لایا ہی اور خطا
کیا اس لئی کہ اسکو عبد اللہ بن حمید نی ابن عباس

وغیرہ من حدیث عائشۃ بہ مرفوعا وقال العقیلی
انہ لا یصح فی ھذا الباب عن النبی علیہ السلام شیٔ
وکذا قال البخاری عقیب ایرادہ لہ تعلیقا فقال ویذکر
عن ابن عباس ان جلساءہ شرکاؤہ ولا یصح وقال العقیلی
الموقوف اصح ذکرہ السخاوی وقال الزرکشی من اھدی
لہ ھدیۃ فجلساؤہ شرکاؤہ فیھا رواہ الطبرانی من
حدیث حسن بن علی **حدیث** من بان عبدہ
وجبت الصدقۃ علیہ قال السخاوی لا اصل لہ **حدیث**
من بلغہ عن اللہ عز وجل شیٔ فیہ فضیلۃ فاخذ
بہ ایمانا بہ ورجاء ثوابہ اعطاہ اللہ ذلک وان لم
یکن کذلک قد سبق علی العسقلانی فی الکلام
علی لوحسن احدکم ظنہ بحجر لنفعہ اللہ بہ فقال
لا اصل لہ ونحوہ من بلغہ شیٔ الحدیث والحق انہما
فرقا فی تلویح المعنی وصحیح المبنی فان الحدیث الثانی
رواہ ابو الشیخ فی مکارم الاخلاق عن جابر مرفوعا
وفی سندہ بشیر بن عبید وھو متروک والطریق
لا تخلو من متروک ومن لا یعرف کما ذکرہ السخاوی الا
ان غایۃ الامر فیہ انہ ضعیف ویقویہ انہ رواہ ابن عبد
البر من حدیث انس کما ذکرہ الزرکشی وکذا ذکرہ العز بن
جماعۃ فی منسکہ الکبیر الا انہ لم یسندہ ولم یعز الی
احد ویؤیدہ انہ ذکر السیوطی فی جامع الصغیر وقال رواہ
الطبرانی فی الاوسط عن انس بلفظ من بلغہ عن اللہ
فضیلۃ فلم یصدق بھا لم ینلھا ففی الجملۃ لہ اصل
لکن استشکر بانہ ان حرم ما بلغہ علی الحدیث الضعیف
ینافیہ قولہ ایمانا بہ لانہ اعتقد الثبوت امتثالا

اور عائشہ سے روایت کیا ہے اور کہا عقیلی نے اس باب میں آنحضرت سے
کوئی روایت صحیح نہیں ہوئی اور ایسا ہی بخاری نے بعد لانے اس حدیث
کے کہا ہے اور کہا ابن عباس سے ذکر کیا گیا ہے کہ ہمنشین اسکے ہمیں شریک
ہیں اور صحیح نہیں اور سخاوی نے عقیلی سے ذکر کیا ہے کہ اسکا موقوف ہونا
صحیح ہے اور کہا زرکشی نے جسکو ہدیہ بھیجا جائے تو ہمنشین اسکے اس
میں شریک ہیں اسکو طبرانی نے حسن بن علی سے روایت کیا ہے
حدیث جسکا عذر ظاہر ہو جائے تو اوسپر صدقہ واجب ہے۔ کہا
سخاوی نے اسکا کچھ اصل نہیں ہے **حدیث** جسکو اللہ تعالی سے کوئی
شے ملی جسمیں فضیلت ہو اور اوسکو ایمان اور ثواب کے امید سے پکڑ لی
تو اوسکو اللہ تعالی وہ شے دیتا ہے اگرچہ ایسی نہ ہو اور عسقلانی سے
کلام پہلے اس حدیث کی نیچی گذر چکی ہے اگر کوئی تمسے اپنا اعتقاد
سے درست کرے تو اللہ تعالی اسکو اسمیں نفع دیتا ہے پھر کہا اسکا
کچھ اصل نہیں ہے اور ایسا ہی کہا ہے کچھ اصل نہیں جسکو اللہ تعالی نے کوئی
شے ملی الخ اور حق یہ ہے کہ ان دو حدیثوں کے بنا اور مضمون میں فرق ہے اسلئے
کہ دوسری حدیث ابو الشیخ نے مکارم الاخلاق میں جابر سے مرفوع روایت
کیا ہے اور اسکی سند میں بشیر بن عبید ہے اور وہ متروک ہے اور اسکے
بہت طرق میں کوئی طریقہ خالی متروک اور مجہول سے نہیں ہے
جیسا کہ سخاوی نے ذکر کیا ہے غایۃ الامر یہ ہے کہ یہ ضعیف ہے اور یہ حدیث جو
ابن عبد البر نے انس سے روایت کی ہے اسکی تقویت کرتی ہے جیسا کہ زرکشی
نے ذکر کیا ہے اور ایسا ہی العز بن جماعت نے منسک کبیر میں ذکر کیا ہے مگر اوسکو
نے اسکو مسند نہیں کیا اور نہ کسی کی طرف منسوب کیا اور وہ روایت جو
جامع صغیر میں ہے اسکی تائید کرتی ہے اور کہا ہے طبرانی نے اوسط میں
انس سے ان لفظوں سے روایت کی ہے جسکو اللہ تعالی سے کوئی فضیلت
پہونچی اور اسمیں سے صدقہ نکرے تو پہر اوسکو نہ پائیگا الحاصل اسکا کچھ اصل ہے
لیکن اسمیں اسطرح سے ایک شبہ ہے اگر لفظ بلغہ کو حدیث ضعیف پر حمل کریں

تو ایمانا کے لفظ سے اسکے ثبوت کا

لقوله ایماناً فی فرض کون الحدیث الذی بلغه ضعیفا
لان الضعیف لا یطلق الا حیث لم یکن المضمون ثابتا
وان عمل علی الصحیح فانا فاه قوله وان لم یکن الامر کذلک لان
فرض کون ذلک الامر لیس کذلک ینافی الصحة المستلزمة
لکونه کذلک والجواب باختیار الاول ونقول الاعتقاد
الثبوت لا یتوقف علی السند الجواز ان یکون من وجه
آخر کما اذا کان عاما اد رجة عمومات فالثبوت حینئذ
من حیث هذا الادراج لا غیر او یختار الثانی فنحمل
علی ما صح سنده ظنا فی ظاهر فهذا یمکن التصدیق
بثبوته من هذه الحیثیة ویحتمل انه غیر صحیح باطنا فنحن
کتب له ذلک الثواب الذی بلغه مع کون الحدیث غیر
واقع لکون بعض رواته الظاهر العدالة مع بقیة
الشروط وباطنا کذلک والمحققون علی ان الصحة و
الحسن والضعف انما هی من حیث الظاهر فقط مع
احتمال کون الصحیح موضوعا وعکسه کذا افاده
الشیخ ابن حجر المکی فی حل معنی هذا الحدیث الا ان ضمیر
مرجع الضمیر فی قوله فاخذ به ای بالفضیلة بمعنی الفضل
والظاهر انه راجع الی شئ فیه فضیلة ومعنی اخذ
ای عمل به قولا او فعلا ثم قوله ایمانا به ای ایمانا بالله و
ایقانا برجاء ثوابه لان المعنی ایمانا بان ذلک الحدیث
کما حمله الشیخ فاحتاج الی تحمل فی الجواب والله اعلم
بالصواب **حدیث** من بشر نی بخروج صفر
بشرته بالجنة لا اصل له **حدیث** من بورک
له فی شئ فلیلزمه قال ابن تیمیه هو من کلام بعض السلف
قلت وهو استواح منه فاخرجه ابن ساحة من حدیث

باوجود ضعیف ہونے حدیث کی تسلیم کر لیا ہو اسلئے ضعیف نہیں
بولتے مگر اسپر جبکا مضمون ثابت نہو اگر اسکو صحیح پر حمل کیا جائے تو یہ قول
اوسکو منافی ہوگا (اگر امر اسطرح نہو) اسلئے کہ ضعیف ہونا صحت کے منافی
ہے جواب یہ ہو کہ ہم پہلی شق اختیار کرتے ہین اور کہتے ہین کہ اعتقاد ثبوت
کا سند پر موقوف نہین ہے شاید کسی اور وجہ سے ثابت ہو جیسا کہ وہ عام
ہو اور عمومات مین اسکو داخل کر لی پس ثبوت اسکا اسوقت عام کے
داخل کرنیسے ہوگا نہ کسی اور وجہ سے یا دوسرے شق کو اختیار کرتے ہین
اور اسکو اوس سند پر حمل کرتے ہین جو ظاہر مین صحیح ہو پس اسکا ثبوت
اس حیثیت سے ہو سکتا ہو اور احتمال ہے کہ باطن مین صحیح نہو پس
اسوقت اسکے لئے یہ ثواب لکھا جائیگا جو اسکو ملا ہو باوجود یکہ یہ حدیث
واقع مین ضعیف ہو اسلئے کہ راوی اسکے ظاہر مین عدالت وغیرہ
صفتون سے متصف ہین اور باطن مین ایسے نہین ہین اور محققین
کا یہ مذہب ہے کہ صحت اور حسن اور ضعف من حیث الظاہر ہے اور
احتمال ہو کہ صحیح موضوع ہو اور موضوع صحیح ہو ایسا ہی شیخ ابن
حجر مکی نے اس حدیث کی معنی مین لکھا ہو مگر فاخذ بہ کی ضمیر کا مرجع
فضیلت کو بنایا اور ظاہر یہ ہو کہ راجع شئی فیہ فضیلة کی طرف ہو اور
معنی اخذ بہ کی یہ ہین کہ عمل کرے اس سے خواہ قول ہو یا فعل اور
ایماناً بہ کی ایمان لانا ساتھ اللہ کے اور ثواب کے وعدہ کا یقین کرتا
ہے نہ یہ کہ ایمان ساتھ اوس حدیث کی جسطرح شیخ نے لکھا ہو پس
اوسکے جواب کیطرف تکلیف ہی محتاج ہوا ہو واللہ اعلم
بالصواب **حدیث** جو شخص مجھے خارجین کے نکلنے کی
بشارت دی مین اوسکو جنت کی بشارت دیتا ہون اسکا کچھ
اصل نہین ہے **حدیث** جسکو کسی شے مین برکت ہو تو چاہیے
کہ اوسکو لازم پکڑی۔ کہا ابن تیمیہ نے یہ بعض سلف کی کلام ہے
مین کہتا ہون اس کلام مین اوسکے آرام معلوم کیا ہو اسکو ابن ماجہ

انس و عائشة كما ذكره الزركشي قال السخاوي رواه
ابن ماجة من حديث انس به مرفوعا بلفظ من اضاف
شيئ فليلزمه وهو عند البيهقي في الشعب بلفظ
رزق بدل من اضاف قلت وهو كذلك في الجامع
الصغير باللفظين **حديث** من تزوج امرأة
لمالها حرمه الله مالها وجمالها قال الزركشي
لا يعرف وقال السخاوي لم اقف عليه وفي الصحيحين
المرأة لمالها وجمالها وحسبها ودينها فاظفر بذات
الدين تربت يداك **حديث** من تزيى بغير زيه
فقتل فدمه هدر ليس له اصل يعتمد وحكايات
الجن المروية في ذلك عن النبي عليه السلام لم تثبت
منها شيئ **حديث** من تكلم بكلام الدنيا في المسجد
احبط الله اعماله اربعين سنة قال الصغاني موضوع
وهو كذلك لانه باطل مبنى ومعنى **حديث** من
تواضع لغني لاجل غناه ذهب ثلثا دينه ذكره
ابن الجوزي في الموضوعات قال السيوطي ولم يصب فقد
رواه البيهقي في الشعب عن ابن مسعود وانس بلفظ
من دخل على غني فتواضع له ذهب ثلثا دينه
وقال في كل منهما اسناد ضعيف **حديث**
من جالس عالما فكأنما جالس نبيا قال السخاوي
لا اعرفه في المرفوع قلت لكن معناه صحيح لان العلماء
ورثة الانبياء وقد قال الله تعالى (فاسئلوا اهل الذكر
ان كنتم لا تعلمون) وورد الشيخ في قومه كالنبي في
امته **حديث** من جد وجد ترجم السخاوي
ولم يتكلم عليه قلت لا اصل له بل هو من كلام بعض الفضلاء

انس اور عائشہ سے روایت کی ہے جیسا کہ زرکشی نے ذکر کیا ہے کہا سخاوی
نے اسکو ابن ماجہ نے انس سے ان لفظوں سے مرفوع روایت کی ہے جو شخص
کسی شئے سے کچھ نفع پائے تو چاہیئے کہ اسکو لازم پکڑے اور بیہقی نے شعب میں
اسطرح ہے من اضاف کی جگہ لفظ من رزق کا ہے معنی ایک ہی ہیں میں کہتا ہوں جامع
صغیر میں دونو لفظوں سے روایت ہے **حدیث** جو شخص عورت کو مال
کے سبب سے نکاح کرے تو اللہ اسپر مال اور جمال اوسکا حرام کر دیتا ہے کہا زرکشی
نے یہ معلوم نہیں ہوا اور کہا سخاوی نے میں اسپر واقف نہیں ہوا اور
صحیحین میں ہے نکاح کیجائے عورت مال و جمال و حسب اور دین کے سبب سے
دین والے ضرور کر تیری ہاتھ خاک آلودہ ہوں **حدیث** جسنے اپنی
صورت کی سوا کوئی اور صورت بنائی پھر قتل کیا گیا تو خون اوسکا ضائع ہوگا
اسکا کچھ اصل معتمد علیہ نہیں ہے اور جو حکایتیں جنوں کے اسباب میں آنحضرت
سے مروی ہیں انسے کوئی ثابت نہیں ہے **حدیث** جو شخص مسجد میں دنیا کی کلام
کریگا اللہ تعالی اوسکی چالیس برس کے عمل نابود کرتا ہے کہا صغانی نے موضوع ہے
یہ سیطرح ہے اسلئے کہ بناوٹ اور معنی سے باطل ہے **حدیث** جو شخص غنی
کیلئے تواضع کریگا تو اوسکے دین کے دو تہائیاں جاتی رہتی ہیں اسکو ابن
جوزی نے موضوعات میں ذکر کیا ہے کہا سیوطی نے وہ صواب کو نہیں پہونچا
اسلئے کہ بیہقی نے شعب میں ابن مسعود اور انس سے ان لفظوں سے روایت
کی ہے جو شخص غنی پر داخل ہوا اور اوسکی تواضع کی اوسکے دو تہائی دین کے
جاتی رہتی ہیں اور کہا دونو روایتوں کے سند ضعیف ہے **حدیث** جو
شخص عالم کی پاس بیٹھا گویا نبی کی پاس بیٹھا کہا سخاوی نے میں اسکو مرفوع
نہیں جانتا میں کہتا ہوں معنی اسکے صحیح ہیں اسلئے کہ عالم نبیوں کے
وارث ہیں اور اللہ تعالی نے فرمایا ہے پس سوال کرو اہل ذکر کو اگر تم
نہیں جانتے) اور یہ بھی آیا ہے شیخ اپنی قوم میں مثل نبی کی ہے
اپنی امت میں **حدیث** جسکی کوشش کی اوسنے پایا کہا سخاوی نے اسکو مرفوع
لایا ہے اور اسپر کچھ کلام نہیں کیا میں کہتا ہوں اسکا کچھ اصل نہیں ہے بلکہ بعض فاضلوں کی کلام ہے

من تواضع لغني لاجل غناه ذهب ثلثا دينه

وكذا حديث من لج ولج **حديث** من جمع مالا من تهاوش اذهبه الله في نهاب قال السبكي لا اصل له انتهى لكن اخرجه القضاعي عن ابي سلمة الخصي به مرفوعا وابو سلمة قاضي حمص ضعيف بيهري باوجود ضعفه مرسل وفي سنده متروك كما قال السخاوي وقلت المرسل حجة عند الجمهور وقد ذكره الجامع الصغير بلفظ من اخذ مالا من تهاوش اذهبه الله في نهاب اخرجه ابن النجار عن ابي سلمة الخصي فهو ضعيف لا موضوع والمعنى ان كان مال مصيب من غير حله ولا يدري وجه اخذه اذهبه الله في المهالك غاية امره كانه جمع مهوش من الهوش بمعنى الجمع والخلط والميم زائدة ويروى من هاوش ويروى من هاوش بفتح النون وكسر الواو وجمع هواش وهو بمعناه كذا في النهاية وفي القاموس ان المهاوش ما غضب في سرق والنهابر المهالك زاد بعضهم والامور المتبددة **حديث** من جهل شيئا عاداه قال ابن الربيع ليس بحديث وقد هو كذلك كما قال الشاعر المرء اعداء ما جهل **حديث** من حدث حديثا فعطس عنده فهو حق قال السخاوي رواه ابو يعلى عن ابي هريرة مرفوعا وكذا اخرجه الدارقطني والطبراني والبيهقي وقال انه منكر عن الزناد وقال غيره انه باطل ولو كان سنده في الشمس لتحقق فيه بحث لا يخفى قال الزركشي فقد حسنه النووي واخطأ من قال ان الحديث باطل وللطبراني من حدث انس اصدق الحديث ما عطس عنده **حديث** من حفر لاخيه قليبا اوقعه الله فيه قريبا قال العسقلاني

اور ایسی ہی ہے یہ حدیث جسنے کوشش کے وہ داخل ہوا **حدیث** جس شخص نے مال خلط ملط جمع کیا اللہ تعالی اوسکو ہلاکت مین لے جاتا ہے کہا سبکی نے اسکا کچھ اصل نہین ہے انتہی لیکن قضاعی نے ابو سلمہ حمصی سے مرفوع روایت ذکر کی ہے اور ابو سلمہ قاضی حمص ضعیف ہے بیہری باوجود ضعف کے مرسل ہے اور اسکی سند مین ایک شخص متروک الحدیث ہے جیسا کہ سخاوی نے کہا ہے مین کہتا ہون مرسل جمہور کی نزدیک حجت ہے اور جامع صغیر مین ان لفظون سے روایت ہے جس شخص نے مال مخلوط حاصل کیا تو (یہ جانو) اللہ تعالی اوسکو ہلاکت مین لے گیا یہ ابن نجار نے ابی سلمہ حمصی سے روایت کی ہے یہ حدیث ضعیف ہے نہ موضوع معنے اس حدیث کی یہ ہین جو مال سوائے حلت کی جمع کیا گیا اور اوسکی حاصل کرنیکی وجہ معلوم نہ ہو تو اللہ تعالی اوسکو ہلاکت مین لے جاتا ہے اور مہوش کے مشتق ہوش سے ہے بمعنے اسکے جمع اور خلط کی ہین اور میم زائدہ ہے اور بعض روایتون مین تہاوش کا لفظ ہے بفتح تا اور کسر واو جمع ہواش کے ہی معنے واحد ہین ایسا ہی نہایہ مین ہے اور قاموس مین مہاوش کے معنے غضب اور چوری کے ہین اور تہابر کی معنے ہلاک کی ہین اور بعضون نے یہ زیادہ کیا ہے اور امور متفرقہ **حديث** جو شخص کسے شئی کو جانے تو چاہیے کہ اوسکی عادت پکڑے کہا ابن ربیع نے یہ حدیث نہین ہے مین کہتا ہون ایسا ہی ہے جیسا کہ کسی شاعر نے کہا ہے آدمی ہمیشہ دشمن رہتا ہے اوسکا جسکو وہ نہ جانتا ہو **حديث** جسنے کوئی حدیث بیان کی اور اوسنے چھینک ماری تو وہ حق ہے کہا سخاوی نے ابو یعلی نے ابو ہریرہ سے یہ مرفوعا روایت کی ہے اور ایسا ہی دارقطنی اور طبرانی اور بیہقی نے ابی الزناد سے روایت کیا ہے بیہقی نے منکر ہے اور دوسرون نے کہا باطل ہے اگرچہ سند اسکے سورج مین ہو یعنی ظاہر ہو اور اسمین بحث ہی جو پوشیدہ نہین اور کہا زرکشی نے نووی نے اسکو حسن کہا ہے اور جسنے اسکو باطل کہا اوسنے خطا کیا اور طبرانی مین انس سے ہے سچی حدیث سے زیادہ ہے حدیث جسکے پاس چھینک جائی **حديث** جو شخص بھائی کے لیے کنواں کھودے تو جلد ہی اسکو اللہ تعالی اسمین گراتا ہے - کہا عسقلانی نے

لم اجد له اصلا قلت وكذا لفظ بعضهم من حلف
بغير الاخيه وقع فيه ولكن معناه صحيح مستفاد من
قوله تعالى ولا يحيق المكر السئ الا باهله) **حدیث**
من حلف بالله صادقا كان كمن سبح الله وقد
ترجمه السخاوي ولم يتكلم عليه قلت معناه صدق
وصواب لانه اذا كان في يمينه صادقا يكون حالفه بالله
ذكرا موافقا ولو كان الحالف منافقا قال ابن الربيع
ما علمته في المرفوع وقد قال الامام الشافعي لا حلف
بالله تعالى قط صادقا ولا كاذبا اجلالا لله عز وجل
فلو كان معنى هذا الحديث صحيحا لما كان ترك اليمين
اجلالا لله عز وجل من الخصال المحمودة انتهى ولا
يخفى انه لو كان تركه من الخصال الحميدة لما كان فعله
من الشمائل السعيدة وقد حلف صلى الله تعالى عليه وسلم
في مواضع متعددة من احاديث متبددة كما حلف
الله تعالى في كتابه في ما كثر من خطابه فينبغي ان يحمل ترك
الحلف من الخصال المحمودة على حالة الخصومة في المعاملة بان
يعطي ما يتوجه عليه ولا يحلف عملا بالجملة **حدیث**
من دخل السوق فقال لا اله الا الله وحده لا شريك له
له الملك وله الحمد يحيي ويميت وهو حي لا يموت بيده الخير
وهو على كل شئ قدير كتب الله له الف الف حسنة ومحا
عنه الف الف سيئة ورفع له الف الف درجة قال ابن
الجوزية هذا الحديث معلول اعله ائمة الحديث ذكره الترمذي
في جامعه وقال هذا حديث غريب وقال ابن ابي حاتم
سألت ابي عن هذا فقال الحديث منكر وقع فيه خطا و
غلط ورواه ابن ماجة في سننه وفي سنده ضعف كما قال

(ترجمہ)

سنے اسکا اصل نہیں پایا اور ایسی ہی یہ لفظ ہیں جو شخص بہائی کیلئے
کہوان کہو کے تو غلط اوسمیں گرتا ہی۔ لیکن معنی اسکے صحیح ہیں اس آیت سے
مستفاد ہیں (نہیں الٹتا مکر برا مگر اوسکے اہل پر) **حدیث** جسنے
اللہ تعالیٰ کی نام سی سچی قسم کی وہ اوس شخص کے طرح ہی جسنے اسکی تسبیح
کی اور پاکی کی سخاوی اسکو ترجمہ میں لایا ہی اور اسپر اوسنے کچھ کلام نہیں
میں کہتا ہوں اسکے معنی درست ہیں اسلئے کہ جب وہ قسم میں سچا ہی تو قسم اللہ
کے موافق ہوگی اگرچہ وہ منافق ہو اور اسی کا نام ذکر ہے۔ کہا ابن ربیع
نے میں اسکو مرفوع نہیں جانتا حالانکہ امام شافعی نے کہا ہی میں نے اللہ تعالیٰ
کے نام کی بسبب جلالت اوسکی کی کبھی قسم نہیں کی نہ سچی نہ جھوٹی اگر معنے
حدیث کی صحیح ہوتے تو امام شافعی کبھی قسم بسبب اللہ تعالیٰ کی جلالت کے
اس خصلت محمودہ کو ترک کرتی انتہی اور پوشیدہ نہیں ہے کہ اگر قسم کا
ترک کرنا خصلت محمودہ ہوتا تو آنحضرت کا فعل کیسے نیک خصلتوں سے
شمار نہ کیا جاتا حالانکہ آنحضرت نے بہت حدیثوں سے ثابت ہوتا ہی کہ قسم کھاتے ہی
جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کی بہت جگہ میں آنحضرت کو مخاطب کرکے
قسم کی ہی پس لائق یہ ہی کہ قسم کا ترک کرنا حالت خصومت میں خصال محمودہ سے کیا
جاوی اسطرح سے کہ مدعی علیہ کو مال دیا جاوی اور اوس سے قسم لی جاوی **حدیث**
جو شخص بازار میں داخل ہوا اور کہا نہیں کوئی لائق عبادت
کی مگر اللہ جو اکیلا ہی اوسکا کوئی شریک نہیں اوسکی لئے ملک ہی اور
اوسی کیلئے زندہ کرتا ہی اور مارتا ہی اور وہ زندہ ہی نہ مرنی والا اوسکے
ہاتھ میں نیکی ہی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی۔ تو اللہ تعالیٰ اوسکیلئے ایک لاکھ نیکی لکھتا ہی
اور اوس سے لاکھ گناہ دور کرتا ہی اور اوسکیلئے لاکھ درجے بلند کرتا ہی
کہا ابن قیم الجوزیہ نے یہ حدیث معلول ہی ترمذی نے جامع میں ذکر کیا ہی کہ امام
نے اس حدیث کو معلول کہا اور کہا یہ حدیث غریب ہی اور کہا ابن ابی
حاتم نے میں اپنی باپ سے اس حدیث کی بابت پوچھا کہا یہ منکر ہی اسمیں غلطی اور
خطا واقع ہوا ہی اسکو ابن ماجہ نے اپنی سنن میں ضعیف سند سے روایت کیا ہی اور ایسا ہی

الدارقطنی والنسائی والدارمی وابوذرعۃ وقال ابن حبان لا یحکی کتب حدیثہ الا علی وجہ التعجب کما ینفرد بالموضوعات عن الاثبات واللہ اعلم بحقائق الحالات **حدیث** من دعا ظالم بطول البقاء فقد احب ان یعصی اللہ ذکرہ الغزالی فی الاحیاء والزمخشری فی تفسیرہ قال السخاوی ولم نرہ فی المرفوع بل اخرجہ ابونعیم فی الحلیۃ من قول سفیان الثوری وقال ابن الجوزی وکل ما یروی فی معناہ موضوع ای بحسب اسنادہ ومبناہ والا فالاشک فی صحۃ معناہ وقد قال العراقی فی تخریج احادیث الاحیاء رواہ ابن ابی الدنیا فی کتاب الصمت فی قول الحسن البصری وکذا قال العسقلانی فی تخریج الکشاف **حدیث** من رفع یدیہ فلا صلوۃ لہ موضوع **حدیث** من زارنی وزار ابی ابراھیم عام واحد دخل الجنۃ قال ابن تیمیۃ انہ موضوع وکذا قال النووی فی آخر الحج من شرح المھذب انہ موضوع باطل لا اصل لہ وقال الذھبی طرقہ کلھا لینۃ یقوی بعضھا بعضا لکن ما فی روایاتھا متھم بالکذب **حدیث** من زار العلماء فکانما زارنی ومن صافح العلماء فکانما صافحنی ومن جالس العلماء فکانما جالسنی فی الدنیا اجلس الی یوم القیمۃ قال فی الذیل فی اسنادہ حفص **حدیث** من زرع حصد لین بحدیث فی المبنی وھو صحیح فی المعنی فی الدنیا والعقبی وقد تقدم الکلام علی حدیث الدنیا مزرعۃ الآخرۃ **حدیث** من سبق الی مباح فھو لہ ھو معنی ما فی ابی داؤد من حدیث اسمر بن مضرس بلفظ من سبق الی ما لم

دارقطنی اور نسائی اور دارمی اور ابوذرعہ نے کہا ہی اور کہا ابن حبان نے نہیں لاتی محدث ایسی حدیث مگر تعجب سے جیسا کہ موضوعات بطور تنبیہ کے لاتی ہین اور اللہ تعالی حالات کو بہتر جانتا ہی والا ہی **حدیث** جسنے ظالم کے لئے لمبی عمر کی دعا کی اوسنے اللہ تعالی کی نافرمانی کو دوست رکھا یہ غزالی نے احیا مین ذکر کیا ہی اور زمخشری نی تفسیر مین کہا سخاوی نے مین اسکو مرفوع نہین جانتا بلکہ ابونعیم نی حلیہ مین سفیان ثوری کا قول نقل کیا ہی کہا ابن جوزی نی جو حدیث ان معنون مین مروی ہے وہ موضوع ہے یعنی باعتبار اسناد اور بنا کی ورنہ اسکی صحت معنے مین تو کچھ شک نہین ہے حالانکہ عراقی نی تخریج احادیث الاحیا مین کہا ہی کہ اسکو ابن ابی الدنیا نی کتاب الصمت مین حسن بصری سے ذکر کیا ہی اور ایسا ہی عسقلانی نی تخریج الکشاف مین کہا ہی **حدیث** جسنے رفع یدین کیا تو اوسکی نماز نہین ہوتی یہ موضوع ہی **حدیث** جسنے تیری اور میرے باپ ابراہیم علیہ السلام کی ایک سن مین زیارت کی وہ جنت مین داخل ہوگا۔ کہا ابن تیمیہ نی یہ موضوع ہی اور ایسا ہی نووی نی آخر الحج مین شرح المہذب سے کہا ہی کہ یہ موضوع ہی باطل ہے اسکا کچھ اصل نہین ہے اور کہا ذہبی نے اسکی سب طرق نرم ہین بعض بعض کو قوی کرتی ہین لیکن ان روایتون مین ایک شخص متہم بالکذب ہی **حدیث** جسنے عالمون کی زیارت کی تو اوسنے میری زیارت کی اور جسنے عالمون سے مصافحہ کیا تو گویا اوسنے مجھسے مصافحہ کیا اور جو شخص عالمون کی پاس بیٹھا تو گویا میری پاس بیٹھا اور جو شخص میرے پاس دنیا مین بیٹھا قیامت کے دن میرے پاس بیٹھیگا۔ کہا ذیل مین اسکی سند مین حفص کذاب ہی **حدیث** جسنے زراعت کی اوسنے کاٹی یہ حدیث نہین اور اسکے معنے دنیا اور آخرت کی صحیح ہین اور اسپر کلام اس حدیث کی پہلے گزر چکی **حدیث** آخرت کے کھیتے ہی **حدیث** جو شخص مباح چیز کیطرف سبقت جائے پس وہ چیز اوسکے ہی معنے ہین اسحدیث کے جو ابوداؤد مین اسمر بن مضرس سے ان لفظون سے ہی جو شخص سبقت

ف دوسرے حاشیہ پر

یسبق الیہ فھولہ قال البغوی لا اعلم ھذا الاسناد
غیر ھذا الحدیث وصححہ الضیاء فی المختارۃ ذکرہ
السخاوی قلت وفی الجامع الصغیر من سبق الی مالم
یسبق الیہ مسلم فھولہ رواہ ابو داؤد والضیاء عن
ام جندب انتھی وبوئید حدیث منی مناخ من سبق
حدیث من سر اخاہ المؤمن فقد سر اللہ ذکر
فی الاحیاء وقال العراقی رواہ ابن حبان والعقیلی فی الضعفاء
من حدیث ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ بلفظ من سر
مؤمنا فانما سر اللہ وقال العقیلی باطل لا اصل لہ وفی
الذیل حدیث من سر مومنا فانما سر اللہ ومن عظم مؤمنا
فانما یعظم اللہ ومن اکرم مؤمنا فانما یکرم اللہ ھو
کذب بین وقال ابن حبان سمعت جعفر بن ابی بابان
یملی حدثنا ابن وھب حدثنا اللیث عن نافع عن
ابن عمر من سر المؤمن فقد سرنی ومن سرنی فقد سر
اللہ فقلت یا شیخ اتق اللہ ولا تکذب علی رسول اللہ فقال
لست منی فی حل انتم تحسدونی لاسنادی فحلفت
حتی حلف لا یحدث بمکۃ **حدیث** من سمی فی وضوئہ
لم یزل ملکاہ یکتبان لہ الحسنات حتی یحدث من ذلک
الوضوء فی اسنادہ ابن علوان المشھور بالوضع **حدیث**
من سمع المنادی بالصلوۃ فقال مرحبا بالقائلین
عدلا ومرحبا بالصلوۃ واھلا کتب اللہ لہ الفی الفی
حسنۃ ومحا عنہ الفی الف درجۃ لا اصل لہ **حدیث**
من شکی ضرورتہ اوجب معونتہ ھو من کلام بعض
السلف **حدیث** من صبر علی حر مکۃ ساعۃ
من نھار تباعدت منہ جھنم مسیرۃ مائۃ عام اخرجہ

سبقت نہیں کی گئی پس وہ اوسی کی ہی۔ کہا بغوی نے میں اس اسناد کے
سوائے اس حدیث کی اور کوئی نہیں جانتا سخاوی نے ذکر کیا ہی کہ ضیاء نے
مختارہ میں اسکی تصحیح کی ہی میں کہتا ہوں جامع صغیر میں اس طرح ہی جو شخص
سبقت کریگا اوسکی طرف جسکے طرف کسی مسلمان نے سبقت نہیں پس وہ
اوسکی ہی اسکو ابو داؤد اور ضیاء نے ام جندب سے روایت کیا ہی انتہی اور حدیث
اسکی تائید کرتی ہی منی مناخ اسکا ہی جو اسکی طرف سبقت کریگا **حدیث**
جسنے بھائی مومن کو خوش کیا اوسنے اللہ تعالی کو خوش کیا۔ حدیث احیاء میں ہی
اور کہا عراقی نے ابن حبان اور عقیلی نے ضعفا میں ابی بکر صدیق سے
ان الفاظ کی روایت کی ہی جس نے مومن کو خوش کیا تو اوسنے اللہ تعالی کو خوش
کیا جس نے مومن کی تعظیم کی اوسنے اللہ تعالی کی تعظیم کی جسنے مومن کا اکرام کیا
اوسنے اللہ تعالی کا اکرام کیا) جھوٹی ہے اور کہا ابن حبان نے میں نے جعفر بن
ابی ابان کو پڑھتے سنا ہی حدیث کی ہمکو ابن وہب نے کہا حدیث کی
ہمکو لیث نے نافع سے اوسنے ابن عمر سے جسنے مومن کو خوش کیا اوسنے
مجھکو خوش کیا اور جسنے مجھکو خوش کیا تو اوسنے اللہ تعالی کو خوش کیا۔
میں نے کہا اے شیخ اللہ سے ڈر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ مت بول
کہا اوسنے نہیں تو مجھ سے جہال تم میری سند کا حسد کرتی ہو پھر میں نے
اسکو خوف دلایا تا کہ اوسنے قسم کی کہ میں کہ میں حدیث نہ بیان کرونگا
حدیث جو شخص وضو کی لئے بسم اللہ پڑہے تو ہمیشہ دو فرشتے اوسکے لئے
نیکیاں لکھتے رہتے ہیں تا کہ اوسکا وضو ٹوٹ جاوے اسکی سند میں ابن علوان جو
وضاع مشہور ہی **حدیث** جو شخص نماز کیلئے اذان سنے اور کہنے والوں کیلئے اور نماز کی
لئے اور نمازیوں کے لئے مرحبا کہے تو اللہ تعالی اوسکے لئے دو لاکھ نیکی کا ثواب لکھتا
ہے اور اوسکی دو لاکھ برائی دور کرتا ہی اور اوسکیلئے دو لاکھ درجہ بلند کرتا ہی
اسکا کچھ اصل نہیں ہے **حدیث** جسنے اپنی ضرورت کا شکوہ کیا تو اوسکی مدد واجب
ہوئی یہ بعض سلف کے کلام ہی **حدیث** جو شخص مکہ کی گرمی پر ایک
گھڑی صبر کریگا تو دو سو برس کے راستہ اس سے دوزخ دور ہوتا ہی

العقیلی فی الضعفاء عن ابن عباس رضی اللہ عنہما مرفوعا
بلفظ من صبر علی حر مکۃ ساعۃ باعد اللہ جھنم منہ
سبعین خریفا و قال ھذا باطل لا اصل لہ قلت قد
ذکرہ الامام النسفی فی تفسیر المدارک وھو امام جلیل
فلا بد ان یکون للحدیث اصل اصیل غایتہ ان یکون
ضعیفا **حدیث** من صلی علی جنازۃ فی المسجد
فلا اجر لہ قال ابن عبد البر خطا فاحش و الصواب روایۃ
فلا شیء لہ قلت و ھو محمول علی روایۃ فلا شیء علیہ
قد بینت المسئلۃ فی رسالۃ مستقلۃ **حدیث**
من صلی خلف تقی فکانما صلی خلف نبی لا اصل لہ
حدیث من صلی علی ولم یصل علی آلی فقد جفانی
لم یوجد **حدیث** من طاف ھذا البیت اسبوعا
وصلی خلف المقام رکعتین و شرب من ماء زمزم غفر
لہ ذنوبہ بالغۃ ما بلغت قال السخاوی لا یصح و قد ولع بہ
العامۃ کثیرا لا سیما بمکۃ بحیث کتب علی بعض جدرھا
الملاصق لزمزم و تعلقوا فی ثبوتہ بمنام و شبھہ مما
لا یثبت الاحادیث النبویۃ بمثلہ قلت و حیث اخرج
الواحدی فی تفسیرہ و الجندی فی فضائل مکۃ و الدیلمی
فی مسندہ بلفظ من طاف بالبیت اسبوعا ثم اتی مقام
ابراھیم فرکع عندہ رکعتین ثم اتی زمزم فشرب من
مائھا اخرج اللہ من ذنوبہ کیوم ولدتہ امہ لا یقال
انہ موضوع غایتہ انہ ضعیف مع ان قول السخاوی
لا یصح لا ینافی الضعف و الحسن الا ان یرید بہ انہ لا
یثبت و کان الزنی فھم ھذا المعنی حتی قال فی مختصرہ
انہ باطل لا اصل لہ و قد اغرب بعض علمائنا فی

عقیلی نے ضعفا میں ابن عباس سے ان لفظوں سے مرفوع روایت کی ہی جو
شخص مکہ کی گرمی پر ایک ساعت صبر کریگا تو اللہ تعالی اوس سے دوزخ کو ستر خریف
دور کرتا ہی اور کہا یہ باطل ہے اسکا کچھ اصل نہیں میں کہتا ہون اسکو امام نسفی
نے تفسیر مدارک میں ذکر کیا ہی حالانکہ وہ بڑا جلیل القدر امام ہی پس ضرور
ہے کہ حدیث کا کچھ اصل ہونا چاہئیے غایۃ الامر یہ ہوگا کہ ضعیف ہوگی
حدیث جو شخص مسجد میں جنازہ پڑہے تو اوسکو اجر نہیں ملیگا
کہا ابن عبد البر نے یہ خطا فاحش ہے صواب یہ ہی کہ روایت اسطرح
ہے فلا شیء علیہ میں کہتا ہون اسکے معنے یہ ہین کہ اسپر کچھ گناہ نہیں اور میں نے
یہ مسئلہ ایک رسالہ مستقل میں لکھا ہی **حدیث** جس نے متقی کے
پیچھے نماز پڑہی گویا اوس نے نبی کی پیچھے نماز پڑہی ہے اسکا کچھ اصل نہیں
ہے **حدیث** جس نے مجھپر درود بھیجا اور میرے آل پر نہ بھیجا تو اوسنے
ظلم کیا ہے نہیں ملے **حدیث** جس نے خانہ کعبہ کا ہفتہ بھر طواف کیا
اور پیچھے مقام کے دو رکعت نماز پڑہی اور پانی زمزم کا پیا تو اوسکے سب گناہ
بخشے جاتی ہین خواہ کسقدر ہون کہا سخاوی نے یہ صحیح نہیں ہے اور عوام
الناس میں بہت مشہور ہی خصوصا مکہ میں بعض دیوار و پنیر جو زمزم
سے ملی ہوئی ہین لکھی ہوئی ہے اور اسکے ثبوت کے لئے ایسی چیزون سے تعلق
کیا ہی جسنے حدیث ثابت نہیں ہوسکتی مثلا خواب میں کہتا ہون جب
اسکو واحدی نے تفسیر میں اور جندی نے فضائل مکہ میں اور دیلمی نے مسند
میں ان الفاظ سے روایت کی ہی (جسنے ایک ہفتہ طواف کیا پھر مقام ابراہیم
پر آکر دو رکعت نماز پڑہی پھر زمزم پر آکر اس سے پانی پیا تو اسکو اللہ
تعالی گناہون سے ایسا نکالتا ہی گویا اسکو اوسکی ماں نے آج جنا ہی)
تو موضوع نہ ہوگی غایۃ یہ کہ ضعیف ہوگی باوجودیکہ قول سخاوی کا
کہ یہ صحیح نہیں ضعف اور حسن کے منافی نہیں ہے مگر جب اوسکے
یہ معنی ہون کہ یہ ثابت نہیں ہے اور مزنی نے یہی معنے سمجھ کر مختصر
میں کہا ہے کہ یہ باطل ہے اسکا کچھ اصل نہیں اور بعض ہمارے علماء نے

استنادہ لہذا الحدیث علی تکفیر الکبائر و
الصغائر مع ان کون الحج یکفر الکبائر خلاف الاجماع
کما صرح بہ النووی تبعا و القاضی عیاض و النووی
وغیرھم من الاکابر انہ لا یکفر الکبائر الا التوبۃ **حدیث**
من طاف اسبوعا فلم یتکلم فیہ الا بخیر غفر لہ ما سلف من ذنوبہ
لا اصل لہ فی المرفوع لکنہ فعل حسن حتی ان البدر ابن
جماعۃ طاف بالبیت سبعا کلما عاد الی الحجر عطس
لتقبیلہ وکذا اتفق لغیرہ من المکیین وغیرھم برقا
مجاھد ان ابن الزبیر طاف سبعا ذکرہ السخاوی و
قد اخرج ابن جماعۃ من حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما
کتاب الحج مرسلہ حدیثا بمعناہ فالحدیث لہ اصل
حدیث من طاف حول البیت سبعا فی یوم صائف
شدید حر رمستر عن مرأۃ وقار بین خطاہ و
قل التفاتہ وغض بصرہ وقل کلامہ الا بذکر اللہ تعالیٰ
ولمس الحجر فی کل طواف من غیر ان یوذی احدا
کتب اللہ لہ بکل قدم یرفعھا ویضعھا سبعین الف
حسنۃ ومحا عنہ سبعین الف سیئۃ ورفع لہ سبعین الف
الف درجۃ ویعتق اللہ عنہ سبعین رقبۃ عن کل
عشر آلاف درھم ویعطیہ اللہ تعالیٰ سبعین شفاعۃ
ان شاء فی اھل بیتہ من المسلمین وان شاء فی العامۃ
وان شاء عجلت لہ فی الدنیا وان شاء اخرت لہ فی
الاخرۃ اخرجہ الجندی فی تاریخ مکۃ عن ابن عباس رضی
اللہ تعالیٰ عنہما مرفوعا وفی رسالۃ الحسن البصری و
مناسک ابن الحاج نحوہ لکن اقار الوضع لا یحتج بہ
ولذا قال السخاوی انہ باطل **حدیث** من طاف

اس حدیث سے عجب نہیں کہ چھوٹی بڑی گناہ دور ہوجاتی ہیں ملائکہ
حج سے کبیرہ گناہوں کا دور ہونا خلاف اجماع کا ہے جیسا کہ نووی اور
قاضی عیاض اور نووی وغیرہ نے اکابر دین سے اسکی تصریح کی ہے کہ کبیرہ
گناہ سوائے توبہ کے اور کسی چیز سے دور نہیں ہوتے **حدیث** جو شخص ہفتہ
میں سات مرتبہ طواف کرے تو اوسکی پچھلی گناہ بخشی جاتی ہیں۔ اسکا مرفوع
ہونا ثابت نہیں لیکن یہ اچھا کام ہے تاکہ البدر بن جماعت نے بارش
میں خانہ کعبہ کا طواف کیا جب حجر کی مقابل آتا تو اوسکی چومنے کیلئے
جھکتا اور ایسا ہی کئی وغیرہ لوگوں کیلئے اتفاق ہوا ہے ملکہ کہا مجاہد نے ابن
زبیر نے بارش میں طواف کیا ہے یہ سخاوی نے ذکر کیا ہے اور ابن جماعت
نے ابن عمر سے کتاب الحج میں اس معنی سے حدیث ذکر کی ہے۔ پس حدیث
کا کچھ اصل ہے **حدیث** جو شخص خانہ کعبہ کی گرد سات مرتبہ گرمی کے
دنوں میں طواف کرے اور اپنا سر ننگا رکھے اور قدم چھوٹی چھوٹی رکھے
اور غیر چیزوں کی طرف التفات نہ کرے اور آنکھیں بند رکھے اور
کلام کم کرے (مگر اللہ تعالیٰ کے ذکر میں) اور حجر اسود کو ہر پھیری میں
چومے (سوا اسکے کہ کسی کو ایذا دے) تو اللہ تعالیٰ اسکے لئے ہر قدم
کے اوٹھانے اور رکھنے پر ستر ہزار نیکی لکھتا ہے اور ستر ہزار برائی اسکے
دور کرتا ہے اور ستر ہزار درجہ اسکے لیے بلند کرتا ہے اور ستر غلام اوسکی طرف
سے آزاد کرتا ہے (ہر غلام دس ہزار کی قیمت کا) اور اللہ تعالیٰ اوسکو ستر
لوگوں کی شفاعت بخشتا ہے خواہ مسلمانوں کے گھر والوں کے لئے کرے خواہ عام لوگوں
کیلئے اور اگر چاہے دنیا میں لے چاہے آخرت کیلئے رکھے
اس کو جندی تاریخ مکہ میں ابن عباس سے مرفوع
روایت کی ساتھ لایا ہے اور رسالہ حسن بصری
میں اور مناسک ابن حاج میں اسے طرح ہے لیکن
علامتین وضع کے اوسپر ظاہر ہیں اسے واسطے
سخاوی نے کہا ہے کہ یہ باطل ہے **حدیث** جو شخص

اسبوعا حافیا حاسرا کان له کعتق رقبة ومن طاف اسبوعا
فی المطر غفر له ما سلف من ذنبه ذکره الغزالی فی الاحیاء
قال العراقی لم اجد هکذا وعند الترمذی وابن ماجة من
حدیث ابن عمر رضی الله عنهما من طاف بالبیت اسبوعا فاحصاه
کان کعتق رقبة قلت وفی الجامع الصغیر من طاف
بالبیت سبعا وصلی رکعتین کان کعتق رقبة
حدیث من عبد الله بجهل کان ما یفسده اکثر مما
یصلحه یروی من کلام ضرار بن الازور الصحابی ورواه الدارمی
عن وائلة مرفوعا التعبد بغیر فقه کالحمار فی الطاحونة
ویؤیده حدیث لفقیه واحد اشد علی الشیطان من الف
عابد **حدیث** من عرف نفسه فقد عرف
ربه قال ابن تیمیة موضوع وقال السمعانی انه لا یعرف مرفوعا
وانما یحکی عن یحیی بن معاذ الرازی من قوله وقال النووی
انه لیس بثابت یعنی عن النبی صلی الله علیه وسلم والا فمعناه
ثابت فقد قیل من عرف نفسه بالجهل فقد عرف به بالعلم
ومن عرف نفسه بالفناء فقد عرف ربه بالبقاء ومن
عرف نفسه بالعجز والضعف فقد عرف ربه بالقدرة و
القوة وهو مستفاد من قوله تعالی (ومن یرغب عن ملة
ابراهیم الا من سفه نفسه) ای جهلها حیث لم یوقر
ربها **حدیث** من عرف نفسه استراح لیس فی المرفوع
بل یروی عن سفیان بن عیینة لیس بضعیف المدح من
عرف نفسه یعنی فاستراح من مدح الخلق ذمه
حدیث من عشق فعف فکتم فمات مات شهیدا
یروی من طریق سوید بن سعید عن علی بن مسهر عن
ابی یحیی القتات عن مجاهد عن ابن عباس رضی الله عنهما

ف من عرف نفسه فقد عرف ربه

سات مرتبہ ننگے پاؤن اور ننگے سر طواف کرے اوسکو غلام کے آزاد کرنیکا
برابر ثواب ملتا ہے۔ اور جو شخص بارش میں سات مرتبہ طواف کرے تو
اوسکے سب گناہ پچھلے بخشے جاتی ہیں۔ اسکو غزالی نے احیا میں ذکر کیا ہے کہا عراقی
نے میں اسکو اسطرح نہیں پایا اور ترمذی اور ابن ماجہ میں ابن عمر سے
جو شخص خانہ کعبہ کا سات مرتبہ طواف کرے اور اوسکو شمار کرے تو اسکو غلام
آزاد کرنیکا ثواب ملتا ہے میں کہتا ہوں جامع صغیر میں ہے جو شخص خانہ کعبہ
کے گرد سات مرتبہ پھرے اور دو رکعت نماز پڑھے اوسکو غلام آزاد کرنیکا ثواب
ملتا ہے **حدیث** جو شخص جہل سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے تو فساد اوسکا اصلاح
سے زیادہ ہوتا ہے یہ ضرار بن الازور صحابی کا کلام ہے اور دارمی نے وائلہ سے
مرفوع روایت ذکر کی ہے عبادت کرنیوالا بے سوچے افتاب کے چکی کے گدھے کیطرح
اور یہ حدیث اوسکی تائید کرتی ہے فقیہ ایک سخت ہے شیطان پر ہزار عابد سے **حدیث**
جسنے اپنے نفس کو معلوم کیا اوسنے اپنے رب کو معلوم کیا کہا ابن تیمیہ نے موضوع ہے
اور کہا سمعانی نے اسکا مرفوع ہونا ثابت نہیں ہے لیکن یحییٰ بن معاذ رازی کا
قول ہے اور کہا نووی نے یہ آنحضرت سے ثابت نہیں ہے لیکن معنے اسکے ثابت ہیں
بعضوں نے کہا ہے جسنے اپنے نفس کو جاہل سمجھا تو اوسنے رب کو عالم سمجھا جسنے
اپنے نفس کو فانی سمجھا تو اوسنے اپنے رب کو باقی سمجھا اور جسنے اپنے
نفس کو عاجز اور ضعیف سمجھا تو اوسنے اپنے رب کو قادر اور قوی سمجھا
یہ معنے اس آیت سے مستفاد ہوتے ہیں (نہیں لوٹتا ملت ابراہیم سے کوئی مگر
وہ شخص جو بیوقوف ہو) یعنے جسنے اپنے رب کو معلوم نہیں کیا
حدیث جسنے اپنے نفس کو پہچانا وہ آرام میں ہوا یہ روایت
مرفوع نہیں بلکہ سفیان بن عیینہ کا قول ہے نہیں ضرر دیتی مدح
اوسکو جسنے اپنے نفس کو پہچانا یعنے وہ خلقت کی مدح اور ذم سے
آرام میں ہوا **حدیث** جو شخص عاشق ہوا اور برائی سے بچا اور اسکو
چھپایا اور مر گیا تو شہید ہوا۔ یہ سوید بن سعید نے علی بن مسہر سے
اوسنے ابی یحییٰ القتات اوسنے مجاہد سے اوس نے ابن عباس سے

به مرفوعا بلفظ فهو شهيد وهو مما انكره ابن معين
وغيره على سويد حتى حكى الحاكم عن يحيى بن معين
لما ذكر له هذا الحديث قال لو كان لي فرس ورمح غزوت سويدا
قال السبكي ولكنه لم ينفرد به فقد رواه الزبير بن بكار
قال حدثنا عبد الملك بن عبد العزيز الماجشون عن
عبد العزيز بن ابي حازم عن ابن ابي بجيح عن مجاهد
به مرفوعا وهو سند صحيح وقد ذكره ابن حزم في معرض
الاحتجاج فقال فان اهلكت هوى اهلك شهيدا و
ان تمنن بقيت قرير العين روينا هذا قوم ثقات
بالصدق عن كذب في دين قال ابن الربيع تعفف اذا ما
تخلى بالخلا عالما بكون الهي ناظرا وشهيدا ففي خبر المختار
عفى كما تهواه اذا مات مات شهيدا قال السيوطي اخرجه
الحاكم في تاريخ نيسابور والخطيب في تاريخ بغداد وابن
عساكر في تاريخ دمشق واخرج الخطيب ايضا من حديث
عائشة بلفظ من عشق فعف ثم مات مات شهيدا و
اورده الديلمي بلا اسناد العشق من غير ريبة كفارة
للذنوب **حديث** من عصى الله في غربته رد الله
خائبا اي في كربته ترجمه السخاوي ولم يتكلم عليه قلت لا
اصل له فيما اعلمه **حديث** من علم احدا آية من كتاب
الله فقد ملك رقبته قال ابن تيمية موضوع وفي الذيل
هو كما قال **حديث** من فصل بيني وبين آلي بعلي
فعليه لكذا وكذا باطل لا اصل له وهو من مفتريات
الشيعة الشنيعة **حديث** من قال في ديننا برأيه
فاقتلوه وضعه اسحق الطلطي كما في اللوجيز **حديث**
من تقدم لاخيه بريفا يتوصا به فكانما قدم جوادا قال

ان لفظوں سے مرفوع روایت ذکر کی ہے پس وہ شہید ہے اسکا ابن معین وغیرہ
نے سوید پر انکار کیا ہے حتی کہ حاکم نے یحیی بن معین سے حکایت کی ہے کہ جب اوسکے پاس
یہ حدیث ذکر کی گئی کہا اوس نے اگر میری پاس گھوڑا اور نیزہ ہوتا تو میں
سوید سے جنگ کرتا۔ کہا سخاوی نے بھی اس سے منفرد نہیں ہوا بلکہ زبیر بن بکار نے
بھی مرفوع روایت بیان کی ہے کہا اوس نے حدیث کی ہمسے عبد الملک بن عبد العزیز
الماجشون نے عبد العزیز بن ابی حازم سے اوس نے ابن ابی بجیح سے اوسنے مجاہد سے
اور یہ سند صحیح ہے اور اوس سے ابن حزم نے حجت بھی پکڑی ہے اسطرح کہا اور
اگر تو حالت عشق میں ہلاک ہوگا تو شہید ہو کر مریگا اور اگر تو حسان کیا
گیا تو تو ٹھنڈی آنکھ باقی رہیگا یہ حدیث ہم سے ثقہ لوگوں نے روایت کی ہے جو کذب
اور شک سے بچی ہوئی ہے میں اور کہا ابن ربیع نے جب تو اپنی محبوبہ سے خلوت میں ہو
تو عفت اختیار کر یہ جان کر کہ خدا تعالی حاضر ناظر ہے اور خبر المختار میں ہے جس نے
عشق کو چھپایا اور گناہ سے بچا جب مریگا تو شہید ہو کر مریگا۔ کہا سیوطی نے اسکو حاکم
نے تاریخ نیساپور میں اور خطیب نے تاریخ بغداد میں اور ابن عساکر نے تاریخ
دمشق میں روایت کی ہے اور خطیب نے عائشہ سے بھی ان الفاظ سے روایت کی
ہے جو شخص عاشق ہوا اور گناہ سے بچا پھر جب مریگا تو شہید ہو کر مریگا اور دیلمی
نے بلا اسناد ذکر کی ہے بیشک عشق گناہوں کا کفارہ ہے **حدیث**
جو شخص حالت غربت میں اللہ تعالی کی نافرمانی کریگا اللہ تعالی اوسکو ناکام
میں رکھیگا ہے سخاوی نے اسکو ترجمہ میں لایا اور اسپر کچھ کلام نہیں کیا میں کہتا ہوں
کہ میرے نزدیک اسکا کچھ اصل نہیں **حدیث** جو شخص اپنے بھائی کو ایک آیت
کتاب اللہ کی سکھلائے اوسکی گردن کا مالک ہو جاتا ہے کہا ابن تیمیہ نے یہ موضوع ہے اور
ذیل میں بھی ایسا ہی ہے **حدیث** جو شخص میرے اور میرے آل میں بغض علی
سے فاصلہ کرے تو اوسپر یہ یہ (اور اوس سے یہ یہ) باطل ہے اسکا کچھ اصل
نہیں یہ شیعوں کا افترا ہے **حدیث** جس نے ہمارے دین میں اپنی رائے سے کچھ بات
کہی تو اوسکو قتل کرو اسپر اسحاق طلطی نے وضع کا حکم کیا ہے ایسا ہی وجیز میں ہے **حدیث**
جس نے اپنے بھائی کی آگ لوٹا وضو کرنیکو دیا گویا اوس نے گھوڑا آگے کیا۔ کہا

ابن تیمیہ ھو موضوع وفی الذیل ھو کما قال **حدیث** من قرأ البقرة ولم یدع بالشیخ فقد ظلم قال السخاوی لا اصل له قلت لعل اصله ان من کان من الصحابة اذا قرأ الزهراوین کان جلیلا عندهم **حدیث** من قرأ القرآن منکوسا القی فی النار منکوسا موضوع **حدیث** من قرأ فی الفجر بالم نشرح والم ترکیف لم یرمد قال السخاوی لا اصل له وکذا قراءة سورة انا انزلنا عقیب الوضوء لا اصل له وهو مفوت سنته انتهی واراد انه لا اصل له فی المرفوع والا فقد ذکر الفقیه ابو اللیث السمرقندی وهو امام جلیل واما قوله وهو مفوت سنته ای سنة الوضوء لیس له سنة مستقلة کما حققه العراقی واما یستحب ان یصلی بعد کل وضوء وان لم یحدث فوریها بعده فلا ینافی قراءة سورة وغیرها عقیب الوضوء قبل الصلوة نعم قیل الاولی ان یصلی قبل ان ینشف اعضاء وضوئه والله اعلم **حدیث** من قصدنا وجب حقه علینا قال السخاوی لم اقف علیه لکن فی معناه للسائل حق وان جاء علی فرس وقد مضی قلت وکذا لکن فی معناه اذا اتاکم کریم قوم فاکرموه لا سیما ان کان من کبرائهم وهو کریم عند الله بشهادة قوله تعالی ان اکرمکم عند الله اتقاکم **حدیث** من نقص اظفاره مخالفا لفاطمة رضی الله عنها قال السخاوی لم اجد له اصلا لکن نص الامام احمد علی استحبابه وکان الشرف الدمیاطی یاثر ذلک عن بعض مشایخه **حدیث** من قضی صلوة من العمر فی آخر جمعة من شهر رمضان کان ذلک جابرا لکل صلوة فاتته فی عمره الی سبعین سنة باطل قطعا لانه مناقض للاجماع علی ان شیئا من العبادات لا یقوم مقام

ابن تیمیہ نے موضوع ہے اور ذیل میں بھی ایسا ہی ہے **حدیث** جو شخص سورہ بقرہ پڑھتا ہے اور اوسکو شیخ کہکر نہیں پکارا جاتا تو وہ مظلوم ہے کہا سخاوی نے اسکا کچھ اصل نہیں میں کہتا ہوں شاید اصل اسکا یہ ہے جو شخص صحابہ سے زہراوین یعنی سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران پڑھتا ہے اوہ انکی نزدیک بزرگ گنا جاتا ہے **حدیث** جو شخص قرآن کو اُلٹا پڑھے تو وہ آگ میں اُلٹا کر کی ڈالا جائیگا موضوع ہے **حدیث** جو شخص فجر میں الم نشرح اور الم ترکیف پڑھے تو اوسکی آنکھیں نہیں دہوتیں کہا سخاوی نے اسکا کچھ اصل نہیں ہے اور انا انزلنا وضو کی بعد پڑھنے کا کچھ اصل نہیں بلکہ اس سے سنت فوت ہوتی ہے انتہا اسکا ارادہ یہ ہے کہ یہ مرفوع نہیں ورنہ اسکو فقیہ ابو اللیث سمرقندی نے ذکر کیا ہے حالانکہ وہ بڑا جلیل القدر امام ہے اور مراد اس قول سے (سنت فوت ہوتی ہے) فضل وضو کی ہے اسمیں شبہ ہے غزالی نے تحقیق کیا ہے کہ وضو کی لئے کوئی سنت مستقل نہیں ہے بلکہ مستحب ہے کہ وضو کی بعد نماز پڑھی جائے اور وضو کی بعد جلدی پڑھنا کسی نے شرط نہیں کیا تو وضو کی بعد نماز سے پہلے سورہ وغیرہ پڑھنی کچھ اوسکے منافی نہیں ہے مگر ان بعضوں نے کہا ہے اولی یہ ہے کہ وضو کے اعضا کا پانی خشک ہونیسے پہلے نماز پڑھی جائے واللہ اعلم **حدیث** جس نے ہمارا قصد کیا - اوسکا حق ہمپر واجب ہوا کہا سخاوی نے میں اسپر واقف نہیں ہوا لیکن اسکے معنی میں یہ روایت ہے سوائے اسکے حق ہے اگرچہ گھوڑی پر آئے اسکا ایسا ہی ہے جیسے کہ جو شخص میرے پاس کسی قوم کا معزز آدمی آئے تو اوسکی تعظیم کرو اور شک نہیں کہ ہر مومن اللہ کی نزدیک معزز ہے جیسا کہ اللہ تعالی نے شہادت دی ہے (تحقیق عزت والا تمسے اللہ کی نزدیک وہ ہے جو تم سے زیادہ متقی ہے) **حدیث** جو شخص اپنے ناخن مخالف فاطمہ کے کاٹے تو اوسکی آنکھوں میں بیماری نہیں دیکھنا کہا سخاوی نے میں اسکو نہیں پایا لیکن امام احمد نے اسکے مستحب ہونے پر تصریح کی ہے اور شرف دمیاطی بعض مشایخ سے بھی نقل کرتا تھا **حدیث** جو کوئی آخر جمعہ رمضان میں فرض قضا کرے تو ستر برس کی عمر تک اوسکی فوتی نماز کا بدلہ ہو جاتا ہے یہ قطعاً باطل ہے اس لئے کہ اجماع کی مخالف ہے کہ کوئی شئے عبادات میں قائم مقام کسی بر کے

أئة سنوات ثم لا عبرة بنقل النهاية ولا بقية
شراح الهداية فانهم ليسوا من المحدثين ولا اسند
لحديث الى احد من المخرجين **حديث** من قطع
جاء من ارتجاه قطع الله منه رجاه يوم القيمة فلم يلج
لجنة ينسب لحيوة الحيوان الكبرى معزف الاحمد عن
بي هريرة به مرفوعا وقال السخاوي وذلك مختلف
على احمد **حديث** من كتم سر ملك امر قال
لسخاوي ليس في المرفوع **حديث** من كثرت صلوته
بالليل حسن وجهه بالنهار لا اصل له وهو موضوع
من غير قصد فقد اتفق ائمة الحديث على انه من قول
شريك قاله الثابت لما دخل عليه ذكره السخاوي
حديث من لبس نعلا صفراء قل هم يروى عن ابن عباس
مرفوعا بلفظ لم يزل في سرور ما دام لابسها بدل
قلهم وقال ابن ابي حاتم عن ابيه انه كذب موضوع
وعزاه الزمخشري في الكشاف لعلي بلفظ البسوا حمما
وكان المأخذ قوله تعالى (صفراء فاقع لونها تسر الناظرين)
حديث من لعب بالشطرنج فهو ملعون قال النووي
لا يصح بل هو كذب لم يثبت من المرفوع في هذا الباب
شئ ذكره السخاوي قلت وقد ورد ملعون من لعب
بالشطرنج والناظر اليها كآكل لحم الخنزير رواه
ابن عبدان وابو موسى وابن حزم عن حبة بن مسلم
مرسلا كذا في الجامع الصغير للسيوطي وهو ملتزم
ان لا يذكر فيه موضوعا والمرسل حجة عند الجمهور
غاية الامر فيه ان سنده ضعيف ويتقوى بما حاديث
ثابتة وردت في ذم الشطرنج **حديث**

کی فوتی نمازوں کے نہیں ہوسکتی صاحب نہایہ اور بقیہ شارحین ہدایہ کی نقل
کا کچھ اعتبار نہیں اسلئے کہ وہ محدثین سے نہیں ہیں اور نہ انہوں نے کسی مصنف
کے طرف حدیث کو مسند کیا ہے **حدیث** جو شخص کسے کی امید قطع کریگا
اللہ تعالے اوسکی امید قیامت کے دن قطع کریگا ہے پس وہ جنت میں داخل نہ ہوگا
یہ حیوۃ الحیوان کبری احمد بن ابی ہریرہ سے مرفوع روایت ذکر کی گئی اور کہا سخاوی
نے یہ احمد پر مختلف ہے **حدیث** جس شخص نے اپنا بھید چھپایا وہ اپنے
امر کا مالک ہوا۔ کہا سخاوی نے یہ مرفوع نہیں ہے **حدیث** جو شخص رات
کے وقت بہت نماز پڑھے دن کے وقت اسکا منہ روشن ہوتا ہے اسکا کچھ
اصل نہیں یہ قصداً بنائی نہیں گئی اسلئے کہ ائمہ حدیث کے اتفاق کیا ہے کہ شریک
کا قول ہے اس نے ثابت کو کہا تھا جب وہ اسپر داخل ہوا یہ سخاوی نے ذکر کیا **حدیث**
جو شخص زرد جوتا پہنے اسکو غم کم ہوتا ہے۔ ابن عباس سے اسطرح
مرفوع روایت ہے وہ ہمیشہ خوشی میں رہتا ہے جبتک وہ جوتا پہنے رکھے
اور ابن ابی حاتم نے اپنے باپ سے نقل کیا ہے کہ یہ کذب ہے موضوع ہے اور
زمخشری نے کشاف میں علی کیطرف منسوب کیا ہے اور ماخذ اسکا قول اللہ تعالے
کا ہے (زرد رنگ ہے کہ دیکھنے والوں کو اسکا خوش کرتی ہے دیکھنے والوں کو) +
حدیث جو شخص شطرنج سے کھیلے وہ ملعون ہے کہا نووی
نے یہ صحیح نہیں بلکہ کذب ہے کوئی شئے مرفوع اسبارے میں ثابت
نہیں ہے یہ سخاوی نے ذکر کیا ہے میں کہتا ہوں ابن عبدان اور
ابو موسی اور ابن حزم نے حبہ بن مسلم سے مرسل روایت ذکر کی ہے
کہ شطرنج سے کھیلنے والا ملعون ہے اور دیکھنے والا سور کا
گوشت کھانے والی کی مثل ہے ایسا ہے جامع صغیر سیوطی میں
ہے حالانکہ اوس نے التزام کیا ہے کہ کتاب میں موضوع حدیث نہ
لاوں گا اور مرسل جمہور کی نزدیک حجت ہے غایت یہ ہے کہ سند
اسکے ضعیف ہے اور صحیح حدیثیں ذم شطرنج میں جو
آئے ہیں اون سے یہ قوت پاتی ہے **حدیث**

لا عبرة بنقل النهاية

من لبس نعلا صفراء قل هم

لعب شطرنج حرام ہے

من لم یدادم علی اربع قبل الظهر لم تنله شفاعتی
ذکره السیوطی فی اخر کتاب الموضوعات ان الحافظ
ابن حجر یعنی العسقلانی سئل عنه فاجاب بانه باطل
لا اصل له **حدیث** من لم یخف الله خف منه
لم یثبت مبناه وصحیح معناه **حدیث** من لم یصلح
الخیر لیصلح له اشر هو من کلام بعض السلف **حدیث**
من لم یکن عنده صدقة فلیلعن الیهود لا یصح **حدیث**
من لانت کلمته وجبت محبته من کلام علی قاله الخطیب
حدیث من لم ینفعه علمه ضره جهله لا اعرفه
حدیث من نصح جاهلا عاداه جاء عن بعض السلف
ولیس فی شئ من المسندات وقال السخاوی ولا استحضره
بل روی الخطیب عن معمر بن المثنی لا تردن علی مجهول لفظا
فیستفید منك علما ویتخذك عدوا **حدیث**
من وسع علی عیاله فی یوم عاشوراء وسع الله علیه
السنة کلها وفی روایة سائر سنة قال الزرکشی لا
اعلم هو من کلام محمد بن المنتشر قال السیوطی کلا بل هو ثابت
صحیح اخرجه البیهقی فی الشعب من **حدیث** ابی سعید
الخدری وابی هریرة وابن مسعود وجابر رضی الله عنهم
وقال اسانیده کلها ضعیفة ولکن اذا ضم بعضها
الی بعض فاد دقوه وقال الحافظ ابو الفضل العراقی فی امالیه
حدیث ابی هریرة هذا ورد من طرق صحح بعضها ابو
الفضل بن ناصر وایرد ابن الجوزی فی الموضوعات
من طریق سلیمان بن ابی عبد الله عنه وقال سلیمان
مجهول ذکره ابن حبان فی الثقات قلنا الحدیث حسن علی
رأیه قال وله طرق عن جابر علی شرط مسلم اخرجه

جو شخص چار رکعت پر قبل ظہر کے ہمیشگی نہ کرے اوسکو میری شفاعت نہ ہوگی
گی سیوطی نے آخر کتاب موضوعات مین ذکر کیا ہی کہ عسقلانی سی اسکی بابت جو
سوال ہوا اوس نے جواب دیا کہ یہ باطل ہے اسکا کچھ اصل نہین **حدیث**
جو شخص اللہ تعالی سے نہ ڈرے تو اوس سے خوف کر۔ اسکی بنا صحیح نہین اور
معنے صحیح ہین **حدیث** جسکے خیر صلاحیت نہ کرے تو شر اوسکی صلاحیت کرتا
ہے یہ بعض سلف کی کلام ہی **حدیث** جسکی پاس صدقہ نہو وہ یہود پر
لعنت کرے صحیح نہین **حدیث** جسکی کلام نرم ہو اوسکی محبت واجب
ہے کہا خطیب نے یہ علی کی کلام ہے **حدیث** جس شخص کو اوسکا
علم نفع نہ دے تو جہل اوسکو ضرر دیتا ہی۔ مین اسکو نہین جانتا **حدیث**
جو شخص جاہل کو نصیحت کرے وہ اوسکو دشمن سمجھتا ہے یہ بعض سلف
کا قول ہے اور کسی سند مین نہین ہے اور کہا سخاوی نے مین اسکو نہین جانتا
اور خطیب نے معمر بن مثنی سے روایت کی ہی مشکر پر اسکا خطاظاہر نہ کر اسلئے
کہ تیری سی حاصل کریگا اور پھر تجھی دشمن اپنا سمجھیگا **حدیث** جو شخص اپنے
عیال پر عاشورہ کی دن فراخی کریگا اللہ تعالی اوسپر تمام برس فراخی کریگا
اور ایک روایت مین کل کیجگہ سائر کا لفظ آیا ہی معنے دونو کی ایک ہین
کہا زرکشی نے ثابت نہین بلکہ محمد بن منتشر کی کلام ہی کہا سیوطی نے اسطرح ہرگز
نہین بلکہ یہ ثابت صحیح ہی بیہقی نے شعب مین ابی سعید خدری اور ابوہریرہ اور
ابن مسعود اور جابر رضی اللہ عنہم سی روایت کی ہی اور کہا سند ین سب کے
ضعیف ہین لیکن جب بعض بعض کیطرف ملائی جائین تو قوی
ہوجاتے ہین اور کہا حافظ ابو الفضل عراقی نے امالی مین حدیث ابوہریرہ
کے بہت طرق سے آئی ہے بعضون کی ابو الفضل بن ناصر نے
تصحیح کی ہی اور ابن جوزی نے اسکو طریق سلیمان بن ابی عبد اللہ
سے موضوعات مین لایا ہے اور کہا سلیمان مجہول ہے ابن
حبان نے اسکو ثقہ لکہا ہی کہا اوسکے نزدیک حدیث اسکی رای پر
حسن ہے کہا اور اسکے لئے بہت طرق جابر سے شرط مسلم پر ہین

ابن عبد البر فی الاستذکار من روایۃ ابی الزبیر عنہ
وھی اصح طرقہ قال وقد ورد ایضا من حدیث
ابن عمر واخرجہ الدارقطنی فی الافراد موقوفا علی ابن
عمر وقد اخرجہ ابن عبد البر بسند جید ورواہ البیہقی
فی الشعب عن محمد بن المنتشر قال کان یقال وذکرہ
وقد جمعت طرقہ فی جزء ھذا کلام العراقی فی امالیہ
نقلہ السیوطی وقال قد لخصت الجزء الذی جمعہ
فی التعقبات علی الموضوعات **حدیث** من یخطب
الحسناء یعطھا مھرھا لیس بحدیث ولعل الحسناء
کنایۃ عن الحسنۃ المعبر عنھا فی التنزیل بالحسنی و
مھرھا کنایۃ عن الاعمال الصالحۃ المستحسنۃ **حدیث**
من تمام الحج ضرب الجمال ھو من کلام الاعمش قالہ ابن الربیع
قلت قد صح نحر الصدیق جملہ فی حجۃ الوداع بحضرۃ
النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولم ینکر علیہ فدل علی ان المراد
منہ اضافۃ المصدر الی فاعلہ وقیل اضافۃ المفعول
وھو الاظھر ومعنی التمام اشھر والمعنی انہ یحمل فی سبیل
حتی یضرب وبھا ذو اللہ المستعان **حدیث** من حسن
الموافقۃ ترجمہ السخاوی ولم یتکلم علیہ قلت ومعناہ
ما فی المثل لولا الوام لھلک الانام **حدیث**
من علامۃ الساعۃ التدافع عن الامامۃ لیس
بحدیث ومعناہ صحیح ذکرہ ابن الربیع وقد ورد عن
سلامۃ بنت الحر مرفوعا ان من اشراط الساعۃ
ان یتدافع اھل المسجد لا یجدون اماما یصلی بھم رواہ
احمد وابو داؤد وابن ماجۃ **حدیث** من
فتنۃ العالم ان یکون الکلام احب الیہ من السکوت

اسکو ابن عبد البر نے استذکار مین ابی الزبیر سے روایت کی ہی اور یہ صحیح طریقہ
ہے کہا اوسنے یہ ابن عمر سے بھی مروی ہے اور دار قطنی نے افراد
مین ابن عمر سے موقوف روایت ذکر کی ہی اور اسکو ابن عبد البر سند جید سے
لایا ہے اور بیہقی نی شعب مین محمد بن منتشر سے روایت کی ہے
کہا اوسنے یہ مشہور تھی اوسنے ذکر کردیا اور مینے اوسکے سب طرق ایک
رسالہ مین جمع کیے ہین یہ کلام عراقی کے امالی مین ہی سیوطی نی اسکو
نقل کیا ہی اور کہا سیوطی نے مینے اسکے رسالی کا تعقبات علی الموضوعات مین
اختصار کیا ہے **حدیث** جو شخص حسین عورتون سے خطبہ کرے تو اوسکو
مہر دے یہ حدیث نہین شاید مراد حسنا سے وہ ہی جو قرآن مین الحسنی سے
تعبیر کیا گیا ہے اور مراد مہر سے اعمال صالح ہین **حدیث**
اونٹون کا مارنا حج کے تمامات سے ہے - کہا ابن ربیع نے یہ اعمش
کے کلام ہے مین کہتا ہون حجۃ الوداع مین ابو بکر صدیق کا اونٹنی
کو مارنا آنحضرت کی روبرو ثابت ہی اور آپنے اوسپر انکار نہین کیا
پس ثابت ہوا کہ مراد اس سے اضافت مصدر کی ہی فاعل کیطرف اور
بعضون نے کہا ہی اضافت مصدر کے مفعول کیطرف ہی یہ ظاہر
ہے اور معنے لفظ تمام کی مشہور ہین اور حدیث کے معنے یہ ہین کہ اونٹ
پر راستہ مین بوجھ لادا جاوے تاکہ مارا جاوے اور خوار کیا جاوے اور اللہ تعالی مدد گار ہے
حدیث موافقت بہتر ہوتی ہی سخاوی نے اسکو ترجمہ مین لایا ہی اور اسپر
کلام نہین کیا مین کہتا ہون جو اس مثال کے ہین اگر موافقت نہ ہوتے
تو خلقت ہلاک ہوجاتی **حدیث** قیامت کے علامتون سے ہی امامت سے جھگڑنا
اسکو ابن ربیع نے ذکر کیا ہی کہ یہ حدیث نہین ہے اور معنے اسکے ثابت ہین اور
سلامۃ بنت حر سے مرفوع روایت ہے قیامت کی علامتون سے ہی کہ اہل مسجد
باہم تدافع کرینگے کوئی امام نہ پاوینگے جو اونکو نماز پڑہاوے اسکو احمد اور
ابو داؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہی **حدیث** عالم کے
فتنہ سے ہے کہ کلام اسکو سکوت سے پسند ہو +

ذکر الحدیث بطوله فی الاحیاء وقال العراقی رواه
ابو نعیم وابن الجوزی فی الموضوعات وکذا ذکره فی
المختصر **حدیث** من الذنوب ذنوب لا یکفرها
الا الوقوف بعرفة فی الاحیاء وقال العراقی لم اجد له
اصلا **حدیث** موتوا قبل ان تموتوا قال العسقلانی
انه غیر ثابت قلت هو من کلام الصوفیة والمعنی موتوا
اختیارا قبل ان تموتوا اضطرارا والمراد بالموت
الاختیاری ترک الشهوات واللهوات وما یترتب علیها
من الذلات والغفلات **حدیث** الموت کفارة
لکل مسلم ذکره ابن الجوزی فی الموضوعات ولم یضعفه
کما ذکره العراقی فی امالیه من انه ورد من طرق یبلغ
بها رتبة الحسن انتهی ورواه البیهقی فی الشعب و
القضاعی من حدیث انس به مرفوعا وصححه ابو بکر
بن العراقی **حدیث** المؤمن اذا قال صدق
واذا قیل له صدق لا یعرف هذا اللفظ وکانه
مقتبس من قوله والذی جاء بالصدق وصدق
به اولئک هم المتقون) والمراد بالمؤمن هو الکامل
واستأنس السخاوی بشقه الاول بمعنی حدیث
یطبع المؤمن علی کل جبلة غیر الخیانة والکذب و
الثانی بحدیث رأی عیسی بن مریم رجلا یسرق
فقال له اسرقت فقال لا والذی لا اله الا هو فقال
آمنت بالله وکذبت عینی بل رواه ابن ماجه عن
ابن عمر من حلف بالله فلیصدق ومن حلف له
بالله فلیرض ومن لم یرض بالله فلیس من الله
حدیث المؤمن سریع الغضب سریع الرجوع

یہ احیا میں لمبی حدیث کا ایک ٹکڑا ہے اور کہا عراقی نے اسکو
ابو نعیم اور ابن جوزی نے موضوعات میں ذکر کیا ہے اور ایسا ہی مختصر
میں ہے **حدیث** گناہوں سے بعض ایسے گناہ ہیں کہ وقوف عرفہ کے
ماسوا انکا کچھ کفارہ نہیں ہے۔ احیا میں ہے اور کہا عراقی نے میں اسکا اصل
نہیں پایا **حدیث** مرو پہلے اس سے کہ تم مرو کہا عسقلانی نے یہ ثابت نہیں
ہے۔ میں کہتا ہوں یہ صوفیہ کی کلام ہے اور معنی اسکی یہ ہیں مرو تم اپنے
اختیار سے پہلے اسکے کہ مرو تم اضطرار سے اور مراد موت اختیاری سے شہوات
اور کھیلوں کا ترک کرنا ہے اور موجب اسکی ذلت اور غفلت مترتب ہوتی ہے
حدیث موت ہر مسلمان کیلئے کفارہ ہے۔ ابن جوزی نے اسکو
موضوعات میں ذکر کیا اور صواب کو نہیں پہونچا اسلئے کہ عراقی نے
امالی میں ذکر کیا ہے کہ یہ حدیث بہت طریق کی سبب سے جسکے رتبہ کو پہونچتی ہے
ہے انتہی اور بیہقی نے شعب میں اور قضاعی نے انس سے مرفوع روایت کی
ہے اور ابو بکر بن عراقی نے اس کے تصحیح کی ہے **حدیث** مومن جب کسی
سچ کہتا ہے اور جب اسکو کچھ کہا جاوے تو اوسکی تصدیق کرتا ہے
ان الفاظ سے معلوم نہیں ہوتے گویا اس آیت کا اقتباس ہے
(وہ شخص کہ آیا ساتھ صدق کے اور اسکی تصدیق کی وہ لوگ متقی ہیں)
اور مراد مومن سے کامل ہے سخاوی نے پہلے شق پر اس حدیث کی معنی سے
دلیل پکڑی ہے مومن ہر خصلت پر پیدا کیا جاتا ہے سوائی خیانت
اور کذب کی اور دوسرے شق پر اس حدیث سے عیسی بن مریم
علیہما السلام نے ایک شخص کو چوری کرتی دیکھا کہا کیا تو نے چوری
کی ہے کہا اوسنے نہیں قسم مجھے اوسکی جسکے سوا کوئی معبود نہیں ہے فرمایا عیسی
علیہ السلام نے میں اللہ تعالی سے ایمان لایا اور میری آنکھوں نے جھوٹھ کہا
بلکہ ابن ماجہ نے ابن عمر سے روایت کی ہے جو شخص اللہ تعالی کی قسم کہائے تو چاہیے کہ مانے
اور جسکے لئے قسم کھائی ہے تو چاہیے کہ وہ راضی ہو جائے اور جو شخص اللہ تعالی سے راضی
نہ ہو پس وہ اللہ تعالی کسی شے میں نہیں **حدیث** مومن جلد غصہ کرتا ہے اور

كذا اورده الغزالي في الاحياء وقال مخرجه انه لم يجده
هكذا اقلت هو معنى حديث الحدة تعتري خيار
امتي وقد جاء في حديث طويل ان المؤمن قد يكون
سريع الغضب سريع الفيء فتلك بتلك وقد يكون بطيء
الغضب سريع الفيء فهذا هو المؤمن الكامل و
الناقص من يكون حاله بالعكس **حديث**
المؤمن يسير المؤنة قال الصغاني موضوع **حديث**
المؤمن غر كريم والمنافق خب لئيم قال الصغاني موضوع من
احاديث المصابيح ولم يصب فقد رواه احمد عن ابي هريرة
به مرفوعا ولفظ الفاجر بدل المنافق والخب بالكسر والفتح
الخداع ومعنى غر كريم انه لين يدني مكروه ويخدع
لانقياده ولينه **حديث** المؤمن حلو والكافر حمو
قال العسقلاني باطل لا اصل له قلت فقد نقل انه عليه السلام
كان يحب الحلواء والعسل وسبق ان قلب المؤمن يحب الحلوا
حديث المؤمن ليس بحقود في الاحياء وقال العراقي لم
اقف له على اصل قلت ومعناه صحيح والمراد بالمؤمن
الكامل لقوله تعالى (ونزعنا ما في صدورهم من غل)
اي حسد وحقد **حديث** المؤمن ملقى والكافر
متوفى ليس بحديث والمعنى ان المؤمن ملقى بالبلايا
تكفيرا لما له من الخطايا والكافر محفوظ عن البلايا
محفوف بالنعم ليسق عليه البقايا ولان الدنيا سجن المؤمن
وجنة الكافر **حديث** المؤمن مؤتمن على دمه لا
اصل له مرفوعا وانما هو من قول مالك وغيره من
العلماء بلفظ الناس مؤتمنون على انسابهم **حديث**
المؤمن يخدع من كلام سعيد بن جبير ذكره في

ایسا ہی غزالی احیا میں لایا ہے اور کہا مخرج نی یہ اس طرح نہیں پایا
گئے میں کہتا ہوں یہ اس حدیث کی معنے ہیں تیزی قصد کرتی ہے بہتر
امت کے خیار لوگو پھر اور لمبی حدیث میں آیا ہے کہ مومن کو جلدی غصہ آتا ہے
اور جلدی دور ہوتا ہے پس وہ اوسکا بدلہ ہوگیا اور کسی مومن کو دیر سے
آتا ہے اور دیر سے دور ہوتا ہے پس یہ بھی ایک دوسرے کا بدلہ ہوگیا اور کسی مومن کو
دیر سے غصہ آتا ہے اور جلدی دور ہوتا ہے پس مومن کامل ہے اور ناقص وہ ہے
جسکا حال اسکے برعکس ہو **حدیث** مومن تھوڑی تکلیف والا ہے
صغانی نی موضوع ہے **حدیث** مومن فرمانبردار کریم ہے اور منافق فریب دینے
والا نجیل ہے یہ حدیث مصابیح کی ہے کہا صغانی نی موضوع ہے اور صواب یہ کہ ابن
ہریرہ اسلئے کہ احمد نے ابی ہریرہ سے مرفوع روایت کی ہے اور اسمیں منافق کیجگہ فاجر
کا لفظ ہے اور خب بالکسر والفتح فریب کو کہتے ہیں اور معنے غر کریم کے یہ ہیں کہ مومن کم
نہیں کرتا بلکہ سبب نرمی اور نرمی کے فریب کیا جاتا ہے **حدیث** مومن حلو
ہے (یعنے حلو کو دوست رکھتا ہے) اور کافر سڑا ہی ہے (یعنے شراب کو دوست رکھتا ہے)
کہا عسقلانی یہ باطل ہے اسکا کچھ اصل نہیں میں کہتا ہوں بیہقی نے روایت کیا ہے کہ
آنحضرت حلوا اور شہد کو دوست رکھتے تھے اور گذر چکا ہے کہ مومن کا دل حلوا کو دوست
رکھتا ہے **حدیث** مومن حسد نہیں کرتا احیا میں ہے کہا عراقی نے میں اسکے اصل
پر واقف نہیں ہوا میں کہتا ہوں معنے اسکی صحیح ہیں مراد اس سے مومن کامل ہے
جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (اور ہم انکے دلوں کا حسد کھینچ لیں گے) **حدیث** مومن ملنے
والا ہے اور کافر بچنے والا ہے یہ حدیث نہیں معنے یہ ہیں مومن مصیبتیں آتے ہیں اوسکے
گناہ دور کرنیکے لئے اور کافر مصیبتوں سے محفوظ رہتا ہے اور نعمتوں میں گھیرا رہتا
ہے تاکہ وبال اوسکا اوسپر ہمیشہ رہے اور اسلئے دنیا مومن کے لئے قید خانہ ہے
اور کافر کیلئے جنت ہے **حدیث** مومن اپنی نسبت امانت دار ہے یہ بھی
نہیں عالموں سے مالک وغیرہ کا قول اسطرح سے آدمی اپنے نسبو پر امانتدار
ہیں **حدیث** مومن فریب کہا جاتا ہے شفا
میں ہے کہ یہ سعید بن جبیر کے کلام سے ہے ✦ ✦

الشفاء والمعنی ان المؤمن المحمود من طبعه العزة
وقلة الفطنة للشر وترك البحث عنه وليس ذلك منه
جهلا ولكن كرما وحسن خلق ومعلما **حديث** المؤ
من يغبط والمنافق يحسد من كلام الفضل **حرف النون**
حديث الناس بزمانهم اشبه منهم بآبائهم قيل
انه من كلام عمر رضی الله عنه وقيل انه قول علی وهو الاشهر
الاظهر **حديث** الناس علی دين ملوكهم او ملوكهم
قال السخاوی ولا اعرف حديثا وهو قريب مما قبله معنی
حديث الناس بالناس هو معنی الحديث الصحيح
امتی كالبنيان يشد بعضه بعضا الحديث **حديث**
الناس مجزيون باعمالهم عزاه السخاوی الی الخوبين و
تمامه ان خيرا فخير وان شرا فشر وقال العلامة السيوطی
فی درره ذكره ابن جرير فی تفسيره عن ابن عباس
موقوفا قلت وفی التنزيل وهل تجزون الا ما كنتم تعملون **حديث**
الناس نيام فاذا ماتوا انتبهوا هو من قول
علی كرم الله وجهه **حديث** نبذ القمل يورث
النسيان ابو نعيم فی الحلية مرفوعا شديد الضعف وفی
سند الحكيم فرعبد الله الايلی المتهم بالوضع والكذب
كما قاله ابن عدی فی كامله **حديث** النبی لا يؤلف
تحت الارض ای لا يكمل الالف بعد موته بل يقوم
القيمة قبله وهو باطل لا اصل له وممن صرح ببطلانه
الغزالديرينی فی الدرر الملتقطة وقال انه مما نقل عن
علماء اهل الكتاب فلا يصح بل كلما ورد فی تحديد
الوقت يوم القيمة علی التعيين فاما ان لا يكون له اصل
او لا يثبت اسناده قلت وقد ضعفه السيوطی فی

سمجھنا اسکے یہ ہین کہ مومن محمود کی طبیعت ہی ہے شرارتون کو نہ سمجھنا
اور بحث کرنا اسکے کرم اور حسن خلق کا موجب ہی نہ جہل کا **حدیث**
مومن غبطہ کرتا ہی اور منافق حسد کرتا ہی یہ کلام فضل کے ہی **حرف**
نون - **حدیث** آدمی جسقدر مشابہت اپنی باپون سے
رکھتے ہین اس سے زیادہ مشابہت زمانہ سے رکھتے ہین - بعضون نے کہا
ہے قول علی کا بھی اور یہی مشہور ہی **حدیث** آدمی بادشاہون
کے دین پر ہین - کہا سخاوی نے ہین اسکو حدیث نہین جانتا یہ معنے ہین
پہلے حدیث کی قریب ہی **حدیث** آدمی ساتھ آدمیون کے ہین
یہ صحیح حدیث کی معنے ہین امت تیرے بنیان کی مثل ہے بعض بعض نے
تقویت رکھتے ہے **حدیث** آدمی موافق عملون کے بدلا دیئے
جائینگے سخاوی نے اسکو نحویون کیطرف منسوب کیا ہی اور آگاہ کیا ہے یہ
خیر کا بدلا خیر اور شر کا بدلا شر کہا جلال الدین سیوطی نے درر مین ابن جریر نے
تفسیر مین ابن عباس کا قول نقل کیا ہے مین کہتا ہون قرآن مین ہے
(تم بدلا دیئے جاؤگے مگر جو تم کرتے ہو) **حدیث** آدمی سوئے ہوئے ہین جب
مرتے ہین بیدار ہوجاتے ہین - یہ حضرت علی کا قول ہی **حدیث** جوں کا
گرانا نسیان پیدا کرتا ہی - اسکی سند بہت سخت ضعیف ہے اور اسکے سند
مین حکم عبد اللہ الایلی ہی جو وضع اور کذب سے متہم ہی جیسا کہ ابن عدی نے
کامل مین کہا ہی **حدیث** نبی زمین کی نیچے ہزار برس نہین
گذارتا یعنے نبی اپنے موت کی بعد ہزار سال پورے نہین کرتا کہ قیامت
اسسے پہلے قائم ہوجاتی ہی یہ باطل ہے اسکا کچھ اصل نہین ہے
اور اسکے بطلان پر الغزالدیرینی نے درر الملتقط مین تصریح
کی ہے اور کہا اوسنے یہ علماء اہل کتاب سے
منقول ہے اور صحیح نہین بلکہ جس مین قیامت کے
دن کی حد آئے یا تو اس کا کچھ اصل ہے نہین
یا سند اس کی ثابت نہین مین کہتا ہون سیوطی نے

رسالته الكشف عن مجاوزة هذه الامة الالف
وقد تحقق قوله يتجاوزون عن الالف ببضعة عشرة
سنة **حديث** النساء تنصر بعضهن بعضا من
قول عكرمة وقد ادرج في **حديث** صحيح البخاري **حديث**
النسيان طبع الانسان قال السخاوي ولا اعرفه بهذا
اللفظ بل في الطبراني عن ابن عباس مرفوعا المومن نسا
ان ذكر ذكر قلت وفي التنزيل (واذكر ربك اذا نسيت
فلا تنسى الا ما شاء الله + وعهدنا الى آدم من قبل
فنسي) ويروى الانسان مشتق من النسيان وفي تحقيقه
كلام عريض البيان وقيل اول الناس اول الناسي **حديث**
نصرة الله للعبد خير من نصرته لنفسه من كلام وهب
بن الورد قال يقول الله ابن آدم اذا ظلمت فاصبر و
ارضى بنصري فان نصرتي لك خير من نصرتك لنفسك و عن
الامام احمد قال بلغني انه مكتوب في التورية فذكره
قاله السخاوي وقال السيوطي اخرجه عبد الله بن احمد في
زوايد الزهد عنه قال بلغني **حديث** النظر الى الوجه
الجميل عبادة قال ابن القيم سئل عنه شيخنا يعني ابن
تيمية فقال هذا كذب باطل على رسول الله صلى الله عليه وسلم
لم يروه احد باسناد صحيح بل هو من الموضوعات
قلت وقد ورد النظر الى الوجه الحسن يجلوا البصر والنظر
الى الوجه القبيح يورث القلح وهو بفتحتين صفرة
تعلو الانسان وسيجيء كما رواه ابو نعيم في الحلية
عن جابر كل شطر منه بسند ولكن كلاهما ضعيف و
ثاني اشد ضعفا ويقوى الاول **حديث** النظر الى المراة
حسنة والخضرة يزيدان في البصر رواه ابو نعيم في الحلية

رسالہ الکشف عن مجاوزت ہذہ الامۃ الالف بین اسکو صحیحین لکھا ہی
اور ثابت ہو چکا ہی کہ ایک ہزار دس سے چند برس اوپر گذرے ہیں حدیث
عورتیں بعض بعض کی مدد کرتی ہیں یہ قول عکرمہ کا ہی حدیث صحیح بخاری
میں درج ہی حدیث بھولنا آدمی کا طبیعت سے ہے۔ کہا سخاوی نے
میں اسکو ان لفظوں سے نہیں جانتا بلکہ طبرانی میں ابن عباس سے مرفوع
روایت ہی۔ مومن بھولنے والا ہی اگر یاد دلایا جاوے یاد کرتا ہی۔ میں کہتا
ہوں قرآن میں ہی (پر بس تو نہیں بھولتا مگر جو اللہ چاہی) اور ہمنے پہلے
آدم سے عہد کیا پس بھول گیا) اور کہا گیا ہی کہ انسان انسیان سے
مشتق ہی اور اسکی تحقیق میں بڑی کلام ہی اور کہا گیا ہی پہلا آدمی
کا پہلا بھولنے والا ہی حدیث اللہ تعالیٰ کا مدد آدمی کیلئے بہتر ہے
اسکی مدد سے اپنی نفس کے لئے۔ یہ وہب الورد کے کلام ہی کہا اوس نے اللہ تعالیٰ
فرماتا ہی اے بیٹے آدم کی جب تو ظلم کیا جاوے تو صبر کر اور میری نصرت سے راضی ہو
اسلئے کہ میری مدد تیری لئی بہتر ہے تیری مدد سے اپنے نفس کے لئی کہا امام
احمد نی مجھکو پہونچایا ہی کہ یہ توراۃ میں لکھا ہی پس اوسنے ذکر کیا ہے
اسکو سخاوی نی ذکر کیا ہے اور کہا سیوطی نی یہ عبد اللہ بن احمد نے
الزہد میں اوس سے لایا ہی کہا اوسنے مجھکو پہونچایا ہی حدیث منہ حسین کی
طرف دیکھنا عبادت ہی۔ کہا ابن قیم نی شیخ ابن تیمیہ سے اسکی بابت
سوال ہوا تو اوسنے کہا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کذب ہی باطل ہی کسی نے
اسکو صحیح سند کی روایت نہیں کیا بلکہ یہ موضوعات سے ہے میں کہتا ہوں
ثابت ہوا ہی کہ حسین منہ کو دیکھنا نظر کو روشن کرتا ہی اور قبیح منہ کی طرف
قلح پیدا کرتا ہی قلح بفتحتین زردی کو کہتے ہیں جو آدمی پر آجاتی ہی اور یہ
جو اوس سے ملتی ہے ابو نعیم نے ہر ایک جز سند ضعیف سے حلیہ میں جابر
سے روایت کی ہی اور دوسرے سند زیادہ تر ضعیف ہی اور پہلی جز
کو یہ تقویت دیتی ہے عورت حسین اور زرد کیطرف دیکھنا
نظر زیادہ کرتا ہے اسکو ابو نعیم نے حلیہ میں جابر سے روایت کیا ہی

عن جابر كما رواه في الجامع الصغير فهو ضعيف ليس بموضوع **حديث** نظرة الى وجه العالم احب الى الله من عبادة ستين سنة صياما وقياما في نسخة سمعان وغيره عن انس رضي الله عنه مرفوعا بلفظ ونعمناه قاله السخاوي وقد مر النظر على وجه عبادة رواه الطبراني والحاكم عن ابن مسعود وعمران بن الحصين **حديث** نعم الصهر القبر قال الزركشي لم يوجد في مسند الفردوس من حديث ابن عباس مرفوعا نعم الكفو القبر للجارية وبيض له في المسند قال السيوطي وفي الطيور بياض بسنده عن علي بن عبد الله قال نعم الاحتان القبور **حديث** نعم العبد صهيب لو لم يخف الله لم يعصه اشتهر في كلام الاصوليين وفي اصحاب المعاني واهل العربية فبعضهم يرويه عن عمر وبعضهم يرفعه قال السخاوي ورأيت بخط شيخنا يعني العسقلاني انه ظفر به في شكل الحديث لابن قتيبة ولم يذكر له ابن قتيبة سندا وقال اراد ان صهيبا انما يطيع الله تعالى لا لخوف النار فيستحق الثناء وقال السبكي في شرح التلخيص لما رأى هذا الكلام في من كتب الحديث لا مرفوعا ولا موقوفا ولا عن النبي عليه السلام ولا عن عمر مع شدة التفحص عنه قال التمس في حاشية المغني عن والده انه رأى بخطه ما صورته رأيت الحافظ ابا بكر بن العربي نسبه الى عمر بن الخطاب الا انه يبدله اسنادا وقال العراقي لا اصل لهذا الحديث ولم اقف له على اسناد قط في شئ من كتب الحديث وبعض المتأخرين نسبوه الى عمر بن الخطاب من قوله ولم اره اسنادا الى عمر وقال الدماميني في حاشيته على المغني وقفت في الحلية لابي نعيم على حديث في ترجمة سالم مولى ابن حذيفة من طريق عمر

نظرة الى وجه العالم احب الى الله من عبادة ستين سنة ۶۰ اور ایک عالم کے منہ کی طرف دیکھنا اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہے ساٹھ برس کے عبادت

جیسا کہ جامع صغیر میں ہے پس یہ ضعیف ہے موضوع نہیں **حدیث** منہ عالم کیطرف دیکھنا اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہے ساٹھ برس کے عبادت قیام اور صیام کی سے کہا سخاوی نے یہ نسخہ سمعان وغیرہ میں انس سے مرفوع روایت ہے اور صحیح نہیں اور طبرانی اور حاکم نے ابن مسعود اور عمران بن حصین سے روایت کی ہے کہ علی کی منہ کی طرف دیکھنا عبادت ہے **حدیث** بہتر سسرال قبر ہے کہا زرکشی نے یہ نہیں پائی گئی اور مسند فردوس میں ابن عباس سے مرفوع ہے بہتر کفو عورت کے لئے قبر ہے اور مسند میں اسکیلئے سفیدی چھوڑی گئی ہے۔ کہا سیوطی نے طیوریات میں یہ علی بن عبد اللہ سے بہتر ہے نہیں قبریں میں **حدیث** بہتر غلام صہیب ہے اگر خدا سے نہ ڈرتا اب بھی اسکی نافرمانی نہ کرتا اصولیوں اور اصحاب معانی اور اہل عربیہ کی کلام میں مشہور ہے۔ بعضے عمر سے روایت کرتے ہیں اور بعضے مرفوع کہا سخاوی نے میں نے شیخ عسقلانی کا خط دیکھا ہے کہ اوس نے اسکو حدیث کی شکل پر ابن قتیبہ میں دیکھا ہے اور ابن قتیبہ نے اسکی لئے کوئی سند ذکر نہیں کی اور کہا مراد یہ ہے کہ صہیب اللہ تعالیٰ کی عبادت اسکی محبت سے کرتا تھا نہ اسکے عذاب کے خوف سے انتہی اور کہا سبکی نے شرح تلخیص میں میں نے اسکو کسی کتاب حدیث میں نہیں دیکھا نہ مرفوع نہ موقوف نہ آنحضرت سے نہ عمر سے باوجود یکہ میں نے اسکی بہت تلاش کی ہے اور کہا شمنی نے حاشیہ مغنی میں اپنے والد سے کہ میں نے اسکا خط اس صورت سے دیکھا ہے۔ میں حافظ ابا بکر بن العربی کو دیکھا کہ اوس نے اسکو عمر بن خطاب کیطرف منسوب کیا ہے مگر اوس نے اسکی سند بیان نہیں کی اور کہا عراقی نے اس حدیث کا کچھ اصل نہیں اور میں نے اسکی سند کسی کتاب حدیث میں نہیں دیکھی اور بعض نحوی حضرت عمر کا قول کہتے ہیں اور میں کوئی سند اسکی عمر تک نہیں دیکھی اور کہا دمامینی نے حاشیہ مغنی میں میں نے یہ حدیث ابی نعیم کی حلیہ میں سالم مولے ابن حذیفہ کی مناقب میں طرق عمر سے دیکھے ہے

قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان سالما
شديد الحب لله عز وجل لو كان لا يخاف الله ما عصاه
انتهى ذكره ابن ابى شريف فى حاشية شرح جمع الجوامع قال
وفى سنده ابن لهيعة انتهى وقال الزركشى لا اصل لهذا
الحديث لكن فى الحلية من حديث ابن عمر مرفوعا ان سالما
شديد الحب لله لو لم يخف الله ما عصاه وقال الحافظ
السيوطى فى شرح نظم التلخيص كثر سؤال الناس عن حديث
نعم العبد صهيب لو لم يخف الله لم يعصه وبعضهم ينسبه
الى النبى عليه السلام وينسبه ابن مالك فى شرح الكافية
وغيره الى عمر قال الشيخ بهاء الدين السبكى لم ار هذا
الكلام فى شئ من كتب الحديث لا مرفوعا ولا موقوفا لا عن
عمر ولا عن غيره مع سعة التفحص عنه انتهى نعم قد ورد
فى سالم لا صهيب عن عمر مرفوعا ان معاذ بن جبل امام العلماء
يوم القيمة لا يجعجع به من الله الا للمرسلين وان سالما
مولى ابى حذيفة شديد الحب فى الله لو لم يخف الله ما عصاه
اخرجه الديلمى **حديث** نقطة من دوات عالم
احب الى الله من عرق سائة قتيل شهيد موضوع كما
فى الذيل **حديث** نوم المؤمن سبات اى نوم خفيف
وسمعه خبات اى ضعيف ذكره فى النهاية بلا اسناد
وذكره الكورانى بلفظ نوم المؤمن سبات وصومه ثبات
حديث نوم العالم عبادة لا اصل له فى المرفوع
كذا بل ورد نوم الصائم عبادة وصمته تسبيح
وعمله مضاعف ودعاؤه مستجاب وذنبه مغفور
رواه البيهقى بسند ضعيف عن عبد الله بن ابى اوفى
وروى ابو نعيم فى الحلية عن سلمان نوم على علم

کہا اوس نے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سالم اللہ تعالیٰ سے بہت
رکھتا ہے اگر فرض اللہ تعالیٰ کا خوف نہ کرتا تو تب بھی اسکی بیفرمانی نہ کرتا
انتہی اسکو ابن ابی شریف نے حاشیہ شرح جمع الجوامع میں ذکر کیا ہے اور کہا
کہ اسکی سند میں ابن لہیعہ ہے انتہی اور کہا زرکشی نے اس حدیث کا کچھ اصل
نہیں ہے لیکن حلیہ میں ابن عمر سے مرفوع روایت ہے کہ سالم اللہ تعالیٰ
سے بہت محبت رکھتا ہے اگر فرض اللہ تعالیٰ کا خوف نہ کرتا تو تب بھی اسکے
نافرمانی نہ کرتا اور کہا حافظ سیوطی نے شرح نظم التلخیص میں اس حدیث کی یا لوگوں
نے بہت سوال کیا ہے بہتر غلام صہیب ہے اگر فرض اللہ تعالیٰ کا خوف نہ کرتا تو
بھی اسکی نافرمانی نہ کرتا بعضوں نے آنحضرت کیطرف منسوب کیا ہے اور ابن مالک نے
شرح کافیہ وغیرہ میں عمر کی طرف منسوب کیا ہے اور کہا شیخ بہاء الدین سبکی نے میں نے اس
کلام کو کسی حدیث میں نہیں دیکھا نہ مرفوع نہ موقوف نہ عمر سے نہ کسی غیر سے
باوجود یکہ میں اسکی بہت تلاش کے ہے انتہی ہاں سالم کی حقیقت کہ معاذ بن جبل
عالموں کا امام ہے قیامت کے دن اوسکا اللہ تعالیٰ سے کوئی حاجب ہوگا مگر مرسلوں
اور سالم مولے ابی حذیفہ کا اللہ تعالیٰ سے سخت محبت رکھتا ہے اگر فرض اللہ
تعالیٰ سے نہ خوف کرتا تو تب بھی اوسکی نافرمانی نہ کرتا اسکو دیلمی نے
روایت کیا ہے **حدیث** اللہ تعالیٰ کو نقطہ دوات عالم کا زیادہ پسند ہے
سو شہید کے ثواب کی پسینے سے موضوع ہے ایسا ہے ذیل میں ہے
حدیث مومن کی نیند خفیف ہے اور کان اوسکی ضعیف ہیں یہ
نہایہ میں بلا اسناد مذکور ہے اور کورانی نے ان الفاظ سے ذکر کیا
ہے مومن کی نیند خفیف ہے اور آواز اوسکا ضعیف ہے **حدیث**
عالم کا سونا عبادت ہے اسطرح مرفوع نہیں بلکہ اسطرح آئی ہے روزے
دار کا سونا عبادت ہے اور چپ کرنا اوسکا تسبیح ہے اور عمل اوسکا
دگنا ہے اور دعا اوسکی مستجاب ہے اور گناہ اوسکی بخشے جاتے ہیں
بیہقی نے بسند ضعیف سے عبد اللہ بن ابی اوفی سے روایت کیا ہے لیکن
ابو نعیم نے حلیہ میں سلمان سے یوں روایت کی ہے عالم کا سونا

ہم کو سے فرمودہ اور بیت کی نسبت حضرت

خیر من صلوة عالم جهل ففی الجملة من کان عالما فنومه عبادة لانه ینوی به الاستراحة علی الطاعة ومن هنا قیل نوم الظالم عبادة لانه فی تلک النسبة عبادة بالنسبة الیه فی ترک ظلمه **حدیث** نیة المؤمن خیر من عمله قال ابن دحیة لا یصح وقال البیهقی اسناده ضعیف ورواه العسکری فی الامثال عن انس مرفوعا وسنده ضعیف وعن النواس بن سمعان کما ذکره الزرکشی وفی الجامع الصغیر نیة المؤمن خیر من عمله وعمل المنافق خیر من نیته وکل یعمل علی نیته فاذا عمل المؤمن عمل النار فی قلبه نور رواه الطبرانی عن سهل بن سعد انما کانت نیة المؤمن خیرا من عمله لانها بانفرادها تصیر عبادة یترتب علیها الثواب بخلاف اعمال الجوارح فانها انما تکون عبادة اذا صاحبت النیة الخیر من بهم بحسنة فلم یعملها کتبها الله عنده حسنة کاملة ولان مکانها مکان المعرفة یعنی قلب المومن قال سهل ما خلق الله تعالی مکانا اعز واشرف عنده من قلب عبد المؤمن وما اعطی کرامة للخلق اعز عنده من معرفة الحق فجعل الاعز فی الاعز فاذا شاء من اعز الامکنة یکون اعز منها شاء من عنبر قال سهل فقس عبد اشغل المکان الذی هو اعز الامکنة عند الله تعالی بغیره سبحانه وفی انا عند المنکسرة قلوبهم المستورة عیوبهم وما وسعنی ارضی ولا سمائی ولکن وسعنی قلب عبدی المؤمن اشعار بذلک لانها تبقی بخلاف العمر ولذا قیل الخلود فی الجنة والنار جزاء النیة ولانها تسلم عن ریاء بخلاف العمل **حدیث** مالک الیدین ملعون لا اصل له کما صرح

بہتر ہے جاہل کے نماز پڑھنے سے الحاصل عالم کی نیند عبادت ہے اسلئے کہ اسکی نیند اس سے عبادت کے لئے نشاط حاصل کرنیکی ہے اور اسی واسطے کہا گیا ہے کہ ظالم کے نیند عبادت ہے اس لئے کہ اسکی نسبت اوسکی ترک کرنا ظلم کا اسکے لئے عبادت ہے **حدیث** نیت مومن کے اسکی عمل سے بہتر ہے کہا ابن دحیہ نے یہ صحیح نہیں ہے اور کہا بیہقی نے سند اسکی ضعیف ہے اور عسکری نے امثال میں انس سے مرفوع روایت کی ہے اور سند اسکی ضعیف ہے اور زرکشی نے ذکر کیا ہے کہ نواس بن سمعان سے ضعیف طریق سے آئی ہے اور جامع صغیر میں ہے نیت مومن کی بہتر ہے اسکی عمل سے اور عمل منافق کا بہتر ہے اوسکی نیت سے اور ہر ایک اپنی نیت کی موافق عمل کرتا ہے پس جب مومن کوئی کام کرتا ہے تو اوسکے دل میں نور روشن ہوتا ہے طبرانی نے سہل بن سعد سے روایت کی ہے اور نیت مومن کی اسکے عمل سے اسلئے بہتر ہے کہ مخلص اوسکی نیت ہے عبادت ہو سکتی ہے اور اسکو اسپر ثواب ملتا ہے بخلاف اعمال کے وہ تب عبادت ہوتی ہیں جب اونکے ساتھ نیت ملے جیسا کہ حدیث میں ہے جو شخص نیکی کا قصد کرے اور اوسپر عمل نہ کرے تو اللہ تعالی اوسکے لئے ایک نیکی کامل کا ثواب لکھ لیتا ہے اور اسلئے کہ مکان اللہ کا دل مومن کا ہے کیا آپکو کوئی شرف اور عزت اللہ تعالی نے اپنے نزدیک سوائے دل مومن کے پیدا نہیں کیا اور کوئی کرامت خلقت کو معرفت حق سے بھی نہیں ہے پس اللہ تعالی نے اشرف کو اشرف میں رکھا ہے پس جو چیز اشرف مکان سے پیدا کی ہو وہ بہتر مکانوں کے ہے چاہے وہ عنبر سے ہو جو اس مکان سے پیدا نہیں ہوئی ہیں کہا سہل نے قیاس کر اوس آدمی کو جو اشرف مکان کے ساتھ مشغول ہو اور اوسکو جو غیر اشرف سے مشغول ہو اور اونکے ساتھ ہو جنکے دل ٹوٹے ہوئے ہیں اونکے عیب پوشی ہو گئی ہیں اور میرے آسمان اور زمین گنجایش نہیں رکھتے لیکن مومن کا دل میرے گنجایش رکھتا ہے اسمیں مفہوم ہوتا ہے اسلئے کہ نیت باقی رہتی ہے بخلاف اعمال کے اور اسی واسطے کہا گیا ہے کہ جنت اور آگ کی نیت کا بدلہ ہے اور اسلئے کہ نیت ریا سے سلامت رہتی ہے بخلاف اعمال کے **حدیث** مشت نی کرنیوالا ملعون ہے اسکا کچھ اصل نہیں جیسا

الرهاوی فی حاشیته علی المنار **حرف الواو**

حدیث وصیی وموضع سری وخلیفتی فی اهلی وخیر من اخلف بعدی علی بن ابی طالب موضوع علی ما قاله الصفانی فی الدر الملتقط قلت وهو من مفتریات الشیعة الشنیعة قاتلهم الله فانی یؤفکون وکیف یافکون **حدیث** الورد الابیض خلق من عرقی والاحمر من عرق جبریل والاصفر من عرق براقی ملک کذا فی مسند الفردوس وغیره منکر کما قال النووی لا یصح وقال الاخرون انه موضوع قلت وکذا ذکره ابن عدی فی ترجمة الحسن بن علی بن ذکریا بن صالح العدوی البصری الملقب بالذئب عن علی ان النبی علیه السلام قال لیلة اسری بی الی السماء سقط الی الارض من عرقی فنبتت منه الورد فمن اراد ان یشم رایحتی فلیشم الورد موضوع **حدیث** الوضوء علی الوضوء نور علی نور فی الاحیاء وقال مخرجه لم اقف علیه وسبقه لذلک المنذری واما الحافظ العسقلانی فقال انه حدیث ضعیف رواه رزین فی مسنده **حدیث** ولا ادلما قضیت فی حدیث الذکر بعد الصلوة فی مسند عبد بن حمید واخرجه الطبرانی بسند صحیح قال السخاوی ومن انکره فهو مقصر **حدیث** الولد سر ابیه قال السخاوی لا اصل له وقد سبقه الزرکشی بذلک **حدیث** ولد الزنا لا یدخل الجنة الی سبعة ابیه ورد علی الالسنة ولم یثبت بالسنة بل قال القاضی مجد الدین الشیرازی فی سفر السعادة هو باطل **حدیث** ولدت فی زمن الملک العادل قال السخاوی لا اصل له وقال الزرکشی کذب باطل وقال السیوطی قال البیهقی فی شعب الایمان

راہوی نے حاشیہ منار میں اسکی تصریح کی ہے **حرف واو** — **حدیث** میرا وصی اور میرے بھید کی جگہ اور اہل میں میرا خلیفہ اور بہتر اوس سے جسکو میں خلیفہ اپنے پیچھے بناؤں علی بن ابی طالب موضوع ہے جیسا کہ صفانی نے در الملتقط میں کہا ہے میں کہتا ہوں یہ شیعوں کا افترا ہے اللہ تعالی انکو قتل کرے کدھر کو لوٹے جاتے ہیں اور کدھر الٹے پھرتے ہیں **حدیث** سفید پھول میری پسینے سے پیدا ہوا ہے اور سرخ جبرئیل علیہ السلام کی پسینے سے اور زرد براق کی پسینے سے یہ مسند فردوس وغیرہ میں مذکور ہے کہا نووی نے یہ صحیح نہیں ہے اور کہا باقیوں نے یہ موضوع ہے — میں کہتا ہوں ایسا ہی ابن عدی نے ترجمہ حسن بن علی بن ذکریا بن صالح العدوی البصری الملقب بالذئب میں علی سے ذکر کیا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا جس رات میں مجھ آسمان کیطرف سیر کرایا گیا تو زمین کیطرف میرا پسینہ گرا تو اوس سے گلاب پیدا ہوا پس جو شخص میری خوشبو لینی چاہے تو گلاب کو سونگھے موضوع ہے **حدیث** وضو پر وضو کرنا نور علی نور ہے — احیاء میں ہے — اور کہا مخرج نے میں اسپر واقف نہیں ہوا اور اسمیں منذری اوس سے سبقت لے گیا ہے لیکن حافظ عسقلانی نے کہا ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے اسکو رزین نے مسند میں روایت کیا ہے **حدیث** نہیں کوئی رد کرنیوالا جو میں فیصلہ کروں یہ حدیث مسند عبد بن حمید میں ذکر بعد نماز کی بیان میں ہے اور طبرانی اسکو سند صحیح سے لایا ہے کہا سخاوی نے جسنے اسکا انکار کیا وہ قاصر ہے **حدیث** حرام زادہ جنت میں داخل نہ ہوگا سات پشت پر پھرتے ہے اور ثابت نہیں بلکہ قاضی مجد الدین شیرازی نے سفر السعادت میں کہا ہے کہ یہ باطل ہے **حدیث** میں بادشاہ عادل کے زمانہ میں پیدا ہوا ہوں — کہا سخاوی نے اس کا کچھ اصل نہیں اور کہا زرکشی نے یہ کذب باطل ہے — کہا سیوطی نے کہا بیہقی نے شعب الایمان میں

تکلم شیخنا ابو عبد الله الحافظ بطلان ما یرویه
بعض الجهلاء عن نبینا صلی الله علیه وسلم ولدت فی
زمن الملك العادل یعنی انوشروان **حدیث**
ویل للتاجر من بلی والله وویل للصانع من غد وبعد غد
قال العراقی لم اقف له علی اصل وذکر صاحب الفردوس
من حدث انس بغیر اسناد نحوه **حدیث** ویه اسم شیطان
یروی من قول عمر رضی الله عنه وابراهیم النخعی وهو من
تابعی الکوفة فعلی هذا یکره التسمیة بنحو سیبویه و
نفطویه **حرف الهاء - حدیث** لهدیة
لمن حضر وکذا الهدایا یشترك لا اصل لها هکذا لکن
ورد بسند ضعیف من اهدی له هدیة فجلسائه شرکاء
فیها کما تقدم والله اعلم **حدث** هلاك امتی عالم فاجر
وعابد جاهل لم یوجد کذا فی المختصر **حرف اللام**
الف - حدیث لا ادری نصف العلم قول الشعبی
کما رواه الدارمی فی مسنده والبیهقی فی مدخله لکن فی
سنن سعید بن منصور عن ابن مسعود لکن فی سنن سعید
بن منصور عن ابن مسعود لا ادری ثلث العلم ذکر السیوطی
وقال السخاوی بل فی صحیح البخاری عن ابن مسعود من
قوله من علم فلیقل ومن لم یعلم فلیقل الله اعلم فان
من العلم ان تقول لما لا تعلم الله اعلم قلت وقد ثبت
انه علیه السلام قال لا ادری عزیر أنبی ام لا وفی التنزیل
(لا ادری ما یفعل بی ولا بکم) الایة **حدیث**
لا باس ببول الحمار وکرما اکل لحمه موضوع کما فی اللآلی
حدیث لا باس لذواق عند المشتری لا اصل له
حدیث لا تتوضوا فی الکنیف الذی تبولون فیه

کہ شیخ ابو عبد اللہ حافظ نے اس روایت کی بطلان میں کلام کی ہے
جسکو بعض جاہل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں
زمانی بادشاہ عادل یعنی نوشیروان میں پیدا ہوا ہوں **حدیث**
ہلاکت ہی سوداگر کے لئے اس قول کے سبب سے ان قسم اللہ کی اور ہلاکت
ہے پیشہ والوں کے لئے اس قول سے کل اوپر بیچھے کل کی - کہا عراقی نے
میں اسکی اصل پر واقف نہیں ہوا اور صاحب بند فردوس نے انس سے
بغیر اسناد کی روایت کی ہی **حدیث** ویہ شیطان کا نام ہی حضرت عمر اور ابراہیم
نخعی کا (جو تابعی کوفہ کا ہی) قول ہی پس اس بنا پر سیبویہ اور نفطویہ اور
انکی مثل نام رکھنی مکروہ ہیں **حرف ہا - حدیث** تحفہ اسکی
لئے ہی جو حاضر ہو - اور ایسا ہی ہدایا ہیں تحائف مشترک ہیں - ان دونوں کا
اصل اسطرح نہیں لیکن سند ضعیف سے اسطرح آیا ہی جسکے لئے بھی
جائی تو ہمنشین اوسکی اوسمیں شریک ہیں جیسا کہ گذر چکا واللہ اعلم **حدث**
ہلاک کرنیوالا میری امت کا عالم فاجر اور عابد جاہل ہی نہیں ملی ایسا ہی مختصر
میں ہی **حرف لام الف - حدیث** میں نہیں جانتا نصف
علم ہے - دارمی نے مسند میں اور بیہقی نے مدخل میں روایت کی ہی کہ یہ قول
شعبی کا ہی سیوطی نے ذکر کیا ہی کہ سنن سعید بن منصور میں ابن مسعود سے
ہے کہ میں نہیں جانتا تہائی علم کی ہی اور کہا سخاوی نے بلکہ صحیح بخاری میں
ابن مسعود کا قول ہے جو شخص جانتا ہو تو کہدی اور جو شخص نہیں جانتا
تو کہے کہ اللہ بہتر جانتا ہی اسلئے کہ یہ بھی ایک علم ہی کہ تو کہی جس چیز کو نہیں جانتا
کہ اللہ تعالی بہتر جانتا ہی - میں کہتا ہوں ثابت ہوا ہی کہ آنحضرت نے فرمایا ہی میں
نہیں جانتا عزیر نبی ہی یا نہیں اور قرآن میں ہی (میں نہیں جانتا
میرے اور تمہارے ساتھ کیا ہوگا) **حدیث** گدہی کے بول سے اور اوسکی
بول سے جس چیز کا گوشت کہایا جاتا ہی کچھ خوف نہیں - موضوع
ایسا ہی لآلی میں ہے **حدیث** مشتری کی پاس مزاج کھانے میں کچھ
خوف نہیں اسکا کچھ اصل نہیں **حدیث** جن پاخانوں میں تم بول کرتی ہو نہیں

فان وضوء المؤمن یوزن مع حسناته وضعه عیسی بن عبیه **حدیث** لاتسیدونی فی الصلوة قال السخاوی لااصل له **حدیث** لاتکرهوا الفتنة فی آخر الزمان فانها تیراى تهلك المنافقین رواه الدیلمی عن علی به مرفوعا کذا قاله الزرکشی وقال السیوطی انکره الحافظ ابن حجر فی شرحه للبخاری ونقله عن ابن وهب انه سئل عنه فقال انه باطل وقال السخاوی وکذا اخرجه ابو نعیم وفی سنده ضعف ومجهول وسئل عنه ابن وهب فقال انه باطل وقیل لابن وهب ان فلانا حدث عنك عن النبی علیه السلام لاتکرهوا الفتن فان فیها حصاد المنافقین فقال ابن وهب اعماه الله ان کان کاذبا فعمی الرجل **حدیث** لاتعد من لایعودك قول ابن وهب ویقویه مایروی من حدیث جابر مرفوعا من عاد مریضا ناعدا مرض فما تعوده فقال له یابنی ما عادنا فعوده قلت ولعله محمول علی التادیب لما فی حدیث ضعیف رواه الدیلمی عن انصاری یقال له قیس قال اخبرت عن النبی علیه السلام انه قال عد من لایعودك ولعل الاول محمول علی العدد وهذا علی الفضل **حدیث** لاتظمونی فی المسجد لایعرف له اصل **حدیث** لاتلد الحیة الا الحیة من امثال العرب **حدیث** لاتمارضوا فتمرضوا ولاتحفروا قبورکم فتموتوا ذکره ابن ابی حاتم فی العلل عن ابن عباس رضی الله عنهما وقال عن ابیه انه منکر واسنده الدیلمی الی وهب بن

اسلئے کہ مومن کا وضو قیامت کے دن نیکیوں کے ساتھ وزن کیا جائیگا۔ اسکو یحیی بن عبسہ نے بنایا ہی **حدیث** مجھی نماز میں سیدھا مت بناؤ۔ کہا سخاوی نے اسکا کچھ اصل نہیں **حدیث** آخر زمانہ میں فتنوں کو مکروہ نہ جانو کیونکہ وہ منافقوں کو ہلاک کرینگے۔ دیلمی نے علی سے مرفوعا روایت کی ہی ایسا ہی زرکشی نے کہا ہی اور کہا سیوطی نے حافظ ابن حجر نے شرح بخاری میں اسکا انکار کیا ہی اور ابن وہب سے اوسنے نقل کیا ہی کہ اسکے بابت اس سے سوال ہوا کہا یہ باطل ہی اور کہا سخاوی نے ایسا ہی ابو نعیم نے ذکر کیا اور اسکی سند میں ضعف اور مجہول ہی اور اس سے ابن وہب کو سوال ہوا تو کہا اوسنے یہ باطل ہی اور ابن وہب سے کہا گیا کہ فلان شخص نے تجھ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث کرتا ہی فتنوں کو مکروہ نہ جانو اسلئے کہ یہ منافقوں کو کاٹینگے کہا ابن وہب نے اللہ تعالی اسکو اندھا کرے اگر یہ جھوٹا ہی۔ پھر وہ آدمی اندھا ہوگیا **حدیث** نہ عیادت کرا اوسکی جو تیری عیادت نہیں کرتا۔ یہ قول ابن وہب کا ہی اور یہ حدیث جو جابر سے مرفوعا ہی اسکی تقویت کرتی ہی جو شخص ہمارے مریضوں کی عیادت کریگا ہم اسکے مریضوں کی عیادت کرینگے اور سند اسکے ضعیف ہی اور عبد اللہ بن احمد نے اپنے باپ سے کہا اے باپ ہمارا ہمسایہ بیمار ہی ہم اوسکی عیادت نہیں کرتی کہا اے بیٹی اوسنے ہماری عیادت نہیں کی ہم اوسکی نہیں کرینگی میں کہتا ہوں شاید یہ تادیب پر محمول ہوگی اسلئے کہ دیلمی نے انصاری سے جسکا نام قیس ہی سند ضعیف سے روایت کی ہی کہا اوسنے مجھے آنحضرت سے خبر ملی ہی عیادت کرا اوسکی جو تیری عیادت نہیں کرتا شاید پہلی حدیث عدل پر محمول ہی اور پچھلی فضیلت پر **حدیث** نہ تعظیم کرو میرے مسجد میں۔ یہ کچھ اصل معلوم نہیں ہوا **حدیث** سانپ سانپ کو جنتا ہی۔ عرب کی مثل ہے **حدیث** جان بوجھ کر بیمار نہ ہو پس بیمار ہو جاؤگی اور اپنی قبریں نہ کھودو پس مر جاؤگی اسکو ابن ابی حاتم نے علل میں ابن عباس سے ذکر کیا ہے اور کہا اوسنے اپنے باپ سے یہ منکر ہے اور دیلمی نے وہب بن

قتیبہ مرفوعا وعلی کل حال فلا یصح وما یزیدہ
العوام من قولہم فتموتوا فتدخلوا النار فلا اصل لہ
حدیث لا تنظروا الی من قال وانظروا الی ما قال قال علی کرم اللہ
وجہہ کما رواہ ابن السمعانی فی تاریخہ عنہ ذکرہ السیوطی
حدیث لا اسلام علی آکمہ لا اصل لہ فیما وہو صحیح فی معناہ
حدیث لا عذر لمن اقر قال العسقلانی لا اصل لہ ولیس معناہ علی
اطلاقہ صحیحا **حدیث** لا غیبۃ لفاسق قال احمد منکر
وقال الدارقطنی والخطیب الحاکم باطل لکن قال الزرکشی لہ
طرق کثیرۃ وقد رواہ البیہقی فی سننہ من حدیث انس رضی اللہ
عنہ بلفظ من القی جلباب الحیاء فلا غیبۃ لہ وقال فی
اسنادہ ضعف وقال الہروی فی ذم الکلام ہو حدیث حسن و
سیاقہ عن طرق عن ہیز بلفظ لیس لفاسق غیبۃ **حدیث**
لا فتی الا علی لا سیف الا ذو الفقار لا اصل لہ مما یعتمد علیہ
نعم یروی فی اثر واہ عنہ الحسن بن عرفۃ العبدی ومن حدیث
ابی جعفر محمد بن علی الباقر قال نادی ملک من السماء
یوم بدر یقال لہ رضوان لا سیف الا ذو الفقار لا فتی
الا علی وذکرہ وکذا فی ریاض النضرۃ وقال ذو الفقار
اسم سیف النبی علیہ السلام وسمی بذلک لانہ کانت
فیہ حفر صغار (اقول ومما یدل علی بطلانہ انہ لو وجد
ہذا من السماء فی بدر لسمعہ الصحابۃ الکرام ولنقل
عنہم الائمۃ الفخام وہذا شیء ما ینقل من ضرب النقار
حوالی بدر وینسبونہ الی الملائکۃ علی وجہ الاستمرار
من زمنہ علیہ السلام الی یومنا ہذا وہو باطل عقلا
ونقلا وان کان ذکرہ ابن المرزوق وتبعہ القسطلانی
فی مواہبہ وکذا من معتریات الشیعۃ الشنیعۃ

قتیبہ کی مرفوع روایت کی ہی بہر حال یہ صحیح نہیں لیکن یہ قطر
جسکو عوام زیادہ کرتی ہین (پس مرو تو آگ مین داخل ہوگے) اسکا کچھ
اصل نہین **حدیث** نہ دیکھو اوسکی طرف جسنے کہا ہی اور دیکھو جو کچھ وہ
کہا ہی یہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا قول ہی سیوطی نے ذکر کیا ہی کہ اسکو ابن السمعانی
نے تاریخ مین روایت کی ہی **حدیث** نہین سلامتی کہانی والی پر
اسکا کچھ اصل نہین اور اسکے معنے مین یہ حدیث ہے نہین عذر اسکے لیے جو اقرار کرے
کہا عسقلانی نے اسکا کچھ اصل نہین اور اسکے معنے اسکے مطلقا صحیح نہین **حدیث**
فاسق کی غیبت نہین کہا احمد نے یہ منکر ہے اور کہا دارقطنی اور خطیب اور
حاکم نے باطل ہے لیکن کہا زرکشی نے اسکے بہت طرق ہین اور بیہقی نے
سنن مین انس سے ان الفاظ سے روایت کی ہی جس نے چادر حیا کی اوتار دی
تو پھر اوسکی غیبت نہین ہے اور کہا اسکی سند مین ضعف ہی اور کہا ہروی نے
ذم الکلام مین یہ حدیث حسن ہے اور بہت طرق ہیز سے ان الفاظ سے لایا ہے نہین ہے
فاسق کیلیے غیبت **حدیث** نہین کوئی جوان مگر علی اور نہین تلوار مگر ذوالفقار
ذوالفقار اسکا کچھ اصل نہین جسپر اعتماد کیا جاوے اور ہان اسکا کچھ اصل ہے حسن بن عرفہ
العبدی کے پاس ہے اور ابی جعفر محمد بن علی الباقر سے ہی کہا اوس نے ایک فرشتے
نے آسمان سے بدر کی دن آواز دیا جسکا نام رضوان تھا نہین تلوار مگر ذوالفقار
اور نہین جوان مگر علی اور ایسا ہی ریاض النظرہ مین ہے اور کہا اوسنے ذوالفقار
نام تلوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی یہ اسلیے اسکا نام ہوا کہ اسمین چھوٹے
چھوٹے جوہر تھے مین کہتا ہون یہ بات اسکی بطلان پر دلالت کرتی ہی
اگر یہ بدر کی دن آسمان سے آواز آتا تو بہت صحابہ کرام اسکو سنتے اور بہر دنیا
آجتک اہل نقل کرتی چلی آتی یہ بات ایسی ہے جیسا کہ لوگ نقل کرتے
ہین کہ بدر کی دن نسر شیون نے نقارہ بجایا تھا یہ عقلا
اور نقلا باطل ہے اگرچہ ابن المرزوق نے اسکو ذکر
کیا ہے اور قسطلانی نے مواہب مین اسکا تابع ہوا ہے
بلکہ یہ شیعون بدبختون کا افترا ہے + + + + +

لا عذر لمن قال وانظر الی ما قال

حدیث نادعلیا مظہر العجائب تجدہ عونا لک فی النوائب تبوتک یا محمد بولایتک یا علی **حدیث** لا مہر اقل من عشرۃ دراہم قال السخاوی رواہ الدارقطنی عن جابر مرفوعا فی حدیث ولکن سندہ واہ لان فیہ زیاد بن عبد وہو کذاب وقد کان الامام احمد یقول سمعت سفیان بن عیینۃ یقول لم نجد ہذا اصلا یعنی العشرۃ فی المہر ویعارضہ حدیث سہل بن سعد فی الواہبۃ نفسہا فلتمس ولو خاتما من حدید قلت المعارضۃ تندفع بحمل الاول علی المسمی من المہر آجلا وعاجلا والثانی علی المعجل عرفا ویؤید الاول ما رواہ البیہقی فی السنن الکبری من طرق ضعیفۃ لکنہا یقوی بعضہا ببعض عن جابر فیرتقی الی مرتبۃ الحسن وہو کاف فی الحجۃ علی ما بینتہ فی شرح مختصر الوقایۃ وہو اللہ ولی الہدایۃ **حدیث** لا ہم الا ہم الدین ولا وجع الا وجع العین قال الزرکشی قال احمد لا اصل لہ واخرجہ البیہقی فی الشعب من حدیث جابر رفعہ بہ وقال انہ منکر وقال السیوطی ہو فی معجم الطبرانی الصغیر من حدیث جابر وذکر الزرکشی عن ابن المدینی قال سمعت ابی یقول خمسۃ احادیث نرویہا ولیس لہا اصل وذکر منہا ہذا الحدیث بلفظ لا غم الا غم الدین **حدیث** لا یاتی الکرامۃ الا حمار ہو من قول علی علی ما یقال ذکرہ الدیلمی قال السخاوی وہو کذلک فی سنن سعید بن منصور ان علیا القیت لہ وسادۃ فجلس علیہا وقال واللہ ما کذبت ولا کذبت ولا ضللت ولا ضل بی وقد اخرجہ الدیلمی عن ابن عمر بہ مرفوعا قال السیوطی اخرجہ البیہقی فی الشعب عن علی موقوفا **حدیث** لا یحل لمسلم ان یحمل الفرائض والسنن ویحملہ جہدہا سوی ذلک موضوع

حدیث پکار علی کو جس سے عجائبات ظاہر ہوتی ہیں مصیبتوں میں مدد گار ہوگا اے محمد تیری نبوت کی ساتھ اور اے علی تیری ولایت کی ساتھ **حدیث** دس درہم سے کم مہر نہیں ہے سخاوی نے کہا دارقطنی نے جابر سے مرفوعا روایت نقل کی ہے لیکن سند اسکے واہ ہے اسلئے کہ اسکی سند میں بشر بن عبد ہے اور وہ کذاب ہے امام احمد فرماتے تھے کہ میں سفیان بن عیینہ سے سنا ہے کہتے تھے میں نے اسکا اصل نہیں پایا یعنے دس درہم کم نہ ہو اور حدیث سہل بن سعد کے جسمیں ذکر ہے کہ عورت نے آنحضرت سے درخواست کی کہ اپنا نفس بخش دیا تہا بعد چند قصہ کے آنحضرت نے فرمایا تلاش کر اگرچہ انگوٹھی لوہے کی کے اسکے معارض ہے میں کہتا ہوں معارضہ مرتفع ہوسکتا ہے پہلی حدیث کو مہر موجل پر حمل کیا جائے اور دوسری کو معجل پر اور پہلی حدیث کی روایت تقویت کرتی ہے جو سنن کبری میں جابر سے بہت طرق ضعیفہ سے ہے لیکن بعض کو بعض سے تقویت ہو جاتی ہے اور مرتبہ حسن تک پہونچ جاتی ہے اور حجت کیلئے کافی ہے جیسا کہ میں شرح مختصر وقایہ میں ذکر کیا ہے اللہ تعالی ہدایت کا والی ہے **حدیث** نہیں کوئی غم مگر غم دین کا اور نہیں کوئی درد مگر درد آنکھ کا زرکشی نے احمد سے اسکا اصل نہیں اور بیہقی شعب میں جابر سے مرفوع روایت لایا ہے اور کہا کہ منکر ہے اور کہا سیوطی نے یہ معجم الطبرانی الصغیر میں جابر سے ہے اور زرکشی نے ابن المدینی سے ذکر کیا ہے کہ کہا اوس نے سنا میں نے اپنے باپ سے کہ وہ کہتا تہا پانچ حدیثیں ہم اونکو روایت کرتی ہیں حالانکہ انکا کوئی اصل نہیں ہے اور یہ حدیث ان لفظوں سے انہیں میں ہے نہیں کوئی غم مگر غم دین **حدیث** نہیں انکار کرتا کرامت کا مگر گدھا۔ دیلمی نے ذکر کیا ہے کہ مشہور ہے کہ یہ قول علی کا ہے کہا سخاوی نے یہ سنن سعید بن منصور میں اسطرح ہے کہ انکے لئے ایک بچھونا ڈالا گیا پس اوسپر بیٹھ گئے اور اسطرح فرمایا اور دیلمی نے ابن عمر سے مرفوع روایت کی ہے کہا سیوطی نے بیہقی نے شعب میں علی سے موقوف روایت کی ہے **حدیث** مسلمان کے لئے فرضوں اور سنتوں کا پہلانا حلال نہیں [illegible] انکے حلال ہے موضوع ہے

کمافی الذیل **حدیث** لایدخل الجنة ولد زنیة
زعم ابن طاهر وابن الجوزی ان هذا الحدیث موضوع تکذب
رواه ابونعیم فی الحلیة عن مجاهد عن ابی هریرة به
مرفوعا واعله الدارقطنی بان مجاهدا لم یسمعه عن
ابی هریرة **حدیث** لایستحی الشیخ ان یتعلم العلم کما
لایستحی ان یاکل الخبز غیر معروف **حدیث** لایتعلم
العلم مستحی ولا متکبر قول مجاهد کما فی صحیح البخاری عنه
تعلیقا **حدیث** لایستدبر القبلة ویوضع بین یدیه
حتی یعلف فیها تلثمائة وستون صانعا اوهم سکاکا قال العراقی
لم اجد له اصلا **حدیث** لایعذب الله بمسئلة اختلف فیها
قال السخاوی ظنه من کلام بعض السلف قلت وسمعت بعض
مشایخی یقول من تبع عالما لقی الله سالما ویقویه
قوله تعالی (فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لاتعلمون) و
(اصحابی کالنجوم بایهم اقتدیتم اهتدیتم) وقد
تقدم زیادة کلام علی هذا فی حدیث اختلاف امتی
رحمة **حدیث** لاالا الاولک یا الله انه سمیع علیم
محیط به عملک کعسهلون وبالحق انزلناه وبالحق نزل
قال السخاوی هذه الالفاظ اشتهرت فی کثیر من البلاد
بانها حفظة رمضان یحفظ من الغرق والسرق الخ
وسائر الآفات ویکتب فی آخر جمعة من رمضان ویخطب
علی المنبر وهی بدعة لااصل لها وکان العسقلانی
ینکرها وهو قائم علی المنبر حتی فی اثناء الخطبة حین
یری من یکتبها قلت وکلمة کعسهلون مجهولة لایدری
معناها فتحرم رقیاها ویحتمل ان یکون کلمة کفر
یکفر بها متکلمها **حرف الیاء آخر الحروف**

جیسا کہ ذیل میں ہے **حدیث** ولد الزنا جنت میں داخل نہ ہوگا کہا ابن
طاہر اور ابن جوزی نے یہ حدیث موضوع ہے لیکن ابونعیم نے حلیہ میں مجاہد
سے اور اس نے ابوہریرہ سے مرفوع روایت ذکر کی ہے اور دارقطنی نے اسمیں
علت ذکر کی ہے کہ مجاہد نے یہ حدیث ابوہریرہ سے نہیں سنی **حدیث** چاہیے
کہ شیخ علم سیکھنے سے حیا نہ کرے جیسا کہ روٹی کھانی سے حیا نہیں کرتا۔
غیر معروف سے **حدیث** حیا کرنیوالا اور متکبر علم نہیں پڑھتا
قول مجاہد کا ہے جیسا کہ صحیح بخاری کے تعلیقات میں ہے **حدیث** روٹی
کے گول ہونے سے لیکر کہانی والی کے پاس آنے تک اسمیں تین سو ساٹھ
فرشتے عمل کرتے ہیں پہلا الفسی سیکا ئیل ہے کہا عراقی نے میں اسکا اصل
نہیں پایا **حدیث** مسئلہ مختلف فیہ میں اللہ کسکو عذاب نہیں کرتا
کہا سخاوی نے میں ظن کرتا ہوں کہ یہ بعض سلف کے کلام ہے میں کہتا ہوں
میں نے بعض مشایخ سے سنا ہے کہ وہ کہتے تھے جو شخص کسی عالم کی تابعداری
کریگا وہ اللہ تعالی کو سلامت ملیگا اور یہ آیت اوسکی تقویت کرتی ہے
(پس سوال کرو اہل ذکر کو اگر تم نہیں جانتے ہو) اور یہ حدیث میرے اصحاب ستاروں
کے مثل ہیں جسکے اقتدا کروگے ہدایت پاؤگے) اور اسپر بہت کلام اس حدیث
کے نیچے گذر چکی ہے میرے امت کا اختلاف رحمت ہے **حدیث** لاالا الاولک یا اللہ
سمیع علیم محیط بہ عملک کعسہلون وبالحق انزلناہ وبالحق نزل کہا سخاوی
نے یہ الفاظ بہت شہروں میں اسطرح مشہور ہیں کہ رمضان کے حافظ ہیں
غرق اور چور سے اور بہٹنے اور تمام آفات سے نگاہ رکھتے ہیں اور آخر جمعہ میں لکھے
جاتے ہیں اور خطیب منبر پر پڑھتا ہے یہ بدعت ہیں انکا کچھ اصل نہیں اور
عسقلانی نے منبر پر اتنا خطبہ میں جب اوسنے کسی کو لکھتے دیکھا انکار
کیا میں کہتا ہوں کلمہ کعسہلون مجہول ہے اسکے معنے
معلوم نہیں پس اسکا پڑھنا حرام ہوا یا استعمال ہے
کہ کلمہ کفر کا ہو تو کہنے والا اس سے کافر ہوگا ✣
حرف یا آخر الحروف ✣

حدیث یا ابا ھریرۃ اذا توضأت فقل بسم
واللہ فان حفظتک لا یستریح یکتبان لک الحسنات
حتی تحدث من ذلک الوضوء منکر حدث یا احمد
بطولہ موضوع کما صرح بہ الصغانی حدیث
یا حمیرا قال المزی کذا حدث یا حمیراء فھو موضوع
حدیث یا خیل اللہ ارکبی رواہ العسکری فی
الامثال عن انس رضی اللہ عنہ ان حارثۃ ابن النعمان
قال یا نبی اللہ ادع اللہ لی بالشھادۃ فدعا لہ قال
فغزی یوما یا خیل اللہ ارکبی فکان اول فارس رکب وہو
فارس لم یستشھد ذکرہ الزرکشی وقال السخاوی رواہ ابن عائذ
فی المغازی عن الولید بن مسلم عن سعید بن بشیر عن قتادۃ
قال بعث رسول اللہ علیہ السلام یوما یعنی یوم بنی
قریظۃ بعد یوم الاحزاب منادیا ینادی یا خیل اللہ ارکبی
وعن السھیلی فی روضہ فی بعض روایۃ حنین ھذہ اللفظۃ
لصحیح مسلم فینظر حدث یا شیخ ان اردت السلام
قالہ للمسلم علیہ منہ یروی عن الشیخ ابی اسحق الشیرازی
قال رأیت النبی علیہ السلام فی المنام فسألتہ عن حدث
اسمعہ منہ وأرویہ عنہ فقال لی یا شیخ وذکرہ وکان
یفرح بذلک ویقول سمانی رسول اللہ علیہ السلام شیخا
کذا ذکرہ السخاوی وقال النووی لا انکار فی روایۃ
ھذا عن علیہ السلام فی المنام ولا فی العمل بہ فانہ
لیس حکما یأتی فیہ الخلاف الذی ذکرہ اصحابنا فی
الخصائص وقال النووی فی شرحہ لم ان ما تقرر فی الشرع
لا یتغیر فی سبب ما یراہ النائم ثم قال وھذا فی منام یتعلق
باثبات حکم علی خلاف ما یحکم بہ الولاۃ اما اذا رآہ

حدیث ای ابا ہریرہ جب تو وضو کرے کہہ شروع کرتا ہوں
ساتھ نام اللہ کی اور سب حمد اللہ کیلیے ہے۔ اسلیے کہ فرشتے تیرے
نیکیاں لکھنے سے تیری وضو کرنی تک آرام نہ پائینگے۔ منکر ہے حدیث
ای احمد بطولہ موضوع ہے جیسا کہ صغانی نے تصریح کی ہے حدیث
ای حمیرا کہا مزنی نے جس حدیث میں ای حمیرا ہے وہ موضوع ہے حدیث
ای اللہ کی دوست تو سوار ہو۔ عسکری نے امثال میں انس سے روایت
کی ہے کہ حارثہ بن نعمان نے کہا ای نبی اللہ کی میرے لئے شہادت کی دعا کر
تو آنحضرت نے دعا کی کہا ایک دن اسکو آوازہ ہوا ای دوست اللہ کی تو سوار
ہو پس وہ سب سے پہلی سوار ہوا اور سب سے پہلے شہید ہوا۔ یہ زرکشی
نے ذکر کیا ہے اور کہا سخاوی نے ابن عائذ نے مغازی میں ولید بن
مسلم سے اوس نے سعید بن بشیر سے اوس نے قتادہ سے روایت کی ہے
کہا اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس دن یعنے بنی قریظہ کے
دن بعد احزاب کی ایک شخص کو پکارنے کیلیے بھیجا کہ پکارے ای دوست
اللہ کے تو سوار ہو اور سہیلی نے روضہ میں بعض روایت حنین میں یہ الفاظ صحیح مسلم کے طرف
منسوب ہیں پس دیکھا چاہیے حدیث ای شیخ اگر تو سلام کرنا چاہتا ہے
تو اسکو غیر کی سلام میں طلب کر شیخ ابی اسحق شیرازی سے روایت کرتا ہوں
کہا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا میں نے یہ حدیث جو ان سے
سنی تھی اور روایت کرتا تھا پوچھی آنحضرت نے مجھ کو یا شیخ کہکر اس حدیث کو ذکر
کیا پھر وہ اس سے خوش ہوتا تھا اور کہتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
میرا نام شیخ رکھا ایسا ہی سخاوی نے ذکر کیا ہے اور کہا نووی نے ایسی روایت کا
خواب میں آنحضرت سے سننا اور اوسپر عمل کرنیمیں کچھ انکار نہیں اسلئے کہ اوسمیں
ایسا حکم نہیں جو خلاف ہمارے اصحابوں کے ہو اور کہا نووی نے شرح مسلم میں جو
شرع میں ثابت ہو چکا ہے وہ خوابوں سے متغیر نہیں ہوتا
پھر کہا اوس نے یہ حکم ایسے خواب سے متعلق ہے جس سے
خلاف شرع کے حکم ثابت نہ ہو لیکن جب ایسی خواب

یأمره بما هو مندوب او ینهاه عن منهی عنه او ارشده
الی فعل مصلحة فلا خلاف فی استحباب العمل علی وفقه لان
ذلك لیس حکما بالمنام بل مما تقرر من اصل ذلك الشیء
حدیث یا صفراء یا بیضاء غری غیری قاله علی کرم الله وجهه
اذ اجاءه ابن القباح فقال یا امیر المؤمنین امتلأت
المال من صفراء وبیضاء فقال الله اکبر وقام متوکئا علی
ابن القباح حتی قام علی بیت المال ونودی فی الناس
فاعطاهم جمیع ما فی بیت مال المسلمین وهو یقول
یا صفراء یا بیضاء غری غیری هاؤها حتی ما بقی منه
درهم ولا دینار ثم امر بنضحه ای برشه وصلی فیه
رکعتین ذکره غیر واحد من الائمة **حدیث** یا علی اذا
تزودت فلا تنس البصل قال السخاوی هو کذب بحت
وکذا ما اورده الدیلمی عن عبد الله بن الحارث الانصاری
اخی جریر به مرفوعا علیکم بالبصل فانه یطیب النطفة
ویبصم الولد **حدیث** یا علی اتخذ ذلك نعلین من
حدید وامشهما فی طلب العلم قال ابن تیمیة موضوع و
فی الذیل هو کما قال **حدیث** یا علی ایاك بصحیفة و
دواة فاملی رسول الله صلی الله علیه وسلم
وکتب علی وشهد جبرئیل ثم طویت الصحیفة قال
اردی فما جدتکم انه یعلم ما فی الصحیفة الا الذی املاها
ربها وشهدها فلا تصدقوه وهذا فی المرض الذی
توفی فیه قال الصغانی فی اللآلی المنثورة انه موضوع انتهی
وقد قال بعضهم انه غیر ان وصایا علی المصدرة بیا
النداء کلها موضوعة غیر قوله علیه السلام یا علی انت
منی بمنزلة هارون من موسی الا انه لا نبی بعدی **حدیث**

جسمیں آنحضرت کسی مستحب امر کا حکم کرتی ہوں یا کسی شے سے منع کرتی ہوں
یا کسی فعل مصلحت کیطرف ہدایت کرتی ہوں تو آنحضرت کی قول کے
موافق عمل کرنیمیں کسی کا خلاف نہیں اسلئے کہ یہ حکم متعلق خواب سے
نہیں بلکہ یہ قواعد اصل دین سے ہے **حدیث** ای سرخ ای سفید
میرے غیر کو عزت دے یہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہا ہی جب ابن القباح
آیا اور کہنے لگا ای امیر المؤمنین بیت المال سونے چاندی سے پر
ہوگیا ہے تب کہا حضرت علی نے اللہ بہت بڑا ہی اور ابن القباح پر ٹیکا
لگا کر بیت المال کے پاس کھڑے ہوگئے اور لوگوں میں آوازہ دیگیا پھر لوگ
کو تمام بیت المال بانٹ دیا گیا اور اوسوقت کہتے تھے ای سرخ ای سفید میرے غیر کو
عزت دے تاکہ اس سے ایک درم اور دینار باقی نہ رہا پھر اوسجگہ پانی چھڑکنے کا
حکم دیا اور اوسجگہ دو رکعت نماز پڑھی یہ بہت لوگوں نے ذکر کیا
ہے **حدیث** ای علی جب تو توشہ لے تو پیاز نہ بھول کہا سخاوی
نے یہ محض کذب ہی اور ایسا ہی جو دیلمی نے عبد اللہ بن حارث انصاری سے
جو جریر کے مرفوع روایت کی ہی لازم پکڑو پیاز کو اسلئے کہ یہ نطفہ کو پاکیزہ
کرتا ہی اور اولاد کو درست کرتا ہی **حدیث** ای علی جوتیان لوہے کی بنا اور
اونکو علم کی طلب میں فنا کر۔ کہا ابن تیمیہ نے یہ موضوع ہی اور ذیل میں
بھی ایسا ہی ہے **حدیث** ای علی کاغذ اور دوات لا پس رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے لکھوایا اور علی نے لکھا اور جبرئیل شاہد ہوئے پھر صحیفہ
لپیٹ دیا گیا کہا راوی نے جو شخص سوای کاتب اور لکھانیوالے اور شاہد کے
بیان کرے کہ میں بھی جو صحیفہ میں ہے جانتا ہوں تو اوسکی تصدیق نہ
کرو یہ مرض الموت کا قصہ ہی۔ کہا صغانی نے ذیل
الملتقط میں ہے کہ یہ موضوع ہے انتہے اور کہا بعض محققین نے
وصیتیں علی کی جو ندا کے ساتھ ہیں وہ سب موضوع ہیں
سوای اس قول آنحضرت کی ای علی تو مجھ سے منزلہ ہارون کے
ہے موسے سے مگر یہ کہ میری بعد کوئی نبی نہیں **حدیث**

یا ویح من نال الغنی بعد فاقۃ کلام بعض الکرام ولیس
اھو علی اطلاقہ فی المرام **حدیث** یؤجر المرء علی رغم انفہ
معنے **حدیث** عجب بنا من قوم تقادون الجنۃ بالسلاسل
وھم لہ کارھون وفسر السلاسل بالقیود والاسار
وفی معناہ الفقر والمرض وسائر البلایا **حدیث**
یؤم القوم احسنھم وجھا موضوع کما فی اللآلی
مع انہ لیس علی اطلاقہ **حدیث** ید عدوک اذا لم تقدر
علی قطعھا قبلھا ذکر فی المجالسۃ عن المنصور اذا
مد الیک عدوک یدہ فان قدرت علی قطعھا
اقطعھا والا فقبلھا قلت ھو تقریب من **حدیث**
تیرقص للقرد فی دلالتہ وتقدم اسجد لہ فی صولتہ **حدیث**
لیس لما قرأت لہ قال السخاوی ولا اصل لہ بھذا اللفظ وھو
بین جماعۃ الشیخ اسمعیل الجبرتی بالیمین قطعی بالتجربۃ
قلت وقد بلغنی ان شیعیا قرأ القرآت السبع علی شیخ من اھل
السنۃ وسافر الی بلادہ فقیل لہ ما احسنک الا عیبک فی
ان تشتمک سنی فقال ما یضرنی انما الحسنات لعسر وتر کت
الظرف فوصل کلامہ الی الشیخ فنادی اصحابہ من القراء وقرؤ
لیس لی ردعلیھم الیھم فلما انعموا سلب القراۃ عن
قلب الشیعی فرجع الی الشیخ وتاب من بدعتہ وخلص من
غفلتہ وافاض اللہ علیہ من رحمتہ **حدیث** یصوم اھل
فیھا ھذا یقال حین یری اھلال امکان دون امکان اذا
اختلفت المطالع قال السخاوی وھو شیء ما سمعتہ یعنی
فی الحدیث والا ففی الفقہ معروف وبالاختلاف موصوف
حدیث یساق الی سرکل قصیر العمر اخرجہ ابو نعیم
والطبرانی فی الکبیر وابن شاہین وابن السکن فی الصحابۃ

افسوس جسنے یہ کہکر بعد غنا حاصل کیا یہ بعض کرام کی کلام ہے
اور یہ بلا قید اپنے مقصود پر دلالت نہیں کرتی **حدیث** کہی آدمی
کو خلاف مرضی پر اجر ملتا ہی یہ اس حدیث کی معنے ہین ہمارا رب متعجب ہوتا
ہے اوس قوم سے جو زنجیر وہ نہین جکڑکر جنت کیطرف لائی جاتی ہی حالانکہ
وہ اس سے کراہت کرتی ہین اور سلاسل کے معنے زنجیر کے ہین جو قیدیون
کیلئے ہوتا ہی اور اسی معنے مین ہی فقیری اور مرض اور باقی مصیبتین
حدیث قوم کی امامت وہ کرائی جو سب سے خوب شکل ہو موضوع
ہے جیسا کہ لآلی مین ہی یہ مطلقا درست نہین **حدیث** جب تو دشمن کے
ہاتھہ کو قطع کرنے پر قادر نہو سکے تو اوسکو بوسہ دی یہ منصور سے مجالست مین مذکور
ہے جب تیرا دشمن تیری طرف ہاتھہ بڑہاکر ہی اگر تو اوسکی قطع کرنی پر قادر ہو تو
قطع کرورنہ اوسپر بوسہ دی مین کہتا ہون اس حدیث کی قریب ہے بندے
لئے اسکی حکومت مین رقص کر اور آگی ہو اور دیدین اسکیلئے سجدہ کر **حدیث**
لیس جس بیان کیلئے پڑہی جاوے کافی ہے کہا سخاوی نے ان الفاظ سے اسکا
کچھ اصل نہین یہ شیخ اسمعیل جبرتی کی جماعت مین قطعی مجرب ہے مین کہتا ہون مجھے
خبر پہونچی ہے کہ ایک شیعی نے سات قرائتین ایک شیخ سنی سے پڑہین اور اپنے شہر کو
چلا گیا کسی نے اسکو کہا تو کیا اچہا ہی مگر ایک عیب تیرا مین ہی کہ شیخ تیرا سنی ہے
کہا اوسنے مجھے کچھ ضرر نہین مین نے شہد چہاٹ لیا اور برتن چہوڑ دیا جب کلام شیخ کو
پہونچی اوسنے اپنے شاگردون قاریون کو بلایا تو شہد لوٹانی کیلئے اونہون نے
لیکن سب جب انہون نے ختم کیا تو شیخ کی قرائت کو شیعہ کے دل سے کہینچ لیا پہر
شیخ کیطرف آیا اور اپنی بدعت سے توبہ کی اور اپنے غفلت سے خلاص ہوا اور اللہ تعالی نے
اوسپر اپنی رحمت بہائی **حدیث** جگہ لوگ روزہ رکہتے ہین یہ کلام اوسوقت
بولا جاتا ہی جب ایک جگہ چاند دیکہا جاوے کہا سخاوی نے مین کہتا ہون اسکو کسی حدیث مین
نہین دیکہا اور فقہ مین مشہور ہی اور اختلاف سے موصوف ہی **حدیث**
ہر شخص تہوڑی عمر والا سفر کیطرف چلایا جائیگا ابو نعیم اور طبرانی
نے کبیر مین اور ابن شاہین اور ابن السکن نے صحابہ مین

وابن یونس وغیرهم کلهم من طریق موسی بن
علی بن رباح عن ابیه عن جده رباح رفعه ان
سیفتح بعدی فانتضوا خیرها ای اطلبوا نفعها ولا
تتخذوها دارا فانه یساق الیها اقل الناس اعمارا هذا
لفظ الاولین والباقین بمعناه قال ابن یونس انه منکر
جدا وقال اعاذ الله موسی ان یحدث بمثل هذا
فانه کان اتقی الله من ذلك وتبعه ابن الجوزی فاورده
فی الموضوعات وقال البخاری لا یصح حدیث بقی الحر
الذی یقی البرد مساه صحیح ولیس بحدیث ذکره ابن الزنج
قلت وهو مستفاد من قوله تعالی (وسرابیل تقیکم الحر الخ)
والبرد فهو من باب الاکتفا بذکر احد الضدین عن
الاخر فتأمل وتدبر حدیث الیقین الایمان کله موضوع
علی ما ذکره الصغانی حدیث یوم الاربعاء نحس
مستمر اخرجه الطبرانی فی الاوسط عن جابر رضی الله عنه
قال السخاوی لا اصل له وفی فضیلة والتفسیر منه
احادیث کلها واهیة قلت وعلی تقدیر صحة هذا
الحدیث اربعة فهو تفسیر لقوله تعالی (یوم نحس مستمر)
بانه یوم الاربعاء وقد کان نحسا وشوما علی الاعداء وکان
سعدا ومبارکا علی الاحیاء قال وکذا ما یروی فی ایام
الاسبوع مرفوعا یوم السبت یوم مکر وخدیعة ویوم
الاحد یوم غرس وبناء والاثنین یوم سفر وطلب
رزق والثلاثا یوم حدید وبأس والاربعاء یوم لا
اخذ ولا عطاء والخمیس یوم طلب الحوائج والجمعة
یوم خطبة النکاح اخرجه ابو یعلی من حدیث ابن
عباس فهو ضعیف ایضا لکن یروی عن عائشة

اور ابن یونس وغیرہم نے طریق موسیٰ بن علی بن رباح سے وہ اپنے
باپ سے وہ دادا رباح سے مرفوعاً روایت ذکر کی ہے کہ مصر جلدی سے فتح
ہوگا تو اس سے نفع طلب کرو اور اسکو گھر نہ بناؤ اسلئے کہ اسکیطرف کم
عمر والی آدمی چلائی جائینگے یہ الفاظ پہلوں کے ہیں اور باقی اسکے معنی ہیں
میں کہا ابن یونس نے یہ منکر ہے اور کہا اوس سے پناہ دے اللہ تعالیٰ
موسیٰ کو اسبات سے کہ ایسی حدیث بیان کرے اسلئے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے بہت
ڈرتا تھا اور ابن جوزی اسکا تابع ہوا ہے اور موضوعات میں لایا ہے اور کہا
بخاری نے یہ صحیح نہیں حدیث جو چیز گرمی سے بچاتی ہے وہ سردی
سے بچاتی ہے یعنے اسکی صحیح ہیں ابن ربیع نے ذکر کیا ہے کہ یہ حدیث نہیں
میں کہتا ہوں یہ اس آیت سے مستفاد ہے (اور لباس تمکو گرمی سے نگاہ
رکھتا ہے) اور سردی سے یہ بات اکتفا ہے یعنے ایک ضد کو ذکر کیا اور
دوسرے کو نہ کیا۔ فکر کر اور سمجھ حدیث یقین ایمان ہے تمام صغانی نے ذکر
کیا ہے کہ یہ موضوع ہے حدیث بدھ کا دن ہمیشہ نحس ہے یہ طبرانی اوسط
میں جابر سے لایا ہے کہا سخاوی نے اسکا کچھ اصل نہیں اور فضیلت اور
تفسیر میں جو حدیثیں ہیں وہ سب کی ہیں میں کہتا ہوں اگر اس
حدیث کو صحیح مانا جاوے تو اربعہ صفت یوم نحس مستمر کی ہے اس
طرح سے کہ بدھ کا دن دشمنوں پر شوم اور نحس تھا اور دوستوں پر مبارک
اور سعد ہوگیا۔ کہا اوس نے ایسے ہی ہے وہ روایت جو
ہفتہ کے دنوں میں بیان کی گئی ہے شنبہ کا دن مکر اور خدیعت
کا ہے اور آیت کا دن شادی کا ہے اور پیر کا دن سفر اور
طلب رزق کا ہے اور منگل کا دن خوف اور خطرہ کا ہے اور
بدھ کا دن نہ لینے اور نہ دینے کا ہے اور جمعرات کا دن حاجات
طلب کرنیکا ہے اور جمعہ کا دن خطبہ نکاح کا ہے یہ حدیث
ابو یعلی ابن عباس سے لایا ہے اور ضعیف ہی لیکن
عائشہ سے مروی ہے کہ

انها قالت ان احب الایام التی یخرج فیها مسافرون
وانکح فیه واختن فیصبی یوم الاربعاء انتهی کلام
السخاوی وتقدم بعض الکلام علی حدیث ما بدئ شئی
یوم الاربعاء الاوتم والله سبحانه اعلم وحدیث
یوم صومکم یوم نحرکم لا اصل له کما قال احمد وغیره
ذکره السخاوی وذکره الزرکشی بلفظ نحرکم یوم صومکم
قال احمد بن حنبل لا اصل له قلت ولو صح یحمل علی انه
او علی سنة ورد وده وهو عام حجة الوداع او غیره
والله اعلم **فصل حدیث** قال الشیخ مشایخنا
الحافظ شمس الدین السخاوی فی خاتمة المقاصد
الحسنة فی بیان الاحادیث المشتهرة علی الالسنة واذا
انتهینا او دناه مما استحضرناه فنلحق بذلک ما اشتهر بین
لقاء بعض الائمة ونحوهم لبعض وکذا تصانیف بعض
الناس وقبور لاقوام ذوی جلالة مع بطلان ذلک کله و
اناس یذکرون بین کثیر من العوام بالعلم اما مطلقا
او فی خصوص علم معین وربما تساهل فی ذلک من لا معرفة
له بذلک تقلیدا واستصحابا لما کان متصفا به ثم زال
بالترک او تشاغلا بما انسلخ به عن الوصف الاول و
هو فی جمیع هذا کثیر لا ینحصر فمن الاول قول ابن تیمیة
ما اشتهر من ان الشافعی واحمد اجتمعا بتشیبان
الراعی وسالاه فباطل باتفاق اهل المعرفة لانهما لم
یدرکاه قال وکذلک ما ذکروه من ان الشافعی اجتمع
بابی یوسف عند الرشید باطل فلم یجتمع الشافعی ابن
بالرشید الا بعد موت ابی یوسف وقال الحافظ ابن
حجر وکان الرحلة المفضلة للشافعی الی الرشید وان محمدا

کہا اوس نے پسندیدہ دن میری نزدیک جمعین میں مسافر نکلے اور جس
مین نکاح کردون اور جمعین لڑکے کا ختنہ کردون بدھ کا دن ہے
کلام سخاوی کی تمام ہوئی اور اس حدیث پر کلام پیچھے گذر چکی ہے
جو چیز جمعہ کی دن ظاہر ہووہ تمام ہوجاتی ہے اور اللہ تعالی بہتر جانتا ہے
ہے **حدیث** دن تمہارے روزے کا تمہارا دن ہے سخاوی نے ذکر کیا ہے
کہ امام احمد وغیرہ نے کہا ہے کہ اسکا کچھ اصل نہیں ہے اور زرکشی نے ان
لفظون سے بیان کیا ہے نحرکم یوم صومکم تمہارا دن ہے پھر کہا امام احمد بن حنبل
نے اسکا کچھ اصل نہیں اگر صحیح ہو تو غالب وقت پر محمول ہوگی یا سال
حجۃ الوداع پر یا کسی غیر پر واللہ اعلم **فصل حدیث** شیخ حافظ
شمس الدین سخاوی نے مقاصد الحسنہ کی خاتمہ میں احادیث مشہورہ کا
حال اسطرح بیان کیا ہے جس چیز کو ہم نے حضر کیا تھا جب وہ تمام ہوچکی تو
اوسکے ساتھ حال لقاء بعض ائمہ کا بعض سے اور حال تصانیف کا جو بعض
آدمیوں کے طرف منسوب ہیں اور حال بزرگون کی قبرون کا بمعہ سبب کے
بطلان کے اور حال دن لوگون کا جو عوام الناس میں سب علمون یا
بعض میں مشہور ہیں ملحق کرتی ہیں اور اکثر اوقات جاہل آدمی اسمیں
بسبب تقلید کی آرام پاتا ہے اور اس سے صحبت کرتا ہے جو اسسے
متصف ہو پھر چھوٹنی سے دور ہوجاتا ہے یا شغل پکڑتا ہے وصف اول
سے جو اس سے خالی ہو اور ان سب امرون کا حصر نہیں ہوسکتا پس کہا
اول قسم کا یہ ہے ابن تیمیہ نے کہا ہے کہ یہ جو مشہور ہے کہ شافعی اور احمد نے
تشیبان راعی سے ملاقات کی ہے اور پوچھا ہے باتفاق اہل معرفت باطل
ہے اسلئے کہ انہون نے اسکو نہیں دیکھا ایسا ہی ہے یہ قصہ جو لوگ
ذکر کرتے ہین کہ شافعی نے امام ابی یوسف کی ساتھ رشید کے پاس ملاقات
کی ہے یہ باطل ہے شافعی نے رشید سے نہیں ملاقات کی مگر ابو یوسف کی
موت کی بعد اور کہا حافظ ابن حجر نے ایسا ہے یہ قصہ کہ
شافعی نے رشید کی طرف رحلت کی اور محمد

ابن الحسن حرضه على قتله وان اخرجها البيهقي في
مناقب الشافعي وغيره فهو موضوعة مكذوبة و
من الثاني قول الميموني سمعت احمد بن حنبل يقول
ثلاثة كتب ليس لها اصول المغازي والملاحم والتفسير قال
الخطيب في جامعه وهذا محمول على كتب مخصوصة
في هذه العلوم الثلاثة غير معتمد عليها لعدم عدالة
ناقليها وزيادة القصاص فيها واما كتب الملاحم فجميعها
بهذه الصفة وليس يصح في ذكر الملاحم المرتقبة و
الفتن المنتظرة غير احاديث يسيرة واما كتب
التفسير فمن اشهرها كتاب الكلبي ومقاتل بن سليمان
وقد قال احمد في تفسير الكلبي من اوله الى آخره كذب قيل
فيحل النظر فيه قال لا قلت وقد قال الزركشي في كتاب
مقاتل قريب منه قال السيوطي ومن كتب صحيحة ونسخ
معتبرة بينت حالها في آخر كتاب الاتقان في علوم
القرآن وسطرتها كلها في تفسير المسند انتهى واما
المغازي فمن اشهرها كتاب محمد بن اسحاق وكان
يأخذ من اهل الكتاب وقد قال الشافعي كتب الواقدي
كذب وليس في المغازي صحيح من مغازي موسى بن
عقبة انتهى ومن القبور يذكر بجبل لبنان من البقاع
انه قبر نوح عليه السلام وانما حدث في اثناء المائة السابعة
والمشهد الذي ينسب لابي بن كعب بالجانب الشرقي من
دمشق مع اتفاق العلماء انه لم يقدم منها فضلا عن
دفنها والمكان المنسوب لابن عمر من الجبل الذي بالعلات
يصح من صحيح وان اتفقوا على انه توفي بمكة والمكان الذي
لعقبة بن عامر من قرافة مصر انما هو بنام رآه بعض

ابن حسن نے رشید کو اوسکے قتل پر آمادہ کیا اگرچہ بیہقی مناقب شافعی وغیرہ
مین لایا ہی موضوع اور کذب ہی اور دوسرے قسم سی کہا میمونی نے مینے
امام احمد بن حنبل سی سنا ہی کہتے تھے تین کتابون کا کچھ اصل نہین
ہے مغازی اور ملاحم اور تفسیر کہا خطیب نے جامع مین اس سے
کتب مخصوصہ مراد ہین جو معتمد علیہ بسبب عدم عدالت ناقلون
کے اور زیادہ قصوں کے نہین ہین۔ لیکن کتب ملاحم کی تو سب ایسے
صفت سی ہین ملاحم اور فتنون کی باب مین سوائے چند احادیث
کے کوئی صحیح نہین اور کتب تفسیر کی تو مشہور تر انسے تفسیر کلبی
اور مقاتل بن سلیمان کی ہے کہا امام احمد نے تفسیر کلبی
کے اول سی آخر تک کذب ہی امام احمد سی سوال ہوا کیا
اسمین نظر کرنی حلال ہی جواب دیا نہین۔ مین کہتا ہون کہا
زرکشی نے کتاب مقاتل کی ایسی قریب ہی اور کہا سیوطی نے
بعض کتابین اوس سے صحیح ہین مینے انکا احوال اتقان کے
آخر مین بیان کیا ہی اور تفسیر مسند مین اچھی طرح سے لکھا ہی
انتہے اور کتابین مغازی یعنے لڑائی کی انسے کتاب محمد بن
اسحاق کی زیادہ مشہور ہی وہ اہل کتاب سی پکڑتا تھا اور کہا شافعی نے
کتابین واقدی کی کذب ہین اور مغازی مین موسی بن عقبہ کی کتاب
سے کوئی زیادہ صحیح نہین انتہے اور قبرون کا حال جبل لبنان کی کسی سیدان
مین قبر نوح علیہ السلام کی ہے اور ساتوین صدی کی وسط مین ظاہر
ہوئی ہے۔ اور مشہد ابی بن کعب کا دمشق کی جانب شرقی مین
مشہور ہے حالانکہ عالمون کا اتفاق ہے کہ وہ اسجگہ نہین آئے چہ جائے
کہ اسجگہ دفن ہوئی ہون اور وہ مکان جو ابن عمر کی طرف منسوب ہے
معلات کی پہاڑ مین کسی وجہ سے صحیح نہین اگرچہ لوگون نے اتفاق کیا
ہے کہ وہ کہ مین دفن کیے گئے ہین اور وہ مکان جو عقبہ بن عامر کیطرف منسوب ہے
مصر کی اطراف مین وہ بہت مدت کی بعد کسیکے خواب مین دیکھا ہی

بعد مدة متطاولة والمكان المنسوب لا يعرف
بعسقلان انما هو قبر حيدرة بن خيشنة كما
جزم به بعض الحفاظ الشاميين ولكن قد
جزم ابن حبان وتبعه شيخنا بالاول ولكان المعروف
بالمشهد الحسين من القاهرة ليس الحسين مدفونا
به بالاتفاق وانما فيه راسه فيما ذكره بعض
المصريين ونفاه بعضهم قاله شيخنا يعني
العسقلاني واما التقي بن تيمية فقد رايت له
جوابا بالغ في انكار ذلك واطال فيه والمكان
المعروف بالسيدة نفيسة ابنة الحسن بن زيد
بن الحسن بن علي بن ابيطالب فقد ذكره بعض
اهل المعرفة ان خصوص هذا المحل الذي
ليس هو قبرها ولكنها في تلك البقعة بالاستيفاء
واستيفاء ذلك مع ما بعده بطول وهو جدير
بايراده في تاليف انتهى **فصل** اقول ومما
يلحق به ما قاله العلامة الشيخ محمد بن الجزري
لا يصح تعيين قبر نبي غير نبينا عليه السلام
في تلك القرية لا بخصوص تلك البقعة انتهى
وكانه فيه اشارة الى ان لا وجود لنور القمر و
الكواكب بعد ظهور ضياء الشمس واياما الى نسخ
سائر الاديان في جميع الاماكن والازمان ولا
يشارك احد في زيارته لتعظم له الشان كما
من الحكمة في دفنه عليه السلام بالمدينة لئلا
ينقص تبته لو دفن بمكة في جنب بيت الله
ودفن بمكة كثير من الصحابة الكرام اما مقا

اور وہ مکان جو ابی ہریرہ کی طرف عسقلان مین منسوب ہے
اوسمین حیدرہ بن خیشنہ کی قبر ہے جیسا کہ بعض حفاظ شامیون
نے جزم کیا ہے لیکن ابن حبان نے پہلی بات پر جزم کیا ہے اور
ہمارا شیخ اسی کا تابع ہوا ہے اور وہ مکان جو مشہد حسین
کاقاہرہ سے معروف ہی بالاتفاق حسین اسجگہ + مدفون
نہین ہے ہان اسمین انکا سر مبارک ہی بعض مصریون نے اسکا
اثبات کیا ہے اور بعضون نے نفی کی ہے لیکن منع ابن تیمیہ کا
ایک جواب لکھا ہے اوسنے اسکے انکا مین بڑا مبالغہ کیا ہے
اور وہ مکان جو سیدہ نفیسہ بنت حسن بن زید بن حسن بن
علی بن ابیطالب سے معروف ہی بعض اہل معرفت نے ذکر کیا ہے
خصوصًا وہ محل جسکی زیارت کی جاتی ہے وہ اوسکی قبر نہین ہے
ہان اوس تمام میدان مین ہے اسکا تمام احوال ذکر کرنا
بہت بڑا ہے اسلئے بہتر ہے کہ علیحدہ کتاب مین ذکر کیا جائے
انتہے **فصل** مین کہتا ہون اسیکے ساتھ یہ بھی ملانا
مناسب ہے جو علامہ شیخ محمد بن الجزری نے کہا ہے کہ
مقرر کرنا کسی نبی کی قبر کا سوائی قبر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے صحیح نہین - ہان ہماری سردار ابراہیم علیہ السلام اس کا دار
مین ہین نہ خاصکر اس میدان مین انتہے گویا یہ اسبات کیطرف
اشارہ ہو کہ بعد ظہور روشنی آفتاب کی ستارون اور چاند کا نور باقی
نہین رہتا اور تمام دینون کا سب شہرون اور زمانون مین نسخ
ہو گیا ہے اور تاکہ کوئی آنحضرت کا زیارت کی باب مین شریک
نہو جیسا کہ ذکر کیا گیا ہے کہ آن حضرت کا مدینہ مین دفن
ہونا حکمت ہی اگر مکہ مین بیت الحرام کی کسی جانب دفن
ہوتے تو اوس کا مرتبہ ناقص ہو جاتا اور مکہ مین بہت
صحابی مدفون ہوئے ہین لیکن قبر ین اونکے

+ مدفن حسین ہے

فغیر معروفة کما ذکرہ الاعلام حتی قبر خدیجة
انما بنی علی ما وقع لبعضهم من المنام ثم اختلفوا
فی مکان مولدہ علیه السلام وان اشهر عندهم
مکة بالموضع المعروف عند الانام اما احد
من مواليد ابی بکر وعمر وعلی رضی الله عنهم مع
عدم ثبوتها فلا یظهر وجه التبرک بارضها الا
باعتبار مآل امرهم وعلو قدرهم فی الآخرین
والاخیین ولادتهم لم یکن لهم شئی من ذلک فیتم
ظهر فی الاحوال اللاحقة انهم سبقت لهم الحسنی
فی الازل السابقة ومن جملة مفتریات الشیعة
الشنیعة جعل صورة قبر آدم ونوح علیهما السلام
بجنب قبر علی رضی الله عنه مع ان قبره ایضا لیس
بثابت وانما بنی علی امر المنام ونحوه من الکلام و
لعل ذلک بناء علی ما فعلوه انهم لما رأوا مقام الشیخین من
الصحابة الکرام فی صریحة علیه السلام قصدوا
بالتزویر جبر علی رضی الله عنه عن تفرده فی ذلک
المقام وکذا ما ینسبون من ابراء الاعمی والاشج والمقعد
ونحوهم فی مقبرة الامام علی بن موسی الرضا علیه
علی ابائه التحیة والثنا فانه زور وبهتان وکذا
ادعاء جملة اهل الحرمین برؤیة النور عند قبره
علیه السلام بخصوص لیلة المعراج فانه کذب من عمل
اهل البطلان والزور واما نوره علیه السلام فهو
فی غایة من الظهور شرقا وغربا واول ما خلق الله
نوره وسماه فی کتابه نورا وفی دعائه علیه
السلام اللهم اجعلنی نورا وفی التنزیل (یریدون

معروف نہین ہین جیسا کہ عالمون نے ذکر کیا ہے حتی کہ خدیجہ علیہا
السلام کی وہ بھی بعض لوگون کے خواب کی دیکھنی سے بنا ہوئے
پھر لوگون نے آنحضرت کی ولادت گاہ مین اختلاف کیا ہے اگرچہ مکہ مین
مین ایک جگہہ معروف ہے - لیکن ولادت گاہ ابوبکر اور عمر اور علی کے
مقرر کرنی باوجودیکہ اسکا ثبوت کچھہ نہین - اسکے تبرک کی کوئی
وجہ معلوم نہین ہوتی مگر باعتبار انکے مآل امر کی اور انکی علو قدر کی
آخرین و رنہ وقت ولادت انکی کے انکو کوئی شئے ولایت سے
حاصل نہ تھے ہان انکے احوال لاحقہ سے معلوم ہوا کہ انکو ازل
مین یہ سبکے حاصل تھے اور شیعون کے افترا سے ہے کہ قبر آدم
اور نوح علیہما السلام کی علی کی قبر کے جانب ہے باوجودیکہ قبر علی
کی ثابت نہین ہے ہان بعض کے خواب وغیرہ کے موافق بنائی
گئے ہے شاید سبب انکے اسطرح کرنیکا یہ ہوا ہے کہ جب وہنون نے
مقام شیخین کا صحابہ سے آنحضرت کی قبر کی جانب دیکھا تو
فریب سے علی کی اکیلا ہونیکا جبر نقصان اسطرح کیا - اور
یہ جو لوگ کہتے ہین کہ قبر امام علی بن موسے الرضا
پر اندھا اور لنگڑا اور بیٹھنے والا وغیرہ تندرست ہو
جاتے ہین - کذب اور بہتان ہے اور ایسا ہے جو جاہل
لوگ حرمین شریفین کے دعوی کرتے ہین کہ حضرت
کے قبر کے پاس نور دیکھلائی دیتا ہے خصوصًا معراج
کے رات مین یہ اہل کذب کا مقولہ ہے لیکن نور آن
حضرت کا وہ مشرق اور مغرب مین بہت ظاہر ہے
اللہ تعالے نے سب سے پہلے انکا نور پیدا کیا اور قرآن
مین انکا نام نور رکھا اور آن حضرت کی دعا مین ہے
یا اللہ مجھے نور کردے اور قرآن شریف
مین ہے (ارادہ کرتے ہین)

ان یطفؤا نور اللہ بافواھھم ویابی اللہ الا ان یتم نورہ
وقال تعالی اللہ نور السموات والارض مثل نورہ) فی قلب
محمد وقال عز وجل (ومن لم یجعل اللہ لہ نورا فما لہ من
نور) لکن ھذا النور لیس لہ الظھور اما فی عین اھل
البصیرۃ فانھما لا تعمی الابصار ولکن تعمی القلوب التی
الصدور وفی الخلاصۃ قال الشیخ قد صنف کتب فی
الحدیث وجمیع ما احتوت علیہ موضوع کموضوعات القضاعی
ومنھا الاربعون الودعانیۃ ومنھا وصایا علی کلھا
موضوعۃ سوی الحدیث الاول وھو یا علی انت منی بمنزلۃ
ھرون من موسی غیر انہ لا نبی بعدی قال الصغانی ومنھا
وصایا علی کلھا التی اولھا یا علی لفلان ثلث علامات
وفی آخرھا النھی عن المجامعۃ فی وقات مخصوصۃ کلھا
موضوعۃ وآخر ھذہ الوصایا یا علی اعطیتک فی ھذہ
الوصیۃ علم الاولین والاخرین وضعھا حماد بن عمرو
النصیبی وقال السیوطی فی اللآلی وکذا وصایا علی موضوعۃ
واتھم بہ حماد بن عمرو وکذا وصایاہ التی وضعھا
بن زیاد بن سمعان او شیخہ قال الصغانی واول ھذہ
الودعانیۃ کان الموت فیھا علی غیرنا کتب وقد ذکرناہ
مع غیرہ من موضوعات الشباب وآخرھا ما من بیت الا
وملک یقف علی بابہ خمس مرات فاذا وجد الانسان
قد نفذ اکلہ وانقطع اجلہ القی علیہ غم الموت فغشیہ
کربتاہ وغمرتہ سکرتاہ قال السیوطی فی الذیل ان کلا
الودعانیۃ لا یصح فیھا حدیث مرفوع علی ھذا النسق
ھذہ الاسانید وانما یصح منھا الفاظ یسیرۃ وان کان
کلامھا حسنا وموعظۃ فلیس کل ما ھو حسن حدیثا

کہ اللہ کی نور کو اپنے منہ سے گل کردین اور انکار کرتا ہی اللہ مگر کہ تمام کرے
اپنے نور کو) اور اللہ تعالی نے فرمایا ہی (اللہ تعالی آسمانون اور زمین کا نور ہے
مثال اوسکے نور کی) محمد کی دلمین ہے اور فرمایا ہی اللہ تعالی نے (اور جسکے لئے
اللہ تعالی نور نہ کرے تو اوسکے لئے کچھ نور نہین ہے) البتہ اوس نور کیلئے ظہور
نہین ہے) لیکن اہل بصیرت کی آنکھین نین تو آنکھین اندھی نہین ہین دل
جو سینون مین ہین وہ اندھے ہوتے ہین - اور شیخ نی خلاصہ مین کہا ہی
کہ حدیثین جو کتابین تصنیف کی گئی ہین جو ان مسائل پر شامل ہین
موضوع ہین موضوعات قضاعی کے طرح اور اسی قسم سے ہی اربعون
ودعانی کی اور وصایا علی کے سب کے سب موضوع ہین سوے اول حدیث کی اوس
یہ ہی اے علی تو میرے نسبت بمنزلہ ہارون کے ہی موسی کے سوے اسکے کہ میرے بعد نبی نہین ہے
کہا صغانی نی اسی قسم سے ہین وصایا علی کی جنکے اول مین (اے علی فلانے
کے لئے تین علامتین ہین) ہی اور آخر مین مجامعت سے اوقات مخصوصہ مین
نہی) ہی یہ سب موضوع ہین اور آخراون وصیتون کے یہ ہی اے علی میں نے اس وصیت
مین تجھ کو علم پہلون اور پچھلون کا دیدیا ہی یہ حماد بن عمرو نصیبی نی بنائی
اور کہا سیوطی نی لآلی مین وصیتین علی کی موضوع ہین اور حماد بن عمرو
اسسے متہم ہے اور ایسا ہی وہ وصیتین جنکو عبد اللہ بن زیاد بن سمعان
نی یا اوسکے شیخ نے بنایا ہے - کہا صغانی نے ودعانیات کی پہلی
حدیث یہ ہے اموت ہمارے غیر پر لکھی گئی تھی اور ہمنے ہکو ساتھ غیر کے موضوعات
اسباب سے ذکر کردیا ہے اور انکے آخر کی یہ ہی کوئی ایسا گھر نہین جسکے دروازے
پر پانچ مرتبہ فرشتہ نکلتا نہ ہو جب دیکھتا ہے کہ کھانا آدمی کا تمام ہو
ہے اور اجل اسکے قطع ہوگئی ہے تو اوسپر موت کا غم ڈالتا ہے تو اوسکو
کے سختی اور مصیبت ڈھانک لیتی ہی کہا سیوطی نی ذیل مین کہ ان ودعانیات
مین کوئی حدیث مرفوع اسطرح پر ان سند دون سے صحیح نہین ہے ہوا الفاظ
صحیح ہین اگرچہ کلام اس کے عمدہ اور نصیحت آمیز ہے اور یہ
بات نہین ہے کہ جو حق ہو وہ حدیث ہی ہے ✣ ✣ ✣

بل عكسه وهي مسروقة سرقها ابن دعان من زيد بن رفاعة
واضعاز بن رفاعة وقيل انه الذي وضع رسائل
اخوان الصفا وكان من اجهل خلق الله في الحديث
واقلهم حياء واجرؤهم على الكذب قال الصغاني ومنها
كتاب فضل العلماء للمحدث شرف البلخي واوله
من تعلم مسئلة من الفقه فله كذا ومن الاحاديث
الموضوعة باسناد واحد احاديث نافع المعروف
بابن ابي الدنيا وهو الذي يزعمون انه ادرك علياً
وعمر طويلا واخذ بركابه فزلق اصابه ركابه فشجه
فقال الله في عمرك مداً واحاديث ابن نسطور الرومي
واحاديث عمرو نعيم بن سالم وخراش عن انس
دينار عن انس واحاديث ابي هدبة ابراهيم بن هدبة
القيسي ومنها كتاب يد بمسند انس البصري مقدار
ثلثمائة يرويه سمعان ابن المهدي عن انس واوله
في سائر الامم كالفرد في الجسم وفي الذيل سمعان
بن المهدي عن انس لا يكاد يعرف الصق به نسخة
مكذوبة قطع الله من وضعها وفي لسان الميزان هو
من رواية محمد بن مقاتل الرازي عن جعفر بن
هارون عن سمعان فذكر النسخة وهي اكثر من
ثلاث مائة اكثرها موضوع نسخة الصغاني
ومنها الاحاديث التي تروى في تسميتها باحمد لا
تثبت شي منها ومنها خطبة الوداع من ابي الدرداء
رفعه واوله لا يركب احدكم البحر عند ريحا قلت و
منها مسائل عبد الله بن سلام في امتحانه للنبي عليه
السلام وهي قد ذكر استون من مهملات الكلام وفي

بلکہ اسکا عکس ہے یہ ابن دعان نے زید بن رفاعہ سے چوری کی ہے
اور کہا گیا ہے کہ اسی نے رسائل اخوان الصفا بنایا ہے حالانکہ سب علوں سے
مجہول ہے اور کمتر ہے حیا میں اور جھوٹ پر بڑا دلیر ہے۔ کہا صغانی نے
اسی قسم کی ہے کتاب فضل العلما جو محدث شرف البلخی کے ہے۔ اول اسکا
یہ ہے جو شخص فقہ سے ایک مسئلہ سیکھے تو اسکے لئے اتنا اجر ہے۔ اور شیخ
ابن ابی الدنیا نے ایک سند سے کئی حدیثیں بنائی ہیں اور یہ وہ شخص ہے
کہ جسکے حق میں لوگ کہتے ہیں کہ اس نے حضرت علی اور عمر کے بہت
مدت تک صحبت کی ہے اور اس نے اونکے رکاب کو پکڑا اور سوار ہوا
تو اونکو رکاب لگی اور زخمی ہوا پھر اونسے دعا دی کہ اللہ تعالے تیری
حیاتی دراز کرے اور حدیثیں ابن نسطور رومی اور حدیثیں بشر اور نعیم
بن سالم اور خراش کے انس سے اور حدیثیں دینار کی اونس سے
اور حدیثیں ابی ہدبہ ابراہیم ابن ہدبہ القیسی کی ایسی ہے ہیں اور
اسی قسم سے ہے مسند انس البصری کی جسمیں مقدار تین سو روایت کی
ہے اسکو سمعان بن المہدی انس سے روایت کرتا ہے اول حدیث
اسکے یہ ہے میری امت تمام امتوں میں مثل چاند کی ہے ستاروں میں
اور ذیل میں ہے کہ سمعان بن المہدی نے انس سے کچھ نہیں لیا اسکا
ایک نسخہ جھوٹا کہیں سے ملا اللہ تعالے اوسکی بنانی والی کو قطع کرے
اور لسان المیزان میں ہے یہ روایت محمد بن مقاتل رازی سے ہے اوسنے جعفر
ابن ہارون سے اوسنے سمعان سے اور نسخہ کا ذکر کیا اوسمیں تین سو روایت
سے زیادہ ہے اکثر متون اوسکی موضوع ہیں نسخے کہا صغانی نے جو
حدیثیں اسمیں احمد کے بارے میں ہیں اونسے کوئی شے ثابت نہیں ہے اور اسی قسم سے
ابو الدرداء سے وداع کا خطبہ جو مرفوع ہے ابتدا اسکا یہ ہے دریا کی موج
کے وقت کوئی تم سے سوار نہ ہو میں کہتا ہوں اسی قسم سے ہیں مسائل عبد اللہ
بن سلام کے جو اوسنے امتحان کے لئے آنحضرت سے پوچھے تھے اور وہ
مہمل کلام سے قدر بیاض کے ہونگے ۔ اور ۔

اللآلی الخطبۃ الاخبرۃ عن ابی ہریرۃ وابن عباس
بطولہا موضوعۃ اتہم بہ میسرۃ بن عبد ربہ الابورک
فیہ عن عبد ربہ وفی الوجیز قال ابن عدی کتبت
جملۃ عن محمد بن الاشعث عن موسی بن اسمعیل
ابن موسی بن جعفر عن ابائہ الی علی رفعہا اذا
خرج الینا نسخۃ قریبا من الف حدث عن موسی
المذکور من ابائہ بخط طری عامتہا مناکیر قال
الدارقطنی انہ سن ابیات اللہ وضع ذلک الکتاب
یعنی العلویات قال العسقلانی وسماہ السنن وکلہ
بسند واحد منہ لا اصل لہ بقی عن الادہم ولا مرۃ کانہ
العم وعبد اللہ ابن احمد عن ابیہ عن علی الرضا عن
ابائہ یروی نسخۃ موضوعۃ باطلۃ ما یفک عن
وضع او عن وضع ابیہ کذا ذکرہ بعضہم فنسبۃ الوضع
الی الرضا وابیہ غیر مرضیۃ وکذا نسبتہ الی عبد اللہ
بن احمد غیر صحیحۃ ان کان المراد بہ الامام احمد
بن حنبل فتامل فانہ محل زلل ثم اسحق الملطی لہ
اباطیل منہا لا یحل لامرءۃ تومن باللہ ان تضع الفرج
علی السوج ومن منع الماعون لزمہ طرف البخل
قلت والثانی مستفاد من قولہ تعالی (ویمنعون الماعون)
ومنہا لعن اللہ الناظر والمنظور الیہ ومنہا لا تقولوا
مسیجد ولا مصیحف ونہی عن تصغیر الاسماء
المعظمۃ وان یسمی حمدون او علوان او یعیوش و
غیر عاوزی عن ابن جریج عن عطا عن ابی سعید
الوصیۃ لعلی فی الجماع وکیف یجامع فانظر الی ہذہ
الدجالیات آخرا قلت راد بالدجال الراوی عن ابن

لآلی میں ہے کہ خطبہ اخیرہ ابی ہریرہ اور ابن عباس سے بتمامہ موضوع ہے
میسرہ بن عبد ربہ اس سے متہم ہے اللہ تعالی اسکو برکت نہ دے۔ اور وجیز
میں ہے کہا ابن عدی نے میں نے چند جملہ محمد بن اشعث سے اوس نے موسی بن
اسمعیل سے اور ابن موسے بن جعفر سے اوس نے اپنے باپ سے
علی تک اوس نے انکو مرفوع کیا تہا لکہی تھے کہ کسی شخص نے ہمارے
پاس ایک نسخہ جسمیں تخمینا ہزار حدیث کی ہوگی موسے مذکور سے
اوس نے باپ سے تازہ خط سے لکہا ہوا پیش کیا اکثر اوسمیں منکر حدیثیں
تہیں کہا دارقطنی نے یہ اللہ تعالی کے نشانیوں میں سے ہے اس کتاب کو
علویوں نے بنایا ہے کہا عسقلانی نے اس نے اسکا نام سنن رکہا وہ تمام
کتاب ایک سند سے ہے، تہیں کوئے کہوڑا اچہا اوہم کے تسم سے
کوئی کہوٹا باتی اور نہ کوئی عورت مثل میٹی چچا کے۔ عبد اللہ ابن احمد اپنے
باپ سے وہ علی رضا سے وہ اپنے باپ سے ایک نسخہ موضوعہ باطلہ روایت کرتا ہے اوسکے
وضع یا اوسکے باپ کے وضع سے خالی نہیں ہے ایسا ہی بعضوں نے ذکر کیا ہے
اور نسبت وضع کی رضا کیطرف یا اوسکے باپ کیطرف کرنی پسندیدہ نہیں ہے
اور ایسا ہی نسبت عبد اللہ بن احمد کیطرف صحیح نہیں اگر مراد اس سے امام احمد
بن حنبل ہوں۔ فکر کر اسلئے کہ محل لغزش کا ہے۔ پہر ملطی نے اسکے
بہت جہوٹہ بیان کئے ہیں بعض انسی جو عورت اللہ تعالی سے ایمان لائی ہے
اسکو حلال نہیں کہ کانٹی پر فرج رکہے۔ اوجسنے کسی کو برتنوں سے منع کیا تو
بخل اوسکو لازم ہوا۔ میں کہتا ہوں دوسرے شق اس آیت سے مستفاد ہے اور
منع کرنی تین برتنوں سے) اور بعض انسی اللہ تعالی ناظر اور منظور الیہ پر لعنت کرے
اور بعض انسی مسجد اور مصحف تصغیر سے کہوا اور معظم ناموں کے تصغیر سے
منع کیا اور حمدون یا علوان یا یعیوش وغیرہ نام رکہنے سے منع کیا اور ابن
جریج نے عطا سے اوس نے ابی سعید سے علی کو وصیت جماع کے
باب میں اور کسطرح جماع کرے روایت کی ہے۔ ایسی رجال کو دیکہنا چاہیے
کہ کیسی وسی دلیری کی ہے۔ میں کہتا ہوں مراد اسکے دجال ہونے سے جسکے

جریح ہی روایت کی ہو ورنہ تو امام جلیل القدر ہی اور کہا دیلمی نے کتاب
العروس لابی الفضل جعفر بن محمد بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین کے
علی بن الحسین واھیۃ لا یعتمد علیھا واحادیثہ منکرۃ
سندیں واہیات ہیں اور جنپر کچھ اعتماد نہیں ہے اور حدیثیں اسکی منکر ہیں
قلت ومن القواعد الکلیۃ ان نقل الاحادیث النبویۃ
میں کہتا ہوں قاعدہ کلیہ یہی کہ بیان کرنا کسی حدیث کا یا مسئلے فقہی
والمسائل الفقھیۃ والتفاسیر القرآنیۃ لا یجوز الا من
کا یا تفسیر قرآن کا سوائے کتب متداولہ کی جائز نہیں اسلئے کہ بسبب وضع
الکتب المتداولۃ لعدم الاعتماد علی غیرھا من
زیادتی کے اور الحاق ملاحق کی سوائے انکی کسی پر اعتماد نہیں ہے بخلاف
وضع الزنادقۃ والحاق الملاحدۃ بخلاف کتب المحفوظۃ
کتب محفوظ کی اسلئے کہ انکے نسخے صحیحہ اور بہت موجود ہیں اور سیوطی نے
فان نسخھا یکون صحیحۃ متعددۃ وقد حکی السیوطی
ابن جوزی سے حکایت کی ہو کہ جنکے حدیث میں وضع اور کذب اور
عن ابن الجوزی ان من وقع فی حدیثہ الموضوع والکذب
قلب واقع ہوا ہو کئی قسمیں ہیں بعض اونسے وہ ہیں جنپر زہد غالب ہوا
والقلب انواع منھم من غلب علیہ الزھد فغفل عن
تو حفظ سی غافل ہوگئے یا کتابیں جاتی رہیں تو یاد سی حدیثیں بیان
الحفظ او عن کتبہ فحدث من حفظہ فغلط فی نقلہ
کرنی لگے تو نقل میں غلطی کی اور بعض تقی لوگ ہیں لیکن آخر
ومنھم قوم ثقات لکن اختلط عقولھم او اخزاعمارھم
عمر میں انکے عقل مختلط ہوگئی اور بعض جگہ سہو سے خطا ہوا
ومنھم من روی الخطأ سھوا فلما رأی الصواب رجع
پھر جب اوسنے صواب معلوم کیا بسبب حیث کی نہ لوٹ سکا تاکہ
ایقن لم یرجع انفۃ ان ینسب الی الغلط ومنھم زنادقۃ
لوگ اسکو غلطی کیطرف منسوب کریں اور بعض انمیں زندیق ہیں جنہوں
وضعوہ قصدا الی افساد الشریعۃ وایقاع الشک
نے شریعت میں فساد ڈالنیکیلئے اور دین میں شک اور کھیل کرنیکے لئے
والتلاعب بالدین وقد کان بعض الزنادقۃ یتصدی
قصداً حدیثیں بنائیں ۲ اور بعض زندیقوں نے شیخ کہلانے کیلئے ایسی حدیثیں
الشیخ فیدرس فی کتابہ مالیس من حدیثہ ومنھم
بیان کیں جو کتاب میں نہ تھیں اور بعض ایسی ہیں جنہوں نے اپنی دین
من یضع لنصرۃ مذھبہ ومنھم من یضع حسبۃ
کی نصرت کی لئے حدیثیں بنائیں ۳ اور بعضوں نے حسبہ کلام کرنیکے لئے
ترغیبا وترھیبا ومنھم من اجاز وضع الاسانید لکلام
سندیں وضع کیں اور بعضوں نے بادشاہ کا تقرب کرنی لئے ۔ اور بعض
حسن ومنھم من قصد التقرب الی السلطان ومنھم القصاص
قصہ خوانوں نے ایسی حدیثیں جنمیں نرمی اور خرچہ کا ذکر تھا وضع کیں ۴
الذین یریدون احادیث ترقق وتشوق انتھی ورویٰ
اور مالک سی روایت ہو کہ کہا اوسنے میں مامون پر داخل
عن مالک قال دخلت علی المامون والمجلس خاص
ہوا اور مجلس اوسوقت خاص اپنے اہلوں سے تھی ناگاہ خلیفہ
باھلہ فاذا بین الخلیفۃ والوزیر رجل جالس بینھما
اور وزیر کے درمیان کچھ جگہ خالی تھے میں انکے درمیان بیٹھا
فلما اتحدثہ مرفوعا اذ ضاق المجلس علیہ فبین
اور میں نے اونسی مرفوع حدیث بیان کی کہ جب مجلس میں تنگی
کل سیدین مجلس عالم فی الذی ھم فیہ ذکر مالک
ہو تو دو سرداروں کے درمیان عالم کی جگہ ہے ذیل میں ہے کہ یہ مالک

لم یبق الا زمن المامون وفی الذیل اخرج الحرث
بن اسامۃ فی مسندہ عن داؤد بن المحبر بضعا و
ثلاثین حدیثا قال العسقلانی کلها موضوعۃ بینها
ان الاحمق یصیب بحمقه اعظم من فجور الفاجر و
افاد یرتفع العباد غدا فی الدرجات و ینالون الزلفی
من ربهم علی قدر عقولهم ومنها افضل الناس اعقل
الناس ومنها قیل یارسول الله ما اعقل هذا
النصرانی فزجره فقالت له ان العاقل من عمل بطاعۃ الله
ووضع سلیمان بن عیسی بضعا وعشرین حدیثا
منها قیل لعلقمۃ ما اعقل النصاری فقال له فان
ابن مسعود کان ینهانا ان نسمی الکافر عاقلا و
منها رکعتان من العاقل افضل من سبعین رکعۃ من
الجاهل ولو قلت سبعمائۃ رکعۃ لکان کذلک
ومنها ان عدی بن ابی حاتم اطری اباه وذکر من سودده
وشرفه وعقله فقال علیه السلام ان الشرف و
السودد والعقل فی الدنیا والاخرۃ للعامل بطاعۃ
الله فقال یارسول الله انه کان یقری الضیف ویطعم
الطعام ویصل الارحام یعین النوائب ویفعل و
یفعل فهل ینفع ذلک شیئا قال لا ان اباک لم
یقل قط رب اغفر لی خطیئتی یوم الدین وفی الذیل
ایضا ان قصۃ رجل بلالا ثم رجوعه الی المدینۃ
بعد رؤیته علیه السلام فی المنام اذانه بها و
ارتجاج اهل المدینۃ لا اصل له وهی بنیۃ الوضع
انتهی وکان ابن حجر المکی ما اطلع علیه وذکره فی کتابه
الزیادۃ وفی الذیل ایضا انه علیه السلام

مامون کے زمانہ تک جیتا نہیں رہا۔ اور ذیل میں ہے کہ حارث بن اسامہ
مسند میں داؤد بن المحبر سے تیس پر چند حدیثیں روایت کی ہیں کہا
عسقلانی نے سب کی سب موضوع ہیں بعض انسے یہ ہیں کہ احمق بسبب
حمق کے فاجر سے بڑا گناہ کرتا ہے قیامت کے دن آدمی بلندیوں
اپنے رب سے اپنے اپنے عقل کے موافق حاصل کرینگے۔ بعض ان سے
افضل آدمیوں کا وہ ہے جو سب سے زیادہ عاقل ہو اور بعض انسے کسی
نے پوچھا یارسول اللہ نصرانیوں سے کون زیادہ عاقل ہے فرمایا تم عاقل
وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی موافق عمل کرے۔ اور سلیمان بن عیسی
نے بیس سے زیادہ حدیثیں بنائی ہیں بعض انسے یہ ہے علقمہ سے پوچھا
گیا نصاریٰ سے کون زیادہ عقلمند ہے کہا اوس نے چپ رہ اسلئے کہ ابن
مسعود ہمکو منع کرتا تھا کہ کافر کو عقلمند کہیں اور بعض انسے دو رکعت
عاقل کے بہتر ہیں جاہل کے ستر رکعت سے اگر میں سات سو رکعت کہوں
البتہ ایسا ہی ہے اور بعض انسے عدی بن حاتم نے اپنے باپ کے صفت
کے اور اوسکی سرداری و شرافت اور عقل کا بیان کیا فرمایا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے شرافت اور سرداری اور عقل دنیا اور آخرت
میں اسکے لئے ہے جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرے پھر کہا اوس نے یارسول
اللہ کہ وہ مہمانوں کی ضیافت کرتا تھا اور صلہ رحم کرتا تھا اور سختیوں
میں لوگوں کی اعانت کرتا تھا اور ایسے ایسے اور کام کرتا تھا کیا
اسکو اس سے کچھ نفع ہوگا فرمایا نہیں اسلئے کہ تیرے باپ نے کبھی
کلمہ نہ کہا تھا یا اللہ میرے گناہ بخش دے اور بھی ذیل میں ہے، بلال کی رسالت کا
قصہ پھر اسکا مدینہ کیطرف لوٹنا بعد دیکھنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے خواب میں اور مدینہ میں اسکا اذان دینا اور مدینہ والوں کا کانپنا۔
اس کا کچھ اصل نہیں اور اسکا موضوع ہونا ظاہر ہے
انتہی اور ابن حجر مکی اسپر واقف نہیں ہوا اور اسنے
اسکو کتاب الموضوع میں ذکر کیا ہے۔ اور بھر ذیل میں ہے کہ آنحضرت

لما اراد ان یبنی مسجد المدینة اتاہ جبرائیل علیہ السلام فقال انہ سبعة اذرع طولا فی السماء غیر مزخرفة ولا منقشة لم یوجد وفیہ ایضا انہ علیہ السلام اذا کان یصلی ظن الظان انہ جسد لا روح فیہ وفی المختصر الرجلان من امتی لیقومان الی الصلوة ویرکعان ویسجدان سجودهما واحد واقامتهما بین صلوتیهما کما بین السماء والارض موضوع وفیہ ایضا کان علیہ السلام لا یجلس الیہ احد یصلی الا خفف صلوته واقبل علیہ فقال الک حاجة فاذا فرغ من حاجتہ عاد الی صلوته لم یوجد فیہ ولا فیہ الا یصح فی صلوة الاسبوع شئ وفی لیلة الجمعة اثنتی عشرة رکعة بالاخلاص عشر مرات باطل لا اصل لہ وکذا رکعتان باذا زلزلت خمسة عشرة مرة فی روایة خمسین مرة والکل منکر باطل ویوم الجمعة اربع رکعات والاربع والاثنا عشر لا اصل لہ وقیل الجمعة اربع رکعات بالاخلاص خمسین مرة لا اصل لہ وکذا صلوة عاشوراء وصلوة الرغائب موضوع باتفاق وکذا بقیة صلوات لیالی رجب لیلة السابع والعشرین من رجب ولیلة النصف من شعبان مائة رکعة فی کل رکعة عشر مرات بالاخلاص ولا تغتر بذکرها فی قوت القلوب واحیاء العلوم ولا یذکر الثعلبی فی تفسیرہ وکذا فی شرح الاوراد ثم فی المواهب بعد ذکرہ القصاص من ان القمر دخل فی جیب النبی علیہ السلام وخرج من کمہ فلیس لہ اصل کما حکاہ الشیخ بدر الدین الزرکشی عن شیخہ العماد بن کثیر فی حیوة الحیوان للدمیری قال القرطبی بقاء للصرام الصرام ودونیا فی معجم

صلوة الرغائب وغیرها

جب مسجد مدینہ کی بنانی شروع کی انکی پاس جبرائیل علیہ السلام آئی کہا اسکو بناؤ سات گز لمبی جگہ آسمان مین ہی جو منقش نہین ہے نہین پائی گئی اور یہ بھی ہے کہ جب آنحضرت نماز پڑہتے تھے تو دیکھنے والا گمان کرتا کہ بدن بلا روح ہے - اور مختصر مین ہے دو آدمی میرے امت سے ایسے ہین جب نماز کیطرف کہڑی ہوتی ہین تو رکوع اور سجود انکا یکسان معلوم ہتا ہی حالانکہ دونو کی نماز مین آسمان زمین کا فاصلہ ہی - اور بھی ہے کہ جب آنحضرت نماز پڑہتے اور کوئی آدمی دوسرا انکو پاس جا بیٹہا تو نماز مین تخفیف کرتی اور اوسکی طرف متوجہ ہوتی اور پوچہتی کیا تجھ کچہ حاجت ہی جب اوسکی حاجت سے فارغ ہوتی تو نماز کیطرف عود کرتے - نہین پائی گئی اور بھی ہے کہ کوئی حدیث ان ایام کی نماز مین صحیح نہین ہے اور جمعہ کے مین ہر ایک رکعت مین دس مرتبہ سورت اخلاص پڑہنے باطل ہے اسکا کچہ اصل نہین اور ایسا ہی ہے دو رکعت ہر ایک مین پندرہ مرتبہ اذا زلزلت پڑہنا اور ایک روایت مین پچاس مرتبہ منکر باطل ہی - اور جمعہ کے دن دو رکعت اور چار رکعت بارہ رکعت کا کچہ اصل نہین اور پہلی جمعہ کی چار رکعت ہر ایک مین پچاس مرتبہ سورت اخلاص پڑہنی - اسکا کچہ اصل نہین اور ایسا ہی عاشورہ کی نماز اور رغائب کی نماز بالاتفاق موضوع ہی اور ایسا ہی ہے باقی نمازین رجب کے اور شعبان کے نصف مین سو رکعات ہر رکعت مین دس مرتبہ سورۂ اخلاص پڑہنی اور انکا ذکر قوت القلوب اور احیاء العلوم مین اور ثعلبی کے تفسیر مین دیکھکر فریفتہ نہ ہونا چاہیئے اور ایسا ہی جو شرح اوراد اور مواہب مین کہ قصہ خوان ذکر کرتے ہین کہ چاند حضرت کے جیب مین داخل ہوکر آستین سے خارج ہوا - اس کا کچہ اصل نہین ہے - جیسا کہ شیخ بدر الدین زرکشی نے شیخ عماد بن کثیر سے حکایت کی ہے اور حیات الحیوان دمیری مین ہے کہا قرطبی نے چڑیون کے لئے روزی نام رکہا جاتا ہی - اور معجم

عبد الباقی ابن قانع عن ابی غلیط امیہ بن خلف الجمحی قال رآنی رسول اللہ علیہ السلام وعلی یدی صرد فقال ھذا اول طائر صام یوم عاشوراء و الحدیث مثل اسمہ غلیط فقد قال الحاکم ھو من الاحادیث التی وضعھا قتلۃ الحسین رضی اللہ عنہ وھو حدیث باطل ورواتہ مجھولون انتھی وقد بین العلماء ان زمان الرؤیا فی ایام الوحی کان ستۃ اشھر فقد صرح النوربشتی بانہ لیس لہ اصل وافقہ النووی فی شرح مسلم واما ما اخرجہ الدولابی عن الحسین بن علی قال کان رأس رسول اللہ علیہ السلام فی حجر علی وھو یوحی الیہ فلما سری عنہ قال یا علی صلیت العصر قال لا قال اللھم انک تعلم انہ کان فی حاجتک وحاجۃ رسولک فرد علیہ الشمس فردھا علیہ فصلی وغابت الشمس فقد قال العلماء انہ حدیث موضوع ولم ترد الشمس لاحد ولما حبست لیوشع بن نون کذا فی ریاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ لا انہ ذکرہ فی الشفاء من الروایۃ الطحاوی وبینت وجھہ فی شرحہ وکذا فی السیر علی وجہ الاستیفاء وقال الشیخ الجوزی فی شرح المصابیح واما ما یزاد بعد قولہ اللھم انت السلام ومنک السلام من نحو والیک یرجع السلام فحینا ربنا بالسلام وادخلنا دار السلام فلا اصل لہ بل ھو مختلق بعض القصاص وحکی الشیخ العلامۃ الزین العراقی اشتھر بین العوام ان من قطع صلوۃ الضحی یترکھا احیانا یعنی فصار کثیر منھم یترکھا اصلا لذلک ولیس

عبد الباقی بن قانع میں ابی غلیط امیہ بن خلف جمحی سے ہے کہا اوس نے مجھ سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا اور میرے ہاتھ پر چڑیا تھی فرمایا یہ پہلا جانور ہے جس نے عاشورا کی دن روزہ کہا تھا یا اوسکے نام کیطرح غلط ہے۔ کہا حاکم نے یہ ان حدیثوں سے ہے جو امام حسین کے قاتلوں نے بنائی ہیں یہ حدیث باطل ہے اور راوی اسکے مجہول ہیں اور علماء ہیں مشہور ہے کہ زمانہ خواب کا وحی کے وقت میں چھ مہینہ تک تھا نووی شرح مسلم میں اسی کا تابع ہوا ہے لیکن جو دولابی نے حسین بن علی سے روایت کی ہے کہ سر مبارک آنحضرت کا علی کی گود میں تھا اور آنحضرت کی طرف اوسوقت وحی ہو رہا تھا جب آنحضرت سے وحی کہل گیا فرمایا اے علی تو نے نماز عصر کی پڑہی ہے کہا نہیں اوسوقت آن حضرت نے دعا کی یا اللہ تو جانتا ہے کہ یہ شخص تیری حاجت اور تیرے رسول کے حاجت میں تھا اللہ تعالے نے سورج لوٹا یا پھر نماز پڑہی اور سورج غروب ہوا کہا علماء نے یہ حدیث موضوع ہے اور سورج کسیلئے نہیں لوٹایا گیا مگر یوشع بن نون کے لئے بند رکھا گیا تھا ایسا ہی ریاض النضرہ فی مناقب العشرہ میں ہے، گر شفا میں روایت طحاوی سے مذکور ہے اور وجہ اسکے میں شرح میں بیان کی ہے۔ اور پورے حدیث کتب سیر میں ہے اور کہا شیخ جوزی نے شرح مصابیح میں لیکن وہ زیادتی کہ بعد اس قول کی ہے (یا اللہ تو سلام ہے اور تیری طرف سے سلامتی ہے) اس طرح ہے اور تیری طرف سلامتی رجوع کرتی ہے پس تحفے سے ہمکو اے ہماری رب ساتھ سلام کے اور ہمکو دار السلام میں داخل کر اس کا کچھ اصل نہیں ہے بلکہ یہ بعض قصہ خوانوں کے بناوٹ ہے۔ اور شیخ علامہ زین عراقی نے حکایت کی ہے کہ عوام الناس میں مشہور ہے کہ جو شخص نماز چاشت کو جان بوجھکر چھوڑ دے تو دماغ ہوگا اسلئے بہت لوگ اسکو ہرگز پڑہتے ہی

لما قالوه اصل بل الظاهر انه مما القاه الشيطن على
السنتهم لتحرمهم الخير الكثير قلت ومن هنا ترك
النساء صلوة الضحى ونحوها بحدوث الحيض فيهن
وقد تقدم بطلان حديث ترك الورد ملعون و
قال ابن امير الحاج وفي ذي الحليفة آبار يسميها
العوام آبار علي وانه قاتل الجن في بعض تلك الآبار
وهو كذب من قائله **فصل** وقد سئل ابن قيم
الجوزية هل يمكن معرفة الحديث الموضوع بضابط
من غير ان ينظر في سنده فقال هذا سؤال عظيم
القدر وانما يعرف ذلك من تطلع في معرفة سنن
الصحيحة وخلطت بلحمه ودمه وصار له فيها
ملكة واختصاص شديد بمعرفة السنن والآثار
ومعرفة سيرة رسول الله عليه السلام وهديه فيما
به وينهى عنه ويخبر عنه ويدعو اليه وبحبه ويكرهه
ويشرعه للامة بحيث كانه مخالط له عليه السلام
بين اصحابه الكرام فمثل هذا يعرف من احواله وقوله
وكلامه واقواله وافعاله وما يجوز ان يخبر به وما
لا يجوز مما لا يعرفه غيره وهذا شان كل متبوع مع
تابعه فان للاختص به الحريص على تتبع اقواله وافعاله
من العلم بها والتمييز بين ما يصح ان ينسب اليه وما
لا يصح ليس كمن لا يكون كذلك وهذا شان المقلدين
مع ائمتهم يعرفون من اقوالهم ونصوصهم و
مذاهبهم واساليبهم ومشاربهم ما لا يعرفه غيرهم
فمن ذلك ما روى جعفر بن حسن عن ابيه عن
عن انس يرفعه من قال سبحان الله وبحمده غرس الله

اسکا کچھ اصل نہین بلکہ ظاہر یہ ہی کہ یہ بات شیطان نے انکی زبانونپر ڈالدی
تھے تاکہ خیر کثیر سے محروم رہین - مین کہتا ہون اسی لئے عورتون نے
نماز چاشت وغیرہ کی بسبب حیض کے چھوڑ دی ہے اور حدیث
تارک ورد کا ملعون ہے کا بطلان گذر چکا ہے اور کہا امیر ابن الحاج
نے ذی الحلیفہ مین کوئین ہین جنہین عوام الناس علی رضی کی کوئین
مشہور کرتی ہین اور کہتی ہین کہ اوسنے جنون کے ان کنوؤن پر مقابلہ
کیا ہے یہ کذب ہی اسکے قائل کا **فصل** ابن قیم جوزی سے سوال ہوا
کہ معرفت حدیث موضوع کی کسی ایسی قاعدہ سے معلوم ہوسکتے ہی جسمین
اسکے سند دیکھنے نہ پڑے جواب دیا کہ یہ بڑا عظیم القدر سوال ہے اس سے
وہ شخص اطلاع پاسکتا ہے جو معرفت سنن صحیحہ مین مہارت کامل
رکھے اور وہ سنن صحیحہ اوسکے گوشت اور اسکے خون مین ملکر اور خصوصیت
معرفت سنن اور آثار اور معرفت آن حضرت کی سیر اور امر اور نہی کا
اور دعوت اور محبت اور کراہت آنحضرت کا اور مشروعیت آنحضرت کے
امت کی لئے وغیرہ چیزون کا کامل طور سے ہوجائے اسطرح سے کہ گویا
آن حضرت کی اصحابون مین ملجائے ایسا شخص آنحضرت کی احوال اور
ہدایت اور کلام اور اقوال اور افعال اور وہ امر جنکی خبر دینی جائز ہے
اور جنکی نہین معلوم کرسکتا ہی اس کا غیر نہین کرسکتا ایسا ہی حال ہے
ہر متبوع کا اپنے تابع سے اسلئے کہ اسکو اپنے پیشوا کی اقوال
اور افعال کے تتبع کی حرص رہتی ہے اور اسکو پیشوا کی اقوال صحیحہ مین
ایسے تمیز ہوتی ہے جو غیر کو نہین ہوتی یہی حال مقلدین کا اپنے
امامون سے ہے انکے اقوال اور نصوص اور مذہب اور مشارب اور
اسالیب اور مشارب ایسا پہچانتے ہین جو غیر نہین پہچان سکتے پس
بعض اس طریقہ سے یہ ہے جو جعفر بن حسن نے اپنے
باپ سے اوسنے ثابت سے اوس نے انس سے مرفوعاً روایت
اسکے ساتھ یہ کیا ہے جسنے ہمارے استاذ کی پاکی اور حمد کرتا ہے اللہ تعالیٰ اوسکے لئے

الف الف نخلة فی الجنة اصلها ذهب فجعفر هذا
هو جعفر بن حسن بن فرقد ابو سلیمان القصار البصری
قال ابن عدی احادیثه منکر وقال الازدی یتکلمون فیه
واما ابوه فقال یحیی بن معین لا شیء ولا یکتب حدیثه
قال النسائی والدارقطنی ضعیف وقال ابن حبان
خرج من حد العدالة وقال ابن عدی عامة ما
غیر محفوظة ومن ذلك ما رواه ابن مندة وغیره
من حدث احمد بن عبد الله الجویباری الکذاب
عن شقیق عن ابراهیم بن ادهم عن یزید عن
اویس القرنی عن عمر وعلی عن النبی علیه السلام
دعا بهذه الاسماء اللهم انت حی لا تموت وغالب لا
تغلب بصیر لا ترتاب وسمیع لا تشك وصادق لا
تکذب وصمد لا تطعم وعالم لا تعد الی ان قال
فوالذی بعثنی بالحق لو دعی بهذه الدعوات علی
صفایح الحدید لذابت وعلی ما حجارا لسکن ومن دعا
عند منامه بها بعث بکل حرف منها سبعمائة الف
ملك یسبحون له ویستغفرون له وتابعه کذاب
آخر سلیمان بن عیسی عن الثوری عن ابراهیم بن
ادهم وهذا وامثاله مما لا یرتاب من له ادنی
معرفة بالنبی علیه السلام وکلامه انه موضوع
مختلف وافك مفتری علیه ومن ذلك ما رواه
عباس بن الضحاك البلخی کذاب اخبرنا عمر بن
الضحاك مجهول لا یعرف عن ابن معاویة عن
صالح عن ابی هریرة عن النبی علیه السلام من کتب
بسم الله الرحمن الرحیم لم یقم الهاء التی فی الله

دس لاکھ کھجور جنکا اصل جنت مین ہو بیجا ہے یہی شخص جعفر بن حسن بن
فرقد ابو سلیمان القصار البصری ہے کہا ابن عدی نے اسکی حدیثین منکر ہین
کہا ازدی نے لوگ اسمین کلام کرتے ہین لیکن باپ سکا کہا یحیی بن
معین نے کچھ شے نہین اور اسکے حدیث نہ لکہی جاوے کہا نسائی
اور دارقطنی نے یہ ضعیف ہے اور کہا ابن حبان نے یہ حد عدالت سے
نکل گیا ہے اور کہا ابن عدی نے حدیثین اسکی محفوظ نہین ہین اور
اسے قسم سے ہے جو ابن مندہ وغیرہ نے احمد بن عبد اللہ الجویباری
کذاب سے اوسنے شقیق سے اوسنے ابراہیم بن ادہم سے اوسنے
یزید سے اوسنے اویس قرنی سے اوسنے عمر اور علی سے اونہون نے
صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے جو شخص ان اسمون سے دعا
کریگا اے اللہ تو زندہ ہے نہین مرتا اور غالب ہے مغلوب نہین ہوتا اور بصیر
ہے تو شک نہین کرتا اور صادق ہے کذب نہین ہوتا اور بے نیاز ہے تو
کہاتا نہین اور عالم ہے وغیرہ وغیرہ یہانتک کہ کہی قسم ہے مجہے اوس ذات کی
جسنے مجہے حق کے ساتھ بہیجا ہے اگر کوئی اون کلمون سے کسی تہنو
پر دعا کرے تو پگہل جائینگے اور اگر پانی جاری پر کرے تو ہر ایک حرف
کے ساتھ سات لاکھ فرشتے سے اوٹہایا جائیگا جو اسکے لئے تسبیح کرینگے
اور بخشش مانگینگے - اسے کا ایک اور کذاب یعنے سلیمان
بن عیسے ثوری سے وہ ابراہیم ادہم سے تابع ہوا ہے یہ
حدیث اور جو اور اوسکے مثل ہو جسکو آنحضرت سے ادنی علاقہ ہو
معلوم کریگا کہ یہ موضوع ہے اور آنحضرت پر افترا ہے اور اسے قسم سے
ہے جو عباس بن ضحاک بلخی کذاب شریر نے عمر بن ضحاک مجہول
سے اوسنے ابن معاویہ سے اوس نے اعمش سے اوس
نے ابی صالح سے اوس نے ابی ہریرہ سے اوسنے
نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے جو شخص بسم اللہ
الرحمن الرحیم لکہے اللہ اوس کی لئے ہاء کے لکہنے سے پہلے

الا کتب الله له الف الف حسنة ومحا عنه الف
الف سيئة ورفع له الف الف درجة ومن ذلك
ما رواه ابو العلاء عن نافع عن ابن عمر يرفعه من
كفن ميتا فان له بكل شعرة يصيب كفنه عشر
حسنات وابو العلاء هذا يروي عن نافع ما ليس في
حد ثه ولا يجوز الاحتجاج به وهذا الحديث
قد رواه الحسين بن سفيان حدثنا ابو الربيع الزهراني
حدثنا الصلت بن الحجاج حدثنا ابو العلاء
قال الدارقطني يقال ان ابا العلاء هو الخفاف
الكوفي واسمه خالد بن طهمان انتهى وقال يحيى
معين هو ضعيف خلط قبل موته بعشر سنين و
كان قبل ذلك ثقة وكان في تخليطه كلما جاؤا
به يقرؤه ومن ذلك حدث به ويه محمد بن عبد الرحمن
بن بين البيلماني عن ابن عمر عن النبي عليه السلام
من صام يوم صبيحة يوم الفطر فكانما صام الدهر
وهذا حديث باطل موضوع على رسول الله عليه السلام
وابن البيلماني يروي المناكير قال البخاري وابو حاتم
الرازي والنسائي هو منكر الحديث وقال يحيى بن
معين ليس بشئ وقال الدارقطني والحميدي ضعيف
قال ابن حبان حدث عن ابيه بنسخة سرد فيها نحو
من مائة حديث كلها موضوعة لا يجوز الاحتجاج به ولا
ذكره الا على وجه التعجب به ومن ذلك حدثه من صام
يوم عاشوراء كتب الله له عبادة ستين سنة هذا
باطل يرويه حبيب بن ابي حبيب عن ابراهيم الصائغ
عن ميمون بن مهران عن ابن عباس وحبيب هذا غير

ہزار نیکی لکھتا ہے اور لاکھہ برائی اوس سے دور کرتا ہے اور لاکھہ درجہ
اوسکے لئے بلند کرتا ہے اور اسی قسم سے جو ابو العلائی نافع سے اوس نے
ابن عمر سے مرفوع روایت کی ہے جو شخص میت کو کفن دے تو جو بال
اوس شخص کا میت کی کفن سے لگے اوسکے بدلے اسکو دس نیکیاں
ملینگی یہ ابو العلا نافع سے ایسی روایتیں کرتا ہے جو اوس سے مروی نہیں
ہیں اور اوس سے حجت پکڑنی جائز نہیں ہے اور یہ حدیث حسن بن سفیان نے
روایت کی ہے کہا اوس نے حدیث کی ہم سے ابو الربیع زہرانی نے کہا حدیث
کی ہمسے صلت بن حجاج نے کہا اوس نے حدیث کی ہمسے ابو العلائی کہا
دارقطنی نے یہ ابو العلا خفاف کوفی ہے اور نام اسکا خالد بن طہمان ہے
انتہے اور کہا یحیی بن معین نے یہ ضعیف ہے دس برس موت سے پہلے
اسکو غلط کیا گیا تھا اور پہلے اس سے ثقہ تھا اور غلط کی وقت جو چیز
اوسکی پاس آتی پڑھ لیتا اس قسم کی یہ حدیث ہے جو محمد بن عبد الرحمن بن
بیلمانی نے ابن عمر سے اوس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے
جس نے عید فطر کی صبح کو روزہ رکھا گویا وہ صائم الدہر ہوا یہ
حدیث باطل موضوع ہے اور ابن البیلمانی حدیثیں منکر روایت
کرتا ہے کہا بخاری اور ابو حاتم رازی اور نسائی نے یہ منکر ہے اور
کہا یحیی بن معین نے یہ کچھ شے نہیں ہے اور کہا دارقطنی اور حمیدی
نے ضعیف ہے اور کہا ابن حبان نے اوس نے اپنے باپ سے ایک نسخہ
ظاہر کیا ہے جس میں اسی حدیثیں ہیں سب کے سب موضوع
ہیں ان سے حجت پکڑنی اور انکا ذکر کرنا جائز نہیں مگر وہ تعجب سے
اور اوسی نسخہ سے یہ حدیث ہے جو شخص عاشورہ کی دن روزہ رکھے
اللہ اوسکے لئے ساٹھ برس کے عبادت لکھتا ہے یہ
باطل ہے اسکو حبیب بن ابی حبیب نے ابراہیم سے اوس نے
میمون بن مہران سے اوس نے ابن عباس سے
روایت کی ہے یہ حبیب وہ

حبیب کان یضع الاحادیث ومن ذلک حدیث
یرویہ ذکریا بن دویل الکندی الکذاب الاشر عن
حمید الطویل عن انس عن النبی علیہ السلام من
داوم علی صلوۃ الضحی ولم یقطعہا الا من علۃ
کنت انا وھو فی الجنۃ فی زورق من نور فی بحر
من نور حتی نزور رب العالمین ومن ذلک حدیث
یرویہ عن ابن راشد عن یحیی بن ابی کثیر عن ابی سلمۃ
عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ علیہ السلام من
صلی بعد المغرب ست رکعات لم یتکلم بینھن بشیء
عدلن لہ عبادۃ اثنتی عشرۃ سنۃ وعمرھذا قال فیہ الامام
احمد ویحیی بن معین والدارقطنی ضعیف وقال احمد
ایضا لیس حدیثہ شیئا وقال البخاری ھذا
الحدیث منکر وضعفہ جدا وقال ابن حبان لا یحل ذکرہ
الا علی سبیل القدح فانہ یضع الحدیث علی مالک وابن
ابی ذئب وغیرھما من الثقات ومن ذلک حدیث
من صلی یوم الاحد اربع رکعات بتسلیمۃ واحدۃ
یقرء فی کل رکعۃ الحمد وآمن الرسول الی آخرھا کتب
لہ الف حجۃ والف عمرۃ والف غزوۃ وبکل رکعۃ الف
الف صلوۃ وجعل بینہ وبین النار الف خندق
فقبح اللہ واضعہا اجرا علی اللہ ورسولہ ومن ذلک
حدیث من صلی لیلۃ الاحد اربع رکعات یقرا فی
کل رکعۃ فاتحۃ الکتاب مرۃ وقل ھو اللہ احد خمس
عشرۃ اعطاہ اللہ یوم القیمۃ ثواب من قرا القرآن
عشرۃ اجزاء وعمل بما فی القرآن ویخرج یوم القیمۃ من قبرہ
ووجہہ مثل القمر لیلۃ البدر ویعصمہ اللہ بکل

حبیب نہیں جو حدیثیں بنایا کرتا تھا یہ حدیث بھی اوس سے ہے ترک بن دویل
کندی کذاب شریر نے حمید طویل سے اوس نے انس سے اوس نے نبی
صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے جو شخص نماز ضحے پر ہمیشگی کرے اور
اوسکو سوا کسی علت کے قطع نہ کرے تو میں اور وہ دونو کسی کشتی میں بیٹھکر
نور کے دریا میں اللہ تعالے کی زیارت کرینگے اور اسی سے یہ حدیث عمر
بن رشد نے یحیی بن ابی کثیر سے اوس نے ابی سلمہ سے اوس نے ابی
ہریرہ سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص
بعد مغرب کے چھ رکعات پڑھے اور انمین کلام نہ کرے تو وہ بارہ سال
کی عبادت کی برابر ہونگے۔ اس عمر کے حق میں امام احمد اور یحیی بن
معین اور دارقطنی نے کہا ہے کہ ضعیف ہے اور یہی کہا امام احمد نے
اسکی حدیث کسی شے کی برابر نہیں ہے اور کہا بخاری نے یہ حدیث
منکر ہے اور وہ بہت ضعیف ہے اور کہا ابن حبان نے اسکا ذکر کسی
وجہ سے جائز نہیں مگر بطور قدح کے اسلئے کہ یہ شخص مالک اور
ابن ابی ذئب وغیرہما ثقوں کے ذمہ حدیثیں بنا کر لگاتا تھا اور
اسی سے یہ حدیث جو شخص ایک شنبہ کے دن چار رکعات
پڑھے اور ایک رکعت میں الحمد اور آمن الرسول آخر تک پڑھے
اوسکے لئے ہزار حج اور ہزار عمرہ اور ہزار لڑائی کا ثواب لکھا
جاتا ہے اور ہر رکعت کی بدلے لاکھہ نماز اور اوسکے اور آگ کی
درمیان ہزار خندق کی جاتی ہے اللہ تعالی اوس واضع کو خوار
کری اوسنے اللہ تعالی اور اوسکے رسول پر کیسی جرات کی ہے اور
اسی سے ہے یہ حدیث جو شخص یکشنبہ کے دن چار رکعات
پڑھے ہر رکعت میں ایک مرتبہ الحمد اور پندرہ مرتبہ قل ہو اللہ احد
پڑھے اللہ تعالی اوسکو قیامت کے دن اوس شخص کے برابر ثواب دیگا جسنے
دس مرتبہ قرآن ختم کیا ہو اور اوسپر عمل کیا ہو اور قیامت کے دن اوسکی قبر
اور منہ چاند کی شکل روشن ہوگی اور اللہ تعالی اوسکو ہر رکعت کا بدلہ

الف مدینة من لؤلؤ فی کل مدینة الف قصر من زبرجد فی کل قصر الف دار من الیاقوت فی کل دار الف بیت من المسک فی کل بیت الف سریر واستمر هذا الکذاب الاشتر علی الالف ومن ذلک + حدث من صلی لیلة الاثنین ست رکعات یقرأ فی کل رکعة فاتحة الکتاب مرة وعشرین مرة قل هو الله احد وبیستغفر الله بعد ذلک عشر مرات اعطاه الله یوم القیمة ثواب الف صدیق والف عابد والف زاهد فقبح الله واضعه ومختلقه علی رسول الله علیه السلام وهو من عمل الجوبیاری الخبیث ومن ذلک + حدث من صلی لیلة الاثنین اربع رکعات یقرأ فی کل رکعة فاتحة الکتاب مرة وآیة الکرسی مرة وقل هو الله احد مرة وقل اعوذ برب الفلق مرة وقل اعوذ برب الناس مرة کفرت ذنوبه کلها واعطاه الله قصرا فی الجنة من درة بیضاء فی جوف القصر سبعة ابیات طول کل بیت ثلاثة آلاف ذراع وعرضه مثل ذلک واستمر هذا الکذاب الخبیث علی حدث طویل فیمن هذه المجازفات وهو من عمل الحسین بن ابراهیم کذاب دجال یروی عن محمد بن طاهر ووضع من هذا الضرب احادیث صلوة یوم الاحد ولیلة الاحد ویوم الاثنین ولیلة الاثنین ویوم الثلاثا ولیلة الثلاثا وهکذا فی سائر ایام الاسبوع ولیالیه وهذا باب واسع جدا وانما ذکرنا منه جزء یسیرا لتعرف بذلک هذه الاحادیث وامثالها مما فی هذه المجامیع القبیحة الباردة کلها کذب علی رسول الله

ہزار شہر موتیوں سے دیگا ہر شہر مین ہزار محل زبرجد سے ہر محل مین ہزار گھر یاقوت سے ہر گھر مین ہزار کوٹھری کستوری سے ہر کوٹھری مین ہزار تخت ہوگا اس کذاب نے اسکے آگے بھی کچھ بڑھکر کہا ہے اور اسی سے ہے یہ حدیث جو شخص دوشنبہ کی دن چھ رکعت پڑھے ہر رکعت مین ایک مرتبہ الحمد اور پچاس مرتبہ قل ہو اللہ احد اور بعد اوسکے دس مرتبہ اللہ تعالی سے بخشش مانگے تو اللہ تعالی قیامت کی دن ہزار صدیق اور ہزار عابد اور ہزار زاہد کا ثواب اوسکو دیگا اللہ تعالی اوسکے واضع کو خوار کرے یہ کام جوبیاری خبیث کا ہے اور اسی سے ہے یہ حدیث جو شخص دوشنبہ کے رات مین چار رکعات پڑھے ہر رکعت مین ایک مرتبہ الحمد اور ایک مرتبہ آیۃ الکرسی اور ایک مرتبہ قل ہو اللہ احد اور ایک مرتبہ قل اعوذ برب الفلق اور ایک مرتبہ قل اعوذ برب الناس اوسکے سب گناہ بخشے جاتی ہین اور اللہ تعالی اوسکو ایک محل جنت مین سفید موتی سے دیتا ہے اور ہر محل مین سات گھر ہین طول اور عرض ہر گھر کا تین ہزار گز ہے اس کذاب نے بہت لمبی حدیث بیان کی ہے اور اسمین اسیطرح کے واہیات باتین بیان کین ہین یہ کام حسین بن ابراہیم کذاب دجال کا ہے محمد بن طاہر سے روایت کرتا ہے اس قسم کی اوس نے بہت حدیثین بنائی ہین یکشنبہ کے دن اور روایت مین اور دوشنبہ کے دن اور رات مین اسی طرح اس نے ساتون دنون اور ساتون راتون مین نمازین بنائی ہین - یہ باب بہت فراخ ہے ہمنے تھوڑی سے بیان کردین تاکہ ایسے حدیثون کا حال جنمین یہ واہیات قبیحہ باتین ہین معلوم ہوجائے یہ سب آن حضرت پر کذب ہے

+ + + +

صلے اللہ علیہ وسلم فقد اعتنی بها کثیر من الجهلة
بالحدیث من المنتسبین الی الزهد والفقر وکثیر من
المنتسبین الی الفقر والاحادیث الموضوعة علیها
ظلمة ورکاکة ومجازفات باردة تنادی علی وضعها
واختلافها مثل + حدیث من صلی الضحی کذا وکذا
رکعة اعطی ثواب سبعین نبیا وکان هذا
الکذاب الخبیث لم یعلم ان غیر النبی لو صلی عمر
نوح لم یعط ثواب نبی واحد وکقوله من اغتسل
یوم الجمعة بنیة وخشیة کتب الله بکل شعرة نورا
یوم القیمة ورفع الله له بکل قطرة درجة فی الجنة
من الدر والیاقوت والزبرجد بین کل درجین مسیرة
مائة عام ومر فی حدیث طویل قبح الله واضعه و
هو من عمل عمر بن صبیح الکذاب الخبیث والله اعلم
فصل ونحن ننبه علی امور کلیة یعرف بها من
کون الحدیث موضوعا فنها انتظامه علی امثال هذه
المجازفات التی لا یقولها مثلها رسول الله علیه الصلاة
والسلام وهی کثیرة کقوله فی الحدیث المکذوب
من قال لا اله الا الله خلق الله من تلک الکلمة
طائرا له سبعون الف لسان لکل لسان سبعون الف
لغة یستغفرون الله له ومن فعل کذا وکذا اعطی
فی الجنة سبعین الف مدینة فی کل مدینة سبعون الف
قصر فی کل قصر سبعین الف حوراء وامثال هذه
التی لا یخلوها واضعها من احد امرین اما ان
یکون فی غایة من الجهل والحمق واما ان یکون
زندیقا قصد التنقیص برسول الله علیه السلام

بہت لوگون نے جو حدیث سے جاہل ہین اور زہد اور فقر اور
فقہ کیطرف منسوب ہین ایسے حدیثون سے تمسک کیا ہے۔ اور
حدیثین موضوعہ پر اندھیرا اور رکاکت بارد چھائی ہوئی ہے
جو انکے اختلاف اور موضوع ہونی پر آوازہ کرتی ہے مثل اسکے
حدیث جو شخص ضحی کی آٹھ رکعتین پڑھے ستر نبیون کے
برابر ثواب دیا جاتا ہے اس کذاب نبی یہ معلوم نہین کیا کہ اگر غیر
نبی کا حضرت نوح علیہ السلام کی عمر تک نماز پڑھتا رہے تو بھی
اوسکو ایک نبی کی برابر ثواب نہ ہوگا۔ اور مثل اس قول کی جو
شخص جمعہ کی دن اللہ کی خوف اور نیت سے غسل کرے اللہ تعالے
اوسکے لئے قیامت کی دن ہر بال کی بدلے نور لکھتا ہے اور قطرہ کی بدلے
جنت مین ایک درجہ موتیون اور یاقوت اور زبرجد سے بلند کرتا ہے ہر
دو درجہ مین سو برس کا راستہ ہے بہت لمبی حدیث بیان کی
اللہ تعالی اوسکے بنانے والے کو خوار کرے۔ یہ کام عمر بن صبیح کذاب خبیث
کا ہے واللہ اعلم **فصل** ہم ایسے امور کلیہ پر تنبیہ کرتے ہین جنسے حدیث
کا موضوع ہونا معلوم ہو جائے ایک امر یہ ہے کہ حدیث ایسی اٹکلی باتون پر
شامل ہو جنکی مثل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بولنا نہ معلوم ہو اور یہ بہت
ہین جیسا کہ یہ قول ہے جو شخص لا الہ الا اللہ کہے اللہ تعالی اس کلمہ
سے ایک ایسا جانور پیدا کرتا ہے جسکے ستر ہزار زبان ہون ہر زبان سے
ستر ہزار کلام کرے یعنے اوسکے لئے اللہ تعالی سے بخشش مانگے اور
جس نے یہ یہ کیا جنت مین ستر ہزار شہر دیا جائیگا ہر شہر مین ستر ہزار
محل ہر محل مین ستر ہزار حوریں ہونگی جو شخص ایسے حدیث
بناتا ہے اوس کا حال دو امرون سے خالی نہین
یا تو پہلی درجے کا بے وقوف ہوگا یا زندیق ہوگا
ایسے باتین بنا کر آن حضرت کے +

+ + + + + + + + + + + + + +

باضافة مثل هذه الكلمات اليه ومنها تكذيب
الحسل لحديث الباذنجان لما اكل له وحديث
الباذنجان شفاء من كل داء قبح الله واضعها فانه
لو قاله بعض جهلة الاطباء يستحي الناس منه ولو اكل
الباذنجان للحمى والسوداء البالغة وكثير من الامراض
لم يزدها الا شدة ولو اكله فقير ليستغني لم يفد
الغنى او جاهل ليتعلم لم يفده العلم وكذلك
حديث اذا عطس الرجل عند الحديث فهو صدق و
هذا وان صحح بعض الناس سنده فالحس يشهد بوضعه
لانا نشاهد العطاس والكذب يعمل عمله ولو عطس
مائة الف رجل عند حديث يروى عن النبي عليه السلام
ليحكم بصحته بالعطاس ولو عطسوا عنده بشهادة
رجل لم يحكم بصدقه قلت وقد روى ابو نعيم عن
ابي هريرة رضي الله عنه بلفظ العطاس عند الدعاء شاهد
صدق كذا في الجامع الصغير ولا يخفى انه اذا ثبت
شئ في العقل فلا عبرة بمخالفة الحس من العقل
وكذلك حديث عليكم بالعدس فانه مبارك يرق
القلب ويكثر الدمعة قدس فيه سبعون نبيا فقيل
سئل عبد الله بن مبارك عن هذا الحديث وقيل
انه يروى عنك فقال دعني ما ارفع شيئا في
العدس انه شهوة اليهود ولو قدس فيه نبي
واحد لكان شفاء من الادواء فكيف بسبعين نبيا
وقد سماه الله تعالى ادنى وذم على من اختاره من
المن والسلوى وجعله قرين الثوم والبصل افتريد
ان نبيا بني اسرائيل قد سوا فيه لهذه العلة والبصل

شان مین نقصان کرنا چاہتا ہے۔ دوسرا یہ ہے کہ حس اوسکے
کے تکذیب کرتی ہے مثل اس حدیث کی بینگن جس چیز کے لئے
کہا یا جائے اوسکے لئے کافی ہے اور یہ حدیث بینگن مین ہر
درد سے شفا ہے اللہ تعالیٰ انکے واضع کو خوار کرے اسلئے کہ اگر بعض
جاہل طبیب بھی ایسا کہین تو بھی آدمی اوسکو استہزا کرتی مین کہ بینگن
بینگن اگر تپ اور سودا اور باقی مرضون کیلئے کہا یا جائے تو اوسکو
زیادہ کرتا ہے اگر فقیر غنا کی لئے کہا ئی تو اوسکو غنا حاصل نہین ہوتا
اگر جاہل علم پڑہنے کیلئے کہا ئی تو اوسکو علم فائدہ نہین دیتا اور
ایسے ہی یہ حدیث اگر کوئی حدیث چھینک مارے تو وہ حدیث صادق
ہے اگرچہ اس حدیث کی سند کو بعض لوگون نے صحیح کہا ہے لیکن
حس اسکے وضع پر شہادت دیتی ہے اسلئے کہ ہم چھینک مارنے والے
اور کاذب کو ایسا عمل کرتے دیکھتے ہین اگر لاکھ آدمی حدیث کی وقت
جو آن حضرت سے بیان کیجاتی ہے چھینک مارے تو اوسپر حکم صحت کا
نہین ہوسکتا اگر اتنے آدمی کسی آدمی کی شہادت پر چھینک مارین
تو اوسپر حکم صدق کا بھی نہین ہوسکتا۔ اور ابو نعیم نے ابی ہریرہ
سے اسطرح روایت کی ہے دعا کی وقت چھینک گواہ صادق ہے ایسا ہے
جامع صغیر مین ہے پوشیدہ نہین کہ جب کوئی شی عقل مین ثابت ہوجاتی ہے
اگر حس عقل کے مخالف ہو تو اسکا کچھ اعتبار نہین ایسی ہی یہ حدیث
لازم پکڑو مسور کے اسلئے کہ یہ لکو نرم کرتے ہین اور آنسون بہت بہاتی ہین ستر
نبیون نے انکو پاک کیا ہے کسی نے یہ حدیث عبد اللہ بن مبارک سے پوچھی تو کہا
کہ یہ آپ سے مروی ہے فرمایا مجھ جھوٹ دی کہ مین نے کے باب مین کوئی حدیث مرفوع
یا موقوف نہین کہتا یہ یہود کی شہوت ہے اگر ایک نبی بھی انکو پاکی کی طرف منسوب کرتا
تو ہزار نبی شفا ہوجاتے پھر جائے کہ جب ستر نبی انکو پاک کہین حالانکہ اللہ تعالیٰ انکا
نام ادنی کہا ہے اور ان لوگون کی مذمت کی ہے جنہون نے من سلوی کو چھوڑ کر اونکی جگہ
کے اور انکو من اور پیاز کا اختیار کیا کیا تو دیکھتا ہے کہ بنی اسرائیل کے نبیون نے ایسے

التی فیه من تهییج السوداء والنفخ والریاح الغلیظة
وضیق النفس والدم الفاسد وغیر ذلك من الامراض
ویشبه ان یکون هذا الحدیث من وضع الذین اختاروا علی
المن والسلوی واشباههم قلت وقد تقدم ما یتعلق بهذا
وکذلك حدیث خلق الله التربة یوم السبت وخلق
کذلك حدیث اشربوا علی الطعام تشبعوا فان التراب علی
الطعام یفسده ویمنع من استقراره فی المعدة ومن کماله
نضجه وکذلك حدیث الکذب لناس الصباغون و
الصواغون فالحسن رد هذا الحدیث فان الکذب فی غیرهم
اضعاف فیهم کالرافضة فانهم اکذب خلق الله والکهان
والطرقیة والمنجمون وقد تاوله بعضهم علی ان المراد
بالصباغ الذی یزید فی الحدیث الفاظا تزینه والصواغ
الذی یصوغ الحدیث لیس له اصل وهذا تکلف بارد
الحدیث باطل قلت وهذا غریب منه فان الحدیث بعینه
رواه احمد وابن ماجة عن ابی هریرة کما فی الجامع الصغیر
فصل ومنها سماجة الحدیث وکونه مما یستحی منه کحدیث
لو کان رزمر جلا لکان حلیما ما اکله جایع الا اشبعه هذا
من السمج البارد الذی یصان عنه الفضلاء فضلا عن
سید الانبیاء وحدیث الجوز دواء والجبن داء فاذا دخل
فی الجوف صار شفاء فلعن الله واضعه علی رسول الله
علیه السلام وحدیث لو یعلم الناس ما فی الحلیسة
لاشتروها بوزنها ذهبا وحدیث اخضروا موتاکم
البقل فانه مطرد للشیاطین وحدیث ما
من ورقة الهندباء الا علیها قطرة من ماء الجنة وحدیث
بئست البقلة الجرجیر من اکل منها لیلا بات وفمه

سودا اور نفخ اور ریح غلیظ اور ضیق النفس اور خون فاسد
وغیرہ ضرر پیدا کرتا ہے شاید یہ حدیث ان لوگون نے
بنائی ہوگی جنہون نے انکو من سلوی پر اختیار کیا ہے یا انکے
دوستون نے میں کہتا ہون جو چیز اس کلام کو تقویت دیتی
ہے پیچھے گذر چکی ہے اور ایسی ہے یہ حدیث اللہ تعالی آسمان کو عاشورا
کے دن پیدا کیا ہے اور ایسی ہے یہ حدیث طعام کہا کر پیٹ بھر نیکے
لیے پانی نہ پیو اسلیے کہ پانی طعام کو خراب کرتا ہے اور معدہ میں ٹھیرنے
نہیں دیتا اور کمال طرح سے نضج نہیں ہونے دیتا اور ایسی ہے یہ حدیث
سنیاری اور نیلاری سب سے جھوٹے ہین حسن اس حدیث کو رد کرتے
ہے اسلیے کہ کذب اور فجور مین انسے زیادہ گناہی جیسے رافضی اور کاہن اور
نجومی یہ سب خلق اللہ سے جھوٹے ہین اور بعضون نے اس حدیث کے اس
طرح تاویل کی ہے کہ مراد صباغ سے وہ ہے جو حدیث مین ایسے الفاظ
زیادہ کرے جن سے اسکی زینت ہو اور مراد صواغ سے یہ ہے کہ جو اصل
حدیث کو بگاڑ کر یہ تکلف ایسی باطل حدیث کیلئے واہی ہے مین کہتا
ہون اس سے غریب بات ہی اسلیے کہ یہ حدیث بعینہ احمد اور ابن ماجہ
نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے جیسا کہ جامع صغیر مین ہے **فصل** بعض
ان امرون سے ہے کہ حدیث قبیح ہو اور لوگ دیکھکر اسکو استہزا کرین
جیسے یہ حدیث اگر جاول مرد ہوتا تو نرم دل مرد ہوتا جو کہتا ہے
انکو کہا جاتا ہے اسکا پیٹ بھر جاتا ہے یہ ایسی قبیح بات ہے جس سے فاضل تو درکنار
پرہیز کرتی ہین چہ جائیکہ سید الانبیاء حدیث اکھیرو دانہ ہے اور پیرزن
ہے لیکن جب پیٹ مین داخل ہو جائے تو شفا ہے۔ اللہ تعالی اسکے واضع
پر لعنت کرے حدیث اگر جانتے آدمی جو حلیہ مین ہے تو خریدتے اسکو
اسکو برابر سونا دیکر حدیث اپنے دسترخوان پر ساگ کھانے اسلیے کہ یہ
شیطانون کو ہانکتا ہے حدیث ایسا کوئی شہد بابرکت نہین جسپر جنت کے
پانی کا قطرہ نہ ہو حدیث پر ساگ جریکا ہے جو شخص رات کو سوتے

تنازعه ويضرب عرق الجذام من انفر فكلوها
نهارا وكفوا عنها ليلا وحدث فضل دهن البنفسج على
الادهان كفضل اهل البيت على سائر الخلق وحدث
فضل الكرات على سائر البقول كفضل البر على الحبوب
وحديث الكمأة من المن وماؤها شفاء للعين والكمأة
اليسع حدث ما من يوم الا ويلقح بجنبه من ثمار
الجنة وحدث ربيع امتي العنب والبطيخ وحدث عليكم
بمداومة اكل العنب مع الخبز وحديث عليكم بالملح
فان فيه شفاء من سبعين داء وحدث من اكل فولة
بقشرها اخرج الله منه من الداء مثلها لعن الله
واضعها قلت اورده ابن حبان في الضعفاء مرفوعا حدث
عائشة مرفوعا وحدث لا تسبوا الديك فانه صديقي
ولو يعلم بنو ادم ما في صوته لاشتروا ريشه ولحمه انا
قلت لكن صدر الحديث ثابت فقد رواه ابو داود مرفوعا
بسند حسن عن زيد بن خالد بلفظ لا تسبوا الديك فانه
يوقظ للصلوة ورواه ابن قانع عن ايوب بن عتبة
بسند ضعيف الديك الابيض صديقي زاد ابو بكر البزار
عن ابي زيد الانصاري وصديق صديقي وعدو
عدو الله وفي رواية الحارث عن عائشة وانس
بلفظ وعدو عدوي وزاد الحارث عن ابي زيد
الانصاري يحرس دار صاحبه وتسع دور حولها
ورواه البغوي عن خالد بن سعد وقال سبع ادر
جمع دار وفي رواية العقيلي وابي الشيخ في العظمة
عن انس ولفظه الديك الابيض الافرق حبيبي
جبريل يحرس بيته وستة عشر بيتا من جيرانه

اس سے منازعت کرتا رہتا ہے اور آگ جذام کی اسلئے نکالتی ہے چاہئے کہ دن کو کھاؤ اور رات میں بند رہو حدیث روغن بنفشہ کا تمام روغنوں پر فضیلت رکھتا ہے جیسے فضل اہل بیت کی تمام خلقت پر ہے حدیث گندن کو تمام ساگوں پر ایسی فضیلت ہے جیسے فضیلت گیہوں کی ہے تمام غلوں پر حدیث کہنبی درگز ہیں اور ایسع کا طعام ہے حدیث کوئی ایسا انار نہیں جسکا ہر دانہ جنت کے انار سے جھتی نہ ہو اور حدیث میرے امت کا ربیع انگور اور تربوز ہے حدیث ہمیشہ لازم پکڑو کھانا انگور کا بعد کھانے کے حدیث تالو پاؤ نمک کو اسلئے کہ اسمیں ستر درد دور ہوتے ہیں حدیث جو شخص بعد کھانے کے چھلکوں کے کھائے اللہ اوس سے معصیتیں اوسکی برابر کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسکے بنانے والی پر لعنت کرے۔ میں کہتا ہوں ابن حبان نے ضعفا میں عائشہ سے مرفوع روایت کی ہے حدیث مرغ کو گالیں نہ دو اسلئے کہ وہ میرا دوست ہے اگر نبی آدم جانے جو اسکی میں ہے تو اسکے پر اور گوشت کو سونے سے خریدے۔ میں کہتا ہوں ابتدا اس حدیث کا ثابت ہے ابو داؤد نے مرفوع سند زید بن خالد سے اسطرح روایت کی ہے مرغ کو گالی نہ دو اسلئے کہ یہ نماز کیلئے اوٹھاتا ہے اور ابن قانع نے ایوب بن عتبہ سے سند ضعیف سے روایت کی ہے سفید مرغ میرا دوست ہے۔ ابو بکر بزار نے ابی زید انصاری سے زیادتی کی ہے کہ وہ میرا دوست کا دوست اور اسکی دشمن کا دشمن ہے اور حارث کے روایت عائشہ اور انس سے ان لفظوں سے ہے اور میرے دشمن کا دشمن ہے اور حارث نے ابی زید انصاری سے یہ زیادتی روایت کی ہے کہ اپنے صاحب کا گھر اور اسکے گردو کے نو گھروں کی پاسبانی کرتا ہے اور بغوی نے خالد بن سعد سے اسطرح روایت کی ہے کہ سات گھروں کی۔ اور روایت عقیلی اور ابی الشیخ کی عظمت میں انس سے ان لفظوں سے ہے بہت سفید مرغ میرا دوست اور میرے دوست کا دوست ہے یعنے جبرئیل علیہ السلام کا اپنے گھر کی اور اپنی ہمسایوں سے

اربعة عن اليمين واربعة عن الشمال واربعة
من قدام واربعة من خلف الكل في الجامع الصغير
ومع وجود هذه الروايات لو كانت ضعيفة
يتقوى بكثرة الطرق لم يجز الحكم عليه بالوضع
الا باعتبار آخر مما ذكره في الحديث **وحديث**
من اشترى ديكا ابيض لم يقربه الشيطان ولا
سحر قلت رواه البيهقي عن ابن عمر بلفظ الديك
يؤذن بالصلوة من اتخذ ديكا ابيض حفظ من
ثلثة من شر كل شيطان وساحر وكاهن وحديث ان لله
ديكا عنقه مطوية تحت العرش ورجلاه في
التحوم فبالجملة كل احاديث الديك كذب لا حديث
اذا استمعتم صياح الديكة فاسئلوا الله من فضله
فانها رأت ملكا **فصل** ومنها مناقضة الحديث
لما جاءت به السنة الصريحة مناقضة بينة فكل
حديث يشتمل على فساد او ظلم او عبث او مدح باطل
او ذم حق او غير ذلك فرسول الله صلى الله عليه وسلم
منه بري ومن هذا الباب احاديث من اسمه محمد
او احمد او كان يسمى بهذا الاسم لم يدخل النار
فهذا يناقض ما هو معلوم من دينه ان النار لا يجار
بالاسماء والالقاب وانما النجاة منها بالايمان و
الاعمال الصالحة ومن هذا الباب احاديث كثيرة
علقت النجاة من النار بها وانها لا تمس من فعل
ذلك وغايتها ان يكون من صغار الحسنات والمعلوم من
دينه عليه السلام خلاف ذلك وانه انما ضمن ذلك لمن
حقق التوحيد **فصل** ومنها ما يدعى على النبي عليه

چار داہنے سے اور چار بائیں سے اور چار آگے سے اور چار پیچھے سے یہ
تمام روایت جامع صغیر میں ہے اور وقت ہونے ان روایتوں کے اگر چہ
ضعیف ہیں اور ایک دوسری سے تقوی ہیں اپر حکم وضع کا کرنا بہتر
نہیں مگر دوسرے اعتبار سے جو حدیث میں مذکور ہے **حدیث** جو شخص سفید
مرغ خریدے شیطان اور سحر اوسکے نزدیک نہیں ہوتا میں کہتا
ہوں بیہقی نے ابن عمر سے ان الفاظ سے روایت کی ہے مرغ نماز
کیلئے آواز کرتا ہے جو شخص سفید مرغ رکھے تین چیزوں سے بچ رہتا
ہے شر شیطان اور سحر اور کاہن سے **حدیث** تحقیق اللہ تعالے
کیلئے ایک مرغ ہے گردن اوسکی عرش کے نیچے لٹکی ہوئی ہے اور دو
پاؤں اوسکے زمین کے نیچے ہیں۔ الحاصل مرغ کی تمام حدیثیں
میں کذب ہے اگر یہ حدیث جب تم مرغ کا آواز سنو تو اللہ تعالے کے
فضل سے سوال کرو اسلئے کہ اسنے فرشتہ دیکھا ہے **فصل**
بعض ان امروں سے یہ ہے کہ حدیث سنت صریح کے متناقض ہو جیسے
حدیث میں فساد اور ظلم اور عبث اور باطل کے مدح اور حق کی مذمت
اور یا اوسکی مثل ہو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس سے
بری ہیں اور اسی باب سے یہ حدیثیں ہیں کہ جسکا نام محمد
اور احمد ہو اور جو شخص ان ناموں سے کوئی نام رکھی گا
آگ میں داخل نہ ہوگا پس یہ حدیث آنحضرت کے دین کے
مناقض ہے اسلئے کہ آگ سے فقط نام اللہ تعالی کے
رکھنے سے کوئی نہیں بچ سکتا نجات کا باعث ایمان اور اعمال
صالح ہیں اور وہ آگ نہیں مس کرتی جو یہ کام کرے غایت
یہ ہے کہ یہ کام چھوٹی چھوٹی نیکیاں ہونگی اور آن حضرت سے
دور ہے اس کا خلاف معلوم ہوتا ہے اور جو شخص توحید
کی تحقیق کرے اوسکے آگے یہ امر ظاہر ہے
فصل بعض ان امروں سے یہ ہے کہ آن حضرت نے

انه فعل امرا ظاهرا بمحضر من الصحابة كلهم فانهم
اتفقوا على كتمانه ولم يفعلوه كما ين تمه الكذب الطواف
انه عليه السلام اخذ بيد علي بمحضر الصحابة كلهم و
هم راجعون من حجة الوداع فاقامه بينهم حتى عرفه
الجميع ثم قال هذا وصيي واخي والخليفة من بعدي
فاسمعوا له واطيعوا له ثم اتفق الكل على كتمان ذلك
وتغييره ومخالفته فلعنة الله على الكاذبين كذلك
رواينم ان الشمس ردت له بعد العصر والناس
يسمدونها ولا يشتهر هذا اعظم اشتهارا
ولا يمر من الامم سلمة **فصل** ومنها ان يكون
الحديث باطلا في نفسه فيدل بطلانه على انه
ليس من كلامه عليه السلام كحديث المجرة التي
في السماء من عرق الاقعاء التي تحت العرش
وحديث اذا غضب الرب انزل الوحي
بالفارسية واذا رضي انزله بالعربية **وحديث**
ست خصال تورث النسيان سؤر الفار والقاء
القمل في النار والبول في الماء الراكد ومضغ العلك
واكل التفاح الحامض وحديث الحجامة على الريق
تورث النسيان وحديث يا حميراء لا تغتسلي
بالماء المشمس فانه يورث البرص وكل حديث فيه يا حميرا
او ذكر الحميراء فهو كذب مختلق وكذا يا حميرا
لا تاكلي الطين فانه يورث كذا وكذا **وحديث**
خذوا شطر دينكم عن الحميراء قلت وقد تعقبه
الشيخ جلال الدين السيوطي بانه جاء في حديث صحيح يا
حميراء وهو ما رواه الحاكم ثنا عبد الجبار بن الورد

ایک کام سب صحابہ کی روبرو کیا اور انہوں نے اوس کام کو پوشیدہ
کرنے پر اتفاق کیا جیسا کہ جھوٹا گروہ یہ بات کہتا ہے کہ آنحضرت نے
سب صحابہ کی روبرو حضرت علی کا ہاتھ پکڑا اور سب کے درمیان
کھڑا کیا حتی کہ سب نے اونکو دیکھ لیا پھر فرمایا یہ میرا وصی اور بھائی ہے
اور میرے بعد خلیفہ ہے اسکی بات سنو اور اسیکا حکم مانو
پھر سب نے اسبات کی چھپانے اور اوسکی مخالفت پر
اتفاق کیا لعنت ہو اللہ کی کاذبوں پر۔ اور ایسے ہی یہ روایت
انکی کہ سورج بعد عصر کے حضرت علی کے لئے رد کیا گیا لوگ اوسے
دیکھ رہے تھے اور یہ بڑا اشتہار ظاہر ہے مگر امم سلف سے **فصل**
بعض ان امور سے یہ ہے کہ حدیث فی نفسہ باطل ہو اسکا بطلان
ہی دلالت اسپر کرے کہ یہ آنحضرت کی کلام نہیں ہے مثل ان
احادیث کی **حدیث** وہ دریا کہ آسمان میں ہے اُن سانپوں
کا پسینہ ہے جو عرش کے نیچے ہیں۔ **حدیث** جب اللہ تعالیٰ
غصے ہوتا ہے فارسی میں وحی کرتا ہے اور جب راضی ہوتا
ہے تو عربی میں نازل کرتا ہے۔ **حدیث** چھ خصلتیں
ہیں جو نسیان پیدا کرتی ہیں۔ چوہے کا جوٹھا اور جو کا
آگ میں ڈالنا اور کھڑے پانی میں پیشاب کرنا اور
اوندھے کا پینا اور ترش سیب کا کھانا اور گردن پر بیٹھنی لکھنے
نسیان پیدا کرتی ہے **حدیث** اے حمیرا جو دھوپ سے
پانی گرم ہوا اوس سے نہ نہاؤ اسلئے کہ برص پیدا کرتا ہے۔ اور
جس حدیث میں یا حمیرا کا لفظ یا حمیرا کا ذکر ہو وہ کذب ہے
اور ایسے ہی ہے یہ حدیث اے حمیرا مٹی نہ کھا اسلئے کہ
یہ ایسی ایسی چیزیں پیدا کرتی ہے **حدیث** نصف دین
حمیرا سے پکڑو میں کہتا ہوں جلال الدین السیوطی نے اسکا اسطرح
چھپا کیا ہے کہ صحیح حدیث میں حمیرا کا لفظ آیا ہے جو حاکم نے روایت کی ہے

عن عمار رواه البيهقي عن سالم بن ابي الجعد عن رجل
قال ذكر النبي عليه السلام خروج بعض امهات
المؤمنين فضحكت عائشة رضي الله عنها فقال
انظري يا حميراء ان لا تكوني انت ثم التفت الى علي
فقال ان ولیت من امرها شيئا فارفق بها فقال في
المستدرك صحيح على شرط البخاري ومسلم قال الذهبي
عبد الجبار لم يخرج له وقد من لم يكن له مال
يشتد به فيلعن اليهود والنصارى فان اللعنة لا
تقوم مقام الصدقة ابله وحديث آليت على
ان لا ادخل الجنة من كان اسمه احمد او محمد
حديث من ولد له ثلاثة اولاد فلم يسم احدهم محمدا فقد جهل
والدين الجنة وقد سأل رجل رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يسمي ولده
فقال ان ولد لك ولد فسميه محمدا الا رزقه الله ولد
ذكرا وفي ذلك جزء كما كتب قلت في رواية الطبراني
وابن عدي عن ابن عباس رضي الله عنهما من ولد له
ثلاثة اولاد فلم يسم احدهم محمدا فقد جهل كذا
في الجامع الصغير **فصل** ومنها ان يكون الحديث
لا يشبه كلام الانبياء بل لا يشبه كلام الصحابة الحديث
ثلثة تزيد في البصر النظر الى الخضرة والماء الجاري
والوجه الحسن وهذا الكلام مما يجل عنه ابو هريرة وابن
عباس بل سعيد بن المسيب والحسن بل احمد ومالك
قلت قد سبق انه ضعيف لا موضوع وخذ النظر
الى الوجه الحسن يجلي البصر وهذا ونحوه من وضع
الزنادقة قلت في الجامع الصغير النظرة الى المرأة
الحسناء والخضرة يزيدان في البصر رواه ابو نعيم

عمار روایت کیا ہے اوسکو بیہقی نے اوسنے سالم بن ابی الجعد سے اوسنے ایک شخص سے
کہا اوسنے کہ آنحضرت نے بعض امہات المومنین کے نکلنے کا ذکر
کیا اور عائشہ ہنس پڑیں فرمایا دیکھیو اے حمیرا شاید تو ہی ہو پھر آن
حضرت نے علی کیطرف دیکھا اور کہا اگر تو اسکے کسی امر کا والی ہو
تو اوسسے نرمی کریو کہا مستدرک مین یہ بخاری مسلم کی شرط
پر ہی۔ کہا ذہبی نے عبد الجبار نے اس سے کوئی حدیث
نہیں لی **حدیث** جسکے پاس مال صدقے کے لئی نہو تو وہ بیوہ اور
نصاری پر لعنت کرے۔ اسلئے کہ لعنت قائم مقام صدقے
کے نہین ہوتی **حدیث** مینے اپنے نفس پر قسم کی ہی کہ جسکا نام
احمد یا محمد ہوگا اوسکو آگ مین داخل کرونگا **حدیث**
جسکے یہان بیٹا ہوا اور وہ اوسکا نام تبرک کیلئے محمد رکھے وہ اور باپ
اوسکا جنت مین ہونگے **حدیث** جو شخص مسلمان اپنی عورت سے
اس نیت سے جماع کرے کہ اگر اوس سے لڑکا پیدا ہو تو نام اوسکا محمد
رکھونگا تو اوسکو اللہ تعالے لڑکا دیتا ہی اسمین ایک جزو ہے
سب کے
سب کے ہے اور طبرانی اور ابن عدی کی روایت مین ابن عباس سے
ہی جسکے یہان تین لڑکے پیدا ہوئے اور انمین سے کسیکا نام محمد نہ رکھا وہ جاہل
ہے ایسا ہی جامع صغیر مین ہے **فصل** بعض ان امور مین سے یہ ہی کہ حدیث
ایسی ہو جو کلام انبیاء کی بلکہ صحابہ کی اوسکے مشابہ نہ ہو مثل ان
حدیثون کی **حدیث** تین چیزون مین بینائی زیادہ کرتی ہین سبزے
اور پانی جاری اور حسین منہ کیطرف دیکھنا۔ اور اسکلام سے
ابو ہریرہ اور ابن عباس بلکہ سعید بن المسیب اور حسن بلکہ احمد اور مالک
انکار کرتی ہین۔ مین کہتا ہون گذر چکا ہی کہ یہ کلام ضعیف ہے
موضوع نہین اور حسین منہ کیطرف دیکھنا بصارت کو روشن کرتا
ہے یہ حدیث اور اسکی مثل زندیقون کے بنا دی ہی مین کہتا ہون جامع صغیر مین ہے
سبزے اور حسین عورت کیطرف دیکھنے سے بصارت زیادہ ہوتی ہے ابو نعیم نے

فی الحلیۃ عن جابر وحدث علیکم بالوجوہ الملاح و الحدق السود فان اللہ یستحی ان یعذب ملیحا بالنار فلعنۃ اللہ علی واضعہ الخبیث وحدث النظر الی الوجہ الجمیل عبادۃ قلت وقد تقدم انہ ضعیف لا موضوع وحدیث ان اللہ طہر قوما من الذنوب بالصلعۃ فی رؤسہم وان علیا منہم لاولہم وحدث نبات الشعر فی الانف امان من الجذام فقد سئل عنہ الامام احمد فقال لیس ذا شئ قلت رواہ ابو یعلی والطبرانی فی الاوسط بسند ضعیف عن عائشۃ رضی اللہ عنہا کما فی الجامع الصغیر وحدیث من اتاہ اللہ وجہا حسنا واسما حسنا وجعل فی موضع غیر شان فہو من صفۃ اللہ فی خلقہ وکل حدیث فیہ مدح حسان الوجوہ والثناء علیہم او الامر بالنظر الیہم او التماس الحوائج منہم او ان النار لا تقربہم فکلہ مختلق وافک مفتری وفی ہذا الباب احادیث کثیرۃ فاقرب شئ فی الباب حدث اذا بعثتم الی برید فابعثوہ حسن الوجہ والاسم وفیہ عمر بن زاید قال ابن حبان کان یضع الحدیث وذکر ابو الفرج ہذا الحدیث فی الموضوعات قلت واما حدث اطلبوا الخیر عند حسان الوجوہ فرواہ البخاری فی تاریخہ وابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج وابو یعلی والطبرانی عن عائشۃ والطبرانی والبیہقی عن ابن عباس وابن عدی وابن عساکر عن انس والطبرانی فی الاوسط عن جابر وتمام والخطیب واللفظ لہ ومالک عن ابی ہریرۃ وتمام عن ابی بکرۃ ورواہ الدارقطنی فی الافراد عن ابی ہریرۃ بلفظ استعینوا

علیہ میں جابر سے روایت کی ہے حدیث لازم پکڑو ملیح منہون اور سیاہ آنکھون کو اسلئے کہ اللہ تعالیٰ ملیح کو آگ میں عذاب دینے سے شرم کرتا ہے۔ لعنت ہو اسکی ایسی خبیث واضع پر حدیث حسین منہ کیطرف دیکھنا عبادت ہے۔ میں کہتا ہون گذر چکا کہ یہ حدیث ضعیف ہے موضوع نہیں ہے حدیث اللہ تعالیٰ نے کچھ قوم کو گنا ہونکے سبب سر کی کوپری کی صفائی کی پاک کیا ہے اور علی پہلا اونہی ہے حدیث ناک میں بال اونکا اوگنا جذام سے امان ہے امام احمد سے اسکی بابت سوال ہوا اونہون نے جواب دیا کہ یہ کچھ شی نہیں میں کہتا ہون ابو یعلی اور طبرانی نے اوسط میں ضعیف سند سے عائشہ سے روایت کی ہے جیسا کہ جامع صغیر میں ہے حدیث جسکو اللہ تعالیٰ حسین منہ اور نیک نام دے اور مکان عمدہ نصیب کرے یہ ایک صفت اللہ تعالیٰ کی ہے اپنی خلقت میں جس حدیث میں خوب شکل چہرون کی مدح اور ثنا یا اونکی طرف دیکھنے کا امر یا اونسے حاجات طلب کرنیکا حکم یا اونکو آگ نہ لگنی کا ذکر ہے وہ کذب ہے، اور آنحضرت پر افترا ہے غرض اسبابمیں بہت حدیثین ہیں اور سب سے قریب اسبابمیں حدیث ہے جسمیں بریدکو خوب شکلون کے قریب بھیجو تو خوب شکل اور اچھے نام والے بھیجو اسحدیث میں عمر بن زاید ہے کہا ابن حبان نے یہ حدیثیں بنایا کرتا تھا اور ابو الفرج نے حدیث موضوعات میں ذکر کی ہے میں کہتا ہون لیکن اسحدیث کو اطلب کرو خیر کو خوب شکلون کے قریب سے بخاری تاریخ میں اور ابن ابی الدنیا قضاء الحوائج میں اور ابو یعلی اور طبرانی عائشہ سے اور طبرانی اور بیہقی نے ابن عباس سے اور ابن عدی اور ابن عساکر نے انس سے اور طبرانی نے اوسط میں جابر سے اور تمام اور خطیب نے اور مالک نے ابی ہریرہ سے اور تمام نے ابی بکرہ سے روایت کی ہے اور دارقطنی نے افراد میں ابی ہریرہ سے ان الفاظ سے روایت کی ہے طلب کرو

الخير عند حسان الوجوه كما ذكره السيوطي في جامعه
الصغير فالحديث اقل مراتبه ان يكون حسنا او
ضعيفا واما كونه موضوعا فلا وكلا **فصل**
ومنها ان يكون في الحديث تاريخ كذا وكذا مثل
قوله اذا كان سنة كذا وكذا وقع كيت وكيت و
اذا كان شهر كذا وكذا وقع كيت وكيت كقول
الكذاب الاشر اذا انكسف القمر في المحرم كان الغلا و
القتال وشغل السلطان و اذا انكسف في سفر كان
كذا وكذا واستمر الكذاب في التهو كلها واحاديث
هذا كلها كذب مفتر **فصل** ومنها ان يكون
الحديث يوصف الاطباء و الطرقية اشبه واليق كحديث
الهريسة تشد الظهر وحديث اكل السمك يذهب
الحدر وحديث الذي شكى الى النبي عليه السلام قلة
الولد فامره ان ياكل البيض و البصل **وحديث**
اتاني جبرائيل هريسة من الجنة فاكلتها فاعطيت
قوة اربعين رجلا في الجماع **وحديث** المؤمن حلو
يحب الحلاوة ورواه الكذاب الاشر بلفظ المؤمن
حلو والكافر خمري قلت وقد تقدم الكلام عليها
وحديث كلوا التمر على الريق فانه يقتل
الدود قلت اخرجه ابو بكر في الغيلانيات و الديلمي
في مسند الفردوس عن ابن عباس رضي الله عنهما على
ما في الجامع الصغير **وحديث** اطعموا نساءكم في
نفاسهن التمر فمن لم يكن عنده تمر فالقرع فقد اخرج ابو يعلى
وابن ابي حاتم وابن السني و ابو نعيم مما في الطب
النبوي والعقيلي وابن عدي وابن مردويه وابن عساكر

خیر خوب نکل سکتی ہیں۔ جیسا کہ سیوطی نے جامع صغیر میں ذکر
کیا ہے پس کم سے کم یہ حدیث حسن ہوگی یا ضعیف لیکن موضوع
ہرگز نہیں ہے **فصل** بعض ان امروں سے یہ ہے کہ حدیث میں
ایسی ایسی تاریخ مذکور ہو مثلاً جب فلاں سال ہوگا تو اسمیں
ہوگا جب فلاں مہینہ ہوگا تو اسمیں یہ ہوگا۔ جیسا کہ کسی
کاذب شریر کا قول ہے کہ جب محرم میں چاند کو گہن لگے گا تو جنگ اور
بادشاہ کا شغل اور غلہ گران ہوگا اور جب سفر میں گہن لگیگا تو ایسا
ایسا ہوگا اسطرح ہر مہینہ میں اس کاذب نے کہا ہے یہ سب حدیثیں کذب
اور آنحضرت پر افترا ہے **فصل** بعض ان امروں سے یہ ہے
کہ حدیث طبیبوں کے وصف پر ہو جیسے یہ حدیثیں ہیں۔
حدیث ہریسہ پیٹھ کو قوت دیتا ہے **حدیث**
مچھلی کا کھانا تیزی دور کرتا ہے **حدیث** جسنے آنحضرت کے
طرف کی اولاد کا شکوہ کیا اپنے اسکو انڈے اور پیاز کھانیکا امر
کیا ہے **حدیث** میرے پاس جبرائیل علیہ السلام جنت سے
ہریسہ لیکر آئی جسکے کھانے سے مجھ کو چالیس آدمیوں کی
چالیس آدمیوں کی قوت جماع کی دیا گیا ہوں **حدیث** مومن میٹھا ہے
میٹھاس کو دوست رکھتا ہے اور کاذب شریر نے ان الفاظ سے
روایت کیا ہے مومن حلوی ہے اور کافر شرابی ہے میں کہتا
ہوں پہلے کلام اسپر گذر چکی ہے **حدیث** تھوک پر کھجور میں
کھاؤ اسلئے کہ یہ کیڑوں کو قتل کرتی ہیں میں کہتا ہوں اسکو ابو
نے غیلانیات میں اور دیلمی نے فردوس میں ابن عباس سے ذکر کیا
ہے جیسا کہ جامع صغیر میں ہے **حدیث** اپنی عورتوں کو نفاس کے وقت
کھجور میں کھلاؤ میں کہتا ہوں یہ صحیح نہیں۔ ابو یعلی اور ابن
ابی حاتم اور ابن السنی اور ابو نعیم نے طب نبوی میں
اور عقیلی اور ابن عدی اور ابن مردویہ اور ابن عساکر نے

عن علی قال قال رسول الله علیه السلام اطعموا
نساءکم الولد الرطب فان لم یکن رطب فتمر افلیس من
الشجر شجرة اکرم علی الله من شجرة نزلت تحتها مریم
بنت عمران واخرج ابن عساکر عن سلمة بن قیس مرفوعا
اطعموا نساءکم فی نفاسهن التمر فانه من کان طعامها
فی نفاسها التمر خرج ولدها ولدا حلیما فانه کان
طعام مریم حین ولدت عیسی ولو علم الله طعاما
هو خیر لها من التمر لاطعمها ایاه واخرج عبد بن
حمید عن شقیق قال لو علم الله ان شیئا
للنفساء خیر من الرطب لامر مریم به واخرج عن
عمر بن میمون قال لیس للنفساء شئی خیر من الرطب
والتمر وقرا الآیة (وهزی الیک بجذع النخلة
تساقط علیک رطبا جنیا) کذا فی الدر المنثور و
حدیث من لقم اخاه لقمة حلوة صرف الله عنه مرارة
الموقف وحدیث من اخذ لقمة من مجری الغائط او
البول فغسلها ثم اکلها غفر له وحدیث النفخ
فی الطعام یذهب البرکة قلت رواه احمد بسند حسن
عن ابن عباس ان علیا علیه السلام نهی عن النفخ فی الطعام
والشراب وحدیث اذا طنت اذن احدکم فلیصل
علی ولیقل ذکرنی الله من ذکرنی بخیر فکر حدث فی طنین
الاذن کذب قلت رواه الحکیم وابن السنی و
الطبرانی والعقیلی وابن عدی عن ابی رافع کذا فی
الجامع الصغیر للسیوطی والتزم ان لا یکون فیه موضوعا
وذکره الجزری ایضا فی الحصن والتزم ان لا
یکون فیه الا صحیحا **فصل** ومنها احادیث العقل

علی سے روایت کی ہے کہا اوسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
وسلم نی جنیو والی عورتونکو تمکھجورین کھلاؤ اگر تمھون تو
خرما کسلئے کہ کسی درخت کی عزت اللہ تعالی کے نزدیک اسکی
درخت کی نہین جسکے نیچے حضرت مریم بنت عمران اترین اور ابن عساکر
نے سلمہ بن قیس سے مرفوعا روایت کی ہے اپنی عورتونکو نفاس مین خرما
کھلاؤ اسلئے کہ جس عورت کا طعام نفاس کے وقت کھجورین ہونگی
تو اوسکی اولاد حلیم پیدا ہوگی کیونکہ طعام مریم کا تھا جب حضرت
عیسے کو جنا اگر اللہ اوسکی سوا کوئی اور طعام اوسکیلئے بہتر جانتا تو
وہی اوسکو کھلاتا اور عبد الرزاق بسند صحیح روایت کی ہے اگر اللہ تعالی
نفاس والیون کے لئے کھجور سے کوئی اور طعام بہتر جانتا تو مریم
کو اوسی کا حکم ہوتا۔ اور عمر بن میمون سے روایت کی ہے نفاس
والیونکے لئے سوای کھجورین یا تمکے اور کوئی شی بہتر نہین ہے
اور انہون نے یہ آیت پڑہی (اپنی طرف شاخ کھجور کی کہینچ تجھپر تر تازہ
گریگی) ایسا ہی در المنثور مین ہے حدیث جو کوئی اپنے بھائی کو
میٹھا لقمہ کھلائیگا اللہ تعالی اوس سے کسی وقت کی تلخی دور کریگا۔
حدیث جو کوئی پاخانہ یا پیشاب کی جگہ سے لقمہ اٹھا کر اور دھوکر کھائے
اللہ تعالی اوسکو بخشدیتا ہے حدیث طعام مین پھونکنا برکت کو
زائل کرتا ہے مین کہتا ہون احمد نی سند حسن سے ابن عباس سے روایت کی ہے
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی کہانے اور پینے مین پھونکنے سے منع کیا ہے
حدیث جب کسیکے کان آواز دے تو مجھپر درود بھیجے اور کہے اللہ تعالی ذکر کرتا ہے اوسکا
جو مجھکو یاد کرے جس حدیث مین کانوں کی آواز کا ذکر ہے وہ کذب
ہے مین کہتا ہون یہ حکیم اور ابن السنی اور طبرانی اور عقیلی اور ابن
عدی نے ابی رافع سے روایت کی ہے اسیوطی کی جامع صغیر مین
ہے اور اوسنے التزام کیا ہے کہ اسمین موضوع ذکر نکرونگا اور اسکو جزری
نے حصن مین ذکر کیا ہے حالانکہ اوسنے التزام کیا ہے کہ مین صحیح حدیث کی سوا ذکر

کلها کذب کقوله لما خلق الله العقل قال له اقبل
فاقبل ثم قال له ادبر فادبر فقال ما خلقت خلقا
اکرم علی منك بك آخذ وبك اعطی قلت قد سبق
عن العراقی انه اخرجه الطبرانی فی الکبیر والاوسط
وابو نعیم باسناد ین ضعیفین انتهی ورواه عبد الله
بن الامام احمد فی زوائد الزهد عن الحسن مرفوعا
بسند جید کما ذکره بعض المتاخرین قال وجاء
لکل حد معدن ومعدن التقوی قلوب العارفین
قلت رواه الطبرانی عن ابن عمر والبیهقی عن عمر علی ما
فی الجامع الصغیر وحدث ان الرجل لیکون من
اهل الصلوة والجهاد وما یجزی الا علی قدر
عقله قلت رواه الترمیذی الحکیم فی النوادر ما
یرید ومعناه من حدث انس اثنی قوم علی رجل عند النبی
علیه السلام حتی بالغوا فی الثناء فقال کیف
عقل الرجل ثم ذکر ابن القیم عن الخطیب حدثنا
الثوری قال سمعت الحافظ عبد الغنی یقول اخبرنا
الدارقطنی بان کتاب العقل وضعه اربعة اولهم
میسرة بن عبد ربه ثم سرق منه داود بن المحبر
وذکره باسناد وسرقه سلیمان بن عیسی التمری
باسانید من اخر قلت یرید کتاب العقل للازدی
المختلق الکذاب وهو سفر وقال ابو الفتح الازدی
لا یصح فی العقل حدث قاله ابو جعفر العقیلی وابو
بن حبان انتهوا ابن المحبر کما قال السخاوی لیس بکذاب
ولا یلزم من عدم الصحة وجود الوضع کما لا یخفی
فصل ومنها الاحادیث التی یذکر فیها الخضر و

تمام جھوٹی ہین جیسے یہ ہی جب اللہ تعالی نی عقل کو پیدا کیا
فرمایا آگے ہو تو آگے ہوا پھر فرمایا مینے کوی خلقت سوے تیری بہتر
پیدا نہین کی تیری سبب سے مواخذہ ہی اور تیری سبب سے بخشش ہے
کہتا ہون یہ جیسے عراقی سے گذر چکا ہی اسکو طبرانی کبیر اور اوسط
اور ابو نعیم نی دو سند دن ضعیفون سے روایت کی ہی انتہی اور عبد اللہ بن احمد نی زوا
الزہد مین حسن سے جو سند سے مرفوع روایت کی ہی جیسا کہ بعض متاخرین نے ذکر کیا
ہے کہا اوس نے ہر حدیث کے لیے کہان ہے اتقوی کے عارفون کا دل ہے مین کہتا
ہون یہ طبرانی نے ابن عمر سے اور بیہقی نے عمر سے روایت کی
ہے جیسا کہ جامع صغیر مین ہے **حدیث** بعض آدمی ایسے ہین جو نماز
اور جہاد مین بڑی مشغول ہین حالانکہ نہین بدلہ مقدار عقل ہر ایک
کے مین کہتا ہون ترمیذی حکیم نی نوادر مین اسطرح انس سے روایت
کی ہی ایک قوم نی ایک شخص کے آنحضرت کی رو برو بہت مبالغہ سی صفت
کے فرمایا آنحضرت نے عقل اسکا کیسا ہی پھر ابن قیم نے خطیب سے
ذکر کیا ہے کہا اوسنے حدیث کی ہمسے صوری نی کہا سنا مینی
حافظ عبد الغنی سے کہ کہتے ہمکو دار قطنی نے اسطرح خبر دی ہے کہ عقل
کی کتاب کو چار آدمیون نے بنایا ہے پہلا اونسے میسرہ بن عبد ربہ ہے
پھر اوسسے داؤد بن المحبر نے چوری کی ہی اور اسکو کئی سند دن سے پھر
کیا اور سلیمان بن عیسے تمری نے کئی سندون سے چرایا مین کہتا ہون
کتاب العقل ازدی کذاب کی ایک مستقل رسالہ ہے اور کہا
ابو الفتح ازدی نے عقل کے باب مین کوئی حدیث
صحیح نہین ہے - یہ ابو جعفر عقیلی اور ابو حاتم ابن
حبان نے کہا ہے انتہے اور ابن المحبر کہا سخاوی نے
کاذب نہین ہے اور عدم صحت سی وجود وضع کا لازم
نہین آتا جیسا کہ پوشیدہ نہین ہے **فصل**
بعض ان سے یہ حدیثین ہین جنمین خضر اور ++

وحیاته کلها کذب ولا یصح فی حیوته حدیث واحد
کحدیث ان رسول الله علیه السلام کان فی المسجد
فسمع کلاما من ورائه فذهبوا ینظرون فاذا هو
الخضر وحدیث یلتقی الخضر والیاس کل عام وحدیث
یجتمع بعرفة جبریل ومیکائل والخضر الحدیث المعتبر
الطویل قلت اما الحدیث الثانی فقد سبق انه اخرجه
العقیلی والدارقطنی فی الافراد وابن عساکر عن ابن
عباس مرفوعا واما الحدیث الثالث فکذا له اصل ذکرته
فی رسالتی المسماة بکشف الحذر عن امر الخضر مع
الرد علی ما ذکرهنا من الادلة النقلیة علی عدم
بقائه **فصل** ومنها ان یکون الحدیث مما تقوم
الشواهد الصحیحة علی بطلانه کحدیث عوج بن عنق
الطویل الذی قصد واضعه الطعن فی اخبار الانبیاء
فان فی هذا الحدیث ان طوله کان ثلاثة الف ذراع و
ثلثمائة وثلث وثلثین وان نوحا لما خوف الغرق
قال احملنی فی قصعتک هذه وان الطوفان لم یصل
کعبه وانه خاض البحر فوصل الی حجزته وانه کان یاخذ
الحوت من قرار البحر فیشویه فی عین الشمس وانه
قلع صخرة عظیمة علی قدر عسکر موسی واراد ان
یرضخهم بها فقودها الله علی عنقه مثل الطوق ولیس
العجب من جرأة مثل هذا الکذاب علی الله انما العجب
من یدخل هذا الحدیث فی کتب العلم من التفسیر وغیره ولا
یبین امره وهذا عنده لیس من ذریة نوح وقد قال
تعالی (وجعلنا ذریته هم الباقین) فاخبر ان کل
من بقی علی وجه الارض فهو من ذریة نوح فلو کان

اوسکی حیاتی کا ذکر ہے سب جھوٹی ہین اسکی حیاتی مین کوئی
حدیث صحیح نہین پائی گئی مثل ان حدیثون کے **حدیث** رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم مسجد مین بیٹھے ہوئے تھے اور پیچھے سے کلام سُنی اور لوگ
دیکھنے لگی تو وہ خضر تھا **حدیث** خضر والیاس ہر سال ایک مرتبہ
ملتے ہین **حدیث** جبرئیل ومیکائیل اور خضر عرفہ مین جمع ہوتے ہین
یہ حدیث لمبی ہے اور فقرہ ہے - مین کہتا ہون لیکن دوسرے حدیث کا حال
پیچھے گذر چکا ہے کہ اسکو عقیلی اور دارقطنی نے افراد مین اور ابن عساکر نے ابن عباس
سے مرفوع روایت کی ہے اور تیسرے حدیث اسکا کچھ اصل نہین ہے یعنی یہ حدیث
رسالہ کشف الحذر عن امر الخضر مین ذکر کی ہے بمعہ روان دلایل عقلی ونقلی
کے خضر کے مرنی پر ہین **فصل** بعض اون سے یہ ہی کہ حدیث
ایسی ہو جو شواہد اوسکے بطلان پر قائم ہون مثل حدیث عوج بن عنق
کی جسکے واضع نے اخبار انبیا ہین طعن کا قصد کیا ہے اس حدیث
اسکے طول کا یہ ذکر ہے کہ قد اوسکا تین ہزار تین سو تینتیس گز تھا اور
جب کہ نوح علیہ السلام نے اسکو ڈرایا تو کہا مجھے اس پانی مین اوٹھا
لے اور طوفان اوسکے گھٹنون تک پہونچا اور جب وہ دریا مین داخل
ہوا تو پانی اوسکے ٹخنون تک آیا اور وہ دریا کے نیچے سے مچھلی
پکڑتا تھا اور اوسکو سورج سے بھونتا تھا اور اوسنے ایک بڑا پتھر
حضرت موسی کے لشکر کے اندازی پر اوٹھایا اور ارادہ کیا کہ انکو اوسکے
نیچے ذرہ ذرہ کرڈالی اللہ تعالی اوس پتھر کو اسکی گردن مین طوق
کے طرح بنا دیا اس کاذب کے دلیری سے تعجب نہین آتا لیکن تعجب
ان شخصون سے ہے جو ایسی حدیث کتب تفسیر وغیرہ مین داخل کرتی ہین اوسکا
حال بیان نہین کرتے اور یہ شخص اسکے نزدیک نوح علیہ السلام کی اولاد
سے نہین ہے اور اللہ تعالی فرمایا ہے (اور ہمنے اسکی اولاد کو باقی رکھا)
اللہ تعالی نے خبر دی ہے کہ جو شخص روے زمین پر باقی رہا ہے
وہ حضرت نوح علیہ السلام کی اولاد سے تھا اگر

العوج وجود لم يبق بعد نوح وايضا فان النبي عليه
السلام قال لما خلق الله آدم وطوله في السماء ستون
ذراعا فلم يزل الخلق ينقص حتى الآن وايضا فان ما
بين السماء والارض خمسمائة عام وسمكها كذلك
واذا كانت الشمس في السماء الرابعة فبيننا وبين هذه
المسافة العظيمة فكيف يصل اليها طوله ثلثة آلاف
ذراع حتى يشوى فيها الحوت فلا ريب ان هذا
وامثاله موضوع زنادقة اهل الكتاب الذين قصدوا
السخرية والاستهزاء بالرسل واتباعهم قلت وفي
تفسير المعالم للبغوي ان اصح الاقاويل باتفاق
العلماء ان عوج بن عنق قتله موسى عليه السلام
ولم يزد على هذا الكلام فدل على ان لوجوده اصلا
في الجملة عند العلماء الاعلام غاية ان الكذابين
زادوا ونقصوا ترويجا لغرضهم الفاسد عند العوام
من الانام ثم نقل عن ابن عباس في قوله تعالى (واذ
قلنا ادخلوا هذه القرية) هي اريحا وهي قرية الجبارين
كان فيها قوم من بقية عاد يقال لهم العمالقة وكان
رأسهم عوج بن عنق وفي الدر المنثور في تفسير الماثور
للسيوطي اخرج ابن جرير وابن المنذر عن قتادة في
قوله تعالى (ان فيها قوما جبارين) قال ذكر لنا انهم
كانت لهم اجسام وخلق ليست لغيرهم واخرج
عبد الرزاق وعبد بن حميد عنه قال هم اطول منا
اجساما واشد قوة واخرج ابن عبد الحكم في
فتوح مصر عن ابن حجيرة قال استظل بعوج رجل
من قوم موسى في فحف عظم راس رجل من العمالق

عوج کا اوسوقت وجود تہا تو بعد نوح کے باقی نہین رہا۔ اور
بھی آنحضرت نے فرمایا ہی کہ جب اللہ تعالیٰ نے آدم آسمان پر پیدا کیا طول
نو کا ساٹھ گز تہا تا کہ خلقت اب تک گھٹتی گھٹتی چلی آئی ہے اور
دلیل یہ ہی کہ آسمان اور زمین کے درمیان پانچ سو برس کا راستہ ہی
اور موٹائی اوسکی بھی اسی قدر ہی اور جب سورج چوتھے آسمان پر ہوا تو یہ
زمین سے سورج تک کسقدر مسافت ہوگئی پس کسطرح تین ہزار گز کا طول
اوسکا یہ تک پہونچ سکتا ہی تاکہ اوس سے مچھلی بھونی جاوے اور اسمین کچھ شک
نہین کہ یہ حدیث اور اوسکی امثال اہل کتاب کے زندیقون کے بنائے
ہوے ہین جو پیغمبرون اور اونکے متبعین سے استہزا کرنے کا قصد رکہتے تھے
مین کہتا ہون تفسیر بغوی مین ہے کہ صحیح بات جو باتفاق علماء ثابت
ہے یہ ہی کہ عوج بن عنق کو موسیٰ علیہ السلام نے قتل کیا ہے اس سے زیادہ
کلام اوسنے نہین کیا اس سے معلوم ہوا کہ بحیثیت قد عالمون کے نزدیک اسکا
اصل ہے غایت یہ کہ کاذبون نے اپنی غرض فاسد کے ترویج کیلیے اسمین بڑہانے
نقصان کیا ہی اور ابن عباس سے اس آیت کی تفسیر مین منقول ہے
(اور جب ہمنے کہا کہ اس گاؤن مین داخل ہو جاؤ) اس گاؤن
کا نام اریحا ہے ہمین ایک قوم سرکش عاد کی نسل سے رہتی
تہے اوسکو عمالقہ کہا جاتا تہا اور سردار اونکا عوج بن عنق تہا
اور سیوطی در المنثور فی تفسیر الماثور مین اسطرح ذکر کیا ہے
کہ ابن جریر و ابن منذر نے قتادہ سے اس آیت کی تفسیر بیان کی
ہے (تحقیق اوسمین ایک قوم سرکش ہی) کہا اوسنے ہماری پاس
ذکر کیا گیا ہے کہ اونکی ایسے جسم قوی تھے کہ غیر کے ایسے تھے اور عبد الرزاق
اور عبد بن حمید نے اوسسے یہ نقل کیا ہے کہ وہ ہمسے جسم مین بہت لمبے اور
قوت مین بہت سخت تھے اور ابن عبد الحکم نے فتوح مصر مین ابن
حجیرہ سے روایت کیا ہے کہ شتر آدمی موسے علیہ السلام
کی قوم کی ایک مرد کی کوہ پر کے سایہ مین جو عمالیق کی قوم سے تہا بیٹھ گئی

واخرج البیهقی فی شعب الایمان عن زید بن اسلم قال بلغنی انه رؤی بیت صنبع واولادها رابضة فی فجاج عین رجل من العمالقة واخرج ابن ابی حاتم عن انس بن مالك انه اخذ عصا فدرع فیها شیئا ثم قاس فی الارض خمسین او خمسا وخمسین ثم قال هکذا طول العمالیق واخرج ابن جریر وابن ابی حاتم عن ابن عباس قال لما امر موسی ان یدخل مدینة الجبارین فسار بمن معه حتی نزل قریبا من المدینة وهی اریحا بعث الیهم اثنی عشر عینا من کل سبط عینا لیاتوه بخبر القوم فدخلوا المدینة فرأوا امرا عظیما من هیئتهم وجسمهم وعظمهم فدخل حائط البعضهم فجاء صاحب الحائط لیجتنی الثمار من حائطه فجعل یجتنی الثمار فینظر الی اثارهم فتتبعهم کلما اعیاه واحد منهم اخذه فجعله فی کمه مع الفاکهة حتی التقط الاثنی عشر کلهم فجعلهم فی کمه مع الفاکهة وذهب الی ملکهم فنثرهم بین یدیه الحدیث قال ومن هذا حدث ان قاف جبل من زمردة خضراء محیطة بالدنیا کاحاطة الحائط بالبستان وفی السماء واضعة اکنافها علیه فزرقتها منه قلت قد ذکره البغوی فی معالمه عن عکرمة والضحاك وفی الدر المنثور اخرج عبد الرزاق عن مجاهد قال قاف جبل محیط بالارض واخرج ابن المنذر وابو الشیخ فی العظمة والحاکم وابن مردویه عن عبد الله بن بریدة فی قوله تعالی (ق) جبل من زمرد محیط بالدنیا علیه کنفاء السماء قال ومن هذا حدث ان الارض

اور بیہقی نے شعب الایمان میں زید بن اسلم سے نقل کیا ہے کہ ہمکو خبر پہونچی ہے کہ ایک بجو بمعہ اپنی اولاد کی انمیں سے ایک مرگی آنکھوں کے کوئی میں دوڑتا تھا اور ابن ابی حاتم نے انس بن مالک سے روایت کی ہے کہ اوسنے ایک عصا پکڑا اور اوسکو کسی شی سے ناپا پھر اوس سے زمین کو پچاس یا پچپن مرتبہ اندازہ کیا پھر کہا کہ اس قدر عمالیق کا طول تھا - اور ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ کہا اوسنے موسی علیہ السلام کو سرکشوں کے شہر میں داخل ہونیکا حکم ہوا اونہوں نے اپنی قوم کو ساتھ لیکر سیر کیا اور اریحا کے قریب اترے اور اونکیطرف بارہ آدمی ہر ایک گروہ سے ایک ایک اونکی خبر کے جاسوسی کیلئے روانہ کئے جب وہ شہر میں داخل ہوئے تو اونہوں نے بڑی بڑی کام جو اونکی ہیئت اور جسم پر دلالت کرتے تھے دیکھے اور ایک باغ میں داخل ہوئے بعد اوسکے مالک باغ کا میوہ چننے کے لئے اپنے باغ میں آیا اور میوہ چننی لگا جب اوسنے اونکے پاؤں کے آثار دیکھے تو اونکے پیچھے لگا اور ہر ایک کو پکڑ کر بمعہ میوہ کے چکر میں ڈالتا جاتا جب اوسنے بارہ آدمیوں کو بمعہ میوہ کے چکری میں ڈال لیا تو بادشاہ کے پاس لے آیا اور اوسکے روبرو اونکو چھوڑ دیا الخ اور اسی قسم سے یہ حدیث ہے کہ قاف سبز زمرد سے ایک پہاڑ ہے اوسنے سب دنیا کو گھیرا ہوا ہے جیسے دیوار باغ کو گھیرتی ہے اور آسمان نے اپنی اطراف اوسپر رکھی ہوئی ہیں اور اسی لئے سیاہ ہے - میں کہتا ہوں یہ بغوی نے معالم میں عکرمہ اور ضحاک سے ذکر کیا ہے اور در منثور میں ہے کہ عبد الرزاق نے مجاہد سے روایت کی ہے کہا اوسنے قاف ایک پہاڑ ہے جسنے تمام زمین کو گھیرا ہوا ہے اور ابن منذر اور ابو الشیخ نے عظمت میں اور حاکم اور ابن مردویہ نے عبد اللہ بن بریدہ سے اس آیت کی تفسیر کے ہے ق ایک پہاڑ ہے جسے دنیا کو گھیرا ہوا ہے اوسپر آسمان کے کنارے ہیں - کہا اسے قسم سے یہ حدیث ہے کہ زمین

على صخرة والصخرة على قرن ثور فاذا حرك الثور
قرنه تحركت الصخرة قلت اخرج ابو الدنيا وابو الشيخ
عن ابن عباس رضى الله عنهما قال خلق الله جبلا يقال
له قاف محيط بالعالم وعروقه الى الصخرة التى عليها
الارض فاذا اراد الله ان يزلزل قريتا امر ذلك
الجبل فحرك العرق الذى يلى تلك القرية فيزلزل
ويحركها فمن ثم تحرك القرية دون القرية
قال ومن هذا حديث كان جبيه تاتى
النبى عليه السلام فابطأت عليه فقال ما ابطأ بك
قالت مات لى ميت بالهند فذهبت فى تعزيته
فرأيت فى طريقى ابليس يصلى على صخرة فقلت ما حملك
على ان اضللت آدم قال دعى عنك هذا قلت
تصلى وانت انت قال يا فارغة انى لارجو من ربى
اذا برفتمه ان يغفر لى فما رأيت رسول الله عليه السلام
ضحك ذلك اليوم قال ابن عدى فى الكامل حدثنا
عبد المؤمن بن احمد حدثنا ابن طهيعة عن ابيه
ابى الزبير عن جابر فذكره الله اعلم مما دس فى كتب
ابن طهيعة والافنوا علم بالحدث من ان يروج عليه
مثل هذا ومن هذا اتت هاشم بن ابراهيم بن الافيس
بن ابليس الحديث الطويل ونحوه وحديث زرنب
بعر تملا قال ابن الجوزى حديث زرنب باطل
فصل ومنها مخالفة الحديث لصريح القرآن
الحديث مقدار الدنيا وانها سبعة آلاف سنة
نحن فى الالف السابعة وهذا من ابين الكذب لانه
لو كان صحيحا لكان كل احد علم انه قد بقى للقيامة

زمین ایک پتھر پر ہے اور پتھر بیل کے سینگوں پر جب بیل اپنے کسی
سینگ کو ہلاتا ہے تو وہ پتھر ہل جاتا ہے - میں کہتا ہوں ابو الدنیا
اور ابو الشیخ نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا اوس نے اللہ تعالیٰ ایک پہاڑ
پیدا کیا ہے جسکو قاف بولتے ہیں اوسنے تمام جہان کو گھیر رکھا ہے اور زمین
اوسکی اوس پتھر تک ہیں جس پر زمین رکھی ہوئی ہے جب اللہ تعالیٰ کسی گاؤں
میں زلزلہ ڈالنا چاہتا ہے تو اوس پہاڑ کو حکم کرتا ہے اس پہاڑ
کی وہ رگ جو اس گاؤں سے ملی ہوئی ہے ہلتی ہے پھر وہ گاؤں کانپتا ہے اور
حرکت میں آتا ہے یہی سبب ہے کہ ایک گاؤں دوسرے گاؤں کے سوا
ہلتا ہے - کہا اسی قسم سے یہ حدیث ہے ایک جنی تھی ہر روز نبی علیہ السلام کے پاس
آتی تھی ایک روز دیر لگائی پوچھا آنحضرت نے کہ تو نے دیر لگائی
کہا اوس نے میرا ایک آدمی ہند میں مر گیا تھا اوسکی تعزیت کے لئے گئی تھی میں نے
راستہ میں شیطان پتھر پر نماز پڑھتا دیکھا میں نے اوسکو کہا کیسے تجھے برانگیختہ کیا
کہ تو نے آدم کو بہکایا کہا یہ قصہ چھوڑ دے پھر پڑھنے کہا تو نماز پڑھتا ہے درآنحالیکہ
ایسا ہے جواب دیا میں فارغ میں اپنے رب سے امید کرتا ہوں کہ جب وہ رحمت کرے مجھ
پر بخشے میں نے اوس روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہنستے نہیں دیکھا کہا
ابن عدی نے کامل میں عبد المومن نے ہمسے حدیث کے کہا حدیث کی ہمسے عبد
اللہ بن لہیعہ نے اپنے باپ سے اوسنے ابی الزبیر سے اوذکر کیا اللہ بہتر جانتا ہے کہ ابن لہیعہ
کی کتابوں میں پوشیدہ ہے ورنہ وہ حدیث کو اچھا جانتا ہے اسسے کہ اسپر ایسے
تزویج کی جائے - اور اسی قسم سے حدیث ہاشم بن ابراہیم بن الافیس بن ابلیس
ہے اور اسی قسم سے حدیث زرنب بعر تملا کے
کہا ابن جوزی نے حدیث زرنب کے باطل ہے **فصل**
بعض ان امور سے ہے کہ حدیث صریح نص قرآن کی مخالف
ہو مثل اس حدیث کی مقدار دنیا کا سات ہزار برس ہے
اور ہم ساتویں ہزار میں ہیں - یہ صریح کذب ہے اس لئے
کہ اگر صحیح ہوتا تو ہر ایک جانتا + +

ف حدیث مقدار الدنیا من ابین الکذب الخ وھذا من ابین الکذب الخ

من وقتها هذا مائتان واحد وخمسون سنة والله اعلم قلت
يقول (يسئلونك عن الساعة ايان مرسيها) الآية
تحقيق هذا الحديث قد تصدى الجلال السيوطي في رسالته
سماها الكشف عن مجاوزة هذه الامة الالف وحاصله
انه يستفاد من الحديث اثبات قرب القيامة ومن الآية
نفي تعيين تلك الساعة فلا منافاة وزيد انه لا
يتجاوز عن الخمسمائة بعد الالف قاله وقد جاهر
بالكذب بعض من يدعي في زماننا العلم وهو مشبع
بما لم يعطه ان رسول الله كان يعلم متى تقوم الساعة
قيل له فقد قال في حديث جبريل ما المسئول عنها باعلم
السائل فحرفه عن موضعه وقال معناه انا وانت نعلمها
وهذا من اعظم الجهل واقبح التحريف والنبي يأبى الله اعلم
من ان يقول لمن كان يظنه اعرابيا انا وانت نعلم
الساعة الا ان يقول هذا الجاهل انه كان يعرف ان
جبريل فرسول الله عليه السلام هو الصادق في قوله
والذي نفسي بيده ما جاءني في صورة الا عرفته غير
هذه الصورة وفي اللفظ الآخر ما شبه علي غير هذه
المرة وفي اللفظ الآخر رد واعلى الاعرابي فذهبوا
فالتمسوا فلم يجدوا شيئا وانما علم النبي صلى الله عليه
وسلم انه جبريل بعد مدة كما قال عرفت بثبت ملي فقال
عليه السلام يا عمر اتدري من السائل والمجيب يقول اعلم
وقت السؤال انه جبريل ولم يخبر الصحابة بذلك
الا بعد مدة ثم قوله في الحديث ما المسئول عنها
باعلم من السائل يعم كل سائل ومسئول على السواء
هذا شأنهما ولكن هؤلاء الغلاة عندهم ان

اس وقت سے قیامت تک دو سو اکاون برس ہو گئے ہیں۔ اور
اللہ تعالی فرماتا ہے (تجھ سے قیامت کے پوچھتے ہیں اسکا کیا وقت ہے) میں کہتا
ہوں تحقیق اس حدیث کی جلال الدین السیوطی نے رسالہ الکشف عن
مجاوزۃ ہذہ الامۃ الالف میں لکھی ہے حال اسکا یہ ہے کہ حدیث سے معلوم
ہوتا ہے کہ قیامت قریب ہے اور آیات نفی تعیین کی ثابت ہوتی ہیں
ان دونوں میں کچھ منافات نہیں ہے اور خلاصہ اسکا یہ ہے کہ قیامت
ایک ہزار پانچ سو سے تجاوز نہ کریگی ایک شخص نے ہمارے زمانہ
میں جو علم کا مدعی ہے حالانکہ اسکو علم سے کچھ بہرہ حاصل
نہیں ہے دعوی کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قیامت
کے قائم ہونے کا علم تھا اسسے کسی نے کہا حدیث جبرائیل میں ہے
مسئول عنہا سائل سے زیادہ نہیں جانتا تو اوسنے اوسکی تحریف کردی
اور کہا میں اور تو ہم جانتے ہیں یہ بڑی جہالت اور قبیح تحریف ہے اور
صلے اللہ علیہ وسلم سے ممکن نہیں ہے کہ ایک شخص کو اعرابی جانکر کہدیں
میں اور تو قیامت کو جانتے ہیں شاید وہ جاہل یہ کہدے کہ پہلے جانتے تھے کہ یہ جبرائیل
ہے تو اوسکو جواب دیا جائیگا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اس قول میں
صادق ہیں قسم ہے اوس ذات کے جسکے ہاتھ میں میری جان ہے جس صورت
میں میرے پاس آیا میں نے اسکو پہچان لیا سوائے اس صورت کے۔ اور دوسری
روایت میں ہے کہ مجھکو اوسکی صورت پر کبھی متشابہ نہیں ہوا سوائے اس مرتبہ
کے۔ اور دوسری روایت میں ہے کہ اس اعرابی کو میرے پاس لے آؤ لوگ گئے اور ڈھونڈھا
تو نہ ملا اور آنحضرت کے بعد مدت کے معلوم کیا کہ یہ جبرائیل تھا جیسا کہ عمر نے کہا ہے میں
تمکو پھر لاؤنگا پھر فرمایا آنحضرت نے اے عمر تو جانتا ہے کہ یہ سوال کون تھا۔ اور تحریف
کرنیوالا کہتا ہے کہ آنحضرت سوال کیوقت جانتے تھے کہ یہ جبرائیل ہے اور صحابہ
کو خبر نہ دی مگر بعد مدت کے پھر یہ قول کہ مسئول عنہا سائل سے اعلم نہیں ہے
ہر سائل و مسئول کو شامل ہے پس جو سائل و مسئول قیامت سے ہوگا یہی
حال ہے لیکن ان غالیوں کے نزدیک

علم رسول الله منطبق على علم الله سواء بسواء
فكل ما يعلمه الله يعلم رسوله والله تعالى يقول (و
ممن حولكم من الاعراب منافقون ومن اهل
المدينه مردوا على النفاق لا تعلمهم) وهذه
براءة وهي من اواخر ما نزل من القرآن هذا و
المنافقون جيرانه في المدينة انتهى ومن اعتقد
تسوية علم الله ورسوله يكفر اجماعا كما لا يخفى قال
ومن هذا الحديث عقد عائشة لما ارسل في طلبه
فاثاروا الجمل اى مما يؤيده ما تقدم ويبطل قول القائل
حديث عائشة فقد ذكر العماد بن كثير في تفسيره وهو
من اكابر المحدثين قال البخاري حدثنا عبد الله بن يوسف
اخبرنا مالك عن عبد الرحمن بن القاسم عن ابيه
عن عائشة قالت خرجنا مع رسول الله عليه السلام
في بعض اسفاره حتى اذا كنا بالبيداء او بذات الجيش
انقطع عقد لي فاقام رسول الله عليه السلام على
التماسه واقام الناس معه وليسوا على ماء وليس
معهم ماء فاتى الناس الى ابي بكر فقالوا الا ترى
ما صنعت عائشة اقامت برسول الله وبالناس
وليسوا على ماء وليس معهم ماء فجاء ابو بكر ورسول
الله واضع رأسه على فخذي قد نام فقال حبست
رسول الله والناس وليسوا على ماء وليس معهم ماء
قالت فعاتبني ابو بكر وقال ما شاء الله ان يقول
وجعل يطعن بيده في خاصرتي ولا يمنعني من التحرك
الا مكان رسول الله على فخذي فقام عليه السلام حين
اصبح على غير ماء فانزل الله آية التيمم فقال

علم اللہ تعالیٰ اور رسول کا برابر ہے یعنے جس چیز کو اللہ تعالیٰ جانتا ہے اوسکو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی جانتے ہین حال آنکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
(اور بعض انسے جو گرد تمہارے ہین منافقون سے ہے اور اہل مدینہ
سرکش ہین اوپر نفاق کے نہین جانتا تو اون کو) یہ آیت
سورہ برات مین ہے اور سب سے آخر نازل ہوئی ہے اور مدینہ مین منافق آنحضرت
کے ہمسایہ تھے انتہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور رسول کے علم برابر کا اعتقاد
کرے وہ بالاجماع کافر ہے جیسا کہ پوشیدہ نہین ہے کہا اسی سے ہے عائشہ
ہار کی حدیث جب حضرت نے اسکی تلاش کی لئے بھیجا پس ٹھہرا انہون نے
اونٹ کو یعنے جو پیچھے گذرا ہے اسکے تائید عائشہ کی حدیث کرتی ہے اور اس
قائل کے قول کو باطل کرتی ہے عماد بن کثیر نے جو اکابر محدثین سے ہے ذکر
کیا ہے کہا بخاری نے حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن یوسف نے کہا خبر دی
ہمسے مالک نے عبد الرحمن بن قاسم سے اوسنے اپنے باپ سے
اوسنے عائشہ سے کہا اوسنے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ
کسی سفر مین نکلی جب ہم بیداء ذات الجیش مین پہونچے میرا کلی کا
ہار ٹوٹ گیا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکے ڈہونڈنے کیلئے ٹھہرے
اور لوگ بھی آپکے ساتھ ٹھہرے رہے نہ وہ پانی پر اترے اور نہ اونکے
پاس پانی تھا پہر لوگ ابی بکر کے پاس آئے اور کہا کیا تو نہین دیکھتا
کہ جو عائشہ نے کیا ہے اوسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور لوگون
کو ٹھہرا رکھا ہے نہ وہ پانی پر ہین اور نہ اونکے پاس ہے پہر ابو بکر میری
طرف آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر میری ران پر رکھکر سوتے تھے تو
کہا تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور لوگون کو ایسی حالت مین بند کیا
ہے کہ نہ وہ پانی پر اترے ہین اور نہ کچھ اونکے پاس ہے کہا عائشہ
نے مجھے ابو بکر نے ڈانٹا اور جو کچھ منہ مین آیا کہا اور میری پسلیون مین انگلی
چبھونے لگا اور مجھے ہلنے سے یہ بات منع کرتے تھے کہ رسول اللہ کا سر میری
ران پر تھا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کو اٹھے اور پانی نہ تھا

اور وقت استعمال نہ ہونے تیمم کی اونہون نے کہی

اسعد بن الخضری نی ای آل ابی بکر کی یہ تمہارا کجاوہ پہلی برکت ہی نہیں
بکر قالت فبعثنا البعیر الذی کنت علیہ فوجدنا کہا عائشہ نی ہمنے اس اونٹ کو اوٹھایا جسپر تم تو ہمارا دسکے نیچے سے
العقد تحتہ قال ومن ھذا ای ومن ھذا البعیل نکلا کہا اور اسی قبیل سے ہی یہ حدیث کھجور وں کی جنتی کرانیکے فرمایا آنحضرت
حدث تلقیح النمر وقال ما اری لو ترکتموہ لا یضر نے مین نہین جانتا اگر تم اسکو چھوڑ دو تو کچھ ضرر ہو پھر لوگون نے چھوڑ دیا
شیئا فترکوہ فجاء شیصا فقال انتم اعلم بدنیاکم اور حال اتر ہوا فرمایا تم دنیا کی کامون کو مجھسے زیادہ جانتے ہو مسلم
رواہ مسلم عن عائشۃ وقد قال تعالی (قل لا اقول نے عائشہ سے روایت کی ہی اور اللہ تعالی فرمایا ہے (کہہ مین تمہارے
لکم عندی خزائن اللہ ولا اعلم الغیب فقال لئے نہین کہتا کہ میرے پاس اللہ کی خزانی ہین اور مین غیب نہین جانتا)
ولو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر) ولما اور فرمایا (اگر مین غیب جانتا تو مین خیر بہت جمع کرتا) اور جب ام المومنین
جری لام المومنین عائشۃ ما جری ورماھا اھل الافک عائشہ سے واردات گذری اور اہل افک نے انکی حق مین طعن شنیع کیا آن
لم یکن یعلم حقیقۃ الامر حتی جاءہ الوحی من اللہ حضرت حقیقت امر کی نہ جانتے تھے تاکہ وحی اوسکی برارت کا اللہ تعالی سے
ببراءتھا وعند ھو لاء الغلاۃ انہ علیہ السلام کان نازل ہوا۔ اور ان غالیون کے نزدیک آنحضرت حال جانتے تھے اور اسکو
یعلم الحال وانہ غیرھا بلا ریب واستشار الناس فی تغیر کر دیا اور آدمیون سے اوسکے فراق کی بابت مشورہ لیا اور انکی
فراقھا ودعا بریحانۃ فسألھا فھو یعلم الحال وقال (لونڈی) ریحانہ کو بلا کر پوچھا حالانکہ خود جانتے تھے اور کہا اگر تو نے
لھا ان کنت الممت بذنب فاستغفری اللہ وھو گناہ کیا ہی تو اللہ تعالی سے بخشش طلب کر اور خود یقینا جانتے تھے
یعلم علما یقینا انھا لم تلم بذنب ولا ریب ان الحامل کہ اسنے گناہ نہین کیا اور شک نہین ہے کہ ان لوگون کا اعتقاد
ھؤلاء علی ھذا لغلوا عتقادھم انہ یکفر عنھم باوجود اس غلو کے یہ ہی کہ ہماری برائیان دور ہوتی ہین اور جنت
بتیاتھم ویدخل الجنۃ وکلما غلوا کانوا اقرب الیہ مین داخل ہونگی اور جسقدر ہم غلو کرینگے اسیقدر قریب اور
واخص بہ فھم اعصی الناس لامرہ واشدھم مخالفۃ مخصوص تر ہونگی حالانکہ وہ اس امر مین سب آدمیون سے زیادہ نافرمان
لسنتہ وھؤلاء فیھم شبہ ظاھر من النصاری غلوا ہین اور سنت کی بہت مخالف ہین اور انمین نصاری کا شبہ ظاہر ہے
علی المسیح اعظم الغلو وخالفوا شرعہ ودینہ اعظم اسلئے کہ انہون نے عیسے علیہ السلام پر بہت غلو کیا ہی اور اوسکی شریعت اور
المخالفۃ والمقصود ان ھؤلاء یصدقون بالاحادیث دین کے بہت مخالف ہوگئے مقصود یہ ہی کہ یہ لوگ وہ ہی تھا ہی حدیثون کی تصدیق
الکذوبۃ الصریحۃ ویحرفون الاحادیث الصحیحۃ کر لیتے ہین اور احادیث صحیحہ کی تحریف کرتے ہین اللہ ہی دین کا والے
للہ ولی دینہ فیقیم من یقوم لہ بحق النصیحۃ ہے قائم رکھے اوسکو جو حق نصیحت کرنیکے لئے کھڑا ہوا ہے

فصل ویشبہ ھذا ما وقع فیہ الغلط من **فصل** اس سے مشابہ ہی وہ جس مین غلطی واقع ہوئی ہے جیسے حدیث
حدث ابی ھریرۃ خلق اللہ التربۃ یوم السبت ابو ہریرہ کے کہ اللہ تعالی نے شنبہ کی دن خاک کو پیدا کیا ہی

الحدیث وھو فی صحیح مسلم ولکن وقع فیہ الغلط
فی رفعہ وانما ھو من قول کعب الاحبار کذا قال
امام ھذا الحدیث محمد بن اسمعیل البخاری فی تاریخہ
الکبیر وقالہ غیرہ من علماء المسلمین ایضا وھو
کما قالوا لان اللہ اخبر ان خلق السموت والارض
وما بینھما فی ستۃ ایام وھذا الحدیث یتضمن ان
مدۃ التخلیق سبعۃ ایام ومن ذلک الحدیث الذی
یروی فی الصخرۃ انھا عرش اللہ الادنی تعالی اللہ
عن کذب المفترین فلما سمع عروۃ بن الزبیر ھذا
قال سبحان اللہ تعالی (الذی وسع کرسیہ السموت
والارض) وتکون الصخرۃ عرشہ الادنی فکل حدیث
فی الصخرۃ فھو کذب مفتری والقدر الذی فیھا
کذب موضوع مما عملتہ ایدی المفترین وارفع شیء
فی الصخرۃ انھا کانت قبلۃ الیھود وھی فی الکتاب
کیوم السبت فی الزمان ابدلنا اللہ بھما ھذہ الامۃ
الکعبۃ البیت الحرام ولما اراد امیر المومنین عمر بن
الخطاب رضی اللہ عنہ ان یبنی المسجد الاقصی
استشار الناس ھل یجعلہ امام الصخرۃ او خلفھا
فقال لہ کعب یا امیر المومنین ابنہ خلف الصخرۃ
فقال لہ یا ابن الیھودیۃ خالطتک الیھودیۃ بل ابنہ
امام الصخرۃ حتی لا یستقبلھا المصلون فبناہ
حیث ھو الیوم وقد اکثر الکذابون من الوضع
فی فضائلھا وفضائل بیت المقدس والذی صح
فی فضلہ قولہ علیہ السلام لا یشد الرحال الا الی
ثلاثۃ مساجد المسجد الحرام والمسجد الاقصی

یہ حدیث صحیح مسلم میں ہے لیکن غلطی اسمیں بسبب مرفوع ہونے
کے واقع ہوئی ہے یہ قول کعب الاحبار کا ہے ایسا ہی امام المحدثین
محمد بن اسمعیل بخاری نے تاریخ کبیر میں لکھا ہے اور اسیطرح
ہے جسطرح انہوں نے کہا ہے اسلئے کہ اللہ تعالی نے آسمانوں
اور زمین اور جو کچھ انکی اشیا کو چھ دن میں پیدا کیا ہے اور
اس حدیث سے نکلتا ہے کہ مدت پیدایش کے سات دن
ہے اسیطرح یہ حدیث ہے کہ پتھر اللہ تعالی کا چھوٹا عرش ہے
اللہ تعالی ایسے افترا کرنیوالوں سے بلند ہے جب عروہ بن زبیر نے یہ حدیث
سنی کہا پاک ہے اللہ (جسکی کرسی آسمانوں اور زمین کو فراخ ہے)
اس سے کہ اور پتھر اوسکا عرش ہو اور جو حدیث پتھر کے بارے میں
آئی ہے وہ کذب ہے اور قدیم کا اسپر ہونا یہ بھی جھوٹ لوگوں
کی بناوٹ ہے اور مرفوع تر روایت پتھر کے بارے میں
یہ ہے کہ یہ پہلی قبلہ یہود کا تھا پھر جیسا کہ اور تعالے نے شنبہ
کی جگہ جمعہ کو بدل دیا ایسا ہے اسکی جگہ کعبہ کو بدل ڈالا
اور جب امیر المومنین عمر بن خطاب نے مسجد اقصے کے
بنانے کا ارادہ کیا تو لوگوں سے مشورہ کیا کہ کیا اسکو
آگے پتھر کے بنایا جاوے یا پیچھے۔ کعب نے کہا اے امیر
المومنین اسکو پتھر کے پیچھے بناؤ فرمایا اے یہودی
کے بیٹے تجھ کو یہودیت خلط ہوگئی بلکہ میں اسکو
آگے پتھر کے بناتا ہوں تاکہ نمازی اسکا استقبال کریں
پھر اوسکو بنا کیا جسجگہ وہ آج ہے۔ اور کذابوں نے
اسکی فضیلت میں اور بیت المقدس کی فضیلت میں
بہت حدیثیں بنائی ہیں اور جو اوسکی فضیلت میں صحیح
روایتیں ہیں وہ یہ ہیں فرمایا نبی علیہ السلام نے کہ نہ
کیا جائے کمر بستہ مسجدوں کیطرف مگر تین مسجدوں کیطرف مسجد حرام دوسرے مسجد اقصے

وسجد هذا وهو فی الصحیحین وقوله من حدیث
ابی ذر وقد سئله ای مسجد وضع فی الارض اول
فقال المسجد الحرام قال ثم ای قال المسجد الاقصی
الحدیث وهو متفق علیه وحدیث عبد الله بن عمرو لما
بنی سلیمان لبیت سال ربه ثلاثا سأله حکما
یصادف حکمه فاعطاه ایاه وسأله ملکا لا ینبغی
لاحد من بعده فاعطاه ایاه وسأله ان لا یؤم هذا
البیت لا یرید الا الصلوة فیه الا رجع من خطیئته
کیوم ولدته امه وانا ارجو ان یکون قد اعطاه ذلک
وهو فی مسند احمد وصحیح الحاکم وفی الباب حدیث
رابع دون هذه الاحادیث رواه ابن ماجة فی سننه
وهو حدیث مضطرب ان الصلوة فیه بخمسین
الف صلوة وهذا محال لان مسجد رسول الله
افضل منه والصلوة فیه یفضل علی غیره بالف صلوة
وقد روی فی مسجد بیت المقدس لتفضیل بخمسمائة
وهو اشبه وصح انه علیه السلام اسری به الیه وانه
صلی فیه وامّ المرسلین فی تلک الصلوة وربط البراق
بحلقة الباب وعرج منه وصح عنه ان المؤمنین یحصنون
به من یاجوج وماجوج فهذا مجموع ما یصح فیه
من الاحادیث قلت وکذا ثبت ان المهدی مع المؤمنین
یتحصنون به من الدجال وان عیسی علیه السلام
ینزل من منارة مسجد الشام فیأتی فیقتل الدجال
یدخل المسجد وقد اقیم الصلوة فیقول المهدی
تقدم یا روح الله فیقول انما هذه الصلوة اقیمت لک
فیتقدم المهدی ویقتدی به عیسی علیه السلام شما

تیسری یہ میرے مسجد یہ صحیحین مین ہے اور قول آنحضرت کا
جو ابو ذر نے روایت کیا ہے ابو ذر نے پوچھا کون سے
مسجد پہلے زمین مین بنائی گئی ہے فرمایا مسجد حرام کہا
پھر کونسی فرمایا مسجد اقصے الخ یہ متفق علیہ ہے اور حدیث
عبد اللہ بن عمرو کی جب سلیمان علیہ السلام نے وہ گھر بنایا تو اللہ تعالی
سے تین سوال کئے ایک حکم جو تیرے حکم کے موافق ہو اللہ تعالی
نے اسکو دیدیا دوسرا ایسا ملک کہ کسی کو میرے پیچھے نہ ملی تو اللہ تعالی
نے اسکو دیدیا تیسرا یہ کہ جو شخص قصد نماز سے اس گھر مین آمد کرے
گناہون سے ایسا ہو جائے گویا آج ہی اسکو اسکی ماں نے جنا ہے اور مین
ظن کرتا ہون کہ اللہ تعالی نے یہ بھی اسکو دیدیا ہے یہ حدیث مسند
امام احمد اور صحیح حاکم مین بھی ہے اور اس باب مین سوائے انکے ایک اور
چوتھی حدیث ہے جو ابن ماجہ نے سنن مین روایت کی ہے اور مضطرب ہے
نماز اسمین پچاس ہزار درجہ زیادہ اور جگہ نماز پڑھنے سے فضیلت رکھتی
ہے اور یہ محال ہے اسلئے کہ مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی افضل ہے
اور اسمین ایک نماز ہزار درجہ باقی مسجدون سے فضیلت رکھتی ہے اور مسجد
بیت المقدس کے فضیلت پانچ سو نماز کی برابر مروی ہے اور یہ روایت اشبہ
ہے اور صحیح ہو چکا ہے کہ آنحضرت نے معراج کی رات مین سیر سطرف کیا
ہے اور وہان نماز پڑھی اور سب رسولون کی امامت کرائی اور براق کو
کے حلقہ سے باندھا اور وہان سے آسمان کو تشریف لی گئی اور صحیح ہوا
ہے کہ مومن اسجگہ یاجوج ماجوج سے پناہ پکڑینگے یہ مجموعہ ہے ان صحیح حدیثون
کا جو اوسکی فضیلت مین مروی ہوئی ہین مین کہتا ہون اسی طرح یہ بھی ثابت ہوا
ہے کہ امام مہدی بمعہ مومنون کے دجال سے اسجگہ پناہ پکڑینگے اور عیسی
علیہ السلام شام کی مسجد کے منارہ سے اتریں گے اور دجال کو قتل کرکے مسجد
داخل ہونگے اور جب نماز کا وقت ہوگا تو مہدی سے کہینگے کہ نماز قائم ہوئی
کرائی کہینگے یہ نماز آپکے لئے ہی ہے تکبیر کہی گئی ہے تب مہدی امام اور

عفا عنہ الاحد ۱۲ شہر شعبان

بانه من جملة الاكاذيب نحو يصلي عيسى عليه السلام في سائر الايام **فصل** ومنها احاديث صلوات الايام والليالي كصلوة يوم الاحد وليلة الاحد ويوم الاثنين وليلة الاثنين الى اخر الاسبوع كل احاديثها اكذب وقد تقدم بعض ذلك كذلك احاديث صلوة الرغائب واجمعة من رجب كلها اكذب واسخفها ما رواه عبد الرحمن بن مندة وهو صدوق عن ابن جهضم وهو واضع الحديث حدثنا علي بن محمد بن سعيد البصري حدثنا خلف بن عبد الله الصغاني عن حميد بن انس يرفعه رجب شهر الله وشعبان شهري ورمضان شهر امتي الحديث ولا تغفلوا عن اول جمعة من رجب فانها الليلة تسميها الملئكة الرغائب وذكر الحديث المكذوب بطوله قال ابن الجوزي اتهموا به ابن جهضم ونسبوه الى الكذب قال وقد نبهت عبد الوهاب الحافظ بقوله رجاله مجهولون عليهم جميع الكتب فما وجدتهم قال بعض الحفاظ بل لعلهم لم يخلقوا قلت ما صدق الحد وهو قوله رجب شهر الله وشعبان شهري ورمضان شهر امتي فقد ذكره ابو الفتح بن ابي الفوارس في اماليه عن الحسن مرسلا كما ذكره السيوطي في جامعه الصغير واما قوله وكل حديث في ذكر صوم رجب وصلوة بعض الليالي فيه فهو كذب مفتري فليه بحث اذ قد ورد في صيام رجب احاديث متعددة ولو كانت ضعيفة

اسمین اشارہ ہے کہ یہ خاصہ اسی امت کا ہے بعد اسکے عیسے علیہ السلام بائے دونمین امامت کرینگے **فصل** بعض اون سے نمازین رات اور دن کے ہین مثل یکشنبہ کی دن اور رات کی نماز اور دوشنبہ کے دن اور رات کی نماز تا آخر ہفتہ تک۔ یہ سب حدیثین کذب ہین اور کیفیت حال انکا پیچھے گذر چکا ہے اور اسیطرح رغائب کے نماز کی حدیثین جو اول جمعہ رجب مین پڑہتے ہین یہ سب کذب ہین اور اونکی مثل یہ روایت ہے جو عبد الرحمن بن مندہ نے (اور یہ صادق ہے) ابن جہضم سے (یہ حدیثون کا بنانے والا ہے) روایت کی ہے کہا اوسنے حدیث کی ہمسے علی بن محمد بن سعید بصری نے کہا حدیث کی ہمسے خلف بن عبد اللہ صغانی نے حمید بن انس سے اوسنے مرفوع کیا ہے رجب اللہ تعالے کا مہینہ ہے اور شعبان میرا مہینہ اور رمضان میری امت کا مہینہ ہے الحدیث (اسمین) کہ اول رجب مین غافل نہ ہو جاؤ اسلئے کہ وہ ایسی رات ہے جسکو فرشتے رغائب کہتے ہین اور یہ ٹکڑا حدیث کا اوسنے لمبی حدیث مین بیان کیا ہے کہا ابن جوزی نے اس حدیث کی تہمت ابن جہضم کو لگاتے ہین اور کذب کیطرف اوسکو منسوب کرتے ہین کہا اوسنے میں نے حافظ عبد الوہاب سے سنا ہے کہ وہ کہتا تھا راوی اسکے مجہول ہین بلکہ بہت کتابین انکی تلاش مین دیکھی ہین لیکن انکو کہین نہ پایا کہا بعض حفاظ نے شاید انکا خلیفہ نہین ہے مین کہتا ہون لیکن ابتدا اس حدیث کا کہ رجب اللہ تعالے کا مہینہ ہے اور شعبان میرا مہینہ ہے اور رمضان میری امت کا مہینہ ہے اسکو ابو الفتح ابن ابی الفوارس نے امالی مین حسن سے مرسل روایت کیا ہے جیسا کہ سیوطی نے جامع صغیر مین ذکر کیا ہے لیکن اسلے اس قول مین کہ رجب کے روزے کہنے مین اور بعض راتون کے نمازین کوئی روایت صحیح نہین ہوئی اسمین بحث ہے اسلئے کہ رجب کے روزے بہت حدیثون سے ثابت ہین اگرچہ ضعیف ہین ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣

لکنها یتقوی بعضها ببعض وقد ورد بعض هذا
منها فی رسالة الادب فی رجب فی الصوام للصوام
ایضا نعم بعض ما ورد فیه موضوع کما بینه بقوله
کحدیث من صلی بعد المغرب ولیلة من رجب
عشرین رکعة جاز علی الصراط بلا حساب وحدیث
من صام یوما من رجب وصلی رکعتین یقرأ فی کل
رکعة مائة مرة آیة الکرسی وفی الثانیة مائة مرة
قل هو الله احد لم یمت حتی یری مقعده من الجنة
قالوا وقریبا جاء فیه ما رواه ابن ماجة فی سننه
ان رسول الله علیه السلام نهی عن صیام رجب قلت
وهو محمول علی اعتقاد وجوبه کما کان فی الجاهلیة
والا فلم یقل احد من العلماء بکراهة صومه +
فصل ومن ذلک احادیث صلوة لیلة النصف من
شعبان کحدیث یا علی من صلی لیلة النصف من
شعبان مائة رکعة بالف قل هو الله احد قضی الله
له کل حاجة طلبها تلک اللیلة وساق خرافات
کثیرة واعطی سبعین الف حوراء لکل حوراء سبعون
الف غلام وسبعون الف ولدا الی ان قال ولدا
یشفع والداه کل واحد منهما فی سبعین الفا و
العجب ممن شم رائحة العلم بالسنة ان یغتر بمثل
هذا الهذیان ویصلیها وهذه الصلوة وضعت فی
الاسلام بعد الاربع مائة ونشات من بیت المقدس
فوضع لها عدة احادیث منها من قال لیلة
النصف الف مرة قل هو الله احد الحدیث بطوله
وفیه بعث الله الیه مائة الف ملک یبشرونه

لیکن بعض کو بعض سے تقویت ہوجاتی ہے اور بعض کچھ اسکا بیان رسالہ
الادب فی رجب میں اور قوام الصوام میں کیا ہے ہاں بعض حدیثیں
موضوع ہیں جیسا کہ اوسنے بیان کیا ہے مثل اس حدیث کی جو شخص
بعد مغرب کے رجب کی اول رات میں بیس رکعت پڑھے پل صراط سے
بلا حساب گذریگا **حدیث** جو شخص ایک دن رجب سے روزہ
رکھے اور دو رکعت نماز پڑھے ہر ایک میں سو مرتبہ آیۃ الکرسی سے
اور بھی دوسری میں سو مرتبہ قل ہو اللہ احد پڑھے میں مرتا جبتک اپنے
جگہ جنت میں نہ دیکھ لے کہا اسکے قریب یہ روایت ہے کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے رجب کے روزوں سے منع کیا ہے میں کہتا ہوں
یہ اسکے لئے حکم ہے جو اعتقاد وجوب کا رکھتا ہو جیسا کہ جاہلیت میں تھا
ورنہ کسی عالم نے ان روزوں کو مکروہ نہیں کہا **فصل** اسی قسم
سے یہ حدیثیں ہیں **حدیث** شعبان کی نصف
رات میں نماز پڑھنی **حدیث** اے علی جو کوئی شعبان
کی رات میں سو رکعت پڑھے ہر رکعت میں ہزار مرتبہ قل ہو
اللہ احد اللہ تعالی اوسکی حاجت کو جو اوس رات میں مانگے پوری کرتا
ہے تاکہ اوسنے بہت خرافات ذکر کی اور اوس نے ستر ہزار حوریں
ساتھ ستر ہزار غلام اور لڑکے دیئے حتی کہ کہا اوسنے ماں باپ
اوسکے ستر ہزار کی شفاعت کرینگے اور تعجب ہے اس
شخص سے جو کچھ علم کی بو رکھتا ہو پھر ایسے ہذیان پر توجہ
نہ کرے اور ایسی نماز میں پڑھیں - یہ نماز اسلام میں
چار سو برس کے بعد بنائی گئی ہے اور بیت المقدس میں پیدا ہوئی ہے اسکے فضیلت میں
بہت حدیثیں مروی ہیں بعض انمیں سے ہے جو شخص نصف رات میں
ہزار مرتبہ قل ہو اللہ احد پڑھے الخ انمیں ہے اوسکی طرف
اللہ تعالی ہزار فرشتے خوشخبری کیلئے بھیجتا ہے +

وحدیث من صلی لیلۃ النصف من شعبان ثلث عشر رکعۃ یقرأ فی کل رکعۃ ثلاثین مرۃ قل ھو اللہ احد شفع فی عشرۃ قد استوجبوا النار وغیر ذلک من الاحادیث التی لا یصح منہا شیء

فصل ومنہا رکاکۃ الفاظ الحدیث وسماجتہا بحیث یمجہا السمع ویدفہا الطبع + کحدیث اربع لا یشبع من اربع انثی من ذکر وارض من مطر وعین من نظر واذن من خبر قلت رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ عن ابی ہریرۃ وابن عدی والطبرانی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا کما فی الجامع الصغیر الا انہ قال وعالم من علم بدل واذن من خبر فالحدیث ضعیف لا موضوع وحدیث ارحموا عزیز قوم ذل وغنی قوم افتقر وعالم یلاعب الصبیان قلت وحدیث الحاکۃ والاساکفۃ والصواغین او صنعۃ من الصنایع المباحۃ فکذب علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ لم یذم اللہ ورسولہ الصنایع المباحۃ قلت قد یذم لما فیہا من الامور المکروھۃ والمحرمۃ لیجتنب عنہا کما بینتہ فی شرح عین العلم من مراتب المکاسب قال ومن ذلک + حدیث من فارق الدنیا وھو سکران دخل القبر سکران وبعث سکران وامر بہ الی النار سکران الی جبل اوھر یقال لہ سکران وحدیث ان للہ ملکا اسمہ عمارۃ علی فرس من یاقوت طولہ مد بصرہ تدوی فی البلدان ویقف فی الاسواق ینادی لیغلوا کذا وکذا ولیرخص کذا وکذا وحدیث ان للہ ملکا یقال لہ عمارۃ ینزل علی حا

بعض انسی یہ ہی جو شخص نصف شعبان کی رات مین تیرہ رکعت پڑہے ہر ایک رکعت مین تیس مرتبہ قل ہو اللہ احد پڑہے دس ایسے آدمیون کے شفاعت کریگا جو آگ کی لائق ہونگے اور اس باب مین اور حدیثین بھی ہین صحیح انمین کوئی نہین **فصل** بعض اونسی یہ ہی کہ حدیث کی الفاظ ایسے رکیک ہون جو آدمی کی طبیعت اور کان اونکو برا جانین مثل ان حدیثون کے **حدیث** چار چیزون کا چار چیزون سے پیٹ نہین بہرتا عورت کا مرد سے زمین کا بارش سے آنکہہ کا نظر سے کان کا خبر سے مین کہتا ہون اسکو ابو نعیم نے حلیہ مین ابی ہریرۃ سے اور ابن عدی و طبرانی نے عائشہ سے روایت کیا ہے جیسا کہ جامع صغیر مین ہے مگر اسنے بدلی کان خبر سے یہ کہا ہی کہ عالم علم سے پس حدیث ضعیف ہی موضوع نہین ہے **حدیث** رحمت کرو عزیز قوم پر جو ذلیل ہو جائی اور غنی قوم پر جو محتاج ہو جائی اور عالم پر جسکے ساتہہ لڑکے کہیلین - مین کہتا ہون حدیث جولاہی اور موچی اور سیاے اور کسی مباح صنعت کی سب آنحضرت پر کذب ہی اسلئے کہ اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی مباح صنعت کی مذمت نہین کرتے مین کہتا ہون کبہی مذمت کی جاتی ہی اسلئے کہ اسمین امور محرمہ اور مکروہہ ہوتے ہین تاکہ اسسے پرہیز کیجائی جیسا کہ مین نے شرح عین العلم مین بیان کیا ہے - کہا اونسی اوسے قسم سے ہی یہ **حدیث** جو شخص دنیا کو حالت مستی مین چہوڑی قبر مین اسی حالت سی داخل ہوگا اور مستی کیحالت مین اوٹہایا جائیگا اور اوسی حالت مین اسکیلئے آگ کا حکم پہاڑ کیطرف کیا جائیگا جسکا نام سکران ہی **حدیث** اللہ تعالے کا ایک فرشتہ ہی نام اوسکا عمارہ ہی یاقوت کی گہوڑی پر سوار ہو کر جسکا طول راہی نظر کے برابر ہی شہرون مین پہرتا ہی اور بازارون مین کہڑا ہو کر آواز کرتا ہی فلانی فلانی شی مہنگی کرو اور فلانی فلانی ارزان

من حجارة كل يوم فيسر **فصل** ومنها احاديث ذم الحبشة والسودان كلها كذب كحديث دعوني من السودان انما الاسود لبطنه وفرجه وحديث الذنجي اذا شبع زنى واذا جاع سرق قلت رواه ابن عدي بسند ضعيف عن عائشة وزاد فيه ان فيهم لسماحة ونجدة كما في الجامع الصغير وحديث اياكم والزنجي فانه خلق مشوه وحديث رأى طعاما فقال لمن هذا قالوا لعباس للحبشة اطعمهم قال لا تفعل ان جاعوا سرقوا وان شبعوا زنوا **فصل** ومنها احاديث ذم الترك واحاديث ذم الخصيان واحاديث ذم المماليك كحديث لو علم الله في الخصيان خيرا لاخرج من اصلابهم ذرية يعبدون الله قلت وقد تقدم وحديث شر المال في آخر الزمان المماليك قلت رواه ابو يعلى بسند لا باس به عن ابن عمر كما في الجامع الصغير واما حديث اتركوا الحبشة ما تركوكم فانه لا يستخرج كنز الكعبة الا ذو السويقتين من الحبشة فرواه ابو داود والحاكم في مستدركه عن ابن عمرو وكذا حديث اتركوا الترك ما تركوكم فان اول من يسلب امتي ملكهم وما خولهم الله بنو قنطورا رواه الطبراني عن ابن مسعود كذا في الجامع الصغير قنطورا جارية ابراهيم الخليل ولدت له اولادا منهم الترك والصين كذا في النهاية **فصل** ومنها ما يقترن بالحديث من القرائن التي يعلم بها انه باطل مثل حديث وضع الجزية عن اهل خيبر

اور بہاؤ بتاتا ہے **فصل** بعض اونسی حدیثین مذمت حبشہ اور سودان کی ہین سب کذب ہین **حدیث** میرے آگے سودان کا ذکر نکرو اسلئے کہ یہ سیاہی پیٹ اور فرج کے لئے ہوتی ہے **حدیث** زنگی کا جب پیٹ بہر جاتا ہے زنا کرتا ہے اور جب بھوکا ہوتا ہے چوری کرتا ہے۔ مین کہتا ہون ابن عدی نے سند ضعیف سے عائشہ سے روایت کی ہے اور یہ زیادتی بیان کی ہے کہ انمین جوانمردی اور دلیری ہے جیسا کہ جامع صغیر مین ہے **حدیث** بچو تم زنگیونسے اسلئے کہ انکی پیدایش قبیح ہے **حدیث** آنحضرت نے طعام دیکھا فرمایا کسکا ہے کہا عباس نے حبشیونکو دیتا ہون فرمایا نہ جب بھوکے ہوتے ہین چوری کرتے ہین اور جب سیر ہوتے ہین زنا کرتے ہین **فصل** بعض اونسی ترک و خصیون اور غلامون کے حدیثین ہین **حدیث** اگر اللہ تعالی خصیون مین نیکی جانتا تو اونکی پیٹھون سے اولاد پیدا کرتا جو اوسکی عبادت کرتے مین کہتا ہون اسکا حال پیچھے گذر چکا ہے **حدیث** برا مال آخر زمانہ مین غلام ہین مین کہتا ہون ابو یعلی نے سند لا باس سے ابن عمر سے روایت کی ہے جیسا کہ جامع صغیر مین ہے لیکن یہ حدیث چھوڑو حبشہ کو جبتک وہ تمکو چھوڑین اسلئے کہ کعبہ کا خزانہ کوئی نہین نکالیگا مگر حبشیون سے ذو سویقتین اسکو ابو داود اور حاکم نے مستدرک مین ابن عمر سے روایت کیا ہے اور اسیطرح ہے یہ حدیث ترک کو ترکون کو جبتک تمکو ترک کرین اسلئے کہ انکا بادشاہ پہلے میری امت کو دور کریگا اور اللہ تعالی نے بنو قنطورا کا مالک نہین کیا۔ یہ طبرانی نے ابن مسعود سے روایت کی ہے ایسا ہے جامع صغیر مین ہے اور قنطورا ابراہیم خلیل اللہ کی لونڈی کا نام ہے اس سے اولاد پیدا ہوئی جو ترک اور چین مین بستی ہین **فصل** بعض انہی حدیث کی سلسلہ ایسے قرینون سے معلوم ہو جائے کہ یہ باطل ہے مثل اس حدیث کی اہل خیبر سے جزیہ اتارا گیا + +

فهذا كذب من عدة وجوه احدها ان فيه
شهادة سعد بن معاذ وسعد قد توفي قبل
ذلك في غزوة الخندق والثانيها ان فيه وكتب
معاوية بن ابي سفيان هكذا ومعاوية انما
اسلم زمن الفتح وكان من الطلقاء والثالثها
ان الجزية لم تكن نزلت حينئذ ولا يعرفها
الصحابة ولا العرب وانما انزلت بعد عام تبوك
وحينئذ وضعها النبي عليه السلام على نصارى
نجران ويهود اليمن ولم يؤخذ من يهود المدينة
لانهم ادعوه قبل نزولها ثم قتل من قتل
منهم واجلى بقيتهم الى خيبر والى الشام وصالحهم
عليه السلام اهل خيبر قبل فرض الجزية فلما
نزلت آية الجزية استقر الامر على ما كان عليه
ابتدأ فضربها على من لم يتقدم له معر عليه
السلام صلح فمن ههنا وقعت الشبهة في اهل
خيبر ورابعها ان فيه انه وضع عنهم الكلف و
السخر ولم يكن في زمانه عليه السلام لا كلف ولا
سخر ولا مكوس خامسها انه لم يجعل لهم عهدا
لا زمانيا قال نقركم ما شئنا فكيف يضع عنهم
الجزية التي يصير لاهل الذمة بها عهد لازم
مؤبد بل لا يثبت لهم اصلا لا لازما مؤبدا سادسها
ان مثل هذا مما يتوفر الهمم والدواعي على نقله
فكيف يكون قد وقع ولا يكون علمه عند جلة
السنة من الصحابة والتابعين وائمة الحديث و
ينفرد بعلمه ونقله اليهود سابعها ان اهل خيبر

یہ کاذب ہی کسی وجہ سے ایک انسی یہ ہی اسمین شہادت سعد بن معاذ
کی ہے اور سعد پہلے اس جنگ خندق مین فوت ہوگئے دوسری یہ ہی
اسمین ہے کہ معاویہ ابن ابی سفیان نے اسطرح لکہا۔ حالانکہ معاویہ بعد زمانہ
فتح مکہ کی اسلام لایا ہی اور طلقاء سے تہا تیسری یہ ہی کہ جزیہ اسوقت
اترا ہی نہین تہا اسکو صحابہ اور عرب نہین جانتے تہے یہ بعد سال
تبوک کے نازل ہوا ہے اور اوسوقت آنحضرت نے نصاریٰ
نجران اور یہودیون پر مقرر کیا اور مدینہ کے یہودیون سے
نہ لیا اسلئے کہ انہون نے پہلے نزول کے اسکو چہوڑ دیا تہا
پہر مقتول ہوا جو ہوا اور باقیون کو خیبر اور شام کیطرف جلاوطن
کردیا اور آنحضرت نے اہل خیبر سے قبل فرض ہونی جزیہ کے
صلح کی پہر جب یہ جزیہ کی نازل ہوئی ٹہہر گیا امر جیسا اب
ہے اور پہلے جزیہ اسپر لگایا گیا جو آنحضرت کی پاس صلح
کے لیکر نہ آیا اسی جگہہ سے اہل خیبر کے حق مین شبہ
واقع ہوا ہے چوتہی وجہ یہ ہے اسمین ہے کہ ان سے
تکلیف اور فرمانبرداری رکہی گئی تہی اور آنحضرت کے
زمانہ مین تکلیف اور فرمانبرداری اور زکوٰن سارہی نہ تہے
پانچوین وجہ یہ ہے کہ انکے ساتہہ کوئی اقرار لازم نہ کیا گیا
تہا بلکہ یہ تہا جبتک چاہین ہم تمکو رکہین پس کسطرح
اونسے وہ جزیہ دیدو ہوسکتا ہے جس سے اہل جزیہ کی ساتہہ
ہمیشہ کا عہد ہوجاتا ہے چہٹی وجہ یہ ہی ایسی خبر کے بہت
ناقل ہوتے ہین کس طرح ممکن ہے کہ یہ خبر واقع
ہوئی ہو اور کوئی صحابہ اور تابعین اور ائمہ
حدیث سے نہ جانتا ہو اسکی ناقل اور عالم فقط یہود
ہے نکلین۔ ساتوین وجہ یہ ہے کہ اہل خیبر نے

+ + + + + + + + + + + + +

لم يتقدم لهم من الاحسان ما يوجب وضع الجزية فانهم حاربوا الله ورسوله وقاتلوه وقتلوا اصحابه وسلوا السيوف في وجوههم وسموا النبي عليه السلام وآووا اعداءه المحاربين له المحرضين على قتاله فمن اين يقع هذا الاعتناء بهم واسقاط هذا الفرض جعله الله عقوبة لمن يدين منهم بدين الاسلام ثامنها ان النبي عليه السلام لم يسقطها عن الابعدين عنه مع عدم معاداتهم له كاهل اليمن واهل نجران فكيف يوضع عن الخبير بين الاذنين مع شدة معاداتهم له وكفرهم وعنادهم ومن المعلوم انه كلما اشتد كفر الطائفة وتغلظت عداوتهم كانوا احق بالعقوبة لا باسقاط الجزية تاسعها انه عليه السلام لو اسقط عنهم الجزية كما ذكروا لكانوا من احسن الكفار حالا ولم يحسن بعد ذلك ان يشترط عليهم اخراجهم من ارضهم وبلادهم متى شاء فانه اهل الذمة الذين يقرون بالجزية لا يجوز اخراجهم من ارضهم وديارهم ما داموا ملتزمين لاحكام الذمة فكيف اذا روعي جانبهم باسقاط الجزية واعفوا من الصغار الذي يلحقهم باداتها فاي صغار بعد ذلك اعظم من نفيهم من بلادهم وتشتتهم في ارض الغربة فكيف يجتمع هذا وهذا عاشرها ان هذا لو كان حقا لما اجتمع الصحابة والتابعون والفقهاء كلهم على خلافهم وليس في الصحابة رجل واحد

کوئی ایسا احسان آنحضرت سے نہیں کیا کہ جس سے جزیہ کے مستحق ہو جائیں بلکہ انہوں نے اللہ اور رسول سے جنگ کیا اور آنحضرت اور آپکے اصحاب سے مقاتلہ کیا اور تلواریں کھینچیں اور آنحضرت کو زہر دیا اور آنحضرت کے دشمنوں کو جو لوگوں کو برانگیختہ کرتی تھے جگہ دے پس کسطرح اونکی ساتھ یہ بی پرواہی ہو سکتی ہے اور یہ فرض اونسے ساقط ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ نے اُنپر یہ عذاب ڈالا ہے کہ انسے کوئی مسلمان نہیں ہوا آٹھویں وجہ یہ ہے کہ آنحضرت نے جزیہ دور کے رہنے والوں سے ساقط نہیں کیا باوجودیکہ ان سے دشمنی تھی مثل اہل یمن اور اہل نجران کی تو خبیر الاذنین سے باوجودیکہ قریب ہیں اور دشمنی اور کفر اور عداوت میں زیادہ ہیں کیونکر ساقط ہوگا اور ظاہر ہے کہ جس گروہ میں کفر اور عداوت زیادہ ہوتے ہے وہ سخت عذاب کے لائق ہوتا ہے نہ لائق جزیہ کی ساقط کرنے کی - نویں وجہ یہ ہے اگر آنحضرت نے جزیہ ساقط کرتے جیسا کہ یہ لوگ ذکر کرتے ہیں تو اونکا فروں سے اچھا حال ہوتا اور اونسے یہ شرط کرنی لائق نہ تھی کہ جب ہم چاہینگے تم کو زمین اور شہروں سے نکالدینگے اسلیئے کہ وہ ذمی ہو گئے جب اقرار جزیہ کا کر لیا پس جبتک احکام ذمہ کو مانتے رہینگے انکا گھروں اور زمین سے خارج کرنا جائز نہیں ہوگا چہ جائیکہ جب انکی جزیہ ترک کرنے سے رعایت کی گئی اور ذلت سے جو وقت دار جزیہ کی لائق ہوتی ہے معاف کی گئی - پس کون سے ذلت اس سے زیادہ ہے جب انکو گھروں سے باہر کر دیا اور غیر زمین میں پراگندہ کئے گئے پھر کیونکر ایسی ایسی باتیں جمع ہونگی دسویں وجہ یہ ہے اگر یہ حق ہوتا تو صحابے اور تابعی اور فقہا سب کے سب اسکی خلاف پر کیوں جمع ہوتے حال آنکہ کوئی آدمے صحابیوں میں ایسا نہیں

+ + + + + + + + + + + +

قال لا یجب الجزیۃ علی الحیابرۃ ولا فی التابعین
ولا فی الفقہاء بل قالوا اھل خیبر وغیرھم فی الجزیۃ
سواء وقد صرحوا بان ھذا الکتاب کذب مکذوب
کالشیخ ابی حامد والقاضی ابی الطیب والقاضی ابی یعلی
وغیرھم وذکر الخطیب البغدادی ھذا الکتاب
وبین انہ کذب من عدۃ وجوہ (فصل) وذکر
جوامع وضوابط کلیۃ فی ھذا الباب فمنھا احادیث
الحمام بالتخفیف لا یصح منھا شئی کحدیث کان
یعجبہ النظر الی الحمام وحدیث کان یحب النظر الی
الخضرۃ والماء الجاری والحمام الاحمر قلت اخرج الطبرانی
وابن السنی وابو نعیم عن علی وابو نعیم عن عائشۃ انہ
علیہ السلام کان یعجبہ النظر الی الاترج وکان یعجبہ
النظر الی الحمام الاحمر وروی ابن السنی وابو نعیم عن
ابن عباس کان یعجبہ النظر الی الخضرۃ والماء الجاری
کذا فی الجامع الصغیر وحدیث رجل الی رسول اللہ
الواحدۃ فقال لہ لو اتخذت زوجا من حمام فانک
واصبت عن فراخہ وحدیث اتخذوا الحمام المقاصیر
فانہا تلھی الجن عن صبیانکم قلت رواہ الشیرازی
فی الالقاب والخطیب والدیلمی عن ابن عباس و
ابن عدی عن انس بلفظ اتخذوا ھذہ الحمام المقاصیر
فی بیوتکم فانہا تلھی الجن عن صبیانکم کذا فی
الجامع الصغیر وقال ذکریا ابن یحیی الساجی بلغنی
ان ابا البختری دخل علی الرشید وھو یطیر الحمام
فقال ھل تحفظ فی ھذا شیئا فقال حدثنی ھشام
عن ابیہ عن عائشۃ ان النبی علیہ السلام کان

حدۃ

جسنے خیبر یون پر جزیہ کو وجوب کا انکار کیا ہوا ور نہ کوئی تابعیون اور فقیہون
مین ہے بلکہ سب نے کہا ہی کہ اہل خیبر وغیرہ جزیہ مین برابر ہین۔ اور لوگون
نے تصریح کی ہے کہ یہہ کتاب کاذب ہی مثل شیخ ابے حامد اور
ابی الطیب اور قاضی ابی یعلی وغیرہ اور خطیب بغدادی
نے اس کتاب کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہہ کئی وجہون سی
کاذب ہے (فصل) اس باب کے قواعد کلیہ کے بیان
مین بعض اون سے یہہ ہی کہ کبوتر کے باب مین کوئی حدیث
صحیح نہین ہوئی مثل اسکے حدیث کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو کبوتر کا دیکھنا بہت پسند آتا تہا آنحضرت سبزی اور ترنج
اور کبوتر سرخ کا دیکھنا دوست رکھتے تہے مین کہتا ہون
طبرانی نے اور ابن السنی اور ابو نعیم طب مین ابی کبشہ سے اور
ابن السنی اور ابو نعیم نے علی سے اور ابو نعیم نے عائشہ سے روایت کی ہے
کہ آنحضرت کو ترنج کا اور کبوتر سرخ کا دیکھنا بہت پسند آتا تہا۔ اور ابن
السنی اور ابو نعیم نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ آنحضرت
سبزی اور پانی جاری کا دیکھنا بہت پسند کرتے تہے ایسا جامع الصغیر
مین ہی حدیث ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس شکوہ
کیا کہ مین اکیلا ہون فرمایا ایک جوڑا کبوتر کا لیو جب وہ الفت کرینگے انسے بچے
پیدا ہو جائینگے حدیث کبوتر کو رکھو اسلیے کہ یہہ تمہارے لڑکون سے جنون کو کھیل ہین
ڈالتے ہین مین کہتا ہون یہہ شیرازی نے القاب مین اور خطیب اور دیلمی نے ابن
عباس سے اور ابن عدی نے انس سے ان الفاظ سے روایت کی ہے ان کبوتر کو گھرون
مین رکھو اسلیے کہ یہہ جنون کو تمہارے لڑکون سے کھیل مین ڈالتے ہین ایسا ہی جامع
الصغیر مین ہی اور کہا زکریا ابن یحیی الساجی نے مجھ کو پہنچا ہی کہ ابا البختری رشید پر
داخل ہوا اور وہ کبوتر اڑا رہا تہا کہا کیا تو اسمین کوئی حدیث یاد رکھتا ہی
کہا میری پاس ہشام نے اپنے باپ سے اوس نے عائشہ سے
حدیث کی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم

یطیر الحمام فقال الرشید اخرج عنی ثم قال لولا
انه من قریش لعزلته یعنی من القضاء قلت
هذا عذر بارد فانه اذا ثبت عنده کذبه لا یسعه
علی رسول الله علیه السلام سقط عدالته واستحق
قال وهو الذی دخل المهدی فوجده یلعب بالحمام
فروی له حدیث لا سبق الا فی خف او فصل او حافر
او جناح فلما خرج قال اشهد ان قفاك قفا کذاب
ثم امر بذبح الحمام وقال للسبب کذب هذا علی رسول
الله علیه السلام قال وارفع شیء جاء فیها حدث انه
رأی رجلا یتبع حمامة فقال شیطان یتبع شیطانة
قلت هذا لیس بموضوع کما قال الحافظ العسقلانی
بل یرتقی الی الحسن وله شواهد (فصل)
ومنها احادیث اتخاذ الدجاج لیس فیها حدیث
صحیح کحدیث الدجاج عنم فقراء امتی و
حدیث اهو الفقراء باتخاذ الدجاج والاغنیاء
باتخاذ الغنم قلت روی ابن ماجة من حدیث
ابی هریرة ان النبی علیه السلام امر الاغنیاء
باتخاذ الغنم وامر الفقراء باتخاذ الدجاج وقال
عند اتخاذ الاغنیاء الدجاج یاذن الله ببلاء
القری قال الدمیری وفی اسناده علی بن
عروة الدمشقی قال ابن حبان کان یضع
الحدیث اقول وانظاهر ان الحدیث ضعیف
لا موضوع وقد شرحت معناه فی بهجة
الانسان فی مهجة الحیوان (فصل) ومنها
احادیث ذم الاولاد کلها کذب من اولها

کبوتر اڑاتے تھے کہا رشید نے اسجگہ سے نکلجا پہلا اگر یہہ قریش
سے نہ ہوتا تو مین اسکو قضا سے معزول کر دیتا مین کہتا ہون یہہ عذر
بارد ہے اسلیے کہ جب کذب اسکا ثابت ہو گیا خصوصًا آنحضرت
پر عدالت اسکی ساقط ہو گئی اور معزولی کا مستحق ہو گیا کہا یہہ وہی
ہے جو مہدی پر دخل ہوا اور وہ کبوتر دن سے کھیل رہا تھا
اسکو یہہ حدیث سنائی نہین جائز مسابقت مگر اونٹ اور تیر اور
گھوڑ دوڑ اور چوپائی مین جب وہ نکلا کہا مین گواہی دیتا ہون کہ تیرا
پیچھا کذابو کا ہے پھر کبوتر کے ذبح کا حکم دیا اور کہا اسی سبب سے آنحضرت پر
کذب بولا ہے اور مرفوع تر حدیث اسباب مین یہہ مروی ہے کہ آنحضرت
نے ایک آدمی کو کبوتر کے پیچھے جاتے دیکھا فرمایا شیطان کے پیچھے شیطان
لگا ہوا ہے مین کہتا ہون یہہ موضوع نہین ہے جیسا کہ حافظ عسقلانی نے
کہا ہے بلکہ حسن کے مرتبہ کو پہنچتی ہے اور اسکی شواہد ہین (فصل)
بعض اونٹ مرغی رکھنے کے حدیثین ہین انمین کوئی حدیث صحیح نہین
حدیث مرغیان اسیر امت کے فقیرون کے بکریان ہین حدیث مین فقیرون کو
مرغیون کے رکھنے کا حکم دیتا ہون اور غنیونکو بکریون کے رکھنے کا مین کہتا
ہون ابن ماجہ نے ابی ہریرہ سے روایت کی ہے کہ نبی علیہ السلام نے غنیونکو
بکریون کے رکھنے کا حکم دیا ہے اور فقیرون کو مرغیونکی رکھنے کا اور
فرمایا غنیونکی بکریان رکھنے سے اللہ تعالی گانون کے ہلاک کرنیکا
حکم دیتا ہے۔ کہا دمیری نے اوس کے سند مین علی بن عروہ
دمشقی ہے کہا ابن حبان نے یہہ حدیثین بنایا کرتا تھا
مین کہتا ہون ظاہر یہہ ہے کہ یہہ حدیث ضعیف ہے
موضوع نہین اور مین نے اوس کے معنے بہجۃ الانسان
فی مہجۃ الحیوان مین بیان کیئے ہین (فصل)
بعض اونسے اولاد کے مذمت کے حدیثین
اول سے آخر تک سب کی سب کذب ہین

الی اخرها الحدیث اوپر بی لحد کم بعد الستین ومائة جرو کلب خیرله من ان یربی ولدا و حدیث اذا کان الولد غیظا والطرقظا و حدیث لا یولد بعد ستمائة مولود وللہ فیہ حاجة (**فصل**) ومنها احادیث التواریخ المستقبلة وقد تقدمت الاشارة الیها وهو کل حدیث فیه اذا کانت سنة کذا وکذا اهل کذا وکذا الحدیث یکون فی رمضان هدة توقظ النائم وتقعد القائم وتخرج العواتق من خدورها وفی شوال مهمهة وفی ذی القعدة تمایز القبائل بعضها من بعض وفی ذی الحجة تراق الدماء وحدیث یکون صوت فی رمضان اذا کانت لیلة النصف منه لیلة الجمعة یعنی له سبعون الفا ویضم سبعون الفا قلت روی ابو نعیم عن شهر بن حوشب مرسلا انه علیه السلام قال یکون فی رمضان صوت وفی شوال تمهمة وذی القعدة تحارب القبائل وفی ذی الحجة ینتهب الحاج وفی المحرم ینادی منادٍ من السماء الا ان صفوة اللہ من خلقه فلان یعنی المهدی فاسمعوا له واطیعوا و رواه الحاکم وغیره عن عمر وابن شعیب عن ابیه عن جده مرفوعا وفی ذی القعدة تحارب القبائل وعامئذ ینهب الحاج فیکون سلبهم حتی یهرب صاحبهم فیبایع بین الرکن والمقام وهو کاره یبایعه مثل حدة اهل بدر یرضی عنه

حدیث اکیسو ساٹھ سال کے بعد تم مین سے ہر ایک کے لیے اولاد پالنے سے کتی کا بچہ پالنا بہتر ہے **حدیث** جب اولاد غصہ دلانے اور مارنے سے نافرمان ہو **حدیث** چھ سو برس کے بعد کوئی لڑکا پیدا نہین ہوگا جو اللہ تعالے کو اوس کے حاجت ہو **فصل** بعض اون سے وہ حدیثین ہین جنمین تاریخ آیندہ کا ذکر ہو کچھ حال اوسکا پیچھے گذر چکا ہے وہ ایسی حدیث ہے جسمین ذکر ہو کہ جب فلان سال ہوگا تو اسمین یہہ ہوگا **حدیث** رمضان مین ایک آواز ہوتا ہے سوئی ہوئی کو جگاتا ہے اور کھڑی ہوئی کو بٹھلاتا ہے اور کواریونکو پردے سے نکالتا ہے اور شوال مین خلقل اور ذیقعدہ مین قبیلے ایک دوسرے سے متمیز ہو جاتے ہین اور ذی حج مین خون ہوتے ہین **حدیث** جس رمضان کے نصف مین جمعہ کی رات ہو تو اوسمین آواز ہوتا ہے ستر ہزار اوسمین بیہوش ہو جائینگے اور ستر ہزار آپسمین ملجائینگے مین کہتا ہون ابو نعیم نے شہر بن حوشب سے مرسل روایت کی ہے کہ آنحضرت نے فرمایا ہے رمضان مین آواز ہوگا اور شوال مین جنگل اور ذیقعدہ مین قبیلے آپسمین جنگ کرینگے اور ذی حج مین حاجی لوٹے جائینگے اور محرم مین آواز دینے والا آواز دیگا خبردار برگزیدہ آدمی اللہ تعالے کے نزدیک فلان ہے یعنی مہدی اوس کے بات سنو اور اوس کے اطاعت کرو۔ یہہ حاکم وغیرہ نے عمر بن شعیب سے اور اونے باپ سے اوس دادا سے مرفوع روایت کی ہے اور ذے قعدہ مین قبیلے کھینچے جائینگے اور اسے سال حاجی لوٹے جائینگے اور جنگ ہوگا تاکہ مالک اونکا بہاگ جائیگا پھر بیعت اوس کے رکن اور مقام کے درمیان ہوگی حالانکہ وہ بیعت کو مکروہ جانیگا مثل اہل بدر کی راضی ہونگے اوسی سے

ساكن السماء وساكن الارض يعني المهدي وحديث
عند رأس مائة يبعث الله ريحا باردة يقبض الله
فيها روح كل مؤمن وحديث اذا كانت سنة
ثلاثين ومائة كان الغرباء قرأن في جوف ظالم
ومصحف في بيت قوم لا يقرؤن فيه ورجل
صالح بين قوم سوء وحديث اذا كانت سنة
خمس وثلاثين ومائة خرجت شياطين
جسهم سليمان بن داؤد في جزائر البحر فذهب
منهم تسعة اعشارهم الى العراق يجادلونهم
بالقرآن وعشرهم بالشام وحديث اذا كانت
سنة خمسين ومائة فخيراولادكم البنات وحديث
اذا كانت سنة ستين ومائة كان كذا وكذا
وحديث اصحابي اهل ايمان وعمل الى اربعين
واهل بر وتقوى الى الثمانين واهل تواصل و
تراحم الى العشرين ومائة واهل تدابر وتقاطع
الى الستين ومائة ثم الهرج الهرج وحديث الآفات
بعد المائتين وحديث اذا اتت على امتي ثلاثمائة
وستون سنة فقد حلت لهم اخربة والتهب
على رؤس الجبال (فصل) ومنها الاكتحال
يوم عاشوراء والتزين والتوسعة والصلوة فيه
وغير ذلك من فضائله لا يصح منها شئ ولا
حديث واحد غير احاديث صيامه وما عداها
فباطل وامثل ما فيها حديث من وسع على
عياله يوم عاشوراء وسع الله عليه سائر سنته
قال الامام احمد لا يصح هذا الحديث قات لا يلزم

آسمان اور زمین کے رہنے والے **حدیث** سو سال کے
سر پر اللہ تعالیٰ سرد ہوا بھیجیگا اسمین ہر مومن کا روح قبض کریگا
حدیث جب ایکسو تیس سال گذرینگے تو غریب قرآن کے مانند
پیٹ ظالم مین ہونگی اور قرآن کیطرح اوس قوم کی گھر مین جو اسکو نہین
پڑہتے اور مرد صالح کی طرح جو برے قوم مین ہو **حدیث** جب سن
ایک سو پینتیس ہوگا تو وہ شیطان نکلین گے جنکو سلیمان بن داؤد
علیہ السلام نے جزائر بحر مین قید کیا ہے تو نو حصہ عراق کیطرف
جاکر قرآن کے ساتھ اون سے جنگ کرین گے اور ایک حصہ
شام کی طرف جائیگا **حدیث** جب سن ایک سو پچاس
ہوگا تو بہتر اولاد تمہاری اسوقت لڑکیان ہین **حدیث**
جب سن ایک سو ساٹھ ہوگا تو یہ ہوگا **حدیث** میرے
اصحاب چالیس سن تک ایمان والے اور عمل والے ہین اور
اسی سن تک صاحب بر اور تقوی کے ہین اور ایک سو بیس
تک صاحب تواصل اور تراحم کی ہین (یعنے آپسمین واصل
اور رحم کرین گے) اور ایک سو ساٹھ تک صاحب تدابر اور
تقاطع کے ہین (یعنے آپسمین قطع کرینگے) بعد اسکے جنگ
ہے **حدیث** آفات دو سو برس کے بعد ہین **حدیث** جب
امت کے تین سو ساٹھ سال گذرینگے تو اونکو مسافری اور پہاڑون
پر اکیلی رہنا حلال ہوگا **فصل** انسی عاشورا کے دن
سرمہ لگانا اور زینت کرنے اور فراخی کرنے اور اچھے
نماز پڑہنے وغیرہ اونسے کوئی شئے صحیح نہین ہے اور کوئی
حدیث صحیح نہین سوائے روزے کی حدیثونکے اور ماسوائے
ان کے سب باطل ہین اور اچھی تر اون سے یہہ روایت
ہے جو شخص دسوین محرم کو اپنے عیال پر فراخی کریگا اوسپر اللہ تعالیٰ تمام برس
فراخی کریگا۔ کہا امام احمد نے یہہ حدیث صحیح نہین ہے مین کہتا ہون عدم صحت سے ثبوت

من عدم صحته ثبوت وضعه وغايته انه
ضعيف فقد رواه الطبراني في الاوسط و
البيهقي عن ابي سعيد كما في الجامع الصغير
وفيه ايضا من اكتحل بالاثمد يوم عاشوراء
لم ترمد ابدا رواه البيهقي عن ابن عباس
انتهى قال واما احاديث الاكتحال والادهان
والطيب فمن وضع الكذابين وقابلهم الخرون
فاتخذوه يوم تالم وحزن والطائفتان مبتدعتان
خارجتان عن السنته واهل السنة يفعلون
ما امر به النبي عليه السلام في الصوم ويجتنبون
ما امر به الشيطان من البدع قلت فينبغي ان يكتحل
في يوم عاشوراء ان يكون تبعا للحديث لا اظهارا
للفرح والحزن كما هو طريق الخوارج المضادة
للروافض وقد انتهى عن الروافضة في بلاد
العجم ومن الخراسان وعراق بل في بلاد ما وراء
النهر منكرات عظيمة من لبس السواد والاحزان
في البلاد وجرح رؤسهم وابدانهم مابواع
من الجراحة ويدعون انهم محبوا اهل البيت
وهم بريؤن منهم (فصل) ومنها ذكر
فضائل السور وثواب من قراء سورة كذا فله اجر
كذا من اول القران الى اخره كما يذكر الثعلبي
والواحدي في اول كل سورة والزمخشري في اخرها
وكذا تبعه البيضاوي وابو السعود المفتي قال
عبد الله بن المبارك اظن الزنادقة وضعوها
انتهى وقد اعترف بوضعها وقال قصدت ان اشغل

غایت یہہ ہی کہ ضعیف ہوگی طبرانے نے اوسط مین اور
بیہقی نے ابوسعید سے روایت کی ہے جیسا کہ جامع صغیر مین
ہے۔ اور یہی اوسے مین ہے جو شخص عاشورہ کی دن سرمہ لگائے
تو اوس کے آنکہین کبھی بیمار نہین ہوتین۔ یہہ بیہقی نے
ابن عباس سے روایت کی ہے انتہے کہا اوس نے قید شدن
سرمہ اور تیل اور خوشبوئی کے کذابون کے بناوٹ ہین
اور دوسرون نے اسکا مقابلہ کرکے اُسکو غم اور حزن کا دن
مقرر کر لیا یہہ دونون گروہ بدعتی ہین سنت سے خارج
ہین اہل سنت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو رزدن کی بات ہے
بجا لاتے ہین۔ اور بدعتون سے جو شیطان کا حکم ہے بچتے
ہین مین کہتا ہون اوس شخص کو جو عاشورہ کی دن سرمہ لگاتا ہے
حدیث تابع ہونا چاہیے پس ظاہر کرنا خوشی اور غم کا جیسا کہ طریق خوارج
اور روافض کا ہے جو ایک دوسرے کی ضد ہین اور خراسان
اور عراق بلکہ ماورالنہر کے شہرون مین ہے رافضیون کے
بہت برے کام مشہور ہین جیسے کپڑے اور دیوارین کو سیاہ کرنا
اور سر اور بدن پر قسم قسم کے زخم لگانے اور دعوے کرتے ہین
کہ ہم اہل بیت کے محب ہین حالانکہ وہ اسے بُرے ہین۔
(فصل) بعض اون سے سورتون کے فضیلت کا
ذکر اور بیان ثواب اس شخص کا جو فلانی سورت پڑہے
اول قرآن سے لیکر آخر تک جیسا کہ ثعلبی اور واحدی ہر سورت
کے اول مین بیان کرتے ہین اور زمخشری آخر مین
اور ایسا ہی بیضاوی اور مفتی ابو السعود اس کا تابع ہوئے
ہین۔ کہا عبد اللہ بن مبارک نے مین ظن کرتا ہون شاید یہہ
زندیقون کے بناوٹ ہی انتہے اور اونکی وضع کا یقین کر لیا ہے اور کہا
میرا قصد یہہ ہے کہ آدمی قرآن کا تشغل رکھین

الناس بالقران عن غيره وقال بعض
جهلاء الوضاعين في هذا النوع نحن نكذب
لرسول الله عليه السلام ولا نكذب عليه ولم
يعلم هذا الجاهل انه من قال عليه ما لم يقل
فقد كذب عليه واستحق الوعيد الشديد
(فصل) وما وضعه جهلة المنتسبين
الى السنة في فضل الصديق حديث ان الله
يتجلى للناس عامة يوم القيمه ولابي بكر خاصة
وحديث ما صب الله في صدري شيئا الا صببته
في صدر ابي بكر وحديث كان اذا اشتياق الى الجنة
قبل شيبة ابي بكر وحديث انا وابي بكر كفرسي
رهان وحديث ان الله لما اختار لاروحنا
اختار روح ابي بكر وحديث عمر كان رسول الله
عليه السلام وابي بكر يتحدثان وكنت كالزنجي
بينهما وحديث لو حدثتكم بفضائل عمر
عمر نوح في قومه ما فنيت وان عمر حسنة
من حسنات ابي بكر وحديث ما سبقكم ابو بكر
بكثرة صوم ولا صلوة وانما سبقكم شيئ وقر في
صدره وهذا من كلام ابي بكر بن عياش رواه
وقد سبق بلفظ ما فضلكم والكلام عليه
قال واما وضعه الرافضة في فضائل علي فاكثر
من ان يعد قال الحافظ ابو يعلى قال الخليلي
في كتاب الارشاد وضعت الرافضة في فضائل
علي واهل البيت نحو ثلاثمائة الف حديث كي
يستعدهذا فانك لو تتبعت ما عندهم

اور بعض جہال وضاعون نے کہا ہے۔ ہم حضرت کی نفع
کے لیئے جھوٹ بولتے ہین نہ ضرر کے لیئے۔ اور اس جاہل
نے یہ نہین معلوم کیا کہ جو کوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر
جھوٹ بولے خواہ کسی غرض سے بولی وہ مستحق سخت عذاب
کا ہوتا ہے **(فصل)** بعض اون سے جاہلون نے (جو
سنت کی طرف منسوب ہین) حضرت ابوبکر صدیق کی فضیلت
مین حدیثین بنا کی ہین **حدیث** اللہ تعالے آدمیون کی
لیئے عموماً ظاہر ہوگا اور ابوبکر کے لیئے خصوصاً **حدیث**
جو شئے اللہ تعالی نے میرے دلمین ڈالی ہے مین نے وہ ابوبکر
کے دلمین ڈالدی ہے **حدیث** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
جب جنت کی مشتاق ہوتی ابوبکر کے داڑھی پر بوسہ دیتے **حدیث**
میری اور ابوبکر کی مثال دو گھوڑے مرہون کی ہے **حدیث**
اللہ تعالی نے جب روحون کو پسند کیا تو ابوبکر کا روح پسند کیا **حدیث**
حضرت عمر کا قول ہے جب رسول اللہ اور ابوبکر آپسمین باتین کرتے تھے
مین زنگی کی طرح ان دونون مین ہوتا تھا **حدیث** اگر مین
عمر کی فضیلتین نوح علیہ السلام کی عمر کی برابر بیان کرتا ہون تو تمام نہ ہونگی اور
عمر ابوبکر کی نیکیون سے ایک نیکی ہے **حدیث** ابوبکر تمہارے نماز
روزون سے سبقت نہین لیگیا لیکن اوس شئے سے جو اوس کے دلمین
ثابت ہوئی ہے۔ یہہ کلام ابوبکر بن عیاش کے ہے مین کہتا ہون
کلام اوسپر (ما فضلکم) مین گذر چکی ہے کہا اوس نے لیکن علیکے
فضایل جو رافضیون نے بنائے ہین شمار سے اکثر ہین کہا حافظ
ابو یعلی نے کہا خلیلی نے کتاب الارشاد مین رافضیون
نے علی اور اہل بیت کی فضیلت مین تین لاکھ حدیث بنائے
ہے۔ اور یہہ بعید نہین ہے اگر تو اون کے کتابون
کے تتبع کرے۔

من ذلك وجدت الامر كما قال ومن ذلك ما وضعه
بعض جهلة اهل السنة في فضائل معاوية قال
اسحق ابن راهوية لا يصح في فضل معاوية بن
ابي سفيان عن النبي عليه السلام شئ ومن
ذلك ما وضعه الكذابون في مناقب ابي حنيفة
والشافعي على التنصيص على اسميهما وكذا
ما وضعه الكذابون ايضا في ذمهما ومن ذلك
الاحاديث في ذم معاوية وذم عمرو بن العاص
وذم بني امية ومدح المنصور والسفاح وكذا
ذم يزيد والوليد ومروان بن الحكم وكذا كل
حديث في بغداد وذمها والبصرة والكوفة
ومرو وقزوين وعسقلان والاسكندرية
ونصيبين وانطاكية فهو كذب وكذا كل حديث
في تحريم ولد العباس على النار وكل حديث في
ذكر الخلافة في ولد العباس وكذا كل حديث في
مدح اهل خراسان الخارجين مع عبد الله بن
علي وولد العباس وكذا حديث عد الخلفاء
من اولاد العباس وكذا حديث ان مدينة كذا
وكذا من مدن الجنة او من مدن النار وحديث
ذم ابي موسى من اقبح الكذب وحديث نظر رسول
الله عليه السلام الى معاوية وعمرو بن العاص
وقال اركسهما في الفتنة ركسا ودعهما الى النار
دعا كذب وكذا كل حديث فيه ان الايمان لا يزيد
ولا ينقص فكذب قابل من وضعها طائفة
اخرى فوضعوا احاديث الايمان يزيد وينقص

تو معلوم کر لیگا کہ امر ایسا ہی ہے جیسا کہ اوسنے کہا ہے۔ اور اسی
قسم سے ہین جو اہل سنت سے بعض جاہلونے معاویہ کی فضیلت
مین بنائی ہین۔ کہا اسحق بن راہویہ نے معاویہ کی فضیلت مین
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی روایت ثابت نہین ہے
اور اوسی قسم سے ہین جو بعض کذابون نے ابو حنیفہ اور شافعی کے
نام لیکر اون کے مناقب بنائے ہین اور ایسی ہی ہین جو کذابون
نے اونکی مذمت مین بنائی ہین اور اسے قسم سے ہین معاویہ
اور عمرو بن العاص اور بنی امیہ کی مذمت کی حدیثین
اور منصور اور سفاح کی صفت کی۔ اور ایسے ہی ہے یزید اور
ولید اور مروان بن الحکم کی مذمت اور اسی طرح بغداد اور
اوسکی مذمت اور بصرہ اور کوفہ اور مرو اور قزوین اور عسقلان
اور اسکندریہ اور نصیبین اور انطاکیہ کی حدیثین سب جھوٹ
ہین۔ اور اسی قسم کی ہین وہ حدیثین جنمین عباس کے
اولاد کے آگ مین جانیکی حرمت کا بیان ہے اور وہ حدیثین
جن مین عباس کے اولاد کی خلافت کا ذکر ہے اور وہ حدیثین
جو اہل خراسان کی مدح مین ان لوگون کے حق مین جو عبد اللہ
بن علی اور عباس کے اولاد کے ساتھ نکلے ہین وارد ہوئین
اور وہ حدیثین جنمین عباس کے اولاد خلیفونکی تعداد کی
اور وہ حدیثین جن مین ذکر ہے کہ فلان فلان شہر جنت کے
شہرون سے ہے یا دوزخ کے شہرون سے یہ سب جھوٹ ہے حدیث
ابو موسی کی مذمت یہ بڑا کذب ہے حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے معاویہ اور عمرو بن العاص کو دیکھا اور کہا ان دونون کو فتنہ مین اوندھا کر
اور دونون کو آگ مین ڈال کہنا اور اسیطرح وہ حدیثین جنمین ذکر ہے کہ ایمان
کذب ہے اور دوسرے گروہ نے انکا مقابلہ کر کے حدیثین بنائی ہین کہ ایمان
گھٹتا بڑھتا ہے

+ + + + +

وقال وهذا الكلام صحيح وهو اجماع السلف حكاه
الشافعي وغيره ولكن هذا اللفظ كذب قلت
ومعنى اللفظ الاول ايضا صحيح عند المحققين
في المتأخرين وانما الكلام في ثبوت سندها فيؤيد
الحديث الاول ما رواه احمد وابوداؤد و
الحاكم والبيهقي عن معاذ بسند صحيح قال
وهذا مثل اجماع الصحابة والتابعين وجميع
اهل السنة على ان القران كلام الله منزل غير
مخلوق وليس هذا اللفظ حديثه عليه السلام

فصل وكل حديث في التنشيف بعد الوضوء فانه
لا يصح وكذا حديث مسح الرقبة في الوضوء باطل قلت وقد
ثبت في حديث وائل انه عليه السلام مسح ظاهر رقبته رواه
الترمذي وبه استحبه علماءنا قال والاحاديث الذكر على اعضاء
الوضوء كلها باطلة واقرب ما روي فيها حديث التسمية
على الوضوء وقال الامام احمد لا يثبت في التسمية على الوضوء حديث
انتهى ولكنها اخاديث حسان قلت اذا كانت الاحاديث هنا فكيف
يقال انها لا يثبت ثم التسمية على الوضوء لعله اذا بها على اعضاء
والا ففي ابتدائه ثابت اجماعا فاندسنة مؤكدة
عند الجمهور واجبة عند الامام احمد و
في رواية ابي داؤد لا صلوة لمن لا وضوء له
ولا وضوء لمن لم يذكر اسم الله عليه وفي رواية
ابن ماجة اقتصر على الجملة الثانية ثم اعلم
انه لا يلزم من كون اذكار الوضوء غير ثابتة
عنه عليه السلام ان يكون مكروهة او بدعة
مذمومة بل انها مستحبة استحبها العلماء

اور کہا یہہ کلام صحیح ہے اوسپر سلف کا اجماع ہی یہہ حکایت شافعی
وغیرہ نے کی ہی لیکن یہہ الفاظ کذب ہین - مین کہتا ہون معنی پہلی
لفظ کی بہی پہلی محققین کے نزدیک صحیح ہین لیکن کلام تو
ثبوت سند مین ہے - پہلی حدیث کی موید یہ حدیث ہی جو احمد
اور ابوداؤد اور حاکم اور بیہقی نے معاذ سے ساتہہ سند صحیح
کے روایت کی ہے کہا اوس نے اوسپر اجماع صحابہ اور تابعین
اور جمیع اہل سنت کا ہی کہ کلام اللہ منزل ہی مخلوق نہین ہے
حالانکہ یہہ الفاظ آنحضرت سے ثابت نہین **فصل** اجس حدیث مین وضو
کی اعضاؤنکی پانی خشک کرنیکا ذکر ہی وہ کوئی صحیح نہین ہے
اور اسیطرح وضو مین گردن کے مسح کی حدیث باطل ہی مین کہتا ہون
حدیث وائل کی ثابت ہی کہ آنحضرت نے گردن کے اوپر کیطرف مسح کیا
ہے یہہ ترمذی نے روایت کی ہی اور ہمارے عالمون نے اسکو مستحب قرار
دیا ہی - کہا حدیثین ذکر کے اعضاء وضو پر سب کے سب باطل ہین اور
قریب تر انسے حدیث بسم اللہ کی ہی اور کہا امام احمد نے وضو پر بسم اللہ
پڑہنے مین کوئی حدیث ثابت نہین لیکن حدیثین حسن ہین مین کہتا
ہون جب حدیثین حسن ہوئین تو ذکو کسطرح کہا جائیگا کہ وہ ثابت نہین
وضو پر بسم اللہ پڑہنے سے اسکا ارادہ شاید اعضاؤن پر پڑہنیکا ہوگا ورنہ
ابتدا مین تو اجماعاً ثابت ہی اسلیے کہ جمہور کی نزدیک سنت موکدہ ہے
اور امام احمد کے نزدیک واجب ہی اور ابی داؤد مین ہی جسکا وضو
نہ ہو اسکی نماز نہین ہوتی - اور نہین وضو اس شخص کا
جو اس پر بسم اللہ نہ پڑہے - اور ابن ماجہ نے
دوسرے جملہ پر ہے اقتصار کیا ہے - جاننا
چاہیئے کہ عدم ثبوت ذکر سے اعضاء وضو پر لازم
نہین آتا کہ وہ مکروہ یا بدعت سیئہ ہو - بلکہ یہہ
مستحب ہے بڑے بڑے عالمون + +

الاعلام والمشائخ الكرام لمناسبة كل عضو بما
يليق في المقام وقال وحديث التشهد بعد
الفراغ من الوضوء وقول المتوضئ اشهد
ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد
ان محمدا عبده ورسوله اللهم اجعلني من
التوابين واجعلني من المتطهرين وفي حديث
آخر رواه تقي بن مخلد في مسنده سبحانك
اللهم ربنا وبحمدك اشهد ان لا اله الا انت
استغفرك واتوب اليك فهذا الذكر بعده و
التسمية قبله هو الذي رواه اهل السنن والمسانيد
قلت وقد بينت طرفة في شرح حصن الحصين
(فصل) وكذا تقدير اقل الحيض بثلاثة
ايام واكثره بعشرة باطل قلت وله طرق متعددة
رواه الدارقطني وابن عدي في الكامل والعقيلي
وابن الجوزي وتعددت الطرق ولو ضعفت
يرقى الحديث الى الحسن فالحكم عليه بالوضع
لا يحسن قال وكذلك حديث لا صلوة لمن عليه
صلوة قال ابراهيم الحربي سألت احمد بن
حنبلا عن هذا الحديث فقال لا اعرفه فقال
الحربي ولا سمعت انا بهذا في حديث رسول
الله قلت ولا منافاة في وجوب الترتيب بين
القضاء والاداء احاديث ثابتة غير ذلك
(فصل) ومن الاحاديث الباطلة حديث
من بشرني بخروج نيسان ضمنت له على الله
الجنة وحديث من اذى ذميا فقد اذاني

اور مشائخون نے ہر اعضاء کو لایق کوئی دعا رد یکھکر اوسکو سنت
قرار دیا ہے اور کہا حدیث تشہد کے وضو کی فراغت
کے بعد اور وضو کرنیوالے کا یہہ قول گواہی دیتا ہون مین اس
بات کی کہ نہین کوئی لایق عبادت کے مگر اللہ جو اکیلا ہی اسکا کوئی شریک
نہین اور گواہی دیتا ہون مین کہ محمد بندہ اسکا ہی اور رسول اسکا یا اللہ مجھکو توبہ
کرنیوالون سے کر اور مجھکو پاک لوگون سے کر اور دوسری حدیث مین جو تقی
بن مخلد نے مسند مین روایت کی ہی پاک ہی تو ای رب ہمارے
اور تیری صفت کرتے ہین مین گواہی دیتا ہون نہین کوئی لایق
عبادت کے مگر تو تجھسے بخشش مانگتا ہون اور تیرےطرف رجوع کرتا ہون
اس روایت کو یعنی یہہ ذکر کرنا بعد وضو کی اور بسم اللہ پڑھنے قبل وضو
کی اہل سنن اور مسانید نے ذکر کیا ہی مین نے کہتا ہون مین نے اوسکی طرف شرح حصن
حصین مین کر دیئی ہین **فصل** اقل حیض کے تین دن تک مدت مقرر
کرنی اور اکثر کی دس دن تک باطل ہی مین کہتا ہون اور اسکے بہت طرق ہین
جنکو دارقطنی اور ابن عدی نے کامل مین اور عقیلی اور ابن جوزی نے
روایت کیا ہی اور بہت طرق اگرچہ ضعیف ہون حدیث کو حسن
کر دیتے ہین پس اوسپر وضع کا حکم کرنا اچھا نہین ہی کہا اوس نے جسپر
یہہ حدیث ہی نہین نماز ہوتی اوس کے جسکے ذمے کوئی دوسری
نماز ہو کہا ابراہیم حربی نے مین نے احمد بن حنبل سے اس حدیث
کی نسبت سوال کیا اسنے جواب دیا کہ مین اوسکو نہین جانتا کہا حربی
نے مین نے بھی یہہ حدیث کہین نہین سنی - اور ہماری امام نہ
کے پاس قضا نمازون کے وجوب ترتیب کے لیئے اس کے
سوا اور بہت حدیثین ہین **فصل**) یہہ احادیث
باطلہ ہین **حدیث** جو کوئی مجھے نیسان کے نکلنے کی
خبر بھری دے مین اوس کے لیئے جنت کا ضامن ہون **حدیث**
جس نے ذمے کو ایذا دی اوس نے مجھے ایذا دی

قلت وفی روایۃ الخطیب عن ابن مسعود من
اذی نعیافانا خصمہ ومن کنت خصمہ فقد
خصمتہ یوم القمۃ قال وحدیث یوم صومکم
یوم نحرکم قلت وقد سبق الکلام علیہ وحق
للسائل حق وان جاء علی فرس قلت قد تقدم
الکلام علیہ مستوفی قال ومن ذلک تعمد
لو اکذب بالسر الما افلح من ردہ قال العقیلی لیس
فی ھذا الباب شئ یثبت عن النبی علیہ السلام
قلت سبق الکلام علیہ ایضا ومن ذلک اخذ
التحذیر من التبرم بجوایح الناس لیس فی ھذا
شئ صحیح قال العقیلی قد روی فی ھذا الباب
احادیث لیس فیھا شئ یثبت وکذلک اخذ
السخی قریب من اللہ قریب من الناس قریب
من الجنۃ والبخیل عکسہ قال الدارقطنی لا یثبت
فیھا حدیث بوجہ قلت رواہ الترمذی
عن ابی ھریرۃ والبیہقی عن جابر والطبرانی
فی الاوسط عن عائشۃ کما فی الجامع الصغیر
ومن ذلک (حدیث) اتخذوا السراری فانھن
مبارکات الارحام قال العقیلی لا یصح فی السراری
عن النبی علیہ السلام شئ **فصل**
ومن ھذا احادیث مدح العزوبۃ کلھا باطلۃ
قلت حدیث خیرکم فی المائتین کاخفیۃ فلا حد
لا اھل لہ ولا ولد رواہ ابو یعلی عن خدیج مرفوعا
قال السخاوی وفی معناہ احادیث کثیرۃ منھا
ما رواہ الحارث بن ابی امامۃ من حدیث ابن مسعود

میں کہتا ہوں خطیب نے ابن مسعود سے روایت کی ہے جس نے
کو ایذا دے میں اسکا دشمن ہوں اور جسکا میں دشمن ہوا قیامت
کے دن اُسسے جھگڑونگا کہا **حدیث** تمہاری روزیکا دن
نحر کا دن ہے میں کہتا ہوں کلام اوسپر پیچھے گذر چکی ہے **حدیث**
سوالی کا حق ہے اگرچہ گھوڑی پر آوی میں کہتا ہوں کلام
اوسپر پیچھے گذر چکے ہے کہا اوس نے اسی قسم کے یہہ حدیث
ہے اگر سوالی جھوٹھ نہ بولے تو نہ خلاصی پائے جواد سکو دوڑ کے
کہا عقیلی نے اس باب میں کوئی ایسے شئے نہیں جو آنحضرت سے
ثابت ہو میں کہتا ہوں اوسپر بھی کلام پیچھے گذر چکی ہے اسی قسم
سے حدیثیں ہیں جنمیں یہہ ذکر ہے کہ حسین منہوں اور رحم والوں سے
خیر طلب کرنے چاہئیے کہا عقیلی نے اسباب میں کوئی شئے آنحضرت سے
ثابت نہیں اسی قسم کی یہہ حدیثیں جنمیں ذکر ہے بخل سے ڈرنیکا
ساتھہ حاجات لولونگی کے۔ اسباب میں ہے کوئی حدیث صحیح
نہیں ہے کہا عقیلی نے اسباب میں بہت حدیثیں مروی ہیں انمیں
صحیح کوئی نہیں ہے ایسی ہی یہہ حدیثیں ہیں سخی قریب ہے آدمیونکا
قریب ہے جنت سے اور بخیل اوسکے برعکس ہے کہا دارقطنی نے اسمیں کوئی حدیث
ثابت نہیں ہے میں کہتا ہوں اسکو ترمذی نے ابوہریرہ سے اور بیہقی نے جابر سے اور طبرانی نے اوسط
میں عائشہ سے روایت کیا ہے جیسا کہ جامع صغیر میں ہے اسی قسم کی یہہ حدیث لونڈیاں کرو
اسلیئے کہ اونکی رحمون میں برکت ہے کہا عقیلی نے لونڈیونکے باب میں آنحضرت سے
کوئی حدیث ثابت نہیں **فصل** اس قسم کی میں وہ حدیثیں جنمیں تزویج
کی مدح کا ذکر ہے سب کے سب باطل ہیں میں کہتا ہوں استحسان کو رتم میں
بہتر دو سو میں وہ ہے جسکا عیال کم ہو) ابو یعلی نے خدیج سے مرفوعاً
بیان کیا ہے کہا سخاوی نے اوسکے معنے میں بہت حدیثیں ہیں
بعض اون سے یہہ ہے جو حارث بن ابی امامہ نے ابن مسعود سے مرفوعاً روایت کی ہے

من ذی نعیافانا خصمہ ومن کنت خصمہ فقد خصمتہ یوم القمۃ قال وحدیث یوم صومکم یوم نحرکم قلت وقد سبق الکلام علیہ وحق للسائل حق وان جاء علی فرس قلت قد تقدم الکلام علیہ مستوفی قال ومن ذلک تعمد لو اکذب بالسر الما افلح من ردہ قال العقیلی لیس فی ھذا الباب شئ یثبت عن النبی علیہ السلام قلت سبق الکلام علیہ ایضا ومن ذلک اخذ التحذیر من التبرم بجوایح الناس لیس فی ھذا شئ صحیح قال العقیلی قد روی فی ھذا الباب احادیث لیس فیھا شئ یثبت وکذلک اخذ السخی قریب من اللہ قریب من الناس قریب من الجنۃ والبخیل عکسہ قال الدارقطنی لا یثبت فیھا حدیث بوجہ قلت رواہ الترمذی عن ابی ھریرۃ والبیہقی عن جابر والطبرانی فی الاوسط عن عائشۃ کما فی الجامع الصغیر ومن ذلک (حدیث) اتخذوا السراری فانھن مبارکات الارحام قال العقیلی لا یصح فی السراری عن النبی علیہ السلام شئ **فصل** ومن ھذا احادیث مدح العزوبۃ کلھا باطلۃ قلت حدیث خیرکم فی المائتین کاخفیۃ فلا حد لا اھل لہ ولا ولد رواہ ابو یعلی عن خدیج مرفوعا قال السخاوی وفی معناہ احادیث کثیرۃ منھا ما رواہ الحارث بن ابی امامۃ من حدیث ابن مسعود

مرفوعا سیاتی علی الناس زمان یحل فیہ
العزوبۃ الحدیث وہو نحوما رواہ الدیلمی عن حذیفۃ
بن الیمان مرفوعا خیر نساءکم بعد ستین و
مائۃ العواقر وخیر اولادکم بعد اربع وخمسین
البنات ومنہا ما فی الترمذی عن ابی امامۃ
مرفوعا ان اغبط اولیائی عندی لمؤمن
خفیف الحاذ الحدیث وقد اخرجہ احمد والبیہقی
فی الزہد والحاکم فی مستدرکہ وقال ہذا اسناد
للشامیین صحیح عندہم ولم یخرجاہ انتہی
ورواہ ابن ماجۃ ایضا فی طریق اٰخر عن ابی
امامۃ ومن شواہد ما للخطیب وغیرہ من
حدیث ابن مسعود رفعہ اذا حب اللہ العبد
اقتناہ لنفسہ ولم یشغلہ بزوجۃ ولا ولد و
للدیلمی عن انس رفعہ یأتی علی الناس
زمان لان یربی احدکم جرو کلب خیر لہ
من ان یربی ولدا من صلبہ قال ومن ذلک
احادیث البیہقی عن قطع السدر قال العقیلی
لا یصح فی قطع السدر شیٔ وقال احمد لیس فیہ
حدیث صحیح قلت رواہ ابوداؤد بسند
صحیح والضیاء عن عبد اللہ بن حبشی
من قطع سدرۃ صوب اللہ رأسہ فی النار
وفی روایۃ الدیلمی عن علی مرفوعا سبد السدر
السدرۃ قال ومن ذلک ما تقدمت الاشارۃ
الی بعضہ من احادیث مدح العدس والورد
والباقلاء والباذنجان والرمان والزبیب

آدمیون پر ایک ایسا زمانہ آئیگا جسمین رانڈ رہنا حلال ہے الخ
بعض اونسے یہہ ہے جو دیلمی نے حذیفہ بن الیمان سے مرفوع روایت
کی ہے ایک سو ساٹھ سال کے بعد تمہاری عورتین وہ ہین جو
نہ حیض اور بعد چون سال کے تمہارے لیئے بہتر اولاد بیٹیان ہین
بعض اونسے جو ترمذی مین ابی امامہ سے مرفوع ہے تحقیق پسندیدہ میرے نزدیک
میرے دوستون سے وہ مومن ہے جسکا عیال کم ہو الخ اور احمد اور بیہقی نے
زہد مین اور حاکم نے مستدرک مین بھی روایت کی ہے اور کہا یہہ
اسناد شامیونکی ہے اون کے نزدیک صحیح ہے اور ان دونون نے
اسے روایت نہین کی انتہی اور ابن ماجہ نے بھی دوسرے طریق سے
ابی امامہ سے روایت کی ہے اور اسکا شاہد خطیب وغیرہ مین ابن مسعود
سے ہے جب اللہ تعالی کسی آدمی کو دوست رکھتا ہے اوسکو اپنے نفس کے لیئے
چن لیتا ہے اور اسکو اولاد اور بیوی مین مشغول نہین کرتا اور دیلمی
نے انس سے مرفوع روایت کیے ہے لوگون پر ایک زمانہ ایسا آئیگا کہ
اوسمین کتے کا بچہ پالنا بہتر ہے حقیقی اولاد پالنے سے کہا اور اسی
قسم سے یہہ حدیثین ہین جنمین بیر کے قطع کرنے کی
ممانعت ہے کہا عقیلی نے بیر لونکی کاٹنے مین کوئی حدیث صحیح نہین
ہوئی اور کہا احمد نے اسمین کوئی حدیث صحیح نہین ہے مین کہتا
ہون ابوداؤد نے سند صحیح سے اور ضیاء نے عبداللہ بن
حبشی سے روایت کی ہے جو کوئی بیر لونکو کاٹیگا اللہ تعالے
اسکو آگ مین سر کے بل اُلٹا کرے گا۔ اور دیلمی مین
علی سے مرفوع روایت ہے سدر درختون سے
بیر ہے کہا اوس نے اسے قسم کے ہین
وہ حدیثین جنکا اشارہ پیچھے گذر چکا ہے جن مین
ذکر سدر اور چاول اور باقلے اور انار اور انگور

والهمذباء والكراث والبطيخ والجوز والجبن
والهريسة وفيها جزء كله كذب من اوله الى آخره
واقرب ما جاء فيها حديث افضل طعام الدنيا
والآخرة اللحم وقال العقيلي لا يصح في هذا الباب
عن النبي عليه السلام شئ قلت قد تقدم
سيد طعام الدنيا والكلام عليه مبسوطا
وقال ومن هذا حديث النهي عن قطع
اللحم بالسكين فانه من صنع الاعاجم
قال الامام احمد ليس بصحيح وكان رسول
الله عليه السلام يحز من لحم الشاة ويأكل
قلت وفي الترمذي انه عليه السلام قطع اللحم
بالسكين وبسطت الكلام عليه في شرح
شمائلة قال ومن ذلك احاديث النهي عن
الاكل في السوق كلها باطلة قال العقيلي لا يثبت
في هذا الباب شئ عن النبي عليه السلام ومن
ذلك احاديث البطيخ وفضله وفيه جزء قال
الامام احمد لا يصح في فضل البطيخ شئ لان رسول
الله صلى الله عليه وسلم كان يأكله قلت وفي
الجامع الصغير البطيخ قبل الطعام يغسل البطن
غسلا ويذهب بالداء اصلا رواه ابن عساكر
عن بعض عمات النبي عليه السلام وقال
شاذ لا يصح انتهى وهو يفيد انه غير موضوع
كما لا يخفى **فصل** ومن ذلك احاديث
فضائل الازهار كحديث فضل النرجس والورد
والمرزنجوش والبنفسج والبان كلها كذب ومن

اور ہندبا اور گندنا اور تربوز اور اکہروٹ اور ہریسہ کا ہے ان کے حال مین ایک کتاب ہو اول سے
آخر تک کذب ہے اور اون سے عمدہ حدیث یہ ہو دنیا اور آخرت
کی طعامون سے افضل طعام گوشت ہو کہا اوسنے اس مین آنحضرت سے کوئی
روایت صحیح نہین اور مین کہتا ہون اسکا حال اور اوپر کلام تفصیلاً
پیچھے گذر چکی ہے اور کہا اسی قسم کی یہ حدیث ہو چھری سے گوشت
کاٹنا منع ہے اس لیئے کہ یہ عجمیون کا کام ہے - کہا امام احمد
نے صحیح نہین ہے اسلیئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بکریون کا گوشت کاٹتے تھے اور کہا تے ہے مین کہتا ہون
ترمذی مین ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چھری سے گوشت
کاٹا اور مین نے کلام اوپر شرح شمایل ترمذی مین تفصیلاً
کے ہے کہا اسے قسم کی ہین حدیثین جنمین بازار مین کہانے
سے منع کیا ہے سب کے سب باطل ہین - کہا عقیلی نے اس باب
مین کوئی شئے آنحضرت سے ثابت نہین ہے اسی قسم کی حدیثین
تربوز کی جنمین اوسکی فضیلت کا ذکر ہے اس مین ایک رسالہ
ہے کہا امام احمد نے تربوز کی فضیلت مین آنحضرت سے کوئی
شئے ثابت نہین مگر یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکو کہاتے
تھے مین کہتا ہون جامع صغیر مین ہے کہ تربوز قبل
طعام کے معدہ کو دھو دیتا ہے اور بیماری کو بالکلیہ دور کردیتا
ہے ابن عساکر نے آنحضرت کی بعض پھوپھیون سے روایت کی ہے
اور کہا شاذ ہے صحیح نہین انتہے اس سے معلوم ہوتا
ہے کہ یہ موضوع نہین جیسا کہ پوشیدہ نہین ہے -

فصل اسے تم سے سنگونون کے فضیلت کی حدیثین
جنمین نرگس اور گلاب اور مرزنجوش اور بنفشہ
اور البان کے فضیلت کا ذکر ہے سب کے سب کذب ہین -

طعام قبل الطعام

ذلك احاديث فضائل الديك وقد تقدم

(فصل) ومن ذلك احاديث الترمذي اربع من سنن المرسلين السواك والطيب والحناء وتسمعت شيخنان الحجاج المرى يقول انها غلط من بعض الرواة وانما هو الختان بالنون لكن كذلك رواه المحاملي عن شيخ الترمذي قال والظاهر ان اللفظة وقعت في اخر السطر فسقط منها النون فرواه بعضهم الحناء وبعضهم وانما هو الختان قلت وهذا بعيد لان مدار الدراية على تحقق الرواية ومدار الرواية على الفاظ المشائخ لا على كتابة ما في الكتاب والله الملهم بالصواب قال وصح حديث الخضاب بالحناء والكتم قلت كما في الشمائل للترمذي وغيره وفي رواية الطبراني والخطيب عن ابن عمر مرفوعا سيد ريحان اهل الجنة الحناء قال ومن ذلك التختم بالعقيق قال العقيلي لا يثبت في هذا شئ عن النبي عليه السلام قلت تقدم حديث تختموا بالعقيق والكلام عليه ومن ذلك حد النهي ان تقص الرؤيا على النساء قال العقيلي لا يحفظ من وجه يثبت ومن ذلك احاديث انه لا يدخل الجنة ولد زنى قال ابو الفرج ابن جوزي قد ورد في ذلك احاديث ليس فيها شئ يصح وهي معارضة بقوله (ولا تزر وازرة وزر اخرى) قلت ليست معارضة لها ان صحت فانه لم يحرم الجنة لفعل ابويه بل لان النطفة الخبيثة لا تخلق منها طيب

اسی قسم سے ہین مرغی کے فضیلت کی حدیثین اور انکا حال پیچھے گذر چکا ہی **فصل** اسے قسم سے ہین یہ حدیثین جنمین مہندی اور اوسکی فضیلت اور صفت کا ذکر ہی اسمین ایک سالہ ہی کوئی شئی اس سے صحیح نہین ہی اور عمدہ ترحدیث اسباب مین ترمذی کے ہے چار چیزین پیغمبرونکی سنتون سے ہین مسواک اور خوشبوئی اور مہندی مین نے شیخ سے سنا ہے کہ وہ کہتا تہا حجاج مرسے کہتا ہے یہ بعض راویونسے غلطی ہی یہ لفظ ختان ہے جسکے معنے ختنہ کے ہین لیکن محاملی نے شیخ ترمذی سے اسطرح روایت کی ہی کہا معلوم ہوتا ہے کہ یہہ لفظ آخر سطر مین ہوگا اسلیے اوسسے نون گر گیا ہی بعضونے حناء کہا ہی بعضونے ختان کہا۔ مین کہتا ہون یہہ بعید ہے مدار عقل کا روایت پر ہی اور مدار روات کا الفاظ مشایخ پر نہ کہ کتابت پر اللہ تعالے صواب پر الہام کرنیوالا ہی کہا حدیث خضاب کی مہندی اور وسمی سے صحیح ہی مین کہتا ہون جیسا کہ شمائل ترمذی وغیرہ مین ہے اور طبرانی اور خطیب مین ابن عمر سے مرفوعا روایت ہی سردار خوشبوؤن اہل جنت کی مہندی ہی اور اسی قسم سے ہی حدیث عقیق کے انگوٹہی پہننے کی کہا عقیلے نے اسمین آنحضرت سے کوئی شئی ثابت نہین مین کہتا ہون اسحدیث پر کلام پیچھے گذر چکی ہی اسی قسم سے ہی یہ حدیث جسمین ذکر ہے کہ عورتونکو خواب نہ بتلانا چاہئے۔ کہا عقیلے نے یہہ عمدہ وجہ سے محفوظ نہین ہے اسی قسم کی یہ حدیث ولد الزنا جنت مین داخل نہ ہوگا۔ کہا ابو الفرج ابن جوزے نے ایسی بہت حدیثین آئے ہین ان مین صحیح کوئی نہین اور یہہ اس آیت کی معارض ہے ہے (کوئی ایک دوسرے کا بوجھ نہ اوٹہائیگا) مین کہتا ہون اگر یہہ صحیح ہوجائے تو پہر معارض نہین ہے اس لیئے کہ ان باپ کے فعل سے اسپر جنت حرام نہین ہوا بلکہ اسلیئے کہ نطفہ خبیثہ سے غالبًا پاک شئے پیدا نہین ہوتے

+ + + +

في الغالب ولا يدخل الجنة الا نفس طيبة
فان كان في هذا الجنس طيبة دخلت الجنة و
كان الحديث من العام المخصوص وقد ورد
في ذم انه شر الثلاثة وهو حديث حسن و
معناه صحيح فهذا لاعتبار فان شر الابوين عار ض
وهذا نطفة خبيثة فثمرته من اصله وشر الابوين
من فعلهما انتهى وتقدم الكلام عليه في لفظ
ولد الزنى لا يدخل الجنة واما حديث ولد الزنى
شر الثلاثة فرواه احمد وابو داؤد بسند صحيح
والحاكم في مستدركه والبيهقي عن ابي هريرة
وزاد الطبراني والبيهقي عن ابن عباس رضي
الله عنهما اذا عمل بعمل ابويه وفي النهاية
قيل هذا جاء في رجل بعينه كان موسوما
بالشر وقيل هو عام وانما صار ولد الزنى شرا
من والديه لانه شرهما اصلا ونسبا وولادة
لانه خلق من ماء الزاني والزانية فهو ماء خبيث
وقيل لان الحد يقام عليهما فيكون تنجيصا
لهما وهذا لا يدري ما يفعل به في ذنوبه

فصل ومن ذلك حديث ليس لفاسق
غيبة قال الدارقطني والخطيب قد ورد من
طرق وهو باطل قلت رواه الطبراني بسند
ضعيف عن معاوية بن حيدة بهذا
اللفظ ويؤيده حديث اترعون عن ذكر
الفاجر ان تذكروه فاذكروه يعرفه الناس
رواه الخطيب في رواية مالك عن ابي هريرة

اور جنت مین نہ داخل ہوگا مگر نفس پاک پس اگر اس جنس مین کوئی
نفس پاک ہوا تو جنت مین داخل ہوگا پھر یہہ عام مخصوص البعض
ہوجائیگی اور اوسکی مذمت مین یہ حدیث وارد ہوئی ہے کہ یہہ تینون
سے شریر ہے یہ حدیث حسن ہے اور معنی اوسکی صحیح ہین پس اس تقریر
پر کچھہ اعتراض نہین ہے اسلیئے کہ شر ان باپ کا عارضی ہے اور یہ
نطفہ خبیثہ ہے اسکا ثمر اصلی ہے اور ان باپ کے فعل کا یہ شر ہی
انتہی اور اسکا حال پیچھے گذر چکا ہے لیکن یہ حدیث ولد الزنا تینون سے
شریر ہے اسکو احمد اور ابو داؤد نے بسند صحیح ہے اور حاکم نے مستدرک
مین اور بیہقی نے ابی ہریرہ سے روایت کی ہے اور طبرانی نے اور بیہقی
نے ابن عباس سے یہ زیادتی کی ہے جب اپنی ماں باپ کا عمل کرے
اور نہایہ مین ہے بعضون نے کہا ہے یہ خاص ایک مرد کے حق مین
ہے جسکا نام شریر تھا اور بعضون نے کہا ہے عام ہے اور ماں باپ
سے اسلیئے زیادہ برا ہوا کہ برائے اوسکی اصلی اور نسبی اور ولادتی ہے
کیونکہ زنا کے اور زانیہ کے پانے سے پیدا ہوا ہے اور
وہ پانے خبیث ہے اور بعضون نے کہا یہ اس لیئے کہ حد
ان دونون پر قایم کی جاتے ہے۔ پس انکے آزمایش
ہوا اور یہہ معلوم نہین کہ بسبب گناہ کے اسکے ساتھ
کیا ہوگا

فصل) اسی قسم کی ہے یہ حدیث
فاسق کے غیبت نہین ہے کہا دارقطنی اور خطیب نے کئی
طرق سے آئی ہے اور باطل ہے مین کہتا ہون بیشک
طبرانی نے ساتھہ سند ضعیف کی معاویہ بن حیدہ سے
ان الفاظ سے روایت کی ہے اور یہ حدیث اوس کے
موید ہے کیا تم فاسق کے ذکر کے رعایت کرتے ہو اسکا
ذکر کرو تاکہ لوگ اوسکو معلوم کرلین یہ خطیب نے مالک سے
اوس نے ابوہریرہ سے روایت کے ہے

وفی لفظ اترعون عن ذکر الفاجر متی یعرفه الناس اذکروا الفاجر بما فیه یحذره الناس رواه ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبة والحکیم فی نوادر الاصول والحاکم فی الکنی والشیرازی فی الالقاب وابن عدی والطبرانی والبیهقی والخطیب عن بهز بن حکیم عن ابیه عن جده کذا فی الجامع الصغیر وقد یستفاد هذا المعنی من قوله تعالی لا یحب الله الجهر بالسوء من القول الا من ظلم قال ومن ذلک احادیث النهی عن سب البراغیث قال العقیلی لا یصح فی البراغیث عن النبی علیه السلام شئ قلت وهذا غریب منه فقد روی احمد والبزار والبخاری فی الادب والطبرانی فی الدعوات عن انس ان رسول الله علیه السلام سمع رجلا یسب برغوثا فقال لا تسبه فانه ایقظ نبیا الصلوة الفجر ومن ذلک احادیث اللعب بالشطرنج اباحة وتحریما کلها کذب علی رسول الله علیه السلام وانما یثبت فیه المنع عن الصحابة قلت قد تقدم حدیث من لعب بالشطرنج والکلام علیه ومن ذلک حدیث لا تقتل المرأة اذا ارتدت قال الدارقطنی لا یصح هذا الحدیث عن رسول الله علیه السلام قلت صح نهیه علیه السلام عن قتل النساء قال ومن ذلک حدیث من بعث الیه هدیة وعنده جماعة فهم شرکاؤه قال العقیلی لا یصح فی هذا الباب شئ وقال

دوسرے روایت مین ہے کیا تم فاجر کے ذکر کے ڈر کے لوگ اسکو معلوم نہ کرین (رعایت کرتے ہو ذکر کرو فاجر کا تاکہ لوگ اسی خوف کرین۔ اسکو ابن ابی الدنیا نے ذم الغیبۃ مین اور حکیم نے نوادر الاصول مین اور حاکم نے کنی مین اور شیرازی نے القاب مین اور ابن عدی اور طبرانی اور بیہقی اور خطیب نے بہز بن حکیم سے اوس نے باپ سے اوسنے دادا سے روایت کی ہے ایسا ہی جامع صغیر مین ہے اور اس آیت سے بھی یہ معنی مستفاد ہوسکتے ہین (نہین دوست رکھتا اللہ تعالے اونچی آواز کی ساتھ برائی کی مگر اسی جو مظلوم ہو) کہا اور اسی قسم کی ہین یہ حدیثین جنمین پسوؤن کو گالی دینے کے ممانعت کا ذکر ہے کہا عقیلی نے پسوؤنکے حقمین آنحضرت سے کوئی روایت ثابت نہین ہے مین کہتا ہون یہ غریب بات ہے اسلیئے کہ احمد اور بزار اور بخاری نے ادب مین اور طبرانی نے دعوات مین انس سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو کیک کو گالی دینے سنا فرمایا اسکو گالی نہ دے اسلیئے کہ اوس نے ایک نبی کو صبح کی نماز کے لیئے اوٹھایا تھا۔ اسی قسم کی ہین حدیثین شطرنج کے مباح ہونے اور حرمت کے سب کے سب کذب ہین ہان صحابہ سے اوسکی ممنوعیت ثابت ہے اور یہ حدیث اور اوپر کلام ہمپہلے گذر چکی ہے۔ جو شخص شطرنج سے کہیلے اسی قسم کی ہے جب عورت مرتد ہوجاوے اوسکو قتل نہ کرنا چاہیئے۔ کہا دارقطنی نے یہ آنحضرت سے ثابت نہین ہے۔ مین کہتا ہون یہ حدیث صحیح ہے کہ عورتونکو قتل نہ کرنا چاہیئے کہا اسی قسم کی ہے یہ حدیث جسکی طرف ہدیہ بھیجا جاوے۔ اور اوس کے پاس کچھ آدمی ہون تو وہ اوس کے شریک ہین کہا عقیلی نے اس باب مین کوئی شئے ثابت نہین ہے کہا

البخاری فی صحیحہ باب من اھدی لہ ھدیۃ وعندہ جلساءہ فھو لحق قال ویذکر عن ابن عباس ان جلساءہ شرکاؤہ ولم یصح قلت وقد تقدم الکلام علیہ فی حرف المیم ومن ذلک حدث ان عبد الرحمن بن عوف یدخل الجنۃ حبوا قال شیخنا لا یصح عن رسول اللہ علیہ السلام قلت اراد شیخہ ابن تیمیۃ ومن ذلک احادیث الابدال والاقطاب والاخیاء والنقباء والنجباء والاوتاد کلھا باطلۃ عن رسول اللہ علیہ السلام واقرب ما فیھا حدیث لا تسبوا اھل الشام فان فیھم الابدال کلما مات رجل منھم ابدل اللہ مکانہ رجلا اخرجہ احمد ولا یصح ایضا فانہ منقطع قلت قد وردت الاحادیث والآثار مرفوعا وموقوفا علی الصحابۃ والابرار والتابعین الاخیار جمعھا الحافظ السیوطی فی رسالۃ مستقلۃ سماھا الخبر الدال علی وجود القطب والاوتاد والنجباء والابدال **فصل** ومن ذلک احادیث المنع من رفع الیدین فی الصلوۃ عند الرکوع والرفع منہ کلھا باطلۃ لا یصح منھا شئی کحدیث ابن مسعود الا اصلی لکم صلوۃ رسول اللہ علیہ السلام فصلی فلم یرفع یدیہ الا فی اول مرۃ قال ابن المبارک قد ثبت حدیث سالم عن ابیہ یعنی فی الرفع ولم یثبت ابن مسعود کحدیثہ الاخر صلیت مع رسول اللہ علیہ السلام وابی بکر وعمر فلم یرفعوا الا عند افتتاح الصلوۃ وھو منقطع لا یصح قلت حدیث ابن مسعود

بخاری نے صحیح مین باب جسکطرف کچھہ ہدیہ کیا جاوے اور اوسکی پاس اوسکی ہمنشین ہون تو وہی اوسکی لایق ہے کہا اور اسنے ابن عباس سے مروی ہے کہ جلیس اوسکی اسمین شریک ہین اور یہ صحیح نہین مین کہتا ہون کلام اوپر حرف میم مین گذر چکے ہے اسی قسم کے ہے یہ حدیث عبد الرحمان بن عوف جنت مین گھٹنون پر داخل ہوگا کہا ہماری شیخ نے یہ آنحضرت سے ثابت نہین مین کہتا ہون مراد شیخ سے ابن تیمیہ ہی اسی قسم سے حدیثین ابدال و اقطاب اور غوث اور نقیب و نجیب اور اوتاد کی سب کے سب باطل ہین اور اقرب سب سے یہ حدیث ہی اہل شام کو گالین نہ دو اسلیے کہ انمین ابدال ہوتی ہین جب کوئی اونسے مرتا ہی اللہ تعالی اوسکی جگہہ دوسرے کو کھڑا کرتا ہی اسکو امام احمد نے ذکر کیا ہے اور صحیح نہین اسلیے کہ منقطع ہی مین کہتا ہون بہت حدیثین اور آثار مرفوع اور موقوف صحابون اور تابعین کے وارد ہوئی ہین حافظ سیوطی نے ایک رسالہ مستقل مین جسکا نام الخبر الدال علی وجود القطب والاوتاد والنجبا والابدال ہے سب کو جمع کیا ہے **فصل** اسی قسم کے ہین جتنے نماز مین رکوع اور سجود کے وقت رفع یدین کرنا منع ثابت ہوتا ہے سب کے سب باطل ہین انسے کوئی ثابت نہین ہے مثل حدیث ابن مسعود کے کیا تم کہ مین نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نہ دکھلاؤن کہا اور اوس نے نماز پڑہی تو رفع یدین نہ کیا مگر پہلے دفعہ کہا ابن مبارک نے حدیث سالم کے اپنے باپ سے رفع یدین کے حق مین ثابت ہوا اور ابن مسعود کی حدیث ثابت نہین مثل اوسکی دوسری حدیث کی یعنے آنحضرت اور ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھہ نماز پڑہے اور نہوں نے رفع یدین نہین کیا مگر شروع کیوقت یہ منقطع ہے صحیح نہین مین کہتا ہون حدیث ابن مسعود کو

+ + + + +

رواہ ابوداؤد والترمذی قال الترمذی
حدیث حسن واخرجہ النسائی عن ابن
المبارک بسندھما فما نقل عن ابن المبارک
غیر ضائر بعد ما ثبت بالطریق التی ذکرناھا
ومناظرۃ الاوزاعی مع الامام ابی حنیفۃ
رحمہ اللہ مشہورۃ وروی الطحاوی ثم
البیہقی بسند صحیح عن الاسود قال رأیت
عمر بن الخطاب رفع یدیہ فی اول تکبیرۃ
ثم لا یعود وروی الطحاوی ان علیا رفع
یدیہ فی اول التکبیر ثم لم یعد قال وحدث
یزید بن ابی زیاد عن ابی لیلی عن البراء ان
رسول اللہ علیہ السلام کان اذا افتتح الصلوٰۃ
رفع یدیہ الی قریب اذنیہ ثم لا یعود قال
الشافعی ذھب بعض الناس الی تغلیط یزید
وقال الامام احمد ھذا حدیث واہ قلت
اذا ثبت من طرق اخری لا یضر ضعف ھذا
بل یصلح للتقوی بہ قال وحدیث وکیع عن
ابن ابی لیلی عن الحکم عن مقسم عن ابن
عباس وعن نافع عن ابن عمر قالا قال رسول
اللہ علیہ السلام یرفع الایدی عند سبع
مواطن عند افتتاح الصلوٰۃ واستقبال
القبلۃ والصفا والمروۃ والموقفین والجمرتین
لا یصح رفعہ والصحیح رفعہ عن ابن
عمر وابن عباس قلت وعلی تقدیر عدم صحۃ
رفعہ یکفینا صحۃ وقفہ لاسیما وھو فی حکم المرفوع

ابوداؤد اور ترمذی نے بیان کیا ہے۔ اور کہا ترمذی
نے یہہ حسن ہے۔ اور نسائی نے ابن مبارک سے دونو
سندون سے روایت کی ہے۔ پھر جو ابن مبارک
سے منقول ہے وہ ضرر نہین دیتا جب دوسرے طریق
سے ثابت ہو چکی جو ہمنی ذکر کیا ہے اور مناظرہ اوزاعی کا
ابوحنیفہ کے ساتھہ مشہور ہے۔ اور طحاوی پھر بیہقی نے
سند صحیح سے اسود سے روایت کی ہے کہا اوس نے
مین نے عمر بن خطاب کو دیکھا کہ اونہون نے رفع یدین
پہلی تکبیر کے وقت کیا پھر نہ کیا۔ اور طحاوی نے
روایت کی ہے کہ علی نے پہلی تکبیر مین رفع الیدین کیا
پھر نہ کیا۔ کہا اوس نے حدیث ابن ابی زیاد کے ابی لیلے
سے اوس نے براء سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز
شروع کرتے رفع یدین کانون تک کرتے پھر نکرتے کہا شافعی
نے بعض آدمیون نے یزید کو تغلیط کی طرف منسوب کیا
ہے اور کہا امام احمد نے یہہ حدیث واہی ہے۔ مین کہتا ہون
جب یہہ حدیث دوسرے طریق سے ثابت ہو چکی تو اسکا ضعف
کچھہ ضرر نہین دیتا بلکہ قوت کی صلاحیت رکھتا ہے کہا اوس نے
حدیث وکیع کی۔ ابن ابی لیلے سے اوسنے حکم سے اوسنے مقسم سے اوسنے
ابن عباس سے اور نافع سے اوسنے ابن عمر سے کہا دونو
نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے سات
جگہہ مین ہاتھہ اوٹھائے جائین پہلی تکبیر کے وقت اور قبلہ اور
صفا اور مروہ کے استقبال کے وقت اور دونو موقفون
اور جمرون کے وقت اسکا رفع کرنا صحیح نہین۔ بلکہ ابن عمر
اور ابن عباس سے یہہ روایت مرفوعاً ثابت ہے مین کہتا ہون
اگر اسکا مرفوع ہونا ثابت نہو تو ہمارے لیے موقوف ہی کافی کرتا ہے اسلیے کہ یہہ حکم مرفوع

(متن)

اذ لا یقال مثل هذا من قبل الرأی کیف وقد
روی علیه السلام لا یرفع الا یدی الا فی سبع مواطن
حین یفتتح الصلوة وحین ید خل المسجد الحرام
فینظر الی البیت وحین یقوم علی الصفا والمروة و
حین یقف مع الناس عشیة عرفة ویجمع و
المقامین حین یرمی الجمرة وذکر البخاری معلقا
فی کتابه المفرد فی رفع الیدین فقال وقال وکیع
عن ابن ابی لیلی عن الحکم عن مقسم عن ابن
عباس عنه علیه السلام لا یرفع الا یدی الا فی
سبع مواطن فی افتتاح الصلوة واستقبال
الکعبة وعلی الصفا والمروة وبعرفات وبجمع و
المقامین عند الجمرتین قال وحدث اورده
البیهقی فی الخلافیات من روایة عبد الله عوف
الخزاز حدثنا مالک عن الزهری عن سالم عن ابیه
ان النبی علیه السلام کان یرفع یدیه ثم لا یعود
قلت وقد صح عنه خلاف ذلک فیحمل علی
نسخ الاول فتامل فقول ابن القیم من شم رائحة
الحدیث علی بعد شهد بالله انه موضوع
مدفوع قال وحدیث ابن الزبیر کان رسول الله
صلی الله علیه وسلم یرفع یدیه فی اول الصلوة
ثم لم یرفعهما هو موضوع قلت هذا مدفوع
بانه یوافق ما ثبت عن ابن مسعود وغیره
فالحکم المطلق بوضعه من غیر علة فی سنده
غیر مشروع قال وحدث وضعه محمد بن عکاشة
الکرمانی عن انس موقوفا من رفع یدیه فی الرکوع

(ترجمہ)

اسلئے کہ اسطرح فکر سے نہیں کہا جاتا کسطرح ہو حالانکہ طبرانی نے ابن
ابی لیلی سے اوسنے حکم سے اوسنے مقسم سے اوسنے ابن عباس سے
اوسنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی رفع یدین نکیا جائے
مگر سات مکانون مین جب نماز شروع کیجائی اور جب مسجد حرام مین داخل ہو
اور بیت اللہ کو دیکھے اور جب صفا مروہ پر کھڑا ہوا اور جب عرفہ کی رات
آدمیون کے ساتھ کھڑا ہوا اور جمع کرے اور دو مقام مونہین جب جمرہ کو رمی کرے
اسکو بخاری نے تعلیقاً کتاب المفرد مین جو رفع الیدین مین ہے ذکر کیا ہی
کہا اوسنے کہا وکیع نے ابن ابی لیلی سے اوسنے حکم سے اوسنے مقسم سے
اوسنے ابن عباس سے اوسنے آنحضرت سے کہ نہ رفع الیدین کرے کوئی
مگر سات مکانون مین شروع نماز مین اور استقبال قبلہ
مین اور صفا مروہ پر اور عرفات مین اور جمع مین اور دونو مقامون
مین دونو جمرون کے پاس کہا اوس نے اسحدیث کو بیہقی خلافیات
مین عبد اللہ بن الجزار سے کہا اوس نے حدیث کی ہمسے مالک نے
زہری سے اوسنے سالم سے اوس نے اپنے باپ سے
کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم رفع الیدین کرتے پہر دوسری مرتبہ نکرتے
مین کہتا ہون آنحضرت سے خلاف اسکا صحیح ہو چکا ہی اب پہلے کو
نسخ پر حمل کیا جائیگا۔ پس قول ابن قیم کا (کہ جو دور سے
حدیث کی بو سونگتا ہے کہیگا کہ یہہ موضوع ہے) مدفوع ہے کہا
اوسنے اور حدیث ابن زبیر کی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اول
نماز مین رفع یدین کرتے پہر نہ کرتے موضوع ہے مین کہتا ہون
یہہ قول درست نہین اسلئے کہ ابن مسعود وغیرہ کی حدیث سے (جو
ثابت ہو چکی ہے) موافق ہے۔ پھر سوائے کسی علت کے
اوس پر مطلقاً وضع کا حکم کرنا شروع نہین۔ کہا
اوس نے اس حدیث کو محمد بن عکاشہ کرمانی
نے بنایا ہے جو انس سے موقوفاً مروی ہے جو شخص رکوع مین رفع یدین کرے

* الطبرانی فی سننه عن ابی لیلی عن الحکم عن المقسم عن ابن عباس عنه

فلا صلوة له فبح الله واضعه قلت ولو صح
يحمل على انه لا صلوة كاملة له **فصل**
ومن ذلك حدث ان الناس يوم القيمة
يدعون بامهاتهم لا بابائهم هو باطل قلت
قال محمد بن كعب باسمائهم قبل بامهاتهم قيل
وفيه ثلاثة اوجه من الحكم احدها لاجل
عيسى عليه السلام الثاني لشرف الحسن والحسين
الثالث لئلا يفتضح اولاد الزنى ذكره البغوي
في تفسيره معالم التنزيل قال والاحاديث
الصحيحة بخلافه قال البخاري في صحيحه باب
يدعى الناس يوم القيمة بابائهم ثم ذكر حدث
ينصب لكل غادر لواء يوم القيمة بقدر غدرته
يقال هذه غدرة فلان بن فلان وفي الباب
احاديث غير ذلك قلت ويمكن الجمع باختلاف
المواقف والله سبحانه اعلم **فصل** و
من ذلك حضر رسول الله صلى الله عليه و
سلم سماعا ورقص حتى شق قميصه فلعن
الله واضعه ما اجرأه على الكذب وحدث
لو احسن احدكم ظنه بحجر لنفعه هو من
وضع المشركين عباد الاوثان انتهى وقد
تقدم **وحديث** اتخذ وا مع الفقراء
ايادي فان لهم دولة يوم القيمة موضوع
قلت ليس كذلك كما تقدم وحديث من عشق
فعف وكتم ومات فهو شهيد موضوع
قلت ليس كذلك كما سبق وحديث من كا

اوسکی نماز نہین ہوتی۔ اللہ تعالے اوسکی بنانیوالے کو خوار
کرے اگر صحیح ہو جائے تو اوسپر محمول ہوگی کہ نماز کامل نہین ہوتے
فصل اسی قسم سے ہے یہہ حدیث کہ آدمی قیامت کے دن
اپنی ماؤن کے نام سے پکاری جاوینگے نہ باپون کے نام سے۔ بامل کہتا ہے
مین کہتا ہون کہا محمد بن کعب نے ماؤن کے نام سے پہلے اماؤن
کے نام سے پکاری جائینگی بعضون نے کہا ہے اوسمین تین وجہ سے
حکم ہو سکتا ہے ایک یہہ کہ بسبب عیسے علیہ السلام کے دوسرا شرافت امام
حسن وحسین کے تیسرا اسلیے کہ زانیون کی اولاد خوار نہو یہ بغوی
نے تفسیر معالم التنزیل مین ذکر کیا ہے کہا اوسنے احادیث صحیحہ
اوسکی خلاف پر ہین۔ بخاری نے صحیح مین لکھا ہے باب قیامت
کے دن آدمی اپنے اپنے باپون کے نام سے پکاری جائینگے پھر
اوسنے یہہ حدیث ذکر کی ہے ہر غدر کے لیئے قیامت کے دن
جھنڈا موافق اوسکی غدر کے کھڑا کیا جائیگا کہا جائیگا یہہ
فلان بن فلان کا غدر ہے اور باب مین اوسکی سوا اور حدیثین ہیں
مین کہتا ہون سب کے تطبیق اسطرح ہو سکتی ہے کہ اختلاف موقف سے
حمل کیا جاوی واللہ سبحانہ اعلم **فصل** اسی قسم سے ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم راگ پر حاضر ہوے اور کودے تا کہ آپکا کرتہ پھٹ گیا اللہ تعالے
اوسکی بنانیوالی پر لعنت کرے کیسا اوسنے جھوٹ پر دلیری کی ہے
حدث اگر کوئی تمسے بہتر کیسا تھ اپنا یقین درست کرے تو
اسکو وہ نفع دیگی یہہ مشرکون کی بناوٹ ہے جو بتون کی عبادت
کرتے ہین انتہی اسکا حال پیچھے گذر چکا ہے **حدیث** اتخذ وا مع الفقراء
الخ یہہ بیشک موضوع ہے مین کہتا ہون اسطرح نہین ہے جیسا پیچھے گذر چکا ہے **حدیث** جو شخص عاشق ہوا اور (اپنی
عشق سے) بچا اور (اوسنے عشق کو) چھپایا اور مر گیا تو وہ شہید مرا موضوع
ہے مین کہتا ہون اسطرح نہین ہے جیسا پیچھے گذر چکا ہے **حدیث** جو شخص

مع مغفور له غفر له موضوع قلت وهو كذلك
كما تقدم قال وغاية ما روى فيه انه منام رآه
بعض الناس قلت رؤيا المنام لا عبرة بها في
اثبات الحديث عنه عليه السلام **وحدث**
من قصر اطفاره مخالفا لما قالم يرى في عينيه رمدا
من اقبح الموضوعات قلت قد تقدم وحدث
اذا دعت احدكم امه وهو في الصلوة فليجبها و
اذا دعاه ابوه فلا يجب رويه عبد العزيز
بن ابان القرشي الاموي قال البخاري تركوه
وقال ابن معين وغيره كذاب روى حديث
موضوع منه وحديث جابر في التشهد وفي اوله
بسم الله التحيات لله يرويه حميد بن الربيع
عن ابي عاصم عن ابن جريج عن ابي الزبير عن
قال ابن معين حميد هذا كذاب وقال
النسائي ليس بشئ قلت هذا يقتضي ضعفه
لا وضعه كيف وقد رواه الطبراني في الكبير
والاوسط عن ابن الزبير مرفوعا بسم الله
وبالله خير الاسماء التحيات لله الحديث
ذكره العلامة الجزري في الحصن مع التزام
ان يكون جميع ما فيه صحيحا

کسے بخشتے ہوئے کیسا تہہ کہا تا کہا ہی وہ بھی بخشا جاتا ہی مین
کہتا ہون یہہ اسیطرح ہے جیسا کہ پیچھے گذرا ہے کہا اونسی غایت
یہہ ہی کہ یہہ خواب ہو جو بعض آدمیون نے دیکھی ہو مین کہتا ہون
خواب سے حدیث ثابت نہین ہو سکتے **حدیث** جو شخص اپنے
ناخن مخالف قطار کے اپنے آنکھو نمین بیماری نہ دیکھیگا۔
یہہ موضوع ہے مین کہتا ہون پیچھے گذر چکی ہے **حدیث** جب کسی کو
تجھسے اسکی ماں نماز پڑھتے وقت بلائے تو چاہیے کہ جواب دی اور
جب باپ بلائے تو نہ بولی۔ یہہ روایت عبد العزیز بن ابان قرشی
نے کی ہے کہا بخاری نے لوگون نے اسکو ترک کر دیا ہی کہا ابن
معین وغیرہ نے کذاب ہی اونسی بہت حدیثین موضوعہ روایت
کی ہین **حدیث** تشہد جابر کے جسکے اول مین بسم اللہ التحیات
اللہ ہی حمید بن الربیع نے ابی عاصم سے اوس نے ابن
جریج سے اوس نے ابی الزبیر سے اوس نے جابر سے روایت
کی ہے کہا ابن معین نے یہ حمید کذاب ہی اور کہا نسائی نے
یہہ کچھ شے نہین مین کہتا ہون اس سے اسکا ضعف نکلتا
ہے نہ واضع ہونا۔ یہہ کسطرح ہو حالانکہ طبرانی نے کبیر اور
مین ابن الزبیر سے مرفوعا روایت کی ہے بسم اللہ
ساتھ نام اللہ کے اور ساتھ نام اللہ کے جو بہتر نام ہین اللہ تعالیٰ
سب عیبون سے پاک ہی التحیات اللہ کے لیے ہی آخر تک اسکو علامہ جزری نے حصن
ذکر کیا ہے باوجود یکہ اوسنے التزام کیا ہے کہ اوسمین جمیع ما فیہ صحیح ہو

واضح ہو کہ اس کتاب کا ترجمہ مولوی فضل حق مشہور فضل احمد صاحب شاہجہانپوری ساکن موضع دلاور ضلع گورکھپور والے نے کیا ہے اور بسبب
نہ ہونے فرصت کے ہمنے اسکا ترجمہ نہین دیکھا چونکہ یہہ مولوی صاحب خاص پنجاب کے رہنے والے ہین اور اکثر ہندوستانی الفاظ سے واقف نہین ہوتے
اسلیے میرا یہ خیال ہے کہ اسکے ترجمہ مین اردو کی بولی کا جو مطابق زبان ہندوستان کے نہو البتہ مطلب اسکا فوت نہیں ہوگا۔ راقم محی الدین مہتمم مطبع